جملہ حقوق محفوظ ہیں

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّہْہُ فِی الدِّیْنِ

الحمد للہ کتاب مستطاب خزینۂ رحمت سراپا نعمت مشتمل
بر مسائل جزئیہ فقہیہ صحیحہ منقحہ در بیان نکاح

Checked
1987

حصہ

بہار شریعت

مصنفہ

جناب مولانا مولوی حکیم حاجی ابو العلا محمد امجد علی صاحب
اعظمی ۔ رضوی ۔ سنی ۔ حنفی ۔ قادری ۔ برکاتی دامت فیوضہم

شیخ غلام علی اینڈ سنز تاجران و ناشران کتب کشمیری بازار لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

نکاح کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً (سورہ نساء ۱۲) نکاح کرو جو تمھیں خوش آئیں عورتوں سے دو دو اور تین تین اور چار چار اور اگر یہ خوف ہو کہ انصاف نہ کرسکو گے تو ایک سے اور فرماتا ہے وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ (پ ۱۸ ع ۱۰) اپنے یہاں کی بے شوہر والی عورتوں کا نکاح کردو اور اپنے نیک غلاموں اور باندیوں کا اگر وہ محتاج ہوں تو اللہ اپنے فضل کے سبب انہیں غنی کردیگا اور اللہ وسعت والا علم والا ہے اور چاہیئے کہ پارسائی کریں وہ کہ نکاح کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے انھیں مقدور والا کردے

حدیث ۱ - بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا اے جوانو تم میں جو کوئی نکاح

کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کہ یہ اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے سے نگاہ کو روکنے والا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جس میں نکاح کی استطاعت نہیں وہ روزے رکھے کہ روزہ قاطع شہوت ہے۔ **حدیث ۲:** ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو خدا سے پاک و صاف ہو کر ملنا چاہے وہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔ **حدیث ۳:** بیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو میرے طریقہ کو محبوب رکھے وہ میری سنت پر چلے اور میری سنت سے نکاح ہے۔ **حدیث ۴:** مسلم و نسائی عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور نے فرمایا دنیا متاع ہے اور دنیا کی بہتر متاع نیک عورت۔ **حدیث ۵:** ابن ماجہ میں ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے تقویٰ کے بعد مومن کے لئے نیک بی بی سے بہتر کوئی چیز نہیں، اگر اسے حکم کرتا ہے تو وہ اطاعت کرتی ہے اور اسے دیکھے تو خوش کر دے اور اس پر قسم کھا بیٹھے تو قسم سچی کر دے اور کہیں کو چلا جائے تو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں بھلائی کرے (خیانت و ضائع نہ کرے)۔ **حدیث ۶:** طبرانی کبیر و اوسط میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسے چار چیزیں ملیں اسے دنیا و آخرت کی بھلائی ملی۔ دل شکر گزار، زبان یادِ خدا کرنے والی اور بدن بلا پر صابر اور ایسی بی بی کہ اپنے نفس اور مالِ شوہر میں گناہ کی جویاں نہ ہو۔ **حدیث ۷:** امام احمد و بزار و حاکم سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں آدمی کی نیک بختی سے ہیں اور تین چیزیں بدبختی سے۔ نیک بختی کی چیزوں میں سے نیک عورت اور اچھا مکان (یعنی وسیع یا اس کے پڑوسی اچھے ہوں) اور اچھی سواری اور بدبختی کی چیزیں بد عورت، برا مکان، بری سواری۔ **حدیث ۸:** طبرانی و حاکم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا جسے اللہ نے نیک بی بی نصیب کی اس کے نصف

دین پر اعانت فرمائی تو نصف باقی میں اللہ سے ڈرے (تقویٰ و پرہیزگاری کرے) **حدیث ۹** ۔ بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے (نکاح میں ان کا لحاظ ہوتا ہے) مال و حسب و جمال و دین اور تو دین والی کو ترجیح دے **حدیث ۱۰** ۔ ترمذی و ابن حبان و حاکم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخصوں کی اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا اور مکاتب کہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور پارسائی کے ارادے سے نکاح کرنے والا **حدیث ۱۱** ۔ ابوداؤد و نسائی و حاکم معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ میں نے عزت و منصب و مال والی ایک عورت پائی مگر اُس کے بچہ نہیں ہوتا کیا میں اُس سے نکاح کرلوں حضور نے منع فرمایا پھر دوبارہ حاضر ہو کر عرض کی حضور نے منع فرمایا۔ تیسری مرتبہ حاضر ہو کر پھر عرض کی ارشاد فرمایا ایسی عورت سے نکاح کرو جو محبت کرنیوالی بچہ جننے والی ہو کہ میں تمہارے ساتھ اور اُمتوں پر کثرت ظاہر کرنیوالا ہوں **حدیث ۱۲** ۔ ابن ابی حاتم ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی اُنھوں نے فرمایا کہ اللہ نے جو تمہیں نکاح کا حکم فرمایا تم اُس کی اطاعت کرو اُس نے جو غنی کرنے کا وعدہ کیا ہے پورا فرمائے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اگر وہ فقیر ہونگے تو اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کردیگا **حدیث ۱۳** ۔ ابویعلی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں جب تم میں کوئی نکاح کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے ہائے افسوس ابن آدم نے مجھ سے اپنا دو تہائی دین بچالیا **حدیث ۱۴** ۔ ایک روایت میں ہے کہ فرماتے ہیں جو اتنا مال رکھتا ہے کہ نکاح کرے پھر نکاح نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں **مسائل فقہیہ** ۔ نکاح اُس عقد کو کہتے ہیں جو اس لئے مقرر کیا گیا

مرد کو عورت سے جماع وغیرہ حلال ہو جائے **مسئلہ** خنثیٰ مشکل یعنی جس میں مرد و عورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت اُس سے نہ مرد کا نکاح ہو سکتا ہے نہ عورت کا اگر کیا گیا تو باطل ہے ہاں بعد نکاح اگر اُس کا عورت ہونا متعین ہو جائے اور نکاح مرد سے ہوا ہے تو صحیح ہے یوہیں اگر عورت سے نکاح ہوا اور اُس مرد ہونا قرار پا گیا۔ خنثیٰ مشکل کا نکاح خنثیٰ مشکل سے بھی نہیں ہو سکتا مگر اُسی صورت میں کہ ایک کا مرد ہونا دوسرے کا عورت ہونا متحقق ہو جائے (ردالمحتار) **مسئلہ** مرد کا پری سے یا عورت کا جن سے نکاح نہیں ہو سکتا (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ بن مانس آدمی کی شکل کا ایک جانور ہوتا ہے اگر واقعی ہے تو اُس سے بھی نکاح نہیں ہو سکتا کہ وہ انسان نہیں جیسے پانی کا انسان کہ دیکھنے سے بالکل انسان معلوم ہوتا ہے اور حقیقۃً وہ انسان نہیں **مسئلہ** اعتدال کی حالت میں یعنی نہ شہوت کا بہت زیادہ غلبہ ہو نہ عنین (نامرد) ہو اور مہر و نفقہ پر قدرت بھی ہو تو نکاح سنّت مؤکدہ ہے کہ نکاح نہ کرنے پر اڑا رہنا گناہ ہے اور اگر حرام سے بچنا یا اتباع سنّت و تعمیل حکم یا اولاد حاصل ہونا مقصود ہے تو ثواب بھی پائے گا اور اگر محض لذت یا قضائے شہوت منظور ہو تو ثواب نہیں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** شہوت کا غلبہ ہے کہ نکاح نہ کرے تو معاذ اللہ اندیشۂ زنا ہے اور مہر و نفقہ کی قدرت رکھتا ہو تو نکاح واجب یوہیں جبکہ اجنبی عورت کی طرف نگاہ اُٹھنے سے رُک نہیں سکتا یا معاذ اللہ ہاتھ سے کام لینا پڑیگا تو نکاح واجب ہے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** یہ یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے میں زنا واقع ہو جائے گا تو فرض ہے کہ نکاح کرے (درمختار) **مسئلہ** اگر یہ اندیشہ ہے کہ نکاح کرے گا تو نان نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری باتیں ہیں ان کو پورا نہ کر سکے گا تو مکروہ ہے اور ان باتوں کا یقین ہو تو نکاح کرنا حرام مگر نکاح بہرحال ہو جائے گا (درمختار) **مسئلہ** نکاح اور اُس کے حقوق ادا کرنے

ہیں اور اولاد کی تربیت میں مشغول رہنا نوافل میں مشغولی سے بہتر ہے (ردالمحتار)

نکاح کے مستحبات

مسئلہ نکاح میں یہ امور مستحب ہیں علانیہ ہونا نکاح[1] سے پہلے خطبہ پڑھنا کوئی سا خطبہ ہو اور بہتر وہ ہے جو حدیث[2] میں وارد ہوا مسجد[3] میں ہونا جمعہ[4] کے دن گواہانِ[5] عادل کے سامنے عورت[6] عمر حسب مال عزت میں مرد سے کم ہو اور چال[7] چلن اور اخلاق و تقوی و جمال میں بیش ہو (درمختار) حدیث میں ہے جو کسی عورت سے بوجہ اُس کی عزت کے نکاح کرے اللہ اُس کی ذلت میں زیادتی کریگا۔ اور جو کسی عورت سے اُس کے مال کے سبب نکاح کریگا اللہ تعالیٰ اُس کی محتاجی ہی بڑھائے گا اور اُس کے حسب کے سبب نکاح کریگا تو اُس کے کمینہ پن میں زیادتی فرمائیگا اور جو اس لئے نکاح کرے کہ ادھر اُدھر نگاہ نہ اُٹھے اور پاکدامنی حاصل ہو یا صلہ رحم کرے تو اللہ عزوجل اس مرد کے لئے اُس عورت میں برکت دیگا اور عورت کیلئے مرد میں رواہ الطبرانی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کذا فی الفتح **مسئلہ** جس[8] سے نکاح کرنا ہو اُسے کسی معتبر عورت کو بھیج کر دکھوالے اور عادت و اطوار و سلیقہ وغیرہ کی خوب جانچ کر لے کہ آئندہ خرابیاں نہ پڑیں کنواری[9] عورت سے اور جس سے اولاد زیادہ ہونے کی اُمید ہو نکاح کرنا بہتر ہے۔ سن رسیدہ اور بدخلق اور زانیہ سے نکاح نہ کرنا بہتر (ردالمحتار)

مسئلہ عورت[10] کو چاہیئے کہ مرد دیندار خوش خلق مالدار سخی سے نکاح کرے فاسق

---

[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ۝ ١٢

بدکار ہے نہیں، اور یہ بھی نہ چاہیے کہ کوئی اپنی جوان لڑکی کا بڈھے سے نکاح کر دے (ردالمحتار) یہ مستحبات نکاح بیان ہوئے اگر اس کے خلاف نکاح ہوگا جب بھی ہو جائے گا

مسئلہ ایجاب و قبول یعنی مثلاً ایک کہے میں نے اپنے کو تیری زوجیت میں دیا دوسرا کہے میں نے قبول کیا یہ نکاح کے رکن ہیں پہلے جو کہے وہ ایجاب ہے اور اس کے جواب میں دوسرے کے الفاظ کو قبول کہتے ہیں۔ یہ کچھ ضرور نہیں کہ عورت کی طرف سے ایجاب ہو اور مرد کی طرف سے قبول بلکہ اس کا اُلٹا بھی ہو سکتا ہے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ایجاب و قبول میں ماضی کا لفظ ہونا ضروری ہے مثلاً یوں کہے کہ میں نے اپنا یا اپنی لڑکی یا اپنی مؤکلہ کا تجھ سے نکاح کیا یا ان کو تیرے نکاح میں دیا وہ کہے میں نے اپنے لئے یا اپنے بیٹے یا مؤکل کے لئے قبول کیا یا ایک طرف سے امر کا صیغہ ہو دوسری طرف سے ماضی کا مثلاً یوں کہ تو مجھ سے اپنا نکاح کر دے یا تو میری عورت ہو جا اس نے کہا میں نے قبول کیا یا زوجیت میں دیا ہو جائیگا یا ایک طرف سے حال کا صیغہ ہو دوسری طرف سے ماضی کا مثلاً کہے تو مجھ سے اپنا نکاح کرتی ہے اس نے کہا کیا تو ہو گیا یا یوں کہ میں تجھ سے نکاح کرتا ہوں اس نے کہا میں نے قبول کیا تو ہو جائے گا ان دونوں صورتوں میں پہلے شخص کو اس کی ضرورت نہیں کہ کہے میں نے قبول کیا اور اگر کہا تو نے اپنی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دیا اس نے کہا کر دیا یا کہا ہاں تو جب تک پہلا شخص یہ نہ کہے کہ میں نے قبول کیا نکاح نہ ہوگا اور ان لفظوں سے کہ نکاح کروں گا یا قبول کروں گا نکاح نہیں ہو سکتا (درمختار، عالمگیری وغیرہما) **مسئلہ** بعض ایسی صورتیں بھی ہیں جن میں ایک ہی لفظ سے نکاح ہو جائے گا مثلاً چچا کی نابالغہ لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے اور ولی یہی ہے تو دو گواہوں کے سامنے اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ میں نے اُس سے اپنا نکاح کیا یا لڑکا لڑکی دونوں نابالغ ہیں اور ایک ہی شخص دونوں کا ولی ہے یا مرد و عورت دونوں نے ایک شخص کو وکیل کیا اس ولی یا وکیل نے یہ کہا کہ میں نے فلاں کا

فلاں کے ساتھ نکاح کر دیا ہو گیا۔ ان سب صورتوں میں قبول کی کچھ حاجت نہیں (جوہرۂ نیرہ)

مسئلہ دونوں موجود ہیں ایک نے ایک پرچہ پر لکھا میں نے تجھ سے نکاح کیا دوسرے نے بھی لکھ کر دیا یا زبان سے کہا میں نے قبول کیا نکاح نہ ہوا اور اگر ایک موجود ہے دوسرا غائب اُس غائب نے لکھ بھیجا اس موجود نے گواہوں کے سامنے پڑھا یا کہا فلاں نے ایسا لکھا میں نے اپنا نکاح اُس سے کیا تو ہو گیا اور اگر اُس کا لکھا ہوا نہ سنایا نہ بتایا فقط اتنا کہہ دیا کہ میں نے اُس سے اپنا نکاح کر دیا تو نہ ہوا ہاں اگر اُس میں امر کا لفظ تھا مثلاً تو مجھ سے نکاح کر تو گواہوں کو خط سنانے یا مضمون بتانے کی حاجت نہیں اور اگر اس موجود نے اُس کے جواب میں زبان سے کچھ نہ کہا بلکہ وہ الفاظ لکھ دیئے جب بھی نہ ہوا (ردالمحتار)

مسئلہ عورت نے مرد سے ایجاب کے الفاظ کہے مرد نے اُس کے جواب میں قبول کے لفظ نہ کہے اور مہر کے روپے دیدیے تو نکاح نہ ہوا (ردالمحتار)

مسئلہ یہ اقرار کہ یہ میری عورت ہے نکاح نہیں یعنی اگر پیشتر سے نکاح نہ ہوا تھا تو فقط یہ اقرار نکاح قرار نہ پائے گا البتہ قاضی کے سامنے دونوں ایسا اقرار کریں تو وہ حکم دیدے گا کہ یہ میاں بیوی ہیں اور اگر گواہوں کے سامنے اقرار کیا گواہوں نے کہا تم دونوں نے نکاح کیا کہا ہاں تو ہو گیا (ردالمحتار)

مسئلہ نکاح کی اضافت کل کی طرف ہو یا ایسے عضو کی طرف جسے بول کر کل مراد لیتے ہیں مثلاً سر و گردن تو اگر یہ کہا کہ نصف سے نکاح کیا نہ ہوا (درمختار وغیرہ)

مسئلہ الفاظ نکاح دو قسم ہیں ایک صریح یہ صرف دو لفظ ہیں نکاح و تزوج باقی کنایہ ہیں الفاظ کنایہ میں اُن لفظوں سے نکاح ہو سکتا ہے جن سے خود شے ملک میں آجاتی ہے مثلاً ہبہ۔ تملیک۔ صدقہ۔ عطیہ۔ بیع۔ شرا مگر ان میں قرینہ کی ضرورت ہے کہ گواہ اُسے نکاح سمجھیں (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ایک نے دوسرے سے کہا میں نے اپنی یہ لونڈی تجھے ہبہ کی تو اگر یہ پتہ چلتا ہے کہ نکاح ہے مثلاً گواہوں کو بلا کر اُن کے سامنے کہنا اور مہر کا ذکر وغیرہ تو یہ نکاح ہو گیا اور اگر قرینہ

نہ ہو مگر وہ کہتا ہے میں نے نکاح مراد لیا تھا اور جسے ہبہ کی وہ اس کی تصدیق کرتا ہے جب بھی نکاح ہے اور اگر وہ تصدیق نہ کرے تو ہبہ قرار دیا جائیگا اور آزاد عورت کی نسبت یہ الفاظ کہے تو نکاح ہی ہے قرینہ کی حاجت نہیں مگر جب ایسا قرینہ پایا جائے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح نہیں تو نہیں، مثلاً معاذ اللہ کسی عورت سے زنا کی درخواست کی اُس نے کہا میں نے اپنے کو تجھے ہبہ کر دیا اس نے کہا قبول کیا تو نکاح نہ ہوا یا لڑکی کے باپ نے کہا یہ لڑکی خدمت کے لئے میں نے تجھے ہبہ کر دی اس نے قبول کیا تو یہ نکاح نہیں مگر جبکہ اس لفظ سے نکاح مراد لیا تو ہو جائے گا (عالمگیری، ردالمحتار) **مسئلہ** عورت سے کہا تو میری ہوگئی اس نے کہا ہاں میں تیری ہوگئی یا عورت سے کہا بعوض اتنے کے تو میری عورت ہو جا اُس نے قبول کیا یا عورت نے مرد سے کہا میں نے تجھ سے اپنی شادی کی مرد نے قبول کیا۔ یا مرد نے عورت سے کہا تو نے اپنے کو میری عورت کیا اُس نے کہا کیا تو ان سب صورتوں میں نکاح ہو جائیگا (عالمگیری) **مسئلہ** جس عورت کو بائن طلاق دی ہے اُس نے گواہوں کے سامنے کہا میں نے اپنے کو تیری طرف واپس کیا مرد نے قبول کیا نکاح ہو گیا (عالمگیری) اجنبی عورت اگر یہ لفظ کہے تو نہ ہوگا **مسئلہ** کسی نے دوسرے سے کہا اپنی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دے اُس نے کہا اُسے اُٹھا لے جا۔ یا تو جہاں چاہے لے جا تو نکاح نہ ہوا (عالمگیری) **مسئلہ** ایک شخص نے منگنی کا پیغام کسی کے پاس بھیجا یہ پیغام لے جانیوالوں نے وہاں جاکر کہا تو نے اپنی لڑکی ہمیں دی اُس نے کہا دی نکاح نہ ہوا (عالمگیری) **مسئلہ** لڑکے کے باپ نے گواہوں سے کہا میں نے اپنے لڑکے کا نکاح فلاں کی لڑکی کے ساتھ اتنے مہر پر کر دیا تم گواہ ہو جاؤ پھر لڑکی کے باپ سے کہا گیا کیا ایسا نہیں ہے اُس نے کہا ایسا ہی ہے اور اسکے سوا کچھ نہ کہا تو بہتر یہ ہے کہ نکاح کی تجدید کی جائے (عالمگیری) **مسئلہ** لڑکے کے باپ نے لڑکی کے باپ کے پاس پیغام دیا اُس نے کہا میں نے تو اُس کا فلاں سے کر دیا ہے اس نے کہا نہیں تو اُس نے کہا اگر میں نے اس سے نکاح نہ کیا ہو تو تیرے بیٹے سے کر دیا اس نے کہا میں نے قبول کیا

بعد کو معلوم ہوا کہ اُس کی لڑکی کا نکاح کسی سے نہیں ہوا تھا تو یہ نکاح صحیح ہو گیا (عالمگیری) **مسئلہ** عورت نے مرد سے کہا میں نے تجھ سے اپنا نکاح کیا اس شرط پر کہ مجھے اختیار ہے جب چاہوں اپنے کو طلاق دے لوں مرد نے قبول کیا تو نکاح ہو گیا اور عورت کو اختیار رہا جب چاہے اپنے کو طلاق دے لے (عالمگیری)
مسئلہ نکاح میں خیارِ رویت خیارِ عیب خیارِ شرط مطلقاً نہیں خواہ مرد کو خیار ہو یا عورت کے لئے یا دونوں کے لئے تین دن کا خیار ہو یا کم یا زائد کا مثلاً اندھے منجھے اپاہج نہ ہونے کی شرط لگائی یا یہ شرط کی کہ خوبصورت ہو اور اس کے خلاف نکلا یا مرد نے شرط لگائی کہ کنواری ہو اور ہے اس کے خلاف تو نکاح ہو جائے گا اور شرط باطل۔ یوہیں عورت نے شرط لگائی کہ مرد شہری ہو نکلا دیہاتی تو اگر کفو ہے نکاح ہو جائے گا اور عورت کو کچھ اختیار نہیں یا اس شرط پر نکاح ہوا کہ باپ کو اختیار ہے تو نکاح ہو گیا اور اسے اختیار نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** نکاح میں مہر کا ذکر ہو تو ایجاب پورا جب ہو گا کہ مہر بھی ذکر کرلے مثلاً یہ کہتا تھا کہ فلاں عورت تیرے نکاح میں دی بعوض ہزار روپے کے اور مہر بھی ذکر سے پیشتر اُس نے کہا میں نے قبول کی نکاح نہ ہوا کہ ابھی ایجاب پورا نہ ہوا تھا اور اگر مہر کا ذکر نہ ہوتا تو ہو جاتا۔ (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** کسی نے لڑکی کے باپ سے کہا میں تیرے پاس اس لئے آیا کہ تو اپنی لڑکی کا نکاح مجھ سے کر دے اُس نے کہا میں نے اُس کو تیرے نکاح میں دیا نکاح ہو گیا قبول کی بھی حاجت نہیں بلکہ اُسے اب یہ اختیار نہیں کہ نہ قبول کرے (ردالمحتار) **مسئلہ** کسی نے کہا تو نے لڑکی مجھے دی اُس نے کہا دی اگر نکاح کی مجلس ہے تو نکاح ہے اور منگنی کی ہے تو منگنی (ردالمحتار) **مسئلہ** عورت کو اپنی دلہن یا بی بی کہہ کر پکارا اُس نے جواب دیا تو اس سے نکاح نہیں ہوتا (ردالمحتار) نکاح کے لئے چند شرطیں ہیں (۱) عاقل ہونا مجنون یا ناسمجھ بچہ نے نکاح کیا تو منعقد ہی نہ ہوا (۲) بلوغ نابالغ اگر سمجھ والا ہے تو منعقد ہو جائے گا مگر ولی کی اجازت پر موقوف رہے گا (۳) گواہ ہونا یعنی ایجاب و قبول دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے ہوں گواہ آزاد عاقل بالغ ہوں اور

سب نے ایک ساتھ نکاح کے الفاظ سُنے بچوں اور پاگلوں کی گواہی سے نکاح نہیں ہوسکتا نہ غلام کی گواہی سے اگرچہ مدبر یا مکاتب ہو مسلمان مرد کا نکاح مسلمان عورت کیساتھ ہے تو گواہوں کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے لہٰذا مسلمان مرد و عورت کا نکاح کافر کی شہادت سے نہیں ہوسکتا اور اگر کتابیہ سے مسلمان مرد کا نکاح ہو تو اس نکاح کے گواہ ذمی کافر بھی ہوسکتے ہیں اگرچہ عورت کے مذہب کے خلاف گواہوں کا مذہب ہو مثلاً عورت نصرانیہ ہے اور گواہ یہودی یا بالعکس یوہیں اگر کافر کا کافرہ کا نکاح ہو تو اس نکاح کے گواہ کافر بھی ہوسکتے ہیں اگرچہ دوسرے مذہب کے ہوں **مسئلہ** سمجھ وال بچے یا غلام کے سامنے نکاح ہُوا اور مجلس نکاح میں وہ لوگ بھی تھے جو نکاح کے گواہ ہوسکتے ہیں پھر وہ بچہ بالغ ہوکر یا غلام آزاد ہونے کے بعد اُس نکاح کی گواہی دیں کہ ہمارے سامنے نکاح ہُوا اور اُس وقت ہمارے سوا نکاح میں اور لوگ بھی موجود تھے جن کی گواہی سے نکاح ہُوا تو اُن کی گواہی مان لی جائیگی (ردالمحتار) **مسئلہ** مسلمان کا نکاح ذمیہ سے ہُوا اور گواہ ذمی تھے اب اگر مسلمان نے نکاح سے انکار کردیا تو ان کی گواہی سے نکاح ثابت نہ ہوگا (ردالمحتار) **مسئلہ** صرف عورتوں یا خنثےٰ کی گواہی سے نکاح نہیں ہوسکتا جب تک ان میں کے دو کے ساتھ ایک مرد نہ ہو (خانیہ) **مسئلہ** سوتے ہوؤں کے سامنے ایجاب و قبول ہُوا تو نکاح نہ ہُوا یوہیں اگر دونوں گواہ بہرے ہوں کہ اُنہوں نے الفاظ نکاح نہ سُنے تو نکاح نہ ہُوا (خانیہ) **مسئلہ** ایک گواہ سُنتا ہُوا ہے اور ایک بہرا بہرے نے نہیں سُنا اور اُس سُننے والے یا کسی اور نے چلا کر اُس کے کان میں کہا نکاح نہ ہُوا جب تک دونوں گواہ ایک ساتھ عاقدین سے نہ سُنیں (خانیہ) **مسئلہ** ایک گواہ نے سُنا دوسرے نے نہیں پھر لفظ کا اعادہ کیا اب دوسرے نے سُنا پہلے نے نہیں تو نکاح نہ ہوا (خانیہ) **مسئلہ** گونگے گواہ نہیں ہوسکتے کہ جو گونگا ہوتا ہے بہرا بھی ہوتا ہے ہاں اگر گونگا ہو اور بہرا نہ ہو تو ہوسکتا ہے (ہندیہ) **مسئلہ**

عاقدین گونگے ہوں تو نکاح اشارے سے ہوگا لہذا اس نکاح کا گواہ گونگا ہو سکتا ہے اور بہرا بھی (درمختار) **مسئلہ** گواہ دوسرے ملک کے ہیں کہ یہاں کی زبان نہیں سمجھتے تو اگر یہ سمجھ رہے ہیں کہ نکاح ہو رہا ہے اور الفاظ بھی سنے اور سمجھے یعنی وہ الفاظ زبان سے ادا کر سکتے ہیں اگرچہ اُن کے معنی نہیں سمجھتے نکاح ہو گیا (خانیہ عالمگیری ردالمحتار) **مسئلہ** نکاح کے گواہ فاسق ہوں یا اندھے یا اُن پر تہمت کی حد لگائی گئی ہو تو اُن کی گواہی سے نکاح منعقد ہو جائے گا مگر عاقدین میں سے اگر کوئی انکار کر بیٹھے تو ان کی شہادت سے نکاح ثابت نہ ہوگا (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** عورت یا مرد یا دونوں کے بیٹے گواہ ہوئے نکاح ہو جائے گا مگر میاں بی بی میں سے اگر کسی نے نکاح سے انکار کر دیا تو ان لڑکوں کی گواہی اپنے باپ یا ماں کے حق میں مفید نہیں مثلاً مرد کے بیٹے گواہ تھے اور عورت نکاح سے انکار کرتی ہے اب شوہر نے اپنے بیٹوں کو گواہی کے لئے پیش کیا تو ان کی گواہی اپنے باپ کیلئے نہیں مانی جائے گی اور اگر وہ دونوں گواہ دونوں کے بیٹے ہوں یا ایک ایک کا دوسرا دوسرے کا تو ان کی گواہی کسی کے لئے نہیں مانی جائے گی (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** کسی نے اپنی بالغہ لڑکی کا نکاح اُس کی اجازت سے کر دیا اور اپنے بیٹوں کو گواہ بنایا اب لڑکی کہتی ہے کہ میں نے اذن نہیں دیا اور اُس کا باپ کہتا ہے دیا تو لڑکوں کی گواہی کہ اذن دیا تھا مقبول نہیں (خانیہ) **مسئلہ** ایک شخص نے کسی سے کہا کہ میری نابالغہ لڑکی کا نکاح فلاں سے کر دے اُس نے ایک گواہ کے سامنے کر دیا تو اگر لڑکی کا باپ بوقت نکاح موجود تھا تو نکاح ہو گیا کہ وہ دونوں گواہ ہو جائیں گے اور باپ عاقد اور موجود نہ تھا تو نہ ہوا یونہی اگر بالغہ کا نکاح اُس کی اجازت سے باپ نے ایک شخص کے سامنے پڑھایا اگر لڑکی وقت عقد موجود تھی ہو گیا ورنہ نہیں۔ یونہی اگر عورت نے کسی کو اپنے نکاح کا وکیل کیا اُس نے ایک شخص کے سامنے پڑھا دیا تو اگر موکلہ موجود ہے ہو گیا ورنہ نہیں۔ خلاصہ یہ کہ موکل اگر بوقت عقد موجود ہے تو اگرچہ وکیل عقد کر رہا ہے

مگر مؤکل ناقد قرار پائے گا اور وکیل گواہ مگر یہ ضرور ہے کہ گواہی دیتے وقت اگر وکیل نے کہا میں نے پڑھایا ہے تو شہادت نامقبول ہے کہ یہ خود اپنے فعل کی شہادت ہوئی (درمختار)

مسئلہ مولیٰ نے اپنی باندی یا غلام کا ایک شخص کے سامنے نکاح کیا تو اگرچہ وہ موجود ہو نکاح نہ ہوا اور اگر اُسے نکاح کی اجازت دے دی پھر اس کی موجودگی میں ایک شخص کے سامنے نکاح کیا تو ہو جائے گا (درمختار)

مسئلہ گواہوں کا ایجاب و قبول کے وقت ہونا شرط ہے فلہذا اگر نکاح اجازت پر موقوف ہے اور ایجاب و قبول گواہوں کے سامنے ہوئے اور اجازت کے وقت نہ تھے ہو گیا اور اس کا عکس ہوا تو نہیں (عالمگیری)

مسئلہ گواہ اُسی کو نہیں کہتے جو دو شخص مجلس عقد میں مقرر کر لئے جاتے ہیں بلکہ وہ تمام حاضرین گواہ ہیں جنھوں نے ایجاب و قبول سنا مگر قابل شہادت ہوں

مسئلہ ایک گھر میں نکاح ہوا اور یہاں گواہ نہیں دوسرے مکان میں کچھ لوگ ہیں جن کو انہوں نے گواہ نہیں بنایا مگر وہ وہاں سے سن رہے ہیں اگر وہ لوگ انھیں دیکھ بھی رہے ہوں تو اُن کی گواہی مقبول ہے ورنہ نہیں (عالمگیری)

مسئلہ عورت سے اذن لیتے وقت گواہوں کی ضرورت نہیں یعنی اُس وقت اگر گواہ نہ بھی ہوں اور نکاح پڑھاتے وقت ہوں تو نکاح ہو گیا البتہ اذن کیلئے گواہوں کی یوں حاجت ہے کہ اگر اُس نے انکار کر دیا اور یہ کہا کہ میں نے اذن نہیں دیا تھا تو اب گواہوں سے اُس کا اذن دینا ثابت کیا جائے گا (عالمگیری ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ یہ جو تمام ہندوستان میں عام طور پر رواج پڑا ہوا ہے کہ عورت سے ایک شخص اذن لیکر آتا ہے جسے وکیل کہتے ہیں وہ نکاح پڑھانے والے سے کہدیتا ہے میں فلاں کا وکیل ہوں آپکو اجازت دیتا ہوں کہ نکاح پڑھا دیجئے یہ طریقہ محض غلط ہے وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ اُس کام کیلئے دوسرے کو وکیل بنا دے اگر ایسا کیا تو نکاح فضولی ہوا اجازت پر موقوف ہے اجازت سے پہلے مرد و عورت ہر ایک کو توڑ دینے کا اختیار حاصل ہے بلکہ یوں چاہیے کہ جو

نکاح کا وکیل خود نکاح پڑھائے دوسرے سے نہ پڑھوائے

پڑھائے وہ عورت یا اُس کے ولی کا وکیل بنے خواہ یہ خود اُس کے پاس جاکر وکالت حاصل کرے یا دوسرا اس کی وکالت کے لئے اذن لائے کہ فلاں بن فلاں بن فلاں کو تونے وکیل کیاکہ وہ تیرا نکاح فلاں بن فلاں بن فلاں سے کردے عورت کہے ہاں **مسئلہ** یہ امر بھی ضروری ہے کہ منکوحہ کا گواہوں کو معلوم ہوجائے یعنی یہ کہ فلاں عورت سے نکاح ہوتا ہے اس کے دو طریقے ہیں: ایک یہ کہ اگر وہ مجلس عقد میں موجود ہے تو اُس کی طرف نکاح پڑھانے والا اشارہ کرکے کہے کہ میں نے اِس کو تیرے نکاح میں دیا اگرچہ عورت کے مونھ پر نقاب پڑا ہو بس اشارہ کافی ہے اور اس صورت میں اگر اُس کے یا اُس کے باپ دادا کے نام میں غلطی بھی ہوجائے تو کچھ حرج نہیں کہ اشارہ کے بعد اب کسی نام وغیرہ کی ضرورت نہیں اور اشارے کی تعیین کے مقابل کوئی تعیین نہیں۔ دوسری صورت معلوم کرنے کی یہ ہے کہ عورت اور اُس کے باپ اور دادا کے نام لئے جائیں کہ فلانہ بنت فلاں بن فلاں اور اگر صرف اُسی کے نام لینے سے گواہوں کو معلوم ہوجائے کہ فلانی عورت سے نکاح ہؤا تو باپ دادا کے نام لینے کی ضرورت نہیں پھر بھی احتیاط اس میں ہے کہ ان کے نام بھی لئے جائیں اور اس کی اصلا ضرورت نہیں کہ اُسے پہچانتے ہوں بلکہ یہ جاننا کافی ہے کہ فلانی اور فلاں کی بیٹی فلاں کی پوتی ہے اور اس صورت میں اگر اُس کے یا اُس کے باپ دادا کے نام میں غلطی ہوئی تو نکاح نہ ہؤا۔ اور ہماری غرض نام لینے سے یہ نہیں کہ ضرور اُس کا نام ہی لیا جائے بلکہ مقصود یہ ہے کہ تعیین ہوجائے خواہ نام کے ذریعہ سے یا یوں کہ فلاں بن فلاں بن فلاں کی لڑکی اور اگر اُس کی چند لڑکیاں ہوں تو بڑی یا منجھلی یا سنجھلی یا چھوٹی غرض معین ہوجانا ضرور ہے اور چونکہ ہندوستان میں عورتوں کا نام مجمع میں ذکر کرنا معیوب ہے لہذا یہی پچھلا طریقہ یہاں کے حال کے مناسب ہے (ردالمحتار) **تنبیہ** بعض نکاح خواں کو دیکھا گیا ہے کہ رواج کی وجہ سے نام نہیں لیتے اور نام لینے کو ضروری بھی سمجھتے ہیں لہذا دولھا کے کان میں چپکے سے لڑکی کا نام ذکر کردیتے ہیں پھر اُن لفظوں سے ایجاب

کرتے ہیں کہ فلاں کی لڑکی جس کا نام تجھے معلوم ہے میں نے اپنی وکالت سے تیرے نکاح میں دی اس صورت میں اگر اُس کی اور لڑکیاں بھی ہیں تو گواہوں کے سامنے تعیین نہ ہوئی یہاں تک کہ اگر یوں کہا کہ میں نے اپنی موکلہ تیرے نکاح میں دی یا جس عورت نے اپنا اختیار مجھے دیدیا ہے اُسے تیرے نکاح میں دیا تو فتویٰ اس پر ہے کہ نکاح نہ ہوا **مسئلہ** ایک شخص کی دو لڑکیاں ہیں اور نکاح پڑھانے والے نے کہا کہ فلاں کی لڑکی تیرے نکاح میں دی تو اُن میں اگر ایک کا نکاح ہوچکا ہے تو ہوگیا کہ وہ جو باقی ہے وہی مراد ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** وکیل نے مؤکلہ کے باپ کے نام میں غلطی کی اور مؤکلہ کی طرف اشارہ بھی نہ ہو تو نکاح نہیں ہوا یوہیں اگر لڑکی کے نام میں غلطی کرے جب بھی نہ ہوا (ردالمحتار) **مسئلہ** کسی کی دو لڑکیاں ہیں بڑی کا نکاح کرنا چاہتا ہے اور نام لے دیا چھوٹی کا تو چھوٹی کا نکاح ہوا اور کہا بڑی لڑکی جس کا نام یہ ہے اور نام لیا چھوٹی کا تو کسی کا نہ ہوا (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** لڑکی کے باپ نے لڑکے کے باپ سے صرف اتنے لفظ کہے کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا لڑکے کے باپ نے کہا میں نے قبول کیا تو یہ نکاح لڑکے کے باپ سے ہوا اگرچہ پیشتر سے خود لڑکے کی نسبت وغیرہ ہوچکی ہو اور اگر یوں کہا میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تیرے لڑکے سے کیا اُس نے کہا میں نے قبول کیا تو اب لڑکے سے ہوا اگرچہ اُس نے یہ نہ کہا تھا کہ میں نے اپنے لڑکے کے لئے قبول کی اور اگر پہلی صورت میں یہ کہتا کہ میں نے اپنے لڑکے کے لئے قبول کی تو لڑکے ہی کا ہوتا (ردالمحتار) **مسئلہ** لڑکے کے باپ نے کہا تو اپنی لڑکی کا نکاح میرے لڑکے سے کردے اُس نے کہا میں نے تیرے نکاح میں دی اس نے کہا میں نے قبول کی تو اسی کا نکاح ہوا اُس کے لڑکے کا نہ ہوا اور ایسا بھی اب نہیں ہوسکتا کہ باپ طلاق دیکر لڑکے سے نکاح کردے وہ تو ہمیشہ کے لئے لڑکے پر حرام ہوگئی (ردالمحتار) **مسئلہ** عورت سے اجازت لیں تو اس میں بھی زوج اور اُس کے باپ دادا کے نام ذکر کر دیں

Checked

کہ جہالت باقی نہ رہے **مسئلہ** عورت نے اذن دیا اگر اُس کو دیکھ رہا ہے اور پہچانتا ہے تو اُس کے اذن کا گواہ ہو سکتا ہے یوہیں اگر مکان کے اندر سے آواز آئی اور اُس گھر میں وہ تنہا ہے تو بھی شہادت دے سکتا ہے اور اگر تنہا نہیں اور اذن دینے کی آواز آئی تو اگر بعد میں عورت نے کہا کہ میں نے اذن نہیں دیا تھا تو یہ گواہی نہیں دے سکتا کہ اسی نے اذن دیا تھا مگر واقعی اگر اُس نے اذن دے دیا تھا جب تو پوری طرح سے نکاح ہو گیا ورنہ نکاح فضولی ہوگا کہ اُس کی اجازت پر موقوف رہے گا (ردالمحتار وغیرہ) سنا گیا ہے کہ بعض لڑکیاں اذن دیتے وقت کچھ نہیں بولتیں دوسری عورتیں ہوں کر دیا کرتی ہیں یہ نہیں چاہیئے (۴) ایجاب و قبول دونوں کا ایک مجلس میں ہونا۔ تو اگر دونوں ایک مجلس میں موجود تھے ایک نے ایجاب کیا دوسرا قبول سے پہلے اُٹھ کھڑا ہوا یا کوئی ایسا کام شروع کر دیا جس سے مجلس بدل جاتی ہے تو ایجاب باطل ہو گیا اب قبول کرنا بیکار ہے پھر سے ہونا چاہیئے (عالمگیری) **مسئلہ** مرد نے کہا میں نے فلانی سے نکاح کیا اور وہ وہاں موجود نہ تھی اُسے خبر پہنچی تو کہا میں نے قبول کیا یا عورت نے کہا میں نے اپنے کو فلاں کی زوجیت میں دیا اور وہ غائب تھا جب خبر پہنچی تو کہا میں نے قبول کیا تو دونوں صورتوں میں نکاح نہ ہوا اگرچہ جن گواہوں کے سامنے ایجاب ہوا انہیں کے سامنے قبول بھی ہوا (عالمگیری) **مسئلہ** اگر ایجاب کے الفاظ خط میں لکھ کر بھیجے اور جس مجلس میں خط اُس کے پاس پہنچا اُس میں قبول نہ کیا بلکہ دوسری مجلس میں گواہوں کو بلا کر قبول کیا تو ہو جائے گا جبکہ وہ شرطیں پائی جائیں جو اوپر مذکور ہوئیں جس کے ہاتھ خط بھیجا مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غیر آزاد بالغ ہو یا نابالغ صالح ہو یا فاسق (عالمگیری) **مسئلہ** کسی کی معرفت ایجاب کے الفاظ کہلا کر بھیجے اس پیغام پہنچانے والے نے جس مجلس میں پیغام پہنچایا اُس میں قبول نہ کیا پھر دوسری مجلس میں قاصد نے تقاضا کیا اب قبول کیا تو نکاح نہ ہوا (ردالمحتار) **مسئلہ** چلتے ہوئے یا جانور پر سوار جا رہے تھے اور ایجاب قبول

(۴) ایجاب و قبول دونوں کا ایک مجلس میں ہونا

ہوا نکاح نہ ہوا۔ کشتی پر جا رہے تھے اور اس حالت میں ہوا تو ہوگیا (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ایجاب کے بعد فوراً قبول کرنا شرط نہیں جبکہ مجلس نہ بدلی ہو لہٰذا اگر نکاح پڑھانے والے نے ایجاب کے الفاظ کہے اور دولھا نے سکوت کیا پھر کسی کے کہنے پر قبول کیا تو ہوگیا (ردالمحتار وغیرہ) (۵) قبول ایجاب کے مخالف نہ ہو مثلاً اس نے کہا ہزار روپے مہر پر تیرے نکاح میں دی اُس نے کہا نکاح تو قبول کیا اور مہر قبول نہیں کیا تو نکاح نہ ہوا اور اگر نکاح قبول کیا اور مہر کی نسبت کچھ نہ کہا تو ہزار پر نکاح ہوگیا (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ اگر کہا ہزار پر تیرے نکاح میں دی اُس نے کہا دو ہزار پر میں نے قبول کی یا مرد نے عورت سے کہا ہزار روپے مہر پر میں نے تجھ سے نکاح کیا عورت نے کہا پانسو مہر پر میں نے قبول کیا تو نکاح ہوگیا مگر پہلی صورت میں اگر عورت نے بھی اُسی مجلس میں دو ہزار قبول کئے تو مہر دو ہزار ورنہ ایک ہزار اور دوسری صورت میں مطلقاً پانسو مہر ہے اگر عورت نے ہزار کو کہا مرد نے پانسو پر قبول کیا تو ظاہر یہ ہے کہ نہیں ہوا اسلئے کہ ایجاب کے مخالف ہے (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ غلام نے بغیر اجازت مولیٰ اپنا نکاح کسی عورت سے کیا اور مہر خود اپنے کو کیا اُسکے مولیٰ نے نکاح تو جائز کیا مگر غلام کے مہر میں ہونے کی اجازت نہ دی تو نکاح ہوگیا اور مہر کی نسبت یہ حکم ہے کہ مہر مثل و قیمت غلام دونوں میں جو کم ہے وہ مہر ہے غلام بیچ کر مہر ادا کیا جائے (عالمگیری) (۶) لڑکی بالغہ ہے تو اُس کا راضی ہونا شرط ہے ولی کو یہ اختیار نہیں کہ بغیر اُس کی رضا کے نکاح کر دے (۷) کسی زمانہ آئندہ کی طرف نسبت نہ کی ہو نہ کسی شرط نامعلوم پر معلق کیا ہو مثلاً میں نے تجھ سے آئندہ روز میں نکاح کیا یا میں نے نکاح کیا اگر زید آئے ان صورتوں میں نکاح نہ ہوا

مسئلہ جبکہ صریح الفاظ نکاح میں استعمال کئے جائیں تو عاقدین اور گواہوں کا ان کے معنے جاننا شرط نہیں (درمختار) (۸) نکاح کی اضافت کل کی طرف ہو یا ان اعضا کی طرف جن کو بول کر کل مراد لیتے ہیں تو اگر یہ کہا فلاں کے ہاتھ یا پاؤں یا نصف سے نکاح کیا صحیح نہ ہوا (عالمگیری)۔

محرمات کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًا ؕ وَ سَآءَ سَبِیْلًا۠ حُرِّمَتْ عَلَیْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ وَ عَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ وَ بَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ اُمَّهٰتُ نِسَآىٕكُمْ وَ رَبَآىٕبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ٘ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ٘ وَ حَلَآىٕلُ اَبْنَآىٕكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَ اَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۙ وَّ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ ۚ وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ ؕ (سورۂ النساء ۲۲ تا ۲۴) اُن عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ دادا نے نکاح کیا ہو مگر جو گزر چکا بیشک یہ بےحیائی اور غضب کا کام ہے اور بہت بری راہ تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنھوں نے تمہیں دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں اور تمہاری عورتوں کی مائیں اور اُن کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں اُن بیبیوں سے جن سے تم جماع کر چکے ہو اور اگر تم نے اُن سے جماع نہ کیا ہو تو اُن کی بیٹیوں میں گناہ نہیں اور تمہارے نسلی بیٹوں کی بیبیاں اور دو بہنوں کو اکٹھا کرنا مگر جو ہو چکا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور حرام ہیں شوہر والی عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں یہ اللہ کا نوشتہ ہے اور ان کے سوا جو رہیں وہ تم پر حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو پارسائی کرتے نہ زنا کرتے اور فرماتا ہے وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى یُؤْمِنَّ ؕ وَ لَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَتّٰى یُؤْمِنُوْا ؕ وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓىٕكَ یَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَ اللّٰهُ یَدْعُوْۤا اِلَى الْجَنَّةِ وَ الْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَ یُبَیِّنُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ۠ (سورۂ البقرۃ ۲۲۱) مشرک عورتوں سے

نکاح نہ کرو جب تک ایمان نہ لائیں بیشک مسلمان باندی مشرکہ سے بہتر ہے اگرچہ تمھیں یہ بھلی معلوم ہوتی ہو اور مشرکوں سے نکاح نہ کرو جبتک ایمان نہ لائیں بیشک مسلمان غلام مشرک سے بہتر ہے اگرچہ تمھیں یہ اچھا معلوم ہوتا ہو یہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ بلاتا ہے جنّت و مغفرت کی طرف اپنے حکم سے اور لوگوں کے لئے اپنی نشانیاں ظاہر فرماتا ہے تاکہ لوگ نصیحت مانیں **حدیث ۱** - صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت اور اُس کی پھوپھی کو جمع نہ کیا جائے اور نہ عورت اور اُس کی خالہ کو **حدیث ۲** - ابوداؤد و ترمذی و دارمی و نسائی کی روایت انھیں سے ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ پھوپھی کے نکاح میں ہوتے اُس کی بھتیجی سے نکاح کیا جائے یا بھتیجی کے ہوتے اُس کی پھوپھی سے یا خالہ کے ہوتے اُس کی بھانجی سے یا بھانجی کے ہوتے اُسکی خالہ سے **حدیث ۳** - امام بخاری عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورتیں ولادت (نسب) سے حرام ہیں وہ رضاعت سے حرام ہیں۔ **حدیث ۴** - صحیح مسلم میں مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے انھیں حرام کر دیا جنھیں نسب سے حرام فرمایا

مسائل فقہیہ محرمات وہ عورتیں ہیں جن سے نکاح حرام ہے اور حرام ہونے کے چند سبب ہیں لہٰذا اس بیان کو نو قسم پر منقسم کیا جاتا ہے **قسم اوّل نسب**۔ اس قسم میں سات عورتیں ہیں۔ ماں۔ بیٹی۔ بہن۔ پھوپھی۔ خالہ۔ بھتیجی۔ بھانجی **مسئلہ** دادی۔ نانی پردادی۔ پرنانی اگرچہ کتنی ہی اوپر کی ہوں سب حرام ہیں اور یہ سب ماں میں داخل ہیں کہ یہ باپ یا ماں یا دادا دادی نانا نانی کی مائیں ہیں کہ ماں سے مراد وہ عورت ہے جسکی اولاد میں یہ ہے بلا واسطہ یا بواسطہ **مسئلہ** بیٹی سے وہ عورتیں ہیں جو اس کی اولاد ہیں لہٰذا پوتی پرپوتی نواسی پرنواسی اگرچہ درمیان میں کتنی ہی پشتوں کا فاصلہ ہو سب حرام ہیں **مسئلہ** بہن خواہ حقیقی ہو یعنی ایک ماں باپ سے یا سوتیلی کہ باپ دونوں کا ایک ہے اور مائیں دو یا ماں ایک ہے اور باپ دو سب حرام ہیں **مسئلہ** باپ ماں دادا دادی نانا نانی وغیرہم

اصول کی پھوپیاں یا خالائیں اپنی پھوپھی اور خالہ کے حکم میں ہیں خواہ یہ حقیقی ہوں یا سوتیلی۔ یوہیں حقیقی یا علاتی پھوپھی کی پھوپی یا اخیافی خالہ کی خالہ **مسئلہ** بھتیجی بھانجی سے بھائی بہن کی اولادیں مراد ہیں ان کی پوتیاں نواسیاں بھی اسی میں شمار ہیں **مسئلہ** زنا سے بیٹی پوتی بہن بھتیجی بھانجی بھی محرمات میں ہیں **مسئلہ** جس عورت سے اُس کے شوہر نے لعان کیا اگرچہ اُس کی لڑکی اپنی ماں کی طرف منسوب ہوگی مگر پھر بھی اس شخص پر وہ لڑکی حرام ہے (ردالمحتار) **قسم دوم مصاہرت۔** زوجۂ موطوءہ کی لڑکیاں زوجہ کی ماں دادیاں نانیاں۔ باپ دادا وغیرہما اصول کی بیبیاں بیٹے پوتے وغیرہما فروع کی بیبیاں **مسئلہ** جس عورت سے نکاح کیا اور وطی نہ کی تھی کہ جدائی ہوگئی اُس کی لڑکی اس پر حرام نہیں نیز حرمت اس صورت میں ہے کہ وہ عورت مشتہاۃ ہو اُس لڑکی کا اُس کی پرورش میں ہونا ضروری نہیں اور خلوت صحیحہ بھی وطی ہی کے حکم میں ہے یعنی اگر خلوت صحیحہ عورت کے ساتھ ہوگئی اسکی لڑکی حرام ہوگئی اگرچہ وطی نہ کی ہو (ردالمحتار) **مسئلہ** نکاح فاسد سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی جب تک وطی نہ ہو لہٰذا اگر کسی عورت سے نکاح فاسد کیا تو عورت کی ماں اس پر حرام نہیں اور جب وطی ہوئی تو حرمت ثابت ہوگئی کہ وطی سے مطلقاً حرمت ثابت ہوجاتی ہے خواہ وطی حلال ہو یا شبہ و زنا سے مثلاً بیع فاسد سے خریدی ہوئی کنیز سے یا کنیز مشترک یا مکاتبہ یا جس عورت سے ظہار کیا یا مجوسیہ باندی یا اپنی زوجہ سے حیض نفاس میں یا احرام و روزہ میں غرض کسی طور پر وطی ہو حرمت مصاہرت ثابت ہوگئی لہٰذا جس عورت سے زنا کیا اس کی ماں اور لڑکیاں اس پر حرام ہیں یوہیں وہ عورت زانیہ اُس شخص کے باپ دادا اور بیٹوں پر حرام ہوجاتی ہے (عالمگیری ردالمحتار) **مسئلہ** حرمت مصاہرت جسطرح وطی سے ہوتی ہے یوہیں بشہوت چھونے اور بوسہ لینے اور فرج داخل کی طرف نظر کرنے اور گلے لگانے اور دانت سے کاٹنے اور مباشرت یہاں تک کہ سر پر جو بال ہوں انھیں چھونے سے بھی حرمت ہوجاتی ہے اگرچہ کوئی کپڑا بھی حائل ہو مگر جب اتنا موٹا کپڑا حائل ہو کہ گرمی محسوس نہ ہو یوہیں بوسہ لینے میں بھی اگر باریک نقاب حائل ہو تو حرمت

ثابت ہو جائے گی خواہ یہ باتیں جائز طور پر ہوں مثلاً منکوحہ کنیز ہے یا ناجائز طور پر جو بال سر سے لٹک رہے ہوں انھیں بشہوت چھوا تو حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوئی (عالمگیری و المحتار وغیرہ) **مسئلہ** فرج داخل کی طرف نظر کرنے کی صورت میں اگر شیشہ درمیان میں ہو یا عورت پانی میں تھی اُس کی نظر وہاں تک پہنچی جب بھی حرمت ثابت ہو گئی البتہ آئینہ یا پانی میں عکس دکھائی دیا تو حرمت مصاہرت نہیں (درمختار عالمگیری) **مسئلہ** چھونے اور نظر کے وقت شہوت نہ تھی بعد کو پیدا ہوئی یعنی جب ہاتھ لگایا اُس وقت نہ تھی ہاتھ جدا کرنے کے بعد ہوئی تو اس سے حرمت نہیں ثابت ہوتی اس مقام پر شہوت کے معنی یہ ہیں کہ اسکی وجہ سے انتشار آلہ ہو جائے اور اگر پہلے سے انتشار موجود تھا تو اب زیادہ ہو جائے یہ جوان کے لئے ہے بوڑھے اور عورت کے لئے شہوت کی حد یہ ہے کہ دل میں حرکت پیدا ہو اور پہلے سے ہو تو زیادہ ہو جائے محض میلان نفس کا نام شہوت نہیں (درمختار) **مسئلہ** نظر اور چھونے میں حرمت جب ثابت ہو گی کہ انزال نہ ہو اور انزال ہو گیا تو حرمت مصاہرت نہ ہو گی (درمختار) **مسئلہ** عورت نے شہوت کے ساتھ مرد کو چھوا یا بوسہ لیا یا اُس کے آلہ کی طرف نظر کی تو اس سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہو گئی (درمختار عالمگیری) **مسئلہ** حرمت مصاہرت کیلئے شرط یہ ہے کہ عورت مشتہاۃ ہو یعنی نو برس سے کم عمر کی نہ ہو نیز یہ کہ زندہ ہو تو اگر نو برس سے کم عمر کی لڑکی یا مردہ عورت کو بشہوت چھوا یا بوسہ لیا تو حرمت ثابت نہ ہوئی (درمختار) **مسئلہ** عورت سے جماع کیا مگر دخول نہ ہوا تو حرمت ثابت نہ ہوئی ہاں اگر اُس کو حمل رہ جائے تو حرمت مصاہرت ہو گئی (عالمگیری) بوڑھیا عورت کے ساتھ یہ افعال واقع ہوئے یا اُس نے کئے تو مصاہرت ہو گئی اُس کی لڑکی اُس شخص پر حرام ہو گئی نیز وہ اس کے باپ دادا پر (درمختار) **مسئلہ** وطی سے مصاہرت میں یہ شرط ہے کہ آگے کے مقام میں ہو اگر پیچھے میں ہوئی مصاہرت نہ ہو گی (درمختار) **مسئلہ** اغلام سے مصاہرت نہیں ثابت ہوتی (ردالمحتار) **مسئلہ** مراہق یعنی وہ لڑکا کہ ہنوز بالغ نہ ہوا مگر اُس کے ہم عمر بالغ ہو گئے ہوں اسکی مقدار بارہ برس کی عمر ہے

(اس نے) اگرچہ وطی کی یا شہوت کے ساتھ چھوا یا بوسہ لیا تو مصاہرت ہوگئی (ردالمحتار) **مسئلہ** یہ افعال قصداً ہوں یا بھول کر یا غلطی سے یا مجبوراً بہرحال مصاہرت ثابت ہوجائے گی مثلاً اندھیری رات میں مرد نے اپنی عورت کو جماع کے لئے اٹھانا چاہا غلطی سے شہوت کے ساتھ مشتہاۃ لڑکی پر ہاتھ پڑ گیا اس کی ماں ہمیشہ کے لئے حرام ہوگئی۔ یوہیں اگر عورت نے شوہر کو اٹھانا چاہا اور شہوت کے ساتھ ہاتھ لڑکے پر پڑگیا جو مراہق تھا ہمیشہ کو اپنے شوہر پر حرام ہوگئی (درمختار) **مسئلہ** مونھ کا بوسہ لیا تو مطلقاً حرمت مصاہرت ثابت ہوجائیگی اگرچہ کہتا ہو کہ شہوت سے نہ تھا یوہیں اگر انتشار آلہ تھا تو مطلقاً کسی جگہ کا بوسہ لیا حرمت ہوجائیگی اور اگر انتشار نہ تھا اور رخسارہ یا ٹھوڑی یا پیشانی یا مونھ کے علاوہ کسی اور جگہ کا بوسہ لیا اور کہتا ہے کہ شہوت نہ تھی تو اس کا قول مان لیا جائیگا یوہیں انتشار کی حالت میں گلے لگانا بھی حرمت ثابت کرتا ہے اگرچہ شہوت کا انکار کرے (ردالمحتار) **مسئلہ** چٹکی لینے دانت کاٹنے کا بھی یہی حکم ہے کہ شہوت سے ہوں تو حرمت ثابت ہوجائے گی عورت کی شرمگاہ کو چھوا یا پستان کو اور کہتا ہے کہ شہوت نہ تھی تو اس کا قول معتبر نہیں (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** نظر سے حرمت ثابت ہونے کے لئے نظر کرنیوالے میں شہوت پائی جانا ضرور ہے اور بوسہ لینے گلے لگانے چھونے وغیرہ میں اُن دونوں میں سے ایک کو شہوت ہوجانا کافی ہے اگرچہ دوسرے کو نہ ہو (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** مجنون اور نشہ والے سے یہ افعال ہوئے یا اُن کیساتھ کئے گئے جب بھی وہی حکم ہے کہ اور شرطیں پائی جائیں تو حرمت ہوجائیگی (درمختار) **مسئلہ** کسی سے پوچھا گیا تو نے اپنی ساس کے ساتھ کیا کیا اُس نے کہا جماع کیا حرمت مصاہرت ثابت ہوگئی اب اگر کہے میں نے جھوٹ کہہ دیا تھا نہیں مانا جائیگا بلکہ اگرچہ مذاق میں کہہ دیا ہو جب بھی یہی حکم ہے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** حُرمت مصاہرت مثلاً شہوت سے بوسہ لینے یا چھُونے یا نظر کرنے کا اقرار کیا تو حرمت ثابت ہوگئی اور اگر یہ کہے کہ اس عورت کے ساتھ نکاح سے پہلے اس کی ماں سے جماع کیا تھا جب بھی یہی حکم رہے گا مگر عورت کا مہر اس سے باطل نہ ہوگا وہ بدستور واجب (ردالمحتار) **مسئلہ**

کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اُس کے لڑکے نے عورت کی لڑکی سے کیا جو دوسرے شوہر سے ہے تو حرج نہیں یوہیں اگر لڑکے نے عورت کی ماں سے نکاح کیا جب بھی یہی حکم ہے (عالمگیری) **مسئلہ** عورت نے دعویٰ کیا کہ مرد نے اُس کے اُصول یا فروع کو بشہوت چھُوا یا بوسہ لیا یا کوئی اور بات کی ہے جس سے حرمت ثابت ہوتی ہے اور مرد نے انکار کیا تو قول مرد کا لیا جائیگا یعنی جبکہ عورت گواہ نہ پیش کر سکے (درمختار) **قسم سوم جمع بین المحارم** **مسئلہ** وہ دو عورتیں کہ اُن میں جس ایک کو مرد فرض کریں دوسری اس کیلئے حرام ہو (مثلاً دو بہنیں کہ ایک کو مرد فرض کرو تو بھائی بہن کا رشتہ ہوا یا پھوپھی بھتیجی کہ پھوپھی کو مرد فرض کرو تو چچا بھتیجی کا رشتہ ہوا اور بھتیجی کو مرد فرض کرو تو پھوپھی بھتیجے کا رشتہ ہوا یا خالہ بھانجی کہ خالہ کو مرد فرض کرو تو ماموں بھانجی کا رشتہ ہوا اور بھانجی کو مرد فرض کرو تو بھانجے خالہ کا رشتہ ہوا) ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع نہیں کر سکتا بلکہ اگر طلاق دیدی اگرچہ تین طلاقیں تو جب تک عدت نہ گزرے دوسری سے نکاح نہیں کر سکتا بلکہ اگر ایک باندی ہے اور اُس سے وطی کی تو دوسری سے نکاح نہیں کر سکتا یوہیں اگر دونوں باندیاں ہیں اور ایک سے وطی کر لی تو دوسری سے وطی نہیں کر سکتا (عامہ کتب) **مسئلہ** ایسی دو عورتیں جن میں اُس قسم کا رشتہ ہو جو اوپر مذکور ہوا وہ نسب کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ دودھ کے ایسے رشتے ہوں جب بھی دونوں کا جمع کرنا حرام ہے مثلاً عورت اور اُس کی رضاعی بہن یا خالہ یا پھوپی (عالمگیری) **مسئلہ** دو عورتوں میں اگر ایسا رشتہ پایا جائے کہ ایک کو مرد فرض کریں تو دوسری اُس کے لئے حرام ہو اور دوسری کو مرد فرض کریں تو پہلی حرام نہ ہو تو ایسی دو عورتوں کے جمع کرنے میں حرج نہیں مثلاً عورت اور اُس کے شوہر کی لڑکی کہ اس لڑکی کو مرد فرض کریں تو وہ عورت اس پر حرام ہو گی کہ اس کی سوتیلی ماں ہوئی اور عورت کو مرد فرض کریں تو لڑکی سے کوئی رشتہ پیدا نہ ہو گا یوہیں عورت اور اُس کی بہو (درمختار) **مسئلہ** باندی سے وطی کی پھر اُس کی بہن سے نکاح کیا تو یہ نکاح صحیح ہو گیا مگر اب دونوں میں سے کسی سے وطی نہیں کر سکتا جبتک ایک کو اپنے اوپر کسی ذریعہ سے حرام نہ کر لے مثلاً منکوحہ کو طلاق

دیدے یا وہ خلع کرالے اور دونوں صورتوں میں عدت گزر جائے یا باندی کو بیچ ڈالے یا آزاد کر دے خواہ پوری بیچی یا آزاد کی یا اُس کا کوئی حصہ نصف وغیرہ یا اُس کو ہبہ کر دے اور قبضہ بھی دلا دے یا اسے مکاتبہ کر دے یا اس کا کسی سے نکاح صحیح کر دے اور اگر نکاح فاسد کر دیا تو اسکی بہن یعنی منکوحہ سے وطی نہیں ہوسکتی مگر جبکہ نکاح فاسد میں اُس کے شوہر نے وطی بھی کر لی تو چونکہ اب اس کی عدت واجب ہوگی لہذا مالک کے لئے حرام ہوگئی اور منکوحہ سے وطی جائز ہوگئی اور بیع وغیرہ کی صورت میں اگر وہ پھر اس کی ملک میں واپس آئی شلاً بیع فسخ ہوگئی یا اس نے پھر خرید لی تو اب پھر بدستور دونوں سے وطی حرام ہوجائے گی جبتک پھر سبب حرمت نہ پایا جائے باندی کے حرام درونہ وحیض ونفاس ورہن واجارہ سے منکوحہ حلال نہ ہوگی اور اگر باندی سے وطی نہ کی ہو تو اس منکوحہ سے مطلقاً وطی جائز ہے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** مقدمات وطی شلاً شہوت کیساتھ بوسہ لیا یا چھُوا یا اُس باندی نے اپنے مولی کو شہوت کے ساتھ چھُوا یا بوسہ لیا تو یہ بھی وطی کے حکم میں ہیں کہ ان افعال کے بعد اگر اس کی بہن سے نکاح کیا تو کسی سے جماع جائز نہیں (درمختار) **مسئلہ** ایسی دو عورتیں جن کو جمع کرنا حرام ہے اگر دونوں سے بیک عقد نکاح کیا تو کسی سے نکاح نہ ہوا فرض کیا کہ دونوں کو فوراً جدا کر دے اور دخول نہ ہوا ہو تو مہر بھی واجب نہ ہوا اور دخول ہوا ہو تو مہر مثل اور بندھے ہوئے مہر میں جو کم ہو وہ دیا جائے اگر دونوں کے ساتھ دخول کیا تو دونوں کو دیا جائے اور ایک کے ساتھ کیا تو ایک کو (درمختار) **مسئلہ** اگر دونوں نے دو عقد کے ساتھ نکاح کیا تو پہلی سے نکاح ہوا اور دوسری کا نکاح باطل لہذا پہلی سے وطی جائز ہے مگر جبکہ دوسری سے وطی کر لی تو اب جب تک اس کی عدت نہ گزر جائے پہلی سے بھی وطی حرام ہے پھر اس صورت میں اگر یہ یاد نہ رہا کہ پہلے کس سے ہوا تو شوہر پر فرض ہے کہ دونوں کو جدا کر دے اور اگر وہ جدا نہ کرے تو قاضی پر فرض ہے کہ تفریق کر دے اور یہ تفریق طلاق شمار کی جائے گی پھر اگر دخول سے پیشتر تفریق ہوئی

تو نصف مہر میں دونوں برابر بانٹ لیں اگر دونوں کا برابر مقرر ہو اور اگر دونوں کے مہر برابر نہ ہوں اور معلوم ہے کہ فلانی کا اتنا تھا اور فلانی کا اتنا تو ہر ایک کو اُس کے مہر کی چوتھائی ملیگی اور اگر یہ معلوم ہے کہ ایک کا اتنا ہے اور ایک کا اُتنا مگر یہ معلوم نہیں کہ کس کا اتنا ہے اور کس کا اُتنا تو جو کم ہے اُسکے نصف میں دونوں برابر تقسیم کرلیں اور اگر مہر مقرر ہی نہ ہوا تھا تو ایک متعہ[1] واجب ہوگا جس میں دونوں بانٹ لیں اور اگر دخول کے بعد تفریق ہوئی تو ہر ایک کو اُس کا پورا مہر واجب ہوگا یونہیں اگر ایک سے دخول ہوا تو اُس کا پورا مہر واجب ہوگا اور دوسری کو چوتھائی (درمختار رد المحتار) **مسئلہ** ایسی دو عورتوں سے ایک عقد کے ساتھ نکاح کیا تھا پھر دخول سے قبل تفریق ہوگئی اب اگر ان میں سے ایک کے ساتھ نکاح کرنا چاہے تو کرسکتا ہے اور دخول کے بعد تفریق ہوئی تو جبتک عدت نہ گزر جائے نکاح نہیں کرسکتا اور اگر ایک کی عدت پوری ہوچکی دوسری کی نہیں تو دوسری سے کرسکتا ہے اور پہلی سے نہیں کرسکتا جبتک دوسری کی عدت نہ گزرے اور اگر ایک سے دخول کیا ہے تو اس سے نکاح کرسکتا ہے اور دوسری سے نکاح نہیں کرسکتا جبتک مدخولہ کی عدت نہ گزرنے اور اس کی عدت گزرنیکے بعد جس ایک سے چاہے نکاح کرلے (عالمگیری) **مسئلہ** ایسی دو عورتوں نے کسی شخص سے ایک ساتھ کہا کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا اُس نے ایک کا نکاح قبول کیا تو اس کا نکاح ہوگیا اور اگر مرد نے ایسی دو عورتوں سے کہا کہ میں نے تم دونوں سے نکاح کیا اور ایک نے قبول کیا دوسری نے انکار کیا تو جس نے قبول کیا اُس کا نکاح بھی نہ ہوا (عالمگیری) **مسئلہ** ایسی دو عورتوں سے نکاح کیا اور ان میں سے ایک عدت میں تھی تو جو خالی ہے اُس کا نکاح صحیح ہوگیا اور اگر وہ اسی کی عدت میں تھی تو دوسری سے بھی صحیح نہ ہوا (عالمگیری) **قسم چہارم** حرمت بالملک **مسئلہ** عورت اپنے غلام سے نکاح نہیں کرسکتی خواہ وہ تنہا اسی کی ملک میں ہو یا کوئی اور بھی اُس میں شریک ہو (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** مولیٰ اپنی باندی سے نکاح نہیں کرسکتا اگرچہ وہ ام ولد یا مکاتبہ یا مدبرہ ہو یا اُس میں کوئی دوسرا بھی شریک ہو مگر بنظر احتیاط متاخرین نے باندی سے نکاح کرنا مستحسن بتایا ہے (عالمگیری) مگر یہ نکاح صرف بربنائے احتیاط ہے اگر واقع میں کنیز نہیں جب بھی جماع جائز ہے

[1] متعہ کے معنے مہر کے بیان میں آئیں گے

ولہٰذا ثمراتِ نکاح اس نکاح پر مترتب نہیں نہ مہر واجب ہوگا نہ طلاق ہو سکے گی نہ دیگر احکامِ نکاح جاری ہونگے **مسئلہ** اگر زن و شوہر میں سے ایک دوسرے کا یا اُسکے کسی جز کا مالک ہوگیا تو نکاح باطل ہو جائیگا (عالمگیری) **مسئلہ** ماذون یا مدبر یا مکاتب نے اپنی زوجہ کو خریدا تو نکاح فاسد نہ ہوا یوہیں اگر کسی نے اپنی زوجہ کو خریدا اور بیع میں اختیار رکھا کہ اگر چاہے گا تو واپس کر دے گا تو نکاح فاسد نہ ہوگا یوہیں جس غلام کا کچھ حصّہ آزاد ہو چکا ہے وہ اگر اپنی منکوحہ کو خریدے تو نکاح فاسد نہ ہوا (عالمگیری ردالمحتار) **مسئلہ** مکاتب یا ماذون کی کنیز سے مولی نکاح نہیں کر سکتا (عالمگیری) **مسئلہ** مکاتب نے اپنی مالکہ سے نکاح کیا پھر آزاد ہوگیا تو وہ نکاح اب بھی صحیح نہ ہوا ہاں اگر اب جدید نکاح کرے تو کر سکتا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** غلام نے اپنے مولی کی لڑکی سے اُس کی اجازت سے نکاح کیا تو نکاح صحیح ہوگیا مگر مولی کے مرنے سے یہ نکاح جاتا رہیگا اور اگر مکاتب نے مولی کی لڑکی سے نکاح کیا تھا تو مولی کے مرنے سے فاسد نہ ہوگا اگر بدل کتابت ادا کر دیگا تو نکاح برقرار رہیگا اور اگر ادا نہ کر سکا اور پھر غلام ہوگیا تو اب نکاح فاسد ہو گیا (عالمگیری) **قسم پنجم حُرمت بالشرک** **مسئلہ** مسلمان کا نکاح مجوسیہ۔ بُت پرست۔ آفتاب پرست ستارہ پرست عورت سے نہیں ہو سکتا خواہ یہ عورتیں حرہ ہوں یا باندیاں غرض کتابیہ کے سوا کسی کافرہ عورت سے نکاح نہیں ہو سکتا (فتح وغیرہ) **مسئلہ** مرتد و مرتدہ کا نکاح کسی سے نہیں ہو سکتا اگرچہ مرد و عورت دونوں ایک ہی مذہب کے ہوں (خانیہ وغیرہا) **مسئلہ** یہودیہ اور نصرانیہ سے مسلمان کا نکاح ہو سکتا ہے مگر چاہیئے نہیں کہ اس میں بہت سے مفاسد کا دروازہ کھلتا ہے (عالمگیری وغیرہ) مگر یہ جواز اُسی وقت تک ہے جبکہ اپنے اُسی مذہب یہودیت یا نصرانیت پر ہوں اور اگر صرف نام کی یہودی نصرانی ہوں اور حقیقۃً نیچری اور دہریہ مذہب رکھتی ہوں جیسے آج کل کے عموماً نصاریٰ کا کوئی مذہب ہی نہیں تو ان سے نکاح نہیں ہو سکتا نہ ان کا ذبیحہ جائز بلکہ ان کے یہاں تو ذبیحہ ہوتا بھی نہیں **مسئلہ** کتابیہ سے نکاح کیا تو اُسے گرجا جانے اور گھر میں شراب بنانے سے روک سکتا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** کتابیہ سے دارالحرب

حرمت بالشرک

میں نکاح کر کے دارالاسلام میں لایا تو نکاح باقی رہے گا اور خود چلا آیا اُسے وہیں چھوڑ دیا تو نکاح ٹوٹ گیا (عالمگیری) **مسئلہ** مسلمان نے کتابیہ سے نکاح کیا تھا پھر وہ مجوسیہ ہوگئی تو نکاح فسخ ہوگیا اور مرد پر حرام ہوگئی اور اگر یہودیہ تھی اب نصرانیہ ہوگئی یا نصرانیہ تھی یہودیہ ہوگئی تو نکاح باطل نہ ہوا (عالمگیری) **مسئلہ** کتابی مرد کا نکاح مرتدہ کے سوا ہر کافرہ سے ہوسکتا ہے اور اولاد کتابی کے حکم میں ہے مسلمان و کتابیہ سے اولاد ہوئی تو اولاد مسلمان کہلائے گی (عالمگیری) **مسئلہ** مرد و عورت کافر تھے دونوں مسلمان ہوئے تو وہی نکاح سابق باقی ہے جدید نکاح کی حاجت نہیں اور اگر صرف مرد مسلمان ہوا تو عورت پر اسلام پیش کریں اگر مسلمان ہوگئی فبہا ورنہ تفریق کر دیں یوہیں اگر عورت پہلے مسلمان ہوئی تو مرد پر اسلام پیش کریں اگر تین حیض آنے سے پہلے مسلمان ہوگیا تو نکاح باقی ہے ورنہ بعد کو جس سے چاہے نکاح کرے کوئی اُسے منع نہیں کر سکتا **مسئلہ** مسلمان عورت کا نکاح مسلمان مرد کے سوا کسی مذہب والے سے نہیں ہوسکتا اور مسلمان کے نکاح میں کتابیہ ہے اس کے بعد مسلمان عورت سے نکاح کیا یا مسلمان عورت نکاح میں تھی اس کے ہوتے ہوئے کتابیہ سے نکاح صحیح ہے (عالمگیری)

قسم ششم حُرّہ نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کرنا **مسئلہ** آزاد عورت نکاح میں ہے اور باندی سے نکاح کیا صحیح نہ ہوا یوہیں ایک عقد میں دونوں سے نکاح کیا حرّہ کا صحیح ہوا باندی سے نہ ہوا (عالمگیری) **مسئلہ** ایک عقد میں آزاد عورت اور باندی سے نکاح کیا اور کسی وجہ سے آزاد عورت کا نکاح صحیح نہ ہوا تو باندی سے نکاح ہوجائیگا (عالمگیری) **مسئلہ** پہلے باندی سے نکاح کیا پھر آزاد سے تو دونوں نکاح ہوگئے اور اگر باندی سے بلا اجازت مالک نکاح کیا اور دخول نہ کیا تھا پھر آزاد عورت سے نکاح کیا اب اُسکے مالک نے اجازت دی تو نکاح صحیح نہ ہوا یوہیں اگر غلام نے بغیر اجازت مولیٰ حرّہ سے نکاح کیا اور دخول کیا پھر باندی سے نکاح کیا اب مولیٰ نے دونوں نکاح کی اجازت دی تو باندی سے نکاح نہ ہوا (عالمگیری ردالمحتار) **مسئلہ** آزاد عورت کو طلاق دے دی تو جب تک وہ عدت

حرہ نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح

میں ہے باندی سے نکاح نہیں کرسکتا اگرچہ تین طلاقیں دیدی ہوں (عالمگیری) **مسئلہ** اگر حرّہ نکاح میں نہ ہو تو باندی سے نکاح جائز ہے اگرچہ اتنی استطاعت ہے کہ آزاد عورت سے نکاح کرے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** باندی نکاح میں تھی اُسے طلاق رجعی دے کر آزاد سے نکاح کیا پھر رجعت کر لی تو وہ باندی بدستور زوجہ ہو گئی (درمختار) **مسئلہ** اگر چار باندیوں اور پانچ آزاد عورتوں سے ایک عقد میں نکاح کیا تو باندیوں کا ہو گیا اور آزاد عورتوں کا نہ ہوا اور دونوں چار چار تھیں تو آزاد عورتوں کا ہوا باندیوں کا نہ ہوا (درمختار) **قسم ہفتم** حُرمت بوجہ تعلق حق غیر **مسئلہ** دوسرے کی منکوحہ سے نکاح نہیں ہو سکتا بلکہ اگر دوسرے کی عدت میں ہو جب بھی نہیں ہو سکتا عدت طلاق کی ہو یا موت کی یا شبہ نکاح یا نکاح فاسد میں دخول کی وجہ سے (عامہ کتب) **مسئلہ** دوسرے کی منکوحہ سے نکاح کیا اور یہ معلوم نہ تھا کہ منکوحہ ہے تو عدت واجب ہے اور معلوم تھا تو عدت واجب نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** جس عورت کو زنا کا حمل ہے اُس سے نکاح ہو سکتا ہے پھر اگر اسی کا وہ حمل ہے تو وطی بھی کر سکتا ہے اور اگر دوسرے کا ہے تو جب تک بچہ نہ پیدا ہو لے وطی جائز نہیں (درمختار) **مسئلہ** جس عورت کا حمل ثابت النسب ہے، اُس سے نکاح نہیں ہو سکتا (عالمگیری) **مسئلہ** کسی نے اپنی ام ولد حاملہ کا نکاح دوسرے سے کر دیا تو صحیح نہ ہوا اور حمل نہ تھا تو صحیح ہو گیا (عالمگیری) **مسئلہ** جس باندی سے وطی کرتا تھا اُس کا نکاح کسی سے کر دیا نکاح ہو گیا مگر مالک پر استبرا واجب ہے یعنی جب اُسکا نکاح کرنا چاہے تو وطی چھوڑ دے یہاں تک کہ اُسے ایک حیض آجائے بعد حیض نکاح کر دے اور شوہر کے ذمہ استبرا نہیں لہٰذا اگر استبرا سے پہلے شوہر نے وطی کر لی تو جائز ہے مگر نہ چاہیئے اور اگر مالک بیچنا چاہتا ہے تو استبرا مستحب ہے، واجب نہیں زانیہ سے نکاح کیا تو استبرا کی حاجت نہیں (درمختار) **مسئلہ** باپ اپنے بیٹے کی کنیز شرعی سے نکاح کر سکتا ہے (عالمگیری) **قسم ہشتم** متعلق بہ عدد **مسئلہ** آزاد شخص کو ایک وقت میں چار عورتوں اور غلام کو دو سے زیادہ نکاح کرنے کی اجازت نہیں اور آزاد مرد کو کنیز کا اختیار ہے اس کے لئے کوئی حد نہیں (درمختار) **مسئلہ** غلام کو کنیز رکھنے کی

حرمت بوجہ تعلق حق غیر

حرمت متعلق بعدد

اجازت نہیں اگرچہ اُسکے مولیٰ نے اجازت دیدی ہو (درمختار) **مسئلہ** پانچ عورتوں سے ایک عقد کے ساتھ نکاح کیا کسی سے نکاح نہ ہوا اور اگر ہر ایک سے علیحدہ علیحدہ عقد کیا تو پانچویں کا نکاح باطل ہے باقیوں کا صحیح یونہیں غلام نے تین عورتوں سے نکاح کیا تو اس میں بھی وہی دو صورتیں ہیں (عالمگیری) **مسئلہ** کافر حربی نے پانچ عورتوں سے نکاح کیا پھر سب مسلمان ہوئے اگر آگے پیچھے نکاح ہوا تو چار پہلی باقی رکھی جائیں اور پانچویں کو جدا کر دے اور ایک عقد تھا تو سب کو علیحدہ کر دے (عالمگیری) **مسئلہ** دو عورتوں سے ایک عقد میں نکاح کیا اور ان میں ایک ایسی ہے جس سے نکاح نہیں ہو سکتا تو دوسری کا ہو گیا اور جو مہر مذکور ہوا وہ سب اسی کو ملیگا (درمختار) **مسئلہ** متعہ حرام ہے یونہیں اگر کسی خاص وقت تک کے لئے نکاح کیا تو یہ نکاح بھی نہ ہوا اگرچہ دو سَو برس کیلئے کرے (درمختار) **مسئلہ** کسی عورت سے نکاح کیا کہ اتنے دنوں کے بعد طلاق دیدے گا تو یہ نکاح صحیح ہے یا اپنے ذہن میں کوئی مدت ٹھہرالی ہو کہ اتنے دنوں کے لئے نکاح کرتا ہوں مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو یہ نکاح بھی ہو گیا (درمختار) **مسئلہ** حالت احرام میں نکاح کر سکتا ہے مگر نہ چاہیئے یونہیں محرم اُس لڑکی کا بھی نکاح کر سکتا ہے جو اس کی ولایت میں ہے (عالمگیری) قسم نہم رضاعت اس کا بیان مفصل آئے گا ٭

دُودھ کے رشتہ کا بیان

مسئلہ بچہ کو دو برس تک دودھ پلایا جائے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں دودھ پینے والا لڑکا ہو یا لڑکی اور یہ جو بعض عوام میں مشہور ہے کہ لڑکی کو دو برس تک اور لڑکے کو ڈھائی برس تک پلا سکتے ہیں یہ صحیح نہیں یہ حکم دودھ پلانے کا ہے اور نکاح حرام ہونے کیلئے ڈھائی برس کا زمانہ ہے یعنی دو برس کے بعد اگرچہ دودھ پلانا حرام ہے مگر ڈھائی برس کے اندر اگر دودھ پلا دے گی حرمت نکاح ثابت ہو جائے گی اور اس کے بعد اگر پیا تو حرمت

نکاح نہیں اگرچہ پلانا جائز نہیں **مسئلہ** مدت پوری ہونے کے بعد بطورِ علاج بھی دودھ پینا یا پلانا جائز نہیں (درمختار) **مسئلہ** رضاع (یعنی دودھ کا رشتہ) عورت کا دودھ پینے سے ثابت ہوتا ہے مرد یا جانور کا دودھ پینے سے ثابت نہیں اور دودھ پینے سے مراد یہی معروف طریقہ نہیں بلکہ اگر حلق یا ناک میں ٹپکایا گیا جب بھی یہی حکم ہے اور تھوڑا پیا یا زیادہ بہر حال حرمت ثابت ہوگی جبکہ اندر پہنچ جانا معلوم ہو اور اگر چھاتی مونھ میں لی مگر یہ نہیں معلوم کہ دودھ پیا تو حرمت ثابت نہیں (ہدایہ جوہرہ وغیرہما) **مسئلہ** عورت کا دودھ اگر حقنہ سے اندر پہنچایا گیا یا کان میں ٹپکایا گیا یا پیشاب کے مقام سے پہنچایا گیا یا پیٹ یا دماغ میں زخم تھا اُس میں ڈالا کہ اندر پہنچ گیا تو ان صورتوں میں رضاع نہیں (جوہرہ) **مسئلہ** کنواری یا بڑھیا کا دودھ پیا یا مردہ عورت کا دودھ پیا جب بھی رضاعت ثابت ہے (درمختار) مگر نو برس سے چھوٹی لڑکی کا دودھ پیا تو رضاع نہیں (جوہرہ) **مسئلہ** عورت نے بچہ کے مُونھ میں چھاتی دی اور یہ بات لوگوں کو معلوم ہے مگر اب کہتی ہے کہ اُس وقت میرے دودھ نہ تھا اور کسی اور ذریعہ سے بھی معلوم نہیں ہوسکتا کہ دودھ تھا یا نہیں تو اُس کا کہنا مان لیا جائے گا (ردالمحتار) **مسئلہ** بچہ کو دودھ پینا چھڑا دیا گیا ہے مگر اُس کو کسی عورت نے دودھ پلا دیا اگر ڈھائی برس کے اندر ہے تو رضاع ثابت ورنہ نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** عورت کو طلاق دیدی اس نے اپنے بچہ کو دو برس کے بعد تک دودھ پلایا تو دو برس کے بعد کی اُجرت کا مطالبہ نہیں کرسکتی یعنی لڑکے کا باپ اُجرت دینے پر مجبور نہیں کیا جائیگا اور دو برس تک کی اُجرت اُس سے جبراً لی جاسکتی ہے (عالمگیری) **مسئلہ** دو برس کے اندر بچہ کا باپ اُس کی ماں کو دودھ چھڑانے پر مجبور نہیں کرسکتا اور اس کے بعد کرسکتا ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** عورتوں کو چاہیئے کہ بلا ضرورت ہر بچہ کو دودھ نہ پلا دیا کریں اور پلائیں تو خود بھی یاد رکھیں اور لوگوں سے یہ بات کہہ بھی دیں عورت کو بغیر اجازت شوہر کسی بچہ کو دودھ پلانا مکروہ ہے البتہ اگر اُس کے ہلاک کا اندیشہ ہے

تو کراہت نہیں (ردالمحتار) مگر میعاد کے اندر رضاعت بہر صورت ثابت **مسئلہ** بچہ نے جس عورت کا دودھ پیا وہ اس بچہ کی ماں ہو جائے گی اور اُس کا شوہر (جس کا یہ دودھ ہے یعنی اُس کی وطی سے بچہ پیدا ہوا جس سے عورت کو دودھ اُترا) اُس دودھ پینے والے بچہ کا باپ ہو جائیگا اور اُس عورت کی تمام اولادیں اس کے بھائی بہن خواہ اسی شوہر سے ہوں یا دوسرے شوہر سے اس کے دودھ پینے سے پہلے کی ہیں یا بعد کی یا ساتھ کی اور عورت کے بھائی ماموں اور اُس کی بہن خالہ یوہیں اُس شوہر کی اولادیں اس کے بھائی بہن اور اُس کے بھائی اس کے چچا اور اُس کی بہنیں اس کی پھوپیاں خواہ شوہر کی یہ اولادیں اسی عورت سے ہوں یا دوسری سے یوہیں ہر ایک کے باپ ماں اس کے دادا دادی نانا نانی (عالمگیری) **مسئلہ** مرد نے عورت سے جماع کیا اور اس سے اولاد نہیں ہوئی مگر دودھ اُتر آیا تو جو بچہ یہ دودھ پیئے گا عورت اس کی ماں ہو جائے گی مگر شوہر اُس کا باپ نہیں لہٰذا شوہر کی اولاد جو دوسری بی بی سے ہے اس سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے (جوہرہ) **مسئلہ** پہلے شوہر سے عورت کی اولاد ہوئی اور دودھ موجود تھا کہ دوسرے سے نکاح ہوا اور کسی بچہ نے دودھ پیا تو پہلا شوہر اس کا باپ ہوگا دوسرا نہیں اور جب دوسرے شوہر سے اولاد ہو گئی تو اب پہلے شوہر کا دودھ نہیں بلکہ دوسرے کا ہے اور جب تک دوسرے سے اولاد نہ ہوئی اگرچہ حمل ہو پہلے ہی شوہر کا دودھ ہے دوسرے کا نہیں (جوہرہ) **مسئلہ** مولی نے کنیز سے وطی کی اور اولاد پیدا ہوئی تو جو بچہ اس کنیز کا دودھ پیئے گا یہ اس کی ماں ہوگی اور مولی اُس کا باپ (درمختار) **مسئلہ** جو نسب میں حرام ہے رضاع میں بھی حرام مگر بھائی یا بہن کی ماں کہ یہ نسب میں حرام ہے کہ وہ یا اس کی ماں ہوگی یا باپ کی موطوٗہ اور وہ دونوں حرام اور رضاع میں حرمت کی کوئی وجہ نہیں لہٰذا حرام نہیں اور اس کی تین صورتیں ہیں رضاعی بھائی کی رضاعی ماں یا رضاعی بھائی کی حقیقی ماں یا حقیقی بھائی کی رضاعی ماں یوہیں بیٹے یا

بیٹی کی بہن یا دادی کہ نسب میں پہلی صورت میں بیٹی ہوگی یا ربیبہ اور دوسری صورت میں ماں ہوگی یا باپ کی موطوءہ یونہیں چچا یا پھوپی کی ماں یا ماموں یا خالہ کی ماں کی نسب میں دادی نانی ہوگی اور رضاع میں حرام نہیں اور ان میں بھی وہی تین صورتیں ہیں (عالمگیری درمختار)

مسئلہ حقیقی بھائی کی رضاعی بہن یا رضاعی بھائی کی حقیقی بہن یا رضاعی بھائی کی رضاعی بہن سے نکاح جائز ہے اور بھائی کی بہن سے نسب میں بھی ایک صورت جواز کی ہے یعنی سوتیلے بھائی کی بہن جو دوسرے باپ سے ہو (درمختار) **مسئلہ** ایک عورت کا دو بچوں نے دودھ پیا اور ان میں ایک لڑکا ایک لڑکی ہے تو یہ بھائی بہن ہیں اور نکاح حرام اگرچہ دونوں نے ایک وقت میں نہ پیا ہو بلکہ دونوں میں برسوں کا فاصلہ ہو اگرچہ ایک کے وقت میں ایک شوہر کا دودھ تھا اور دوسرے کے وقت میں دوسرے کا (درمختار) **مسئلہ** دودھ پینے والی لڑکی کا نکاح پلانے والی کے بیٹوں پوتوں سے نہیں ہوسکتا کہ یہ اُن کی بہن یا پھوپی ہے (درمختار) **مسئلہ** جس عورت سے زنا کیا اور بچہ پیدا ہوا اُس عورت کا دودھ جس لڑکی نے پیا وہ زانی پر حرام ہے (جوہرہ)

مسئلہ پانی یا دوا میں عورت کا دودھ ملا کر پلایا تو اگر دودھ غالب ہے یا برابر تو رضاع ہے مغلوب ہے تو نہیں یونہیں اگر بکری وغیرہ کسی جانور کے دودھ میں ملا کر دیا تو اگر یہ دودھ غالب ہے تو رضاع نہیں مدنہے اور دو عورتوں کا دودھ ملا کر پلایا تو جس کا زیادہ ہے اُس سے رضاع ثابت ہے اور دونوں برابر ہوں تو دونوں سے اور ایک روایت یہ ہے کہ بہرحال دونوں سے رضاع ثابت ہے (جوہرہ) **مسئلہ** کھانے میں عورت کا دودھ ملا کر دیا اگر وہ پتلی چیز پینے کے قابل ہے اور دودھ غالب یا برابر ہے تو رضاع ثابت ورنہ نہیں اور اگر پتلی چیز نہیں ہے تو مطلقاً ثابت نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ دودھ کا پنیر یا کھویا بنا کر بچہ کو کھلایا تو رضاع نہیں (درمختار) **مسئلہ** خنثیٰ مشکل کو دودھ اُترا اُسے بچے کو پلایا تو اگر اُس کا عورت ہونا معلوم ہوا تو رضاع ہے

اور مرد ہونا معلوم ہوا تو نہیں اور کچھ معلوم نہ ہوا تو اگر عورتیں کہیں اس کا دودھ مثل عورت کے دودھ کے ہے تو رضاع ہے ورنہ نہیں (جوہرہ) **مسئلہ** کسی کی دو عورتیں ہیں بڑی نے چھوٹی کو جو شیر خوار ہے دودھ پلا دیا تو دونوں اُس پر ہمیشہ کو حرام ہو گئیں بشرطیکہ بڑی کے ساتھ وطی کر چکا ہو اور وطی نہ کی ہو تو دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ بڑی کو طلاق دیدی ہے اور طلاق کے بعد اُس نے دودھ پلایا تو بڑی ہمیشہ کو حرام ہو گئی اور چھوٹی بدستور نکاح میں ہے دوم یہ کہ طلاق نہیں دی ہے اور دودھ پلا دیا تو دونوں کا نکاح فسخ ہو گیا مگر چھوٹی سے دوبارہ نکاح کرسکتا ہے اور بڑی سے نہیں کی ہو تو پورا مہر پائے گی اور وطی نہ کی ہو تو کچھ نہ ملے گا مگر جبکہ دودھ پلانے پر مجبور کی گئی یا سوتی تھی سوتے میں چھوٹی نے دودھ پی لیا یا مجنونہ تھی حالت جنون میں دودھ پلا دیا یا اُس کا دودھ کسی اور نے چھوٹی کے حلق میں ٹپکا دیا تو ان صورتوں میں نصف مہر بڑی بھی پائے گی اور چھوٹی کو نصف مہر ملے گا پھر اگر بڑی نے نکاح فسخ کرنے کے ارادہ سے پلایا تو شوہر یہ نصف مہر کہ چھوٹی کو دیگا بڑی سے وصول کرسکتا ہے ورنہ نہیں اُس سے وصول کرسکتا ہے۔ جس نے چھوٹی کے حلق میں دودھ ٹپکا دیا بلکہ اُس سے تو چھوٹی اور بڑی دونوں کا نصف نصف مہر وصول کرسکتا ہے جب کہ اُس کا مقصد نکاح فاسد کر دینا ہو اور اگر نکاح فاسد کرنا مقصود نہ ہو تو کسی صورت میں کسی سے نہیں لے سکتا اور اگر یہ خیال کرکے دودھ پلایا ہے کہ بھوکی ہے ہلاک ہو جائے گی تو اس صورت میں بھی رجوع نہیں عورت کہتی ہے کہ فاسد کرنے کے ارادہ سے نہ پلایا تھا تو حلف کے ساتھ اُس کا قول مان لیا جائے (جوہرہ درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** بڑی نے چھوٹی کو بھوکی جان کر دودھ پلا دیا بعد کو معلوم ہوا کہ بھوکی نہ تھی تو یہ نہ کہا جائے گا کہ فاسد کرنے کے ارادہ سے پلایا (جوہرہ) **مسئلہ** رضاع کے ثبوت کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں عادل گواہ ہوں اگرچہ وہ عورت خود دودھ پلانے والی ہو فقط عورتوں کی شہادت سے ثبوت نہ ہوگا مگر بہتر یہ ہے کہ عورتوں کے کہنے سے بھی جدائی کرلے

(جوہرہ) **مسئلہ** رضاع کے ثبوت کے لئے عورت کے دعوے کرنے کی کچھ ضرورت نہیں مگر تفریق قاضی کے حکم سے ہوگی یا متارکہ سے مدخولہ میں کہنے کی ضرورت ہے مثلاً یہ کہے کہ میں نے تجھے جُدا کیا یا چھوڑا اور غیر مدخولہ میں محض اُس سے علیحدہ ہوجانا کافی ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** کسی عورت سے نکاح کیا اور ایک عورت نے آکر کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اگر شوہر یا دونوں اس کے کہنے کو سچ سمجھتے ہوں تو نکاح فاسد ہے اور وطی نہ کی ہو تو مہر کچھ نہیں اور اگر دونوں اس کی بات جھوٹی سمجھتے ہوں تو بہتر جدائی ہے اگر وہ عورت عادلہ ہے پھر اگر وطی نہ ہوئی ہو تو مرد کو افضل یہ ہے کہ نصف مہر دے اور عورت کو افضل یہ ہے کہ نہ لے اور وطی ہوئی ہو تو افضل یہ ہے کہ پورا مہر دے اور نان نفقہ بھی اور عورت کو افضل یہ ہے کہ مہر مثل اور مہر مقرر شدہ میں جو کم ہے وہ لے اور اگر عورت کو جُدا نہ کرے جب بھی حرج نہیں یونہیں اگر غیر عادل یا دو عورتوں یا ایک مرد اور ایک عورت نے شہادت دی تو اس میں بھی یہی صورتیں ہیں اور اگر زوجہ نے اس خبر کی تصدیق کی اور شوہر نے تکذیب تو نکاح فاسد نہیں مگر زوجہ شوہر سے حلف لے سکتی ہے اگر قسم کھانے سے انکار کرے تو تفریق کردی جائے (عالمگیری) **مسئلہ** عورت کے پاس دو عادل نے شہادت دی اور شوہر منکر ہے مگر قاضی کے پاس شہادت نہیں گزری پھر یہ گواہ مر گئے یا غائب ہوگئے تو عورت کو اُس کے پاس رہنا جائز نہیں (درمختار) **مسئلہ** صرف دو عورتوں نے قاضی کے پاس رضاع کی شہادت دی اور قاضی نے تفریق کا حکم دیدیا تو یہ حکم نافذ نہ ہوگا (درمختار) **مسئلہ** کسی عورت کی نسبت کہا کہ یہ میری دودھ شریک بہن ہے پھر اس اقرار سے پھر گیا تو اُس کا کہنا مان لیا جائے اور اگر اقرار کے ساتھ یہ بھی کہا کہ یہ بات ٹھیک ہے سچی ہے صحیح ہے۔ حق وہی ہے جو میں نے کہدیا تو اب اقرار سے پھر نہیں سکتا اور اگر اُس عورت سے نکاح کر چکا تھا اب اس قسم کا اقرار کرتا ہے تو جدائی کردی جائے

اور اگر عورت اقرار کرکے پھر گئی اگرچہ اقرار پر اصرار کیا اور ثابت رہی ہو تو اُس کا قول بھی مان لیا جائے دونوں اقرار کرکے پھر گئے جب بھی یہی احکام ہیں (درمختار) **مسئلہ** مرد نے اپنی عورت کی چھاتی چوسی تو نکاح میں کوئی نقصان نہ آیا اگرچہ اگرچہ دودھ موہنھ میں آگیا بلکہ حلق سے اُتر گیا (درمختار)۔

ولی کا بیان

امام احمد و مسلم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ثیب ولی سے زیادہ اپنے نفس کی حقدار ہے اور بکر (کنواری) سے اجازت لی جائے اور چپ رہنا بھی اُس کا اذن ہے ابوداؤد انھیں سے راوی کہ ایک جوان لڑکی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ اُس کے باپ نے نکاح کر دیا اور وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی ہے۔ حضور نے اُسے اختیار دیا یعنی چاہے تو اس نکاح کو جائز کر دے یا رد کر دے **مسائل فقہیہ** ولی وہ ہے جس کا قول دوسرے پر نافذ ہو دوسرا چاہے یا نہ چاہے ولی کا عاقل بالغ ہونا شرط ہے بچہ اور مجنون ولی نہیں ہو سکتا۔ مسلمان کے ولی کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے کہ کافر کو مسلمان پر کوئی اختیار نہیں۔ متقی ہونا شرط نہیں فاسق بھی ولی ہو سکتا ہے ولایت کے اسباب چار ہیں قرابت۔ ملک۔ ولا۔ امامت (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** قرابت کی وجہ سے ولایت عصبہ بنفسہ کے لئے ہے یعنی وہ مرد جس کو اُس سے قرابت کسی عورت کی وساطت سے نہ ہو یا یوں سمجھو کہ وہ وارث کہ ذوی الفروض کے بعد جو کچھ بچے سب لے لے اور اگر ذوی الفروض نہ ہوں تو سارا مال یہی لے ایسی قرابت والا ولی ہے اور یہاں بھی وہی ترتیب ملحوظ ہے جو وراثت میں معتبر ہے یعنی سب میں مقدم بیٹا، پھر پوتا پھر پرپوتا اگرچہ کئی پشت کا فاصلہ ہو یہ نہ ہوں تو باپ پھر دادا پھر پردادا وغیرہم

اصول اگرچہ کئی پشت اوپر کا ہو پھر حقیقی بھائی پھر سوتیلا بھائی پھر حقیقی بھائی کا بیٹا پھر سوتیلے بھائی کا بیٹا پھر حقیقی چچا پھر سوتیلا چچا پھر حقیقی چچا کا بیٹا پھر سوتیلے چچا کا بیٹا پھر باپ کا حقیقی چچا پھر سوتیلا چچا پھر باپ کے حقیقی چچا کا بیٹا پھر سوتیلے چچا کا بیٹا پھر دادا کا حقیقی چچا پھر سوتیلا چچا پھر دادا کے حقیقی چچا کا بیٹا پھر سوتیلے چچا کا بیٹا خلاصہ یہ کہ اُس خاندان میں سب سے زیادہ قریب کا رشتہ دار جو مرد ہو وہ ولی ہے۔ اگر بیٹا نہ ہو تو جو حکم بیٹے کا ہے وہی پوتے کا ہے وہ نہ ہو تو پرپوتے کا اور عصبہ کے ولی ہونے میں اُس کا آزاد ہونا شرط ہے اگر غلام ہے تو اُس کو ولایت نہیں بلکہ اس صورت میں ولی وہ ہوگا جو اُس کے بعد ولی ہو سکتا ہے (عالمگیری درمختار وغیرہما) **مسئلہ** کسی پاگل عورت کے باپ اور بیٹا یا دادا اور بیٹا ہیں تو بیٹا ولی ہے باپ اور دادا نہیں مگر اُس عورت کا نکاح کرنا چاہیں تو بہتر یہ کہ باپ اُس کے بیٹے (یعنی اپنے نواسے) کو نکاح کر دینے کا حکم کر دے (عالمگیری) **مسئلہ** عصبہ نہ ہو تو ماں ولی ہے پھر دادی پھر نانی پھر بیٹی پھر پوتی پھر نواسی پھر پرپوتی پھر نواسی کی بیٹی پھر نانا پھر حقیقی بہن پھر سوتیلی بہن پھر اخیافی بھائی بہن یہ دونوں ایک درجے کے ہیں۔ ان کے بعد بہن وغیرہا کی اولاد اُسی ترتیب سے پھر پھوپی پھر ماموں پھر خالہ پھر چچا زاد بہن پھر اسی ترتیب سے اُن کی اولاد (خانیہ درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** جب رشتہ دار موجود نہ ہوں تو ولی مولی الموالاۃ ہے یعنی وہ جس کے ہاتھ پر اس کا باپ مشرف باسلام ہوا اور یہ عہد کیا کہ اُس کے بعد یہ اُس کا وارث ہوگا یا دونوں نے ایک دوسرے کا وارث ہونا ٹھہرا لیا ہو (خانیہ ردالمحتار) **مسئلہ** ان سب کے بعد بادشاہِ اسلام ولی ہے پھر قاضی جبکہ سلطان کی طرف سے اُسے نابالغوں کے نکاح کا اختیار دیا گیا ہو اور اگر اُس کے متعلق یہ کام نہ ہوا اور نکاح کر دیا پھر سلطان کی طرف سے یہ خدمت بھی اُسے سپرد ہوئی اور قاضی نے اُس نکاح کو جائز کر دیا تو جائز ہو گیا (خانیہ) **مسئلہ** قاضی نے اگر کسی نابالغہ لڑکی سے اپنا نکاح کر لیا تو یہ نکاح بغیر ولی کے ہوا یعنی اس صورت میں قاضی ولی

نہیں یوہیں بادشاہ نے اگر ایسا کیا تو یہ بھی بے ولی کے نکاح ہوا اور اگر قاضی نے نابالغہ
لڑکی کا نکاح اپنے باپ یا لڑکے سے کر دیا تو یہ بھی جائز نہیں (عالمگیری درمختار) **مسئلہ**
قاضی کے بعد قاضی کا نائب ہے جبکہ بادشاہِ اسلام نے قاضی کو یہ اختیار دیا ہو اور قاضی
نے اس نائب کو اجازت دی ہو یا تمام امور میں اُس کو نائب کیا ہو (ردالمحتار) **مسئلہ**
وصی کو یہ اختیار نہیں کہ یتیم کا نکاح کر دے اگرچہ اُس یتیم کے باپ دادا نے یہ وصیت بھی
کی ہو کہ میرے بعد تم اُس کا نکاح کر دینا البتہ اگر وہ قریب کا رشتہ دار یا حاکم ہے تو کر سکتا
ہے کہ اب وہ ولی بھی ہے (درمختار) **مسئلہ** نابالغ بچے کی کسی نے پرورش کی مثلاً
اُسے متبنےٰ کیا یا لاوارث بچہ کہیں پڑا ملا اُسے پال لیا تو یہ شخص اُس کے نکاح کا ولی
نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** لونڈی غلام کے نکاح کا ولی ان کا مولیٰ ہے اس کے سوا
کسی کو ولایت نہیں اگر کسی اور نے یا اُس نے خود نکاح کر لیا تو وہ نکاح مولیٰ کی اجازت
پر موقوف رہے گا جائز کر دے گا جائز ہو جائے گا رد کر دے گا باطل ہو جائیگا اور اگر
غلام دو شخص میں مشترک ہے تو ایک شخص تنہا اُس کا نکاح نہیں کر سکتا (خانیہ) **مسئلہ**
مسلمان شخص کافرہ کے نکاح کا ولی نہیں مگر کافرہ باندی کا ولی اُس کا مولیٰ ہے
یوہیں بادشاہِ اسلام اور قاضی بھی کافرہ کے ولی ہیں کہ ان کو اُس کا نکاح کرنے کی
اجازت ہے (درمختار) **مسئلہ** لونڈی غلام ولی نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ مکاتب
اپنے لڑکے کا ولی نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** کافر اصلی کافر اصلی کا ولی ہے اور مرتد کسی کا بھی
ولی نہیں نہ مسلم کا نہ کافر کا یہاں تک کہ مرتد مرتد کا بھی ولی نہیں (عالمگیری) **مسئلہ**
ولی اگر پاگل ہو گیا تو اُس کی ولایت جاتی رہی اور اگر اس قسم کا پاگل ہے کہ کبھی پاگل ہوتا
ہے اور کبھی ہوش میں تو ولایت باقی ہے افاقہ کی حالت میں جو کچھ تصرفات کرے گا نافذ
ہونگے (عالمگیری) **مسئلہ** لڑکا معتوہ یا مجنون ہے اور اسی حالت میں بالغ ہوا تو باپ کی
ولایت اب بھی بدستور باقی ہے اور اگر بلوغ کے وقت عاقل تھا پھر مجنون یا معتوہ

ہوگیا تو باپ کی ولایت پھر عود کر آئے گی۔ یونہی کسی کا باپ مجنون ہوگیا تو اُس کا بیٹا ولی ہے اپنے باپ کا نکاح کر سکتا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** اپنے بالغ لڑکے کا نکاح کر دیا اور ابھی لڑکے نے جائز نہ کیا تھا کہ پاگل ہوگیا اب اُس کے باپ نے نکاح جائز کر دیا تو جائز ہوگیا (عالمگیری) **مسئلہ** نابالغ نے اپنا نکاح خود کیا اور نہ اُس کا ولی ہے نہ وہاں حاکم تو یہ نکاح موقوف ہے بالغ ہو کر اگر جائز کر دے گا ہو جائے گا اور اگر نابالغ نے بالغ عورت سے نکاح کیا پھر غائب ہوگیا پھر عورت نے دوسرا نکاح کیا اور نابالغ نے بلوغ کے وقت نکاح جائز کر دیا تھا اگر دوسرا نکاح اجازت سے پہلے کیا تو دوسرا ہوگیا اور بعد میں تو نہیں اور اب پہلا ہوگیا (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** دو برابر کے ولی نے نکاح کر دیا مثلاً اس کے دو حقیقی بھائی ہیں دونوں نے نکاح کر دیا تو جس نے پہلے کیا وہ صحیح ہے اور اگر دونوں نے ایک ساتھ کیا ہو یا معلوم نہ ہو کہ کون پیچھے ہے کون پہلے تو دونوں باطل (درمختار) **مسئلہ** ولی اقرب غائب ہے اُس وقت دُور والے ولی نے نکاح کر دیا تو صحیح ہے اور اگر اُس کی موجودگی میں نکاح کیا تو اُس کی اجازت پر موقوف ہے محض اُس کا سکوت کافی نہیں بلکہ صراحۃً یا دلالۃً اجازت کی ضرورت ہے یہاں تک کہ اگر ولی اقرب مجلس میں موجود ہو تو یہ بھی اجازت نہیں اور اگر اُس ولی اقرب نے نہ اجازت دی تھی نہ رد کیا اور مر گیا یا غائب ہوگیا کہ اب ولایت اسی دور والے ولی کو پہنچی تو وہ قبل میں اس کا نکاح کر دینا اجازت نہیں بلکہ اب اس کی جدید اجازت درکار ہے (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** ولی کے غائب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اگر اُس کا انتظار کیا جائے تو وہ جس نے پیغام دیا ہے اور کفو بھی ہے ہاتھ سے جاتا رہے گا اگر ولی قریب مفقود الخبر ہو یا کہیں دورہ کرتا ہو کہ اُس کا پتہ معلوم نہ ہو یا وہ ولی اُسی شہر میں چھپا ہوا ہے مگر لوگوں کو اُس کا حال معلوم نہیں اور ولی بعد نے نکاح کر دیا اور اب وہ ظاہر ہوا تو نکاح صحیح ہوگیا (خانیہ وغیرہا) **مسئلہ** ولی اقرب صالح

ولایت نہیں مثلاً بچہ ہے یا مجنون تو ولی ابعد ہی نکاح کا ولی ہے (عالمگیری) **مسئلہ** مولیٰ اگر غائب بھی ہو جائے اور اُس کا پتہ بھی نہ چلے جب بھی لونڈی غلام کے نکاح کی ولایت اُسی کو ہے اُس کے رشتہ دار ولی نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** لونڈی آزاد ہو گئی اور اُس کا عصبہ کوئی نہ ہو تو وہ عصبہ ہے جس نے اُسے آزاد کیا اور اُسی کی اجازت سے نکاح ہوگا وہ مرد ہو یا عورت اور ذوی الارحام پر آزاد کنندہ مقدم ہے (جوہرہ نیرہ) **مسئلہ** کفو نے پیغام دیا اور وہ مہر مثل بھی دینے پر تیار ہے مگر ولی اقرب لڑکی کا نکاح اُس سے نہیں کرتا بلکہ بلا وجہ انکار کرتا ہے تو ولی ابعد نکاح کر سکتا ہے (درمختار) **مسئلہ** نابالغ اور مجنون اور لونڈی غلام کے نکاح کے لئے ولی شرط ہے بغیر ولی ان کا نکاح نہیں ہو سکتا اور حرّہ بالغہ عاقلہ نے بغیر ولی کفو سے نکاح کیا تو نکاح صحیح ہو گیا اور غیر کفو سے کیا تو نہ ہوا۔ اگرچہ نکاح کے بعد راضی ہو گیا البتہ اگر ولی نے سکوت کیا اور کچھ جواب نہ دیا اور عورت کے بچہ بھی پیدا ہو گیا تو اب نکاح صحیح مانا جائے گا (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** جس عورت کا کوئی عصبہ نہ ہو وہ اگر اپنا نکاح جان بوجھ کر غیر کفو سے کرے تو نکاح ہو جائے گا (ردالمحتار وغیرہ) **مسئلہ** جس عورت کو اُس کے شوہر نے تین طلاقیں دے دیں بعد عدت اُس نے جان بوجھ کر غیر کفو سے نکاح کر لیا اور ولی راضی نہیں یا ولی کو اُس کا غیر کفو ہونا معلوم نہیں تو یہ عورت شوہر اوّل کے لئے حلال نہ ہوئی (درمختار) **مسئلہ** ایک درجہ کے چند ولی ہوں بعض کا راضی ہو جانا کافی ہے اور اگر مختلف درجے کے ہوں تو اقرب کا راضی ہونا ضروری ہے کہ حقیقۃً یہی ولی ہے اور جس ولی کی رضا سے نکاح ہوا جب اُس سے کہا گیا تو یہ کہتا ہے کہ یہ شخص کفو ہے تو اب اس کی رضا بیکار ہے اس کی رضا سے بقیہ ورثہ کا حق ساقط نہ ہوگا (ردالمحتار وغیرہ) **مسئلہ** راضی ہونا دو طرح ہے ایک یہ کہ صراحۃً کہہ دے کہ میں راضی ہوں دوسرے یہ کہ کوئی ایسا فعل پایا جائے جس سے راضی ہونا سمجھا جاتا ہو مثلاً مہر پر قبضہ کرنا

یا مہر کا مطالبہ یا دعویٰ کر دینا یا عورت کو رخصت کر دینا کہ یہ سب افعال راضی ہونے کی دلیل ہیں، اس کو دلالۃً رضا کہتے ہیں اور ولی کا سکوت رضا نہیں (درمختار) **مسئلہ** شافعیہ عورت بالغہ کنواری نے حنفی سے نکاح کیا اور اُس کا باپ راضی نہیں تو نکاح صحیح ہو گیا یوہیں اس کا عکس (عالمگیری) **مسئلہ** عورت بالغہ عاقلہ کا نکاح بغیر اُس کی اجازت کے کوئی نہیں کر سکتا نہ اُس کا باپ نہ بادشاہِ اسلام کنواری ہو یا ثیب یوہیں مرد بالغ آزاد اور مکاتب و مکاتبہ کا عقد نکاح بلا ان کی مرضی کے کوئی نہیں کر سکتا (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** کنواری عورت سے اُس کے ولی یا ولی کے وکیل یا قاصد نے اذن مانگا یا ولی نے بلا اجازت لئے نکاح کر دیا اب اُس کے قاصد نے یا کسی فضولی عادل نے خبر دی اور عورت نے سکوت کیا یا ہنسی یا مسکرائی یا بغیر آواز کے روئی تو ان سب صورتوں میں اذن سمجھا جائے گا کہ پہلی صورت میں نکاح کر دینے کی اجازت ہے دوسری میں نکاح کیا ہوا منظور ہے اور اگر اذن طلب کرتے وقت یا جس وقت نکاح ہو جانے کی خبر دی گئی اُس نے سُن کر کچھ جواب نہ دیا بلکہ کسی اور سے کلام کرنا شروع کیا مگر نکاح کو رد نہ کیا تو یہ بھی اذن ہے اور اگر چپ رہنا اس وجہ سے ہوا کہ اُسے کھانسی یا چھینک آگئی تو یہ رضا نہیں اس کے بعد رد کر سکتی ہے یوہیں اگر کسی نے اُس کا مونھ بند کر دیا کہ بول نہ سکی تو رضا نہیں اور ہنسنا اگر بطور استہزا کے ہو یا رونا آواز سے ہو تو اذن نہیں (درمختار عالمگیری) **مسئلہ** ایک درجہ کے دو ولی نے بیک وقت دو شخصوں سے نکاح کر دیا اور دونوں کی خبر ایک ساتھ پہنچی عورت نے سکوت کیا تو دونوں موقوف ہیں اپنے قول یا فعل سے جس ایک کو جائز کرے جائز ہے اور دوسرا باطل اور دونوں کو جائز کیا تو دونوں باطل اور دونوں نے اذن مانگا اور عورت نے سکوت کیا تو جو پہلے نکاح کر دے وہ ہوگا (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** ولی نے نکاح کر دیا عورت کو خبر پہنچی اُس نے سکوت کیا مگر اُس وقت شوہر مر چکا تھا تو یہ اذن

نہیں اور اگر شوہر کے مر جانے کے بعد کہتی ہے کہ میرے اذن سے میرے باپ نے اُس سے نکاح کیا اور شوہر کے ورثہ انکار کریں تو عورت کا قول مانا جائے گا لہٰذا وارث ہو گی اور عدت واجب اور اگر عورت نے یہ بیان کیا کہ میرے اذن کے بغیر نکاح ہوا مگر جب نکاح کی خبر پہنچی میں نے نکاح کو جائز کیا تو اب ورثہ کا قول معتبر ہے اب نہ ٹھہر پائے گی نہ میراث رہا یہ کہ عدت گزارے گی یا نہیں اگر واقع میں سچی ہے تو عدت گزارے ورنہ نہیں مگر نکاح کرنا چاہے تو عدت تک روکی جائے گی کہ جب اُس نے اپنا نکاح ہونا بیان کیا تو اب بغیر عدت کیونکر نکاح کرے گی (عالمگیری درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** عورت سے اذن لینے گئے اُس نے کہا کسی اور سے ہوتا تو بہتر تھا تو یہ انکار ہے اور اگر نکاح کے بعد خبر دی گئی اور عورت نے وہی لفظ کہے تو قبول سمجھا جائے گا (درمختار) **مسئلہ** ولی اُس عورت سے خود اپنا نکاح کرنا چاہتا ہے اور اجازت لینے گیا اُس نے سکوت کیا تو یہ رضا ہے اور اگر نکاح اپنے سے کر لیا اب خبر دی اور سکوت کیا تو یہ رد ہے رضا نہیں (درمختار) **مسئلہ** کسی خاص کی نسبت عورت سے اذن مانگا اُس نے انکار کر دیا مگر ولی نے اُسی سے نکاح کر دیا اب خبر پہنچی اور ساکت رہی تو یہ اذن ہوگیا اور اگر کہا کہ میں تو پہلے ہی سے اُس سے نکاح نہیں چاہتی ہوں تو یہ رد ہے اور اگر جس وقت خبر پہنچی انکار کیا پھر بعد کو رضا ظاہر کی تو یہ نکاح جائز نہ ہوا (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** اذن لینے میں یہ بھی ضروری ہے کہ جس سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اُس کا نام اس طرح لیا جائے جس کو وہ عورت جان سکے اگر یوں کہا کہ ایک مرد سے تیرا نکاح کر دوں یا یوں کہ فلاں قوم کے ایک شخص سے نکاح کر دوں تو یوں اذن نہیں ہو سکتا اور اگر یوں کہا کہ فلاں یا فلاں سے تیرا نکاح کر دوں اور عورت نے سکوت کیا تو اذن ہو گیا اُن دونوں میں جس ایک سے چاہے کر دے یا یوں کہا کہ پڑوس والوں میں سے کسی سے نکاح کر دوں یا یوں کہا کہ چچا زاد بھائیوں میں کسی سے نکاح کر دوں اور سکوت کیا اور ان

دونوں صورتوں ہیں اُن سب کو جانتی بھی ہو تو اذن ہوگیا ان میں جس ایک سے کرے گا ہو جائے گا اور سب کو جانتی نہ ہو تو اذن نہیں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** عورت نے اذن عام دے دیا مثلاً ولی نے کہا کہ بہت سے لوگوں نے پیغام بھیجا ہے عورت نے کہا جو تو کرے مجھے منظور ہے یا جس سے تو چاہے نکاح کردے تو یہ اذن عام ہے جس سے چاہے نکاح کردے مگر اس صورت میں بھی اگر کسی خاص شخص کی نسبت عورت پیشتر انکار کر چکی ہے تو اُس کے بارے میں اذن نہ سمجھا جائے گا (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** اذن لینے میں مہر کا ذکر شرط نہیں اور بعض مشائخ نے شرط بتایا لہٰذا ذکر ہو جانا چاہیئے کہ اختلاف سے بچنا ہے اور اگر ذکر نہ کیا تو ضرور ہے کہ جو مہر باندھا جائے وہ مہر مثل سے کم نہ ہو اور کم ہو تو بغیر عورت کے راضی ہوئے عقد صحیح نہ ہوگا اور اگر زیادہ کمی ہو تو اگرچہ عورت راضی ہو اولیا کو اعتراض کا حق حاصل ہے یعنی جب کہ کسی غیر ولی نے نکاح کیا ہو اور ولی نے خود ایسا کیا تو اب کون اعتراض کرے (ردالمحتار) **مسئلہ** ولی نے عورت بالغہ کا نکاح اُس کے سامنے کر دیا اور اُسے اس کا علم بھی ہوا اور سکوت کیا تو یہ رضا ہے (درمختار) **مسئلہ** یہ احکام جو مذکور ہوئے ولی اقرب کے ہیں اگر ولی بعید یا اجنبی نے نکاح کا اذن طلب کیا تو سکوت اذن نہیں بلکہ اگر عورت کوآری ہے تو صراحۃً اذن کے الفاظ کہے یا کوئی ایسا فعل کرے جو قول کے حکم میں ہو مثلاً مہر یا نفقہ طلب کرنا خوشی سے ہنسنا، خلوت پر راضی ہونا۔ مہر یا نفقہ قبول کرنا (درمختار) **مسئلہ** ولی نے عورت سے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ فلاں سے تیرا نکاح کردوں اُس نے کہا ٹھیک ہے جب چلا گیا تو کہنے لگی میں راضی نہیں اور ولی کو اس کا علم نہ ہوا نکاح کر دیا تو صحیح ہوگیا (عالمگیری) **مسئلہ** بکر (کوآری) وہ عورت ہے جس سے نکاح کے ساتھ وطی نہ کی گئی ہو لہٰذا اگر زینہ پر چڑھنے یا اُترنے یا کودنے یا حیض یا زخم یا بلا نکاح زیادہ ہو جائے یا زنا کی وجہ سے بکارت زائل ہوگئی جب بھی وہ کوآری

ہی کہلائے گی یوہیں اگر اُس کا نکاح ہوا مگر شوہر نامرد ہے یا اُس کا عضو تناسل مقطوع ہے اس وجہ سے تفریق ہوگئی بلکہ اگر شوہر نے وطی سے پہلے طلاق دے دی یا مرگیا اگرچہ ان سب صورتوں میں خلوت ہوچکی ہو جب بھی بکر ہے مگر جب چند بار اُس نے زنا کیا کہ لوگوں کو اُس کا حال معلوم ہوگیا یا اُس پر حد زنا قائم کی گئی اگرچہ ایک ہی بار واقع ہوا ہو تو اب وہ عورت بکر نہیں قرار دی جائے گی اور جو عورت کو آدمی نہ ہو اُس کو ثیب کہتے ہیں (درمختار) **مسئلہ** لڑکی کا نکاح نابالغہ سمجھ کر اُس کے باپ نے کردیا وہ کہتی ہے میں بالغہ ہوں میرا نکاح صحیح نہ ہوا اور اُس کا باپ یا شوہر کہتا ہے نابالغہ ہے اور نکاح صحیح ہے تو اگر اُس کی عمر نو برس کی ہو اور مراہقہ ہو تو لڑکی کا قول مانا جائے گا اور اگر دونوں نے اپنے اپنے دعوے پر گواہ پیش کئے تو بلوغ کے گواہ کو ترجیح ہے یوہیں اگر لڑکے مراہق نے اپنے بلوغ کا دعویٰ کیا تو اسی کا قول معتبر ہے مثلاً اس کے باپ نے اس کی کوئی چیز بیچ ڈالی یہ کہتا ہے میں بالغ ہوں اور بیع صحیح نہ ہوئی اُس کا باپ یا خریدار کہتا ہے نابالغ ہے تو بالغ ہونا قرار پائے گا جب کہ اُس کی عمر اس قابل ہو (درمختار) **مسئلہ** نابالغ لڑکا اور لڑکی اگرچہ ثیب ہو اور مجنون و معتوہ کے نکاح پر ولی کو ولایت اجبار حاصل ہے یعنی اگرچہ یہ لوگ نہ چاہیں ولی نے جب نکاح کردیا ہوگیا پھر اگر باپ دادا یا بیٹے نے نکاح کردیا ہے تو اگرچہ مہر مثل سے بہت کم یا زیادہ پر نکاح کیا یا غیر کفو سے کیا جب بھی ہوجائے گا بلکہ لازم ہوجائے گا کہ ان کو بالغ ہونے کے بعد یا مجنون کو ہوش آنے کے بعد اُس نکاح کے توڑنے کا اختیار نہیں یوہیں مولیٰ کا نکاح کیا ہوا بھی فسخ نہیں ہوسکتا ہاں اگر باپ دادا یا لڑکے کا سوء اختیار معلوم ہوچکا ہو مثلاً اس سے پیشتر اُس نے اپنی لڑکی کا نکاح کسی غیر کفو فاسق وغیرہ سے کردیا اور اب یہ دوسرا نکاح غیر کفو سے کرے گا تو صحیح نہ ہوگا یوہیں اگر نشہ کی حالت میں غیر کفو سے یا مہر مثل میں زیادہ کمی کے ساتھ

نکاح کیا تو صحیح نہ ہوا اور اگر باپ دادا یا بیٹے کے سوا کسی اور ولی نے کیا ہے اور غیر کفو یا مہر مثل میں زیادہ کمی بیشی کے ساتھ ہوا تو مطلقاً صحیح نہیں اور اگر کفو سے مہر مثل کیساتھ کیا ہے تو صحیح ہے مگر بالغ ہونیکے بعد اور مجنون کو افاقہ کے بعد اور معتوہ کو عاقل ہونیکے بعد فسخ کا اختیار ہوگا اگرچہ خلوت بلکہ وطی ہو چکی ہو یعنی اگر نکاح ہونا پہلے سے معلوم ہے تو بکر بالغ ہوتے ہی فوراً اور اگر معلوم نہ تھا تو جس وقت معلوم ہوا اُسی وقت فوراً فسخ کر سکتی ہے اگر کچھ بھی وقفہ ہوا تو اختیار فسخ جاتا رہا یہ نہ ہوگا کہ آخر مجلس تک اختیار باقی رہے مگر نکاح فسخ اُس وقت ہوگا جب قاضی فسخ کا حکم بھی دیدے لہٰذا اسی اثنا میں قبل حکم قاضی اگر ایک کا انتقال ہوگیا تو دوسرا وارث ہوگا اور پورا مہر لازم ہوگا (در مختار خانیہ جوہرہ وغیرہا) **مسئلہ** عورت کو خیار بلوغ حاصل تھا جس وقت بالغ ہوئی اُسی وقت اُسے یہ خبر بھی ملی کہ فلاں جائداد فروخت ہوئی جس کا شفعہ یہ کر سکتی ہے ایسی حالت میں اگر شفعہ کرنا ظاہر کرتی ہے تو خیار بلوغ جاتا ہے اور اپنے نفس کو اختیار کرتی ہے تو شفعہ جاتا ہے اور چاہتی یہ ہے کہ دونوں حاصل ہوں لہٰذا اس کا طریقہ یہ ہے کہ کہے میں دونوں حق طلب کرتی ہوں پھر تفصیل میں پہلے خیار بلوغ کو ذکر کرے اور ثیب کو ایسا معاملہ پیش آئے تو شفعہ کو مقدم کرے اور اس کی وجہ سے خیار بلوغ باطل نہ ہوگا (در مختار) **مسئلہ** عورت جس وقت بالغہ ہوئی اُسی وقت کسی کو گواہ بنائے کہ میں ابھی بالغ ہوئی اور اپنے نفس کو اختیار کرتی ہوں اور رات میں اگر اُسے حیض آیا تو اُسی وقت اپنے نفس کو اختیار کرے اور صبح کو گواہوں کے سامنے اپنا بالغ ہونا اور اختیار کرنا بیان کرے مگر یہ نہ کہے کہ رات میں بالغ ہوئی بلکہ یہ کہ میں اسوقت بالغ ہوئی اور اپنے نفس کو اختیار کیا اور اس لفظ سے یہ مراد لے کہ میں اسوقت بالغ ہوں تاکہ جھوٹ نہ ہو (بزازیہ وغیرہا) **مسئلہ** عورت کو یہ معلوم نہ تھا کہ اُسے خیار بلوغ حاصل ہے اس بنا پر اُس نے اس پر عملدرآمد بھی نہ کیا اب اُسے یہ مسئلہ معلوم ہوا تو اب کچھ نہیں کر سکتی کہ اس کے لئے جہل عذر نہیں اور لونڈی کسی کے نکاح میں ہے اب آزاد ہوئی تو اُسے خیار عتق حاصل ہے کہ بعد آزادی چاہیئے اُس نکاح پر باقی رہے یا فسخ کرالے

اس کیلئے جہل عذر ہے کہ باندیوں کو مسائل سیکھنے کا موقع نہیں ملتا اور حرّہ کو ہر وقت حاصل ہے اور نہ سیکھنا خود اُسی کا قصور ہے لہذا قابل معذوری نہیں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** لڑکا یا ثیب بالغ ہوئے تو سکوت سے خیار بلوغ باطل نہ ہوگا جب تک صاف طور پر اپنی رضا یا کوئی ایسا فعل جو رضا پر دلالت کرے (مثلاً بوسہ لینا۔ چھونا۔ مہر لینا۔ دینا۔ وطی پر راضی ہونا) نہ پایا جائے مجلس سے اُٹھ جانا بھی خیار کو باطل نہیں کرتا کہ اُس کا وقت محدود نہیں عمر بھر اس کا وقت ہے (خانیہ) رہا یہ امر کہ فسخ نکاح سے مہر لازم ہوئے گا یا نہیں اگر اُس سے وطی نہ ہوئی تو مہر بھی نہیں اگرچہ فرقت جانب زوج سے ہو اور وطی ہو چکی ہے تو مہر لازم ہوگا اگرچہ فرقت جانب زوجہ سے ہو (جوہرہ) **مسئلہ** اگر وطی ہو چکی ہے تو فسخ کے بعد عورت کے لئے عدت بھی ہے ورنہ نہیں اور اس زمانۂ عدت میں اگر شوہر اُسے طلاق دے تو واقع نہ ہوگی اور یہ فسخ طلاق نہیں لہذا اگر پھر انھیں دونوں کا باہم نکاح ہو تو شوہر تین طلاق کا مالک ہوگا (ردالمحتار) **مسئلہ** ثیب کا نکاح ہوا اس کے بعد شوہر کے یہاں سے کچھ تحفہ آیا اس نے لے لیا رضا ثابت نہ ہوئی یوہیں اگر اُس کے یہاں کھانا کھایا اُس کی خدمت کی اور پہلے بھی خدمت کرتی تھی تو رضا نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** نابالغ غلام کا نکاح نابالغہ لونڈی سے ان کے مولے نے کر دیا پھر ان کو آزاد کر دیا اب بالغ ہوئے تو ان کو خیار بلوغ حاصل نہیں اور اگر لونڈی کو آزاد کرنے کے بعد نکاح کیا تو بالغہ ہونے کے بعد اُسے خیار حاصل ہے (عالمگیری)

کفو کا بیان

ترمذی و حاکم و ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایسا شخص پیغام بھیجے جس کے خلق و دین کو پسند کرتے ہو تو نکاح کر دو اگر نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور فساد عظیم ہوگا۔ ترمذی شریف میں

مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو نماز کا جب وقت آجائے۔ جنازہ جب موجود ہو۔ بے شوہر والی کا جب کفو ملے

کفو کے یہ معنی ہیں کہ مرد عورت سے نسب وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اُس سے نکاح عورت کے اولیا کے لئے باعث ننگ و عار ہو کفاءت صرف مرد کی جانب سے معتبر ہے اگرچہ کم درجہ کی ہو اس کا اعتبار نہیں (عامۂ کتب) **مسئلہ** باپ دادا کے سوا کسی اور ولی نے نابالغ لڑکے کا نکاح غیر کفو سے کر دیا تو نکاح صحیح نہیں اور بالغ اپنا خود نکاح کرنا چاہے تو غیر کفو عورت سے کر سکتا ہے کہ عورت کی جانب سے اس صورت میں کفاءت معتبر نہیں اور نابالغ میں دونوں طرف سے کفاءت کا اعتبار ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** کفاءت میں چھ چیزوں کا اعتبار ہے نسب۔ اسلام۔ حرفہ۔ حریت۔ دیانت۔ مال قریش میں جتنے خاندان ہیں وہ سب باہم کفو ہیں یہاں تک کہ قریشی غیر ہاشمی ہاشمی کا کفو ہے اور کوئی غیر قریشی قریش کا کفو نہیں قریش کے علاوہ عرب کی تمام قومیں ایک دوسرے کی کفو ہیں انصار و مہاجرین سب اس میں برابر ہیں عجمی النسل عربی کا کفو نہیں مگر عالم دین کہ اس کی شرافت نسب کی شرافت پر فوقیت رکھتی ہے (خانیہ عالمگیری) **مسئلہ** جو خود مسلمان ہوا یعنی اُس کے باپ دادا مسلمان نہ تھے وہ اُس کا کفو نہیں جس کا باپ مسلمان ہو اور جس کا صرف باپ مسلمان ہو اُس کا کفو نہیں جس کا دادا بھی مسلمان ہو اور باپ دادا دو پشت سے اسلام ہو تو اب دوسری طرف اگرچہ زیادہ پشتوں سے اسلام ہو کفو ہیں مگر باپ دادا کے اسلام کا اعتبار غیر عرب میں ہے عربی کے لئے خود مسلمان ہوا یا باپ دادا سے اسلام چلا آتا ہو سب برابر ہیں (خانیہ درمختار) **مسئلہ** مرتد اگر اسلام لایا تو وہ اُس مسلمان کا کفو ہے جو مرتد نہ ہوا تھا (درمختار) **مسئلہ** غلام حرّہ کا کفو نہیں نہ وہ جو آزاد کیا گیا حرہ اصلیہ کا کفو ہے اور جس کا باپ آزاد کیا گیا وہ اُس کا کفو نہیں جس کا دادا آزاد کیا گیا اور جس کا دادا آزاد کیا گیا وہ اُس کا کفو ہے جس کی آزادی کئی پشت سے ہے (خانیہ) **مسئلہ** جس لونڈی کے آزاد کرنے والے اشراف

ہوں اُس کا کفو وہ نہیں جس کے آزاد کرنے والے غیر اشراف ہوں (عالمگیری) **مسئلہ** فاسق شخص متقی کی لڑکی کا کفو نہیں اگرچہ وہ لڑکی خود متقیہ نہ ہو (درمختار وغیرہ) اور ظاہر کہ فسق اعتقادی فسق عملی سے بدرجہا بدتر لہذا سُنّی عورت کا کفو وہ بدمذہب نہیں ہو سکتا جس کی بدمذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو اور جو بدمذہب ایسے ہیں کہ ان کی بدمذہبی کفر کو پہنچی ہو اُن سے تو نکاح ہی نہیں ہو سکتا کہ وہ مسلمان ہی نہیں کفو ہونا تو بڑی بات ہے جیسے روافض و وہابیہ زمانہ کہ ان کے عقائد و اقوال کا بیان حصہ اوّل میں ہو چکا ہے **مسئلہ** مال میں کفاءت کے یہ معنی ہیں کہ مرد کے پاس اتنا مال ہو کہ مہر معجّل اور نفقہ دینے پر قادر ہو اگر پیشہ نہ کرتا ہو تو ایک ماہ کا نفقہ دینے پر قادر ہو ورنہ روز کی مزدوری اتنی ہو کہ عورت کے روز کے ضروری مصارف روز دے سکے اس کی ضرورت نہیں کہ مال میں یہ اُس کے برابر ہو (خانیہ درمختار) **مسئلہ** مرد کے پاس مال ہے مگر جتنا مہر ہے اتنا ہی اُس پر قرض بھی ہے اور مال اتنا ہے کہ قرض ادا کر دے یا دین مہر تو کفو ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** عورت محتاج ہے اور اُسکے باپ دادا بھی ایسے ہی ہیں تو اس کا کفو بھی بحیثیت مال وہی ہوگا کہ مہر معجل اور نفقہ دینے پر قادر ہو (خانیہ) **مسئلہ** مالدار شخص کا نابالغ لڑکا اگرچہ وہ خود مال کا مالک نہیں مگر مالدار قرار دیا جائے گا کہ چھوٹے بچے باپ دادا کے تموّل سے غنی کہلاتے ہیں (خانیہ وغیرہا) **مسئلہ** محتاج نے نکاح کیا اور عورت نے مہر معاف کر دیا تو وہ کفو نہیں ہو جائے گا کہ کفاءت کا اعتبار وقت عقد ہے اور عقد کے وقت وہ کفو نہ تھا (عالمگیری) **مسئلہ** نفقہ پر قدرت کفو ہونے میں اُس وقت ضروری ہے کہ عورت قابل جماع ہو ورنہ جبتک اس قابل نہ ہو شوہر پر اُس کا نفقہ واجب نہیں لہذا اس پر قدرت بھی ضروری نہیں صرف مہر معجّل پر قدرت کافی ہے (عالمگیری) **مسئلہ** جن لوگوں کے پیشے ذلیل سمجھے جاتے ہیں وہ اچھے پیشہ والوں کے کفو نہیں مثلاً جوتا بنانے والے چمڑا پکانیوالے سائیس۔ چرواہے یہ اُن کے کفو نہیں جو کپڑا بیچتے عطر فروشی کرتے تجارت کرتے ہیں اور اگر خود جوتا نہ بناتا ہو بلکہ کارخانہ دار ہے کہ اُس کے یہاں لوگ نوکر ہیں یہ کام کرتے ہیں یا دوکاندار

ہے کہ بنے ہوئے جوتے لیتا اور بیچتا ہے تو تاجر وغیرہ کا کفو ہے یوہیں اور کاموں میں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** ناجائز محکموں کی نوکری کرنے والے یا وہ نوکریاں جن میں ظالموں کا اتباع کرنا ہوتا ہے اگرچہ یہ سب پیشوں سے رذیل پیشہ ہے اور علمائے متقدمین نے اس بارہ میں یہی فتوے دیا تھا کہ اگرچہ یہ کتنے ہی مالدار ہوں تاجر وغیرہ کے کفو نہیں مگر چونکہ کفاءت کا مدار عرف دُنیوی پر ہے اور اس زمانہ میں تقویٰ و دیانت پر عزت کا مدار نہیں بلکہ اب تو دنیوی وجاہت دیکھی جاتی ہے اور یہ لوگ چونکہ عرف میں وجاہت والے کہے جاتے ہیں۔ لہذا علمائے متاخرین نے ان کے کفو ہونے کا فتوے دیا جبکہ ان کی نوکریاں عرف میں ذلیل نہ ہوں (ردالمحتار) **مسئلہ** اوقاف کی نوکری بھی منجملہ پیشہ کے ہے اگر ذلیل کام پر نہ ہو تو تاجر وغیرہ کا کفو ہو سکتا ہے یوہیں علم دین پڑھانے والے تاجر وغیرہ کے کفو ہیں بلکہ علمی فضیلت تو تمام فضیلتوں پر غالب ہے کہ تاجر وغیرہ عالم کے کفو نہیں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** نکاح کے وقت کفو تھا بعد میں کفاءت جاتی رہی تو نکاح فسخ نہیں کیا جائے گا اور اگر پہلے کسی کا پیشہ کم درجہ کا تھا جس کی وجہ سے کفو نہ تھا اور اُس نے اُس کام کو چھوڑ دیا اگر عالم باقی ہے تو اب بھی کفو نہیں ورنہ ہے (درمختار) **مسئلہ** کفاءت میں شہری اور دیہاتی ہونا معتبر نہیں جبکہ شرائط مذکورہ پائے جائیں (درمختار) **مسئلہ** حسن و جمال کا اعتبار نہیں مگر اولیا کو چاہیئے کہ اس کا بھی خیال کرلیں کہ بعد میں کوئی خرابی نہ واقع ہو (عالمگیری) **مسئلہ** امراض و عیوب مثلاً جذام، جنون، برص۔ گندہ دہنی وغیرہا کا اعتبار نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** کسی نے اپنا نسب چھپایا اور دوسرا نسب بتادیا بعد کو معلوم ہوا تو اگر اتنا کم درجہ ہے کہ کفو نہیں تو عورت اور اُس کے اولیا کو حق فسخ حاصل ہے اور اگر اتنا کم نہیں کہ کفو نہ ہو تو اولیا کو حق نہیں ہے عورت کو ہے اور اگر اُس کا نسب اُس سے بڑھ کر ہے جو بتایا تو کسی کو نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** عورت نے شوہر کو دھوکا دیا اور اپنا نسب دوسرا بتایا

تو شوہر کو حق فسخ نہیں چاہے رکھے یا طلاق دیدے (عالمگیری) **مسئلہ** اگر غیر کفو سے عورت نے خود یا اُس کے ولی نے نکاح کر دیا مگر اُس کا غیر کفو ہونا معلوم نہ تھا اور کفو ہونا اُس نے ظاہر بھی نہ کیا تھا تو فسخ کا اختیار نہیں پہلی صورت میں عورت کو نہیں دوسری میں کسی کو نہیں (خانیہ عالمگیری) **مسئلہ** عورت مجہولۃ النسب سے کسی غیر شریف نے نکاح کیا بعد میں کسی قرشی نے دعوے کیا کہ یہ میری لڑکی ہے اور قاضی نے اُس کی بیٹی ہونے کا حکم دے دیا تو اُس شخص کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے (عالمگیری)

نکاح کی وکالت کا بیان

مسئلہ نکاح کی وکالت میں گواہ شرط نہیں (عالمگیری) بغیر گواہوں کے وکیل کیا اور اُس نے نکاح پڑھا دیا ہو گیا گواہ کی یوں ضرورت ہے کہ اگر انکار کر دیا کہ میں نے تجھ کو وکیل نہیں بنایا تھا تو اب وکالت ثابت کرنے کے لئے گواہوں کی حاجت ہے۔ **مسئلہ** عورت نے کسی کو وکیل بنایا کہ تو جس سے چاہے میرا نکاح کر دے تو وکیل خود اپنے نکاح میں اُسے نہیں لا سکتا یونہیں مرد نے عورت کو وکیل بنایا تو وہ عورت اپنا نکاح اُس سے نہیں کر سکتی (عالمگیری) **مسئلہ** مرد نے عورت کو وکیل کیا کہ تو اپنے ساتھ میرا نکاح کر دے یا عورت نے مرد کو وکیل کیا کہ میرا نکاح اپنے ساتھ کر دے اُس نے کہا میں نے فلاں مرد (موکل کا نام لیکر) یا فلانی عورت (موکلہ کا نام لیکر) سے اپنا نکاح کیا ہو گیا قبول کی بھی حاجت نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** کسی کو وکیل کیا کہ فلانی عورت سے اتنے مہر پر میرا نکاح کر دے وکیل نے اُس مہر پر اپنا نکاح اُس عورت سے کر لیا تو اسی وکیل کا نکاح ہوا پھر وکیل نے اُسے مہینے بھر رکھ کر دخول کے بعد اُسے طلاق دیدی اور عدت گزرنے پر موکل سے نکاح کر دیا تو موکل کا نکاح جائز ہو گیا (عالمگیری) **مسئلہ** وکیل سے کہا کسی عورت سے میرا نکاح کر دے اُس نے باندی سے کیا صحیح نہ ہوا یونہیں

اپنی بالغہ یا نابالغہ لڑکی یا نابالغہ بہن یا بھتیجی سے کردے جس کا یہ ولی ہے تو نکاح صحیح نہ ہوا اور اگر بالغہ بہن یا بھتیجی سے کیا تو صحیح ہے یوہیں عورت کے وکیل نے اُس کا نکاح اپنے باپ یا بیٹے سے کردیا تو صحیح نہ ہوا (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** عورت نے اپنے کاموں میں تصرفات کا کسی کو وکیل کیا اُس نے اِس وکالت کی بنا پر اپنا نکاح اُس سے کرلیا عورت کہتی ہے میں نے تو خرید و فروخت کے لئے وکیل بنایا تھا نکاح کا وکیل نہیں کیا تھا تو یہ نکاح صحیح نہ ہوا کہ اگر نکاح کا وکیل ہوتا جب بھی تو اسے کب اختیار تھا کہ اپنے ساتھ نکاح کرلے (عالمگیری)

مسئلہ وکیل سے کہا فلاں عورت سے میرا نکاح کردے اُس نے دوسری سے کر دیا یا حرہ سے کرنے کو کہا تھا باندی سے کیا یا باندی سے کرنے کو کہا تھا آزاد عورت سے کیا یا جتنا مہر بتا دیا تھا اُس سے زیادہ باندھا یا عورت نے نکاح کا وکیل کردیا تھا اُس نے غیر کفو سے نکاح کردیا ان سب صورتوں میں نکاح صحیح نہ ہوا (درمختار رد المحتار) **مسئلہ** عورت کے وکیل نے اُس کا نکاح کفو سے کیا مگر وہ اندھا یا اپاہج یا بچہ یا معتوہ ہے تو ہو گیا۔ یوہیں مرد کے وکیل نے اندھی یا لنجھی یا مجنونہ یا نابالغہ سے نکاح کردیا صحیح ہو گیا اور اگر خوبصورت عورت سے نکاح کرنے کو کہا تھا اُس نے کالی حبشن سے کردیا یا اس کا عکس تو نہ ہوا اور اندھی سے نکاح کرنیکے لئے کہا تھا وکیل نے آنکھ والی سے کردیا تو صحیح ہے (عالمگیری) **مسئلہ** وکیل سے کہا کسی عورت سے میرا نکاح کردے اُس نے اُس عورت سے کیا جس کی نسبت موکل کہہ چکا تھا کہ اس سے نکاح کروں تو اسے طلاق ہے تو نکاح ہو گیا اور طلاق پڑ گئی (عالمگیری) **مسئلہ** وکیل سے کہا کسی عورت سے نکاح کردے وکیل نے اُس عورت سے کیا جس کو موکل توکیل سے پہلے چھوڑ چکا ہے اگر موکل نے اُس کی بدخلقی وغیرہ کی شکایت وکیل سے نہ کی ہو تو نکاح ہو جائے گا اور اگر جس سے نکاح کیا اُسے وکیل بنانے کے بعد چھوڑا ہے تو نہ ہوا (عالمگیری) **مسئلہ** وکیل سے کہا فلانی یا فلانی سے کردے تو جس ایک سے کرے گا ہو جائے گا اور اگر دونوں سے ایک عقد میں کیا تو کسی سے نہ ہوا۔

(خانیہ) **مسئلہ** وکیل سے کہا ایک عورت سے نکاح کردے اُس نے دو سے ایک عقد میں کیا تو کسی سے نافذ نہ ہوا۔ پھر اگر موکل اُن میں سے ایک کو جائز کردے تو جائز ہو جائے گا اور دونوں کو تو دونوں اور اگر دو عقد میں دونوں سے نکاح کیا تو پہلا لازم ہو جائیگا اور دوسرا موکل کی اجازت پر موقوف رہیگا اور اگر دو عورتوں سے ایک عقد کے ساتھ نکاح کرنے کو کہا تھا اس نے ایک سے کیا یا دوسے دو عقدوں میں کیا تو جائز ہوگیا اور اگر کہا تھا فلانی سے کردے وکیل نے اُس کیساتھ ایک عورت ملا کر دونوں سے ایک عقد میں کیا تو جس کو بتا دیا تھا اُس کا ہوگیا (در مختار رد المحتار) **مسئلہ** وکیل سے کہا اس سے میرا نکاح کردے بعد کو معلوم ہوا کہ وہ شوہر والی ہے پھر اُس عورت کا شوہر مر گیا یا اُس نے طلاق دیدی اور عدت بھی گزر گئی اب وکیل نے اس سے نکاح کردیا تو ہوگیا (خانیہ) **مسئلہ** وکیل سے کہا میری قوم کی عورت سے نکاح کردے اُس نے دوسری قوم کی عورت سے کیا جائز نہ ہوا (عالمگیری) **مسئلہ** وکیل سے کہا اتنے مہر پر نکاح کردے اور اُس میں اتنا معجل ہو وکیل نے مہر تو وہی رکھا مگر معجل کی مقدار بڑھا دی تو نکاح شوہر کی اجازت پر موقوف رہا اور اگر شوہر کو علم ہوگیا اور عورت سے وطی کی تو اجازت ہوگئی اور لاعلمی میں کی تو نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** کسی کو بھیجا کہ فلانی سے میری منگنی کر آ وکیل نے جا کر اس سے نکاح کردیا ہوگیا اور اگر وکیل سے کہا فلاں کی لڑکی سے میری منگنی کردے اُس نے لڑکی کے باپ سے کہا اپنی لڑکی مجھے دے اُس نے کہا دی اب وکیل کہتا ہے میں نے اُس لفظ سے اپنے موکل کا نکاح مراد لیا تھا تو اگر وکیل کا لفظ منگنی کے طور پر تھا اور لڑکی کے باپ کا جواب بھی عقد کے طور پر نہ تھا تو نکاح نہ ہوا اور اگر جواب عقد کے طور پر تھا تو نکاح ہوگیا مگر وکیل سے ہوا موکل سے نہ ہوا اور اگر وکیل اور لڑکی کے باپ میں موکل سے نکاح کے متعلق بات چیت ہو چکنے کے بعد لڑکی کے باپ نے کہا میں نے اپنی لڑکی کا نکاح اتنے مہر پر کردیا یہ نہ کہا کہ کس سے وکیل سے یا موکل سے وکیل نے کہا میں نے قبول کی تو لڑکی کا نکاح اس وکیل سے

ہوگیا (عالمگیری) **مسئلہ** یہ بات تو پہلے بتادی گئی ہے کہ نکاح کے وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ وہ دوسرے سے نکاح پڑھوا دے ہاں اگر عورت نے وکیل سے کہدیا کہ تو جو کچھ کرے منظور ہے تو اب وکیل دوسرے کو وکیل کرسکتا ہے یعنی دوسرے سے پڑھوا سکتا ہے اور اگر دو شخصوں کو مرد یا عورت نے وکیل بنایا اُن میں ایک نے نکاح کردیا جائز نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** عورت نے نکاح کا کسی کو وکیل بنایا پھر اس نے بطورِ خود نکاح کرلیا تو وکیل کی وکالت جاتی رہی وکیل کو اس کا علم ہوا یا نہ ہوا اور اگر اُس نے وکالت سے معزول کیا تو جبتک وکیل کو اس کا علم نہ ہو معزول نہ ہوگا یہاں تک کہ معزول کرنے کے بعد وکیل کو علم نہ ہوا تھا اُس نے نکاح کردیا ہوگیا اور اگر مرد نے کسی عورت سے نکاح کا وکیل کیا تھا پھر مؤکل نے اس عورت کی ماں یا بیٹی سے نکاح کرلیا تو وکالت ختم ہوگئی (عالمگیری) **مسئلہ** جس کے نکاح میں چار عورتیں موجود ہیں اُس نے نکاح کا وکیل کیا تو یہ وکالت معطل رہے گی جب ان میں سے کوئی بائن ہوجائے اُس وقت وکیل اپنی وکالت سے کام لے سکتا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** کسی کی زبان بندی ہوگئی اُس سے کسی نے پوچھا تیری لڑکی کے نکاح کا وکیل ہوجاؤں اُس نے کہا ہاں ہاں اس کے سوا کچھ نہ کہا اور وکیل نے نکاح کردیا صحیح نہ ہوا (عالمگیری) **مسئلہ** جس مجلس میں ایجاب ہوا اگر اُسی میں قبول نہ ہوا تو وہ ایجاب باطل ہوگیا بعد مجلس قبول کرنا بیکار ہے اور یہ حکم نکاح کیساتھ خاص نہیں بلکہ بیع وغیرہ تمام عقود کا یہی حکم ہے مثلاً مرد نے لوگوں سے کہا گواہ ہوجاؤ میں نے فلانی عورت سے نکاح کیا اور عورت کو خبر پہنچی اُس نے جائز کردیا تو نکاح نہ ہوا یا عورت نے کہا گواہ ہوجاؤ کہ میں نے فلاں شخص سے جو موجود نہیں ہے نکاح کیا اور اُسے جب خبر پہنچی تو جائز کردیا نکاح نہ ہوا (درمختار) **مسئلہ** پانچ صورتوں میں ایک شخص کا ایجاب قائم مقام قبول کے بھی ہوگا۔ دونوں کا ولی ہو مثلاً یہ کہے میں نے اپنے بیٹے کا نکاح اپنی بھتیجی سے کردیا یا پوتے کا نکاح پوتی سے کردیا دونوں کا وکیل ہو مثلاً میں نے اپنے مؤکل کا نکاح اپنی مؤکلہ

سے کر دیا اور اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ جو دو گواہ مرد کے وکیل کرنے کے ہوں وہی عورت کے وکیل بنانے کے ہوں اور وہی نکاح کے بھی گواہ ہوں ایک طرف سے اصیل دوسری طرف سے وکیل مثلاً عورت نے اسے وکیل بنایا کہ میرا نکاح تو اپنے ساتھ کرلے اس نے کہا میں نے اپنی موکلہ کا نکاح اپنے ساتھ کیا۔ ایک طرف سے اصیل ہو دوسری طرف سے ولی مثلاً چچازاد بہن نابالغہ سے اپنا نکاح کرے اور اُس لڑکی کا یہی ولی اقرب بھی ہے اور اگر بالغہ ہو اور بغیر اجازت اُس سے نکاح کیا تو اگرچہ جائز کر دے نکاح باطل ہے ایک طرف سے ولی ہو دوسری طرف سے وکیل مثلاً اپنی لڑکی کا نکاح اپنے موکل سے کردے اور اگر ایک شخص دونوں طرف سے فضولی ہو یا ایک طرف سے فضولی ہو دوسری طرف سے وکیل یا ایک طرف سے فضولی ہو دوسری طرف سے ولی یا ایک طرف سے فضولی ہو دوسری طرف سے اصیل تو ان چاروں صورتوں میں ایجاب و قبول دونوں نہیں کرسکتا اگر کیا تو نکاح نہ ہوا (درمختار) **مسئلہ** فضولی نے ایجاب کیا اور قبول کرنے والا کوئی دوسرا ہے جس نے قبول کیا خواہ وہ اصیل ہو یا وکیل یا ولی یا فضولی تو یہ عقد اجازت پر موقوف رہا جس کی طرف سے فضولی نے ایجاب یا قبول کیا اُس نے جائز کر دیا جائز ہوگیا اور رد کر دیا باطل ہوگیا (علمگیری) **مسئلہ** فضولی نے جو نکاح کیا اُس کی اجازت قول و فعل دونوں سے ہو سکتی ہے مثلاً کہا تم نے اچھا کیا یا اللہ ہمارے لئے مبارک کرے یا تو نے ٹھیک کیا اور اگر اُس کے کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ اجازت کے الفاظ استہزاء کے طور پر کہے تو اجازت نہیں فعلی مثلاً مہر بھیجدینا۔ اُس کے ساتھ خلوت کرنا (علمگیری) **مسئلہ** فضولی نے نکاح کیا اور مر گیا اُس کے مرنے کے بعد جس کی اجازت پر موقوف تھا اُس نے اجازت دی صحیح ہوگیا اگرچہ دونوں طرف سے دو فضولیوں نے ایجاب قبول کیا ہو اور فضولی نے بیع کی ہو تو اُس کے مرنے کے بعد جائز نہیں کرسکتا (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** فضولی اپنے کئے ہوئے نکاح کو فسخ کرنا چاہے تو نہیں

کر سکتا نہ قول سے فسخ کر سکتا ہے مثلاً کہے میں نے فسخ کر دیا نہ فعل سے مثلاً اُسی شخص کا نکاح اُس عورت کی بہن سے کر دیا تو پہلا فسخ نہ ہوگا اور اگر فضولی نے مرد کی بغیر اجازت نکاح کر دیا اُس کے بعد اُسی شخص نے اس فضولی کو وکیل کیا کہ میرا کسی عورت سے نکاح کر دے اُس نے اُس پہلی عورت کی بہن سے نکاح کیا تو پہلا فسخ ہو گیا اور کہتا کہ میں نے فسخ کیا تو فسخ نہ ہوتا (خانیہ) **مسئلہ** فضولی نے چار عورتوں سے ایک عقد میں کسی کا نکاح کر دیا اُس نے ان میں سے ایک کو طلاق دیدی تو باقیوں کے نکاح کی اجازت ہو گئی اور پانچ عورتوں سے متفرق عقد کے ساتھ نکاح کیا تو شوہر کو اختیار ہے کہ اُن میں سے چار کو اختیار کر لے اور ایک کو چھوڑ دے (عالمگیری) **مسئلہ** غلام اور باندی کا نکاح مولے کی اجازت پر موقوف رہتا ہے وہ جائز کرے تو جائز رد کرے تو باطل خواہ مدبر ہوں یا مکاتب یا ام ولد یا وہ غلام جس میں کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا اور باندی کو جو مہر ملے گا اُس کا مالک مولی ہے مگر مکاتبہ اور جس باندی کا بعض آزاد ہوا ہے ان کو جو مہر ملے گا اُنھیں کا ہوگا (خانیہ)

مہر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُم بِهِ مِن بَعْدِ الْفَرِيضَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا (سورۂ النساء) جن عورتوں سے نکاح کرنا چاہو اُن کے مہر مقرر شدہ اُنھیں دو۔ اور قرارداد کے بعد تمھارے آپس میں جو رضامندی ہو جائے اس میں کچھ گناہ نہیں بیشک اللہ علم و حکمت والا ہے اور فرماتا ہے وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً ۚ فَإِن طِبْنَ لَكُمْ عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا عورتوں کو اُن کے مہر خوشی سے دو پھر اگر وہ خوشی دل سے اُس میں سے کچھ تمھیں دے دیں تو اُسے کھاؤ رچتا پچتا اور فرماتا ہے لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى

(پ ۲ سورۃ البقرۃ آیت ۲۳۶-۲۳۷)

الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۞ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّاۤ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَاَنْ تَعْفُوْۤا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۚ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۞ تم پر کچھ مطالبہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دو جب تک تم نے اُن کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا مہر نہ مقرر کیا ہو اور اُن کو کچھ برتنے کو دو مالدار پر اُس کے لائق اور تنگدست پر اُسکے لائق حسب دستور برتنے کی چیز واجب ہے بھلائی والوں پر اور اگر تم نے عورتوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دیدی اور اُن کے لئے مہر مقرر کر چکے تھے تو جتنا مقرر کیا اُس کا نصف واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں معاف کردیں یا وہ زیادہ دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور اے مردو تمھارا زیادہ دینا پرہیزگاری سے زیادہ نزدیک ہے اور آپس میں احسان کرنا نہ بھولو بیشک اللہ تمھارے کام دیکھ رہا ہے **حدیث ۱** - صحیح مسلم شریف میں ہے ابو سلمہ کہتے ہیں میں نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ نبی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا مہر کتنا تھا فرمایا حضور کا مہر ازواج مطہرات کے لئے ساڑھے بارہ اوقیہ تھا یعنی پانسو درم **حدیث ۲** - ابوداؤد و نسائی ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ نجاشی نے ان کا نکاح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کیا اور چار ہزار مہر کے حضور کی طرف سے خود ادا کئے اور شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ انھیں حضور کی خدمت میں بھیج دیا **حدیث ۳** - ابوداؤد و ترمذی و نسائی و دارمی راوی کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے نکاح کیا اور مہر کچھ نہیں بندھا اور دخول سے پہلے اُس کا انتقال ہوگیا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا عورت کو مہر مثل ملے گا نہ کم نہ زیادہ اور اُس پر عدت ہے اور اُسے میراث ملے گی معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بروع بنت واشق کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم فرمایا تھا یہ سُن کر ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش

ہوئے **حدیث ۴** حاکم و بیہقی عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا بہتر وہ مہر ہے جو آسان ہو **حدیث ۵** - ابویعلی و طبرانی صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا جو شخص نکاح کرے اور نیت یہ ہو کہ عورت کو مہر میں سے کچھ نہ دے گا تو جس روز مرے گا زانی مرے گا اور جو کسی سے کوئی شے خریدے اور یہ نیت ہو کہ قیمت میں سے اُسے کچھ نہ دے گا تو جس دن مرے گا خائن مرے گا اور خائن نار میں ہے **مسائل فقہیہ** مہر کم سے کم دس درم ہے اس سے کم نہیں ہوسکتا جس کی مقدار آجکل کے حساب سے ؏۲ ۹ ۳/۵ پائی ہے خواہ سکہ ہو یا ویسی ہی چاندی یا اُس قیمت کا کوئی سامان اگر درہم کے سوا کوئی اور چیز مہر ٹھہری تو اُس کی قیمت عقد کے وقت دس درہم سے کم نہ ہو اور اگر اُس وقت تو اسی قیمت کی تھی مگر بعد میں قیمت کم ہوگئی تو عورت وہی پائے گی پھیرنے کا اُسے حق نہیں اور اگر اُس وقت دس درہم سے کم قیمت کی تھی اور جس دن قبضہ کیا قیمت بڑھ گئی تو عقد کے دن جو کمی تھی وہ لے گی مثلاً اُس روز اُس کی قیمت آٹھ درہم تھی اور آج دس درہم ہے تو عورت وہ چیز لے گی اور دو درہم اور اگر اُس چیز میں کوئی نقصان آگیا تو عورت کو اختیار ہے کہ دس درہم لے یا وہ چیز (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** نکاح میں دس درہم یا اس سے کم مہر باندھا گیا تو دس درہم واجب اور زیادہ باندھا ہو تو جو مقرر ہوا واجب (متون)

مسئلہ وطی یا خلوت صحیحہ یا دونوں میں سے کسی کی موت ہو ان سب سے مہر مؤکد ہو جاتا ہے کہ جو مہر ہے اب اُس میں کمی نہیں ہوسکتی۔ یوہیں اگر عورت کو طلاق بائن دی تھی اور عدت کے اندر اُس سے پھر نکاح کرلیا تو یہ مہر بغیر دخول وغیرہ کے مؤکد ہو جائیگا ہاں اگر صاحب حق نے کل یا جز معاف کر دیا تو معاف ہو جائے گا اور اگر مہر مؤکد نہ ہوا تھا اور شوہر نے طلاق دے دی تو نصف واجب ہوگا اور اگر طلاق سے پہلے پورا مہر ادا کر چکا تھا تو نصف تو عورت کا ہوا ہی اور نصف شوہر کو واپس ملے گا مگر اس کی واپسی میں شرط یہ ہے کہ یا عورت اپنی خوشی سے پھیر دے یا قاضی نے واپسی کا حکم دے دیا ہو اور یہ دونوں

باتیں نہ ہوں تو شوہر کا کوئی تصرف اُس میں نافذ نہ ہوگا مثلاً اُس کو بیچنا ہبہ کرنا تصدق کرنا چاہے نہیں کر سکتا اور اگر وہ مہر غلام ہے تو شوہر اُس کو آزاد نہیں کر سکتا اور قاضی کے حکم سے پیشتر عورت اُس میں ہر قسم کا تصرف کر سکتی ہے مگر بعد حکم قاضی اُس کی آدھی قیمت دینی ہوگی اور اگر مہر میں زیادتی ہو مثلاً گائے بھینس وغیرہ کوئی جانور مہر میں تھا اُسکے بچہ ہوا یا درخت تھا اس میں پھل آئے یا کپڑا تھا رنگا گیا یا مکان تھا اُس میں کچھ نئی تعمیر ہوئی یا غلام تھا اُس نے کچھ کمایا تو اگر زوجہ کے قبضہ سے پیشتر اُس مہر میں زیادتی[1] متولدہ ہے تو اُسکے نصف کی عورت مالک ہے اور نصف کا شوہر ورنہ کل زیادتی کی بھی عورت ہی مالک ہے۔ (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** جو چیز مال متقوم نہیں وہ مہر نہیں ہو سکتی اور مہر مثل واجب ہوگا مثلاً مہر یہ ٹھہرا کہ آزاد شوہر عورت کی سال بھر تک خدمت کرے گا یا یہ کہ اُسے قرآن مجید یا علم دین پڑھاویگا یا حج یا عمرہ کرادیگا یا مسلمان مرد کا نکاح مسلمان عورت سے ہوا اور مہر میں خون یا شراب یا خنزیر کا ذکر آیا یا یہ کہ شوہر اپنی پہلی بی بی کو طلاق دیدے تو ان سب صورتوں میں مہر مثل واجب ہوگا (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** اگر شوہر غلام ہے اور ایک مدت معینہ تک عورت کی خدمت کرنا مہر ٹھہرا اور مالک نے اس کی اجازت بھی دےدی ہو تو صحیح ہے ورنہ عقد صحیح نہیں آزاد شخص عورت کے مولیٰ یا ولی کی خدمت کرے گا یا شوہر کا غلام یا اُس کی باندی عورت کی خدمت کریگی تو یہ مہر صحیح ہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** اگر مہر میں کسی دوسرے آزاد شخص کا خدمت کرنا ٹھہرا تو اگر نہ اُس کی اجازت سے ایسا ہوا نہ اُس نے جائز رکھا تو اس خدمت کی قیمت مہر ہے اور اگر اُس کے حکم سے ہوا اور خدمت وہ ہے جس میں عورت کے پاس رہنا سہنا ہوتا ہے تو واجب ہے کہ خدمت نہ لے بلکہ اُس کی قیمت لے اور اگر وہ خدمت ایسی نہیں تو خدمت لے سکتی ہے اور اگر خدمت کی نوعیت معین نہیں تو اگر اُس قسم کی لے گی تو وہ حکم ہے اور اس قسم کی تو یہ

[1] زیادت دو قسم ہے متولدہ اور غیر متولدہ اور ہر ایک کی دو قسم متصلہ و منفصلہ متولدہ متصلہ مثلاً درخت کے پھل جبکہ درخت میں لگے ہوں متولدہ منفصلہ مثلاً جانور کا بچہ یا ٹوٹے ہوئے پھل غیر متولدہ متصلہ جیسے کپڑے کو رنگنا یا مکان میں تعمیر غیر متولدہ منفصلہ جیسے غلام نے کچھ کمایا اور ہر ایک عورت کے قبضہ سے پیشتر ہے یا بعد تو یہ سب آٹھ قسمیں ہوئیں اور تنصیف صرف زیادہ متولدہ قبل القبض کی ہے باقی کی تفصیل ردالمحتار میں ہے

(فتح القدیر) **مسئلہ** شغار یعنی ایک شخص نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح دوسرے سے کر دیا اور دوسرے نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح اس سے کر دیا اور ہر ایک کا مہر دوسرا نکاح ہے تو ایسا کرنا گناہ و منع ہے اور مہر مثل واجب ہوگا (درمختار) **مسئلہ** کسی شخص کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ میں نے نکاح کیا بعوض اس غلام کے حالانکہ وہ آزاد تھا یا مٹکے کی طرف اشارہ کر کے کہا بعوض اس سرکہ کے اور وہ شراب ہے تو مہر مثل واجب ہے یوہیں اگر کپڑے یا جانور یا مکان کے عوض کہا اور جنس نہیں بیان کی یعنی یہ نہیں کہا کہ فلاں قسم کا کپڑا یا فلاں جانور تو مہر مثل واجب ہے (درمختار) **مسئلہ** نکاح میں مہر کا ذکر ہی نہ ہوا یا مہر کی نفی کر دی کہ بلا مہر نکاح کیا تو نکاح ہو جائے گا اور اگر خلوت صحیحہ ہو گئی یا دونوں سے کوئی مر گیا تو مہر مثل واجب ہے بشرطیکہ بعد عقد آپس میں کوئی مہر طے نہ پایا گیا ہو اور اگر طے ہو چکا تو وہی طے شدہ ہے یوہیں اگر قاضی نے مقرر کر دیا تو جو مقرر کر دیا وہ ہے اور ان دونوں صورتوں میں مہر جس چیز سے مؤکد ہوتا ہے مؤکد ہو جائیگا اور مؤکد نہ ہوا بلکہ خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق ہو گئی تو ان دونوں صورتوں میں بھی ایک جوڑا کپڑا واجب ہے یعنی کرتا پاجامہ دوپٹا جس کی قیمت نصف مہر مثل سے زیادہ نہ ہو اور زیادہ ہو تو مہر مثل کا نصف دیا جائے اگر شوہر مالدار ہو اور ایسا جوڑا بھی نہ ہو جو پانچ درہم سے کم قیمت کا ہو اگر شوہر محتاج ہو اگر مرد و عورت دونوں مالدار ہوں تو جوڑا اعلیٰ درجہ کا ہو اور دونوں محتاج ہوں تو معمولی اور ایک مالدار ہو ایک محتاج تو درمیانی (جوہرہ نیرہ درمختار عالمگیری) **مسئلہ** جوڑا دینا اُسوقت واجب ہے جب فرقت زوج کی جانب سے ہو مثلاً طلاق۔ ایلا۔ لعان۔ نامرد ہونا شوہر کا مرتد ہونا۔ عورت کی ماں یا لڑکی کو شہوت کے ساتھ بوسہ دینا اور اگر فرقت جانب زوجہ سے ہو تو واجب نہیں مثلاً عورت کا مرتد ہو جانا یا شوہر کے لڑکے کو بشہوت بوسہ دینا۔ سوت کو دودھ پلا دینا۔ بلوغ یا آزادی کے بعد اپنے نفس کو اختیار کرنا یوہیں اگر زوجہ کنیز تھی شوہر نے یا اُس کے وکیل نے مولی سے خرید لی تو اب وہ جوڑا ساقط ہو گیا اور اگر مولی نے

کسی اور کے ہاتھ بیچی اُس سے خریدی تو واجب ہے (عالمگیری) **مسئلہ** جوڑے کی جگہ اگر قیمت دیدے تو یہ بھی ہو سکتا ہے اور عورت قبول کرنے پر مجبور کی جائے گی (عالمگیری) **مسئلہ** جس عورت کا مہر معین ہے اور خلوت سے پہلے اُسے طلاق دے دی گئی اُسے جوڑا دینا مستحب بھی نہیں اور دخول کے بعد طلاق ہوئی تو مہر معین ہو یا نہ ہو جوڑا دینا مستحب ہے (درمختار) **مسئلہ** مہر مقرر ہو چکا تھا بعد میں شوہر یا اُس کے ولی نے کچھ مقدار بڑھادی تو یہ مقدار بھی شوہر پر واجب ہو گئی بشرطیکہ اُسی مجلس میں عورت نے یا نابالغہ ہو تو اُس کے ولی نے قبول کر لی ہو اور زیادتی کی مقدار معلوم ہو اور اگر زیادتی کی مقدار معیّن نہ کی ہو تو کچھ نہیں مثلاً کہا میں نے تیرے مہر میں زیادتی کر دی اور یہ نہ بتایا کہ کتنی اس کے صحیح ہونیکے لئے گواہوں کی بھی حاجت نہیں ہاں اگر شوہر انکار کر دے تو ثبوت کے لئے گواہ درکار ہونگے اگر عورت نے مہر معاف کر دیا یا ہبہ کر دیا ہے جب بھی زیادتی ہو سکتی ہے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** پہلے خفیہ نکاح ہوا اور ایک ہزار کا مہر باندھا پھر علانیہ ایک ہزار پر نکاح ہوا تو دو ہزار واجب ہو گئے اور اگر محض احتیاطاً تجدید نکاح کی تو دوبارہ نکاح کا مہر واجب نہ ہوا اور اگر مہر ادا کر چکا تھا پھر عورت نے ہبہ کر دیا پھر اُس کے بعد شوہر نے اقرار کیا کہ اُس کا مجھ پر اتنا ہے تو یہ مقدار لازم ہو گئی خواہ یہ اقرار بقصد زیادتی ہو یا نہیں (درمختار خانیہ) **مسئلہ** مہر مقرر شدہ پر شوہر نے اضافہ کیا مگر خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق دی تو اصل مہر کا نصف عورت پائے گی اس اضافہ کا بھی نصف لینا چاہے تو نہیں ملے گا (درمختار) **مسئلہ** عورت کل مہر یا جز معاف کرے تو معاف ہو جائیگا بشرطیکہ شوہر نے انکار نہ کر دیا ہو (ردالمحتار) اور اگر وہ عورت نابالغہ ہے اور اُس کا باپ معاف کرنا چاہتا ہے تو نہیں کر سکتا اور بالغہ ہے تو اُس کی اجازت پر معافی موقوف ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** خلوت صحیحہ یہ ہے کہ زوج زوجہ ایک مکان میں جمع ہوں اور کوئی چیز مانع جماع نہ ہو یہ خلوت جماع ہی کے حکم میں ہے اور موانع تین ہیں حسّی شرعی اور طبعی مانع حسی جیسے مرض کہ شوہر بیمار ہے تو مطلقاً خلوت صحیحہ

نہ ہوگی اور زوجہ بیمار ہو تو اس حد کی بیمار ہو کہ وطی سے ضرر کا اندیشہ صحیح ہو اور ایسی بیماری نہ ہو تو خلوت صحیحہ ہو جائیگی۔ مانع طبعی جیسے وہاں کسی تیسرے کا ہونا اگرچہ وہ سوتا ہو یا نابینا ہو یا اُس کی دوسری بی بی ہو یا دونوں میں کسی کی باندی ہو ہاں اگر اتنا چھوٹا بچہ ہو کہ کسی کے سامنے بیان نہ کر سکیگا تو اُس کا ہونا مانع نہیں یعنی خلوت صحیحہ ہو جائے گی۔ مجنون و معتوہ بچہ کے حکم میں ہیں اگر عقل کچھ رکھتے ہیں تو خلوت نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی اور اگر وہ شخص بیہوشی میں ہے تو خلوت ہو جائے گی اگر وہاں عورت کا کُتّا ہے تو خلوت صحیحہ نہ ہوگی اور اگر مرد کا ہے اور کٹکھنا ہے جب بھی نہ ہوگی ورنہ ہو جائیگی مانع شرعی مثلاً عورت حیض یا نفاس میں ہے یا دونوں میں کوئی محرم ہو احرام فرض کا ہو یا نفل کا حج کا یا عمرہ یا اُن میں کسی کا رمضان کا روزہ ادا ہو یا نماز فرض میں ہو ان سب صورتوں میں خلوت صحیحہ نہ ہوگی اور اگر نفل یا نذر یا کفارہ یا قضا کا روزہ ہو یا نفلی نماز ہو تو یہ چیزیں خلوت صحیحہ سے مانع نہیں اور اگر دونوں ایک جگہ تنہائی میں جمع ہوئے مگر کوئی مانع شرعی یا طبعی یا حسّی پایا جاتا ہے تو خلوت فاسدہ ہے (عالمگیری درمختار وغیرہما) **مسئلہ** عورت مرد کے پاس تنہائی میں گئی مرد نے اُسے نہ پہچانا تھوڑی دیر ٹھہر کر چلی آئی یا مرد عورت کے پاس گیا اور اُسے نہیں پہچانا چلا آیا تو خلوت صحیحہ نہ ہوئی لہذا عورت خلوت صحیحہ کا دعویٰ کرے اور مرد یہ عذر پیش کرے تو مان لیا جائے گا اور اگر مرد نے پہچان لیا اور عورت نے نہ پہچانا تو خلوت صحیحہ ہوگئی (جوہرہ تبیین) **مسئلہ** لڑکا جو اس قابل نہیں کہ صحبت کر سکے مگر اپنی عورت کے ساتھ تنہائی میں رہا یا زوجہ اتنی چھوٹی لڑکی ہے کہ اس قابل نہیں اُس کے ساتھ اُس کا شوہر رہا تو دونوں صورتوں میں خلوت صحیحہ نہ ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ** عورت کے اندام نہانی میں کوئی ایسی چیز پیدا ہوگئی جس کی وجہ سے وطی نہیں ہوسکتی مثلاً وہاں گوشت آگیا یا مقام جُڑ گیا یا ہڈی پیدا ہوگئی یا غدود ہوگیا تو ان صورتوں میں خلوت صحیحہ نہیں ہوسکتی (درمختار) **مسئلہ** جس جگہ اجتماع ہوا وہ جگہ اس قابل نہیں کہ وہاں وطی کی جائے تو خلوت صحیحہ نہ ہوگی مثلاً مسجد اگرچہ اندر سے بند ہو اور راستہ اور میدان اور حمام میں جبکہ

اُس میں کوئی ہو یا اُس کا دروازہ کھُلا ہوا اور اگر بند ہو تو ہو جائے گی اور جس چھت پر پردہ کی دیوار نہ ہو یا ٹاٹ وغیرہ موٹی چیز کا پردہ نہ ہو یا ہے مگر اتنا نیچا ہے کہ اگر کوئی کھڑا ہو تو ان دونوں کو دیکھ لے تو اس پر بھی نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی اور اگر مکان ایسا ہے جس کا دروازہ کھُلا ہُوا ہے کہ اگر کوئی باہر کھڑا ہو تو ان دونوں کو دیکھ سکے یا یہ اندیشہ ہے کہ کوئی آ جائے تو خلوت صحیحہ نہ ہوگی (جوہرہ درمختار) **مسئلہ** خیمہ میں ہو جائے گی یونہیں باغ میں اگر دروازہ ہے اور وہ بند ہے تو ہو جائے گی ورنہ نہیں اور محل اگر اس قابل ہے کہ اس میں صحبت ہو سکے تو ہو جائے گی ورنہ نہیں (جوہرہ عالمگیری) **مسئلہ** شوہر کا عضو تناسل کٹا ہوا ہے یا انثیین نکال لئے گئے ہیں یا عنین ہے یا خنثیٰ ہے اور اس کا مرد ہونا ظاہر ہو چکا تو ان سب میں خلوت صحیحہ ہو جائے گی (درمختار) **مسئلہ** خلوت صحیحہ کے بعد عورت کو طلاق دی تو مہر پورا واجب ہوگا جبکہ نکاح بھی صحیح ہو اور اگر نکاح فاسد ہے یعنی نکاح کی کوئی شرط مفقود ہے مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح ہُوا یا دو بہنوں سے ایک ساتھ نکاح کیا یا عورت کی عدت میں اُس کی بہن سے نکاح کیا یا جو عورت کسی کی عدت میں ہے اس سے نکاح کیا یا چوتھی کی عدت میں پانچویں سے نکاح کیا یا حرہ نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کیا تو ان سب صورتوں میں فقط خلوت سے واجب نہیں بلکہ اگر وطی ہوئی تو مہر مثل واجب ہوگا، اور مہر مقرر نہ تھا تو خلوت صحیحہ سے نکاح صحیح میں مہر مثل مؤکد ہو جائیگا۔ خلوت صحیحہ کے یہ احکام بھی ہیں طلاق دی تو عورت پر عدت واجب بلکہ عدت میں نان و نفقہ اور رہنے کو مکان دینا بھی واجب ہے بلکہ نکاح صحیح میں عدت تو مطلقاً خلوت سے واجب ہوتی ہے صحیحہ ہو یا فاسدہ البتہ نکاح فاسد ہو تو بغیر وطی کے عدت واجب نہیں خلوت کا یہ حکم بھی ہے کہ جب تک عدت میں ہے اُس کی بہن سے نکاح نہیں کر سکتا اور اس کے علاوہ چار عورتیں نکاح میں نہیں ہو سکتیں اگر وہ آزاد ہے تو اس کی عدت میں باندی سے نکاح نہیں کر سکتا اور اُس عورت کو جس سے خلوت صحیحہ ہوئی اُس زمانہ میں طلاق دے جو موطوءہ کے طلاق

کا زمانہ ہے اور عدت میں اسے طلاق بائن دے سکتا ہے مگر اس سے رجعت نہیں کرسکتا نہ طلاق رجعی دینے کے بعد فقط خلوت صحیحہ سے رجعت ہو سکتی ہے اور اس کی عدت کے زمانہ میں شوہر مر گیا تو وارث نہ ہوگی۔ خلوت سے جب مہر موکد ہوچکا تو اب ساقط نہ ہوگا اگرچہ جدائی عورت کی جانب سے ہو (جوہرہ عالمگیری درمختار وغیرہا) **مسئلہ** اگر میاں بی بی میں تفریق ہوگئی مرد کہتا ہے خلوت صحیحہ نہ ہوئی عورت کہتی ہے ہوگئی تو عورت کا قول معتبر ہے اور اگر خلوت ہوئی مگر عورت مرد کے قابو میں نہ آئی اگر کواری ہے مہر پورا واجب ہو جائے گا اور ثیب ہے تو مہر موکد نہ ہوا (درمختار) **مسئلہ** جو رقم مہر کی مقرر ہوئی وہ شوہر نے عورت کو دیدی عورت نے قبضہ کرنیکے بعد شوہر کو ہبہ کردی اور قبل وطی کے طلاق ہوئی تو شوہر نصف اس رقم کا عورت سے اور وصول کریگا اور اگر بغیر قبضہ کے کل کو ہبہ کردیا یا صرف نصف پر قبضہ کیا اور کل کو ہبہ کردیا یا نصف باقی کو تو اب کچھ نہیں لے سکتا یونہیں اگر مہر اسباب تھا قبضہ کرنے کے بعد یا بغیر قبضہ ہبہ کردے تو بہر صورت کچھ نہیں لے سکتا ہاں اگر قبضہ کرنے کے بعد اُسے عیب دار کردیا اور عیب بھی بہت ہے اس کے بعد ہبہ کیا تو جس دن قبضہ کیا اس دن اُس چیز کی جو قیمت تھی اُس کا نصف شوہر وصول کریگا اور اگر عورت نے شوہر کے ہاتھ وہ چیز بیچ ڈالی جب بھی نصف قیمت لے گا (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** خلوت سے پہلے زن و شوہر میں ایک نے دوسرے کو یا کسی دوسرے نے ان میں کسی کو مار ڈالا یا شوہر نے خودکشی کرلی یا زوجہ حرہ نے خودکشی کرلی تو مہر پورا واجب ہوگا اور اگر زوجہ باندی تھی اُس نے خودکشی کرلی تو نہیں یونہیں اگر اُس کے مولیٰ نے جو عاقل بالغ ہے اُس کنیز کو مار ڈالا تو مہر ساقط ہو جائے گا اور اگر نابالغ یا مجنون تھا تو ساقط نہ ہوا (عالمگیری) **مسئلہ** عورت کے خاندان کی اُس جیسی عورت کا جو مہر ہو وہ اُس کے لئے مہر مثل ہے مثلاً اُس کی بہن پھوپی چچا کی بیٹی وغیرہا کا مہر اُس کی ماں کا مہر اُس کے لئے مہر مثل نہیں جب کہ وہ دوسرے گھرانے کی ہو اور اگر اُس کی ماں اسی خاندان کی ہو مثلاً

مہر مثل کا بیان

اس کے باپ کی چچا زاد بہن ہے تو اُس کا مہر اس کے لئے مہر مثل ہے اور وہ عورت جس کا مہر اس کے لئے مہر مثل ہے وہ کن امور میں اس جیسی ہو اُن کی تفصیل یہ ہے عمر۔ جمال۔ مال۔ میں مشابہ ہو دونوں ایک شہر میں ہوں ایک زمانہ ہو۔ عقل و تمیز و دیانت و پارسائی و علم و ادب میں یکساں ہوں۔ دونوں کواری ہوں یا دونوں ثیب اولاد ہونے نہ ہونے میں ایک سی ہوں کہ ان چیزوں کے اختلاف سے مہر میں اختلاف ہوتا ہے۔ شوہر کا حال بھی ملحوظ ہوتا ہے مثلاً جوان اور بوڑھے کے مہر میں اختلاف ہوتا ہے۔ عقد کے وقت ان امور میں یکساں ہونے کا اعتبار ہے بعد میں کسی بات کی کمی بیشی ہوئی تو اُس کا اعتبار نہیں مثلاً ایک کا جب نکاح ہوا تھا اُس وقت جس حیثیت کی تھی دوسری بھی اپنے نکاح کے وقت اُسی حیثیت کی ہے مگر پہلی میں بعد کو کمی ہو گئی اور دوسری میں زیادتی یا برعکس ہوا تو اس کا اعتبار نہیں (درمختار) **مسئلہ** اگر اُس خاندان میں کوئی ایسی عورت نہ ہو جس کا مہر اس کے لئے مہر مثل ہو سکے تو کوئی دوسرا خاندان جو اُس کے خاندان کے مثل ہے اُس میں کوئی عورت اس جیسی ہو اُس کا مہر اُس کے لئے مہر مثل ہوگا (عالمگیری) **مسئلہ** مہر مثل کے ثبوت کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہان عادل چاہئے جو بلفظ شہادت بیان کریں اور گواہ نہ ہوں تو زوج کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے (عالمگیری) **مسئلہ** ہزار روپے کا مہر باندھا گیا اس شرط پر کہ اِس شہر سے عورت کو نہیں لے جائیگا یا اس کے ہوتے ہوئے دوسرا نکاح نہ کرے گا تو اگر شرط پوری کی تو وہ ہزار مہر کے ہیں اور اگر پوری نہ کی بلکہ اُسے یہاں سے لے گیا یا اُس کی موجودگی میں دوسرا نکاح کر لیا تو مہر مثل ہے اور اگر یہ شرط ہے کہ یہاں رکھے تو ایک ہزار مہر اور باہر لے جائے تو دو ہزار اور یہیں رکھا تو وہی ایک ہزار ہیں اور باہر لے گیا تو مہر مثل واجب مگر مہر مثل اگر دو ہزار سے زیادہ ہے تو دو ہی ہزار پائے گی زیادہ نہیں اور اگر مہر مثل ایک ہزار سے کم ہے تو پورے ایک ہزار لے گی کم نہیں اور اگر دخول سے پہلے

طلاق ہوئی تو بہر صورت جو مقرر ہوا اُس کا نصف لے گی یعنی یہاں رکھا تو پانسو اور باہر لے گیا تو ایک ہزار یونہیں اگر کواری اور ثیب میں دو ہزار اور ایک ہزار کی تفریق تھی تو ثیب میں ایک ہزار مہر ہے گا اور کواری ثابت ہوئی تو مہر مثل یہ شرط ہے کہ خوبصورت ہے تو دو ہزار اور بدصورت ہے تو ایک ہزار تو اگر خوبصورت ہے دو ہزار لے گی اور بدصورت ہے تو ایک ہزار۔ اس صورت میں مہر مثل نہیں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** نکاح فاسد میں جب تک وطی نہ ہو مہر لازم نہیں یعنی خلوت صحیحہ کافی نہیں اور وطی ہوگئی تو مہر مثل واجب ہے جو مہر مقرر سے زائد نہ ہو اور اگر اس سے زیادہ ہے تو جو مقرر ہوا وہی دیں گے اور نکاح فاسد کا حکم یہ ہے کہ اُن میں ہر ایک پر فسخ کر دینا واجب ہے اس کی بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے کے سامنے فسخ کرے اور اگر خود فسخ نہ کریں تو قاضی پر واجب ہے کہ تفریق کر دے اور تفریق ہوگئی یا شوہر مر گیا تو عورت پر عدت واجب ہے جبکہ وطی ہو چکی ہو مگر موت میں بھی عدت وہی تین حیض ہے چار مہینے دس دن نہیں (درمختار) **مسئلہ** نکاح فاسد میں تفریق یا متارکہ کے وقت سے عدت ہے اگرچہ عورت کو اس کی خبر نہ ہو متارکہ یہ ہے کہ اُسے چھوڑ دے مثلاً یہ کہے میں نے اُسے چھوڑا یا چلی جا یا نکاح کر لے یا کوئی اور لفظ اسی کے مثل کہے اور فقط جانا آنا چھوڑنے سے متارکہ نہ ہوگا جب تک زبان سے نہ کہے اور لفظ طلاق سے بھی متارکہ ہو جائے گا مگر اس طلاق سے یہ نہ ہوگا کہ اگر پھر اُس سے نکاح صحیح کرے تو تین طلاق کا مالک نہ رہے بلکہ نکاح صحیح کرنے کے بعد تین طلاق کا اسے اختیار رہے گا نکاح سے انکار کر بیٹھنا متارکہ نہیں اور اگرچہ تفریق وغیرہ میں اُس کا وہاں ہونا ضرور نہیں مگر کسی کا جاننا ضروری ہے اگر کسی نے نہ جانا تو عدت پوری نہ ہوگی (عالمگیری درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** نکاح فاسد میں نفقہ واجب نہیں اگر نفقہ پر مصالحت ہوئی جب بھی نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** آزاد مرد نے کنیز سے نکاح کر کے پھر اپنی عورت کو خرید لیا تو نکاح فاسد ہو گیا اور غلام

ماذون نے اپنی زوجہ کو خریدا تو نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** مہر مسمّٰی تین قسم کا ہے اوّل مجہول الجنس والوصف مثلاً کپڑا یا چوپایہ یا مکان یا باندی کے پیٹ میں جو بچہ ہے یا بکری کے پیٹ میں جو بچہ ہے یا اس سال باغ میں جتنے پھل آئیں گے اُن سب میں مہر مثل واجب ہے۔ دوم معلوم الجنس مجہول الوصف مثلاً غلام یا گھوڑا یا گائے یا بکری ان سب میں متوسط درجہ کا واجب ہے یا اُس کی قیمت سوم جنس وصف دونوں معلوم ہوں تو جو کہا وہی واجب ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ عورت کا ولی اُس کے مہر کا ضامن ہو سکتا ہے اگرچہ نابالغہ ہو اگرچہ خود ولی نے نکاح پڑھوایا ہو مگر شرط یہ ہے کہ وہ ولی مرض الموت میں مبتلا نہ ہو اگر مرض الموت میں ہے تو دو صورتیں ہیں وہ عورت اس کی وارث ہے تو کفالت صحیح نہیں اور اگر وارث نہ ہو تو اپنے تہائی مال میں کفالت کر سکتا ہے۔ یونہیں شوہر کا ولی بھی مہر کا ضامن ہو سکتا ہے اور اس میں بھی وہی شرط ہے اور وہی صورتیں ہیں اور یہ بھی شرط ہے کہ عورت یا اس کا ولی یا فضولی اُسی مجلس میں قبول بھی کر لے ورنہ کفالت صحیح نہ ہوگی اور عورت بالغہ ہو تو جس سے چاہے مطالبہ کرے شوہر سے یا ضامن سے اگر ضامن سے مطالبہ کیا اور اُس نے دیدیا تو ضامن شوہر سے وصول کرے اگر اُس کے حکم سے ضامن کی ہو اور اگر بطور خود ضامن ہو گیا تو نہیں لے سکتا اور اگر شوہر نابالغ ہے تو جب تک بالغ نہ ہو اُس سے مطالبہ نہیں کر سکتی اور اگر شوہر نابالغ کے باپ نے کفالت کی اور مہر دیدیا تو بیٹے سے نہیں وصول کر سکتا ہاں اگر ضامن ہونے کے وقت یہ شرط لگا دی تھی کہ وصول کر لے گا تو اب لے سکتا ہے (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** زید نے اپنی لڑکی کا نکاح عمرو سے دو ہزار مہر پر کیا یوں کہ ہزار میں دونگا اور ہزار عمرو پر اور عمرو نے قبول بھی کر لیا تو دونوں ہزار عمرو پر ہیں اور زید ہزار کا ضامن قرار دیا جائیگا اگر عورت نے اپنے باپ زید سے لے لئے تو زید عمرو سے وصول کر لے اور اگر عورت نے زید کے مرنے کے بعد اُس کے ترکہ میں سے ہزار لے لئے تو زید کے ورثہ عمرو سے وصول کریں (عالمگیری) **مسئلہ** شوہر کے باپ کے کہنے سے کسی اجنبی نے ضمانت کر لی پھر ادا کر دیے

پہلے باپ مرگیا تو عورت کو اختیار ہے شوہر سے لے یا اُس کے باپ کے ترکہ سے اگر ترکہ سے لیا تو باقی ورثہ شوہر سے وصول کریں (عالمگیری) **مسئلہ** نکاح کے وکیل نے مہر کی ضمانت کرلی اگر شوہر کے حکم سے ہے تو واپس لے سکتا ہے ورنہ نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** شوہر نابالغ محتاج ہے تو اُس کے باپ سے مہر کا مطالبہ نہیں ہوسکتا اور اگر مالدار ہے تو تو یہ مطالبہ ہوسکتا ہے کہ لڑکے کے مال سے مہر ادا کردے یہ نہیں کہ اپنے مال سے ادا کرے (درمختار) **مسئلہ** باپ نے بیٹے کا مہر ادا کردیا اور ضامن نہ تھا تو اگر دیتے وقت گواہ بنالیے کہ واپس لے لیگا تو لے سکتا ہے ورنہ نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** مہر تین قسم ہے معجّل کہ خلوت سے پہلے مہر دینا قرار پایا ہے اور مؤجّل جس کے لئے کوئی میعاد مقرر ہو اور مطلق جس میں نہ وہ ہو نہ یہ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کچھ حصہ معجّل ہو کچھ مؤجل یا مطلق یا کچھ مؤجل ہو کچھ مطلق یا کچھ معجّل اور کچھ مؤجّل اور کچھ مطلق۔ مہر معجّل وصول کرنے کے لئے عورت اپنے کو شوہر سے روک سکتی ہے یعنی یہ اختیار ہے کہ وطی و مقدمات وطی سے باز رکھے خواہ کل معجّل ہو یا بعض اور شوہر کو حلال نہیں کہ عورت کو مجبور کرے اگرچہ اس کے پیشتر عورت کی رضامندی سے وطی و خلوت ہوچکی ہو یعنی یہ حق عورت کو ہمیشہ حاصل ہے جب تک وصول نہ کرلے یوہیں اگر شوہر سفر میں لے جانا چاہتا ہے تو مہر معجّل وصول کرنے کے لئے جانے سے انکار کرسکتی ہے۔ یوہیں اگر مہر مطلق ہو اور وہاں کا عرف ہے کہ ایسے مہر میں کچھ قبل خلوت ادا کیا جاتا ہے تو اُس کے خاندان میں جتنا پیشتر ادا کرنے کا رواج ہے اُس کا حکم مہر معجّل کا ہے یعنی اُس کے وصول کرنے کیلئے وطی و سفر سے منع کرسکتی ہے اور اگر مہر مؤجل یعنی مساوی ہے اور میعاد مجہول ہے جب بھی فوراً دینا واجب ہے، ہاں اگر مؤجل ہے اور میعاد یہ ٹھہری کہ موت یا طلاق پر وصول کرنے کا حق ہے تو جبتک طلاق یا موت واقع نہ ہو وصول نہیں کرسکتی جیسے عموماً ہندوستان میں یہی رائج ہے کہ مہر مؤجل سے یہی سمجھتے ہیں (عالمگیری، درمختار) **مسئلہ** زوجہ نابالغہ ہے تو اُس کے باپ یا دادا کو اختیار ہے کہ مہر معجّل لینے کے لئے رخصت نہ کریں اور زوجہ خود اپنے کو شوہر کے قبضہ میں

نہیں دے سکتی اور نابالغہ کا مہر معجل لینے سے پہلے صرف باپ یا دادا رخصت کر سکتے ہیں ان کے سوا اور کسی ولی کو اختیار نہیں کہ رخصت کردے (ردالمحتار) **مسئلہ** عورت نے جب مہر معجل پالیا تو اب شوہر اُسے پردیس کو بھی لے جاسکتا ہے عورت کو اب انکار کا حق نہیں اور اگر مہر معجل میں ایک روپیہ بھی باقی ہے تو وطی و سفر سے باز رہ سکتی ہے۔ یو ہیں اگر عورت کا باپ مع اہل و عیال پردیس کو جانا چاہتا ہے اور اپنے ساتھ اپنی جوان لڑکی کو لے جانا چاہتا ہے جس کی شادی ہوچکی ہے اور شوہر نے مہر معجل ادا نہیں کیا ہے تو لے جاسکتا ہے اور مہر وصول ہوچکا ہے تو بغیر اجازت شوہر نہیں لے جاسکتا اگر مہر معجل کُل ادا ہوچکا ہے صرف ایک درہم باقی ہے تو لیجا سکتا ہے اور شوہر یہ چاہے کہ جو دیا ہے واپس کرے تو واپس نہیں لے سکتا (عالمگیری) **مسئلہ** نابالغہ کی رخصت ہوچکی ہو مگر مہر معجل وصول نہیں ہوا ہے تو اُس کا ولی روک سکتا ہے اور شوہر کچھ نہیں کرسکتا جبتک مہر معجل ادا نہ کرے (عالمگیری) **مسئلہ** باپ اگر لڑکی کا مہر شوہر سے وصول کرنا چاہتا ہے تو اسکی ضرورت نہیں کہ لڑکی بھی وہاں حاضر ہو پھر اگر شوہر لڑکی کے باپ سے رخصت کیلئے کہے اور لڑکی اپنے باپ کے گھر موجود ہو تو رخصت کردے اور اگر وہاں نہ ہو اور بھیجنے پر بھی قدرت نہ ہو تو مہر پر قبضہ کرنے کا بھی اُسے حق نہیں۔ اگر شوہر مہر دینے پر تیار ہے مگر یہ کہتا ہے کہ لڑکی کا باپ لڑکی کو نہیں دے گا خود لے لیگا تو قاضی حکم دے گا کہ لڑکی کا باپ ضامن دے کہ مہر لڑکی کے پاس پہنچ جائیگا اور شوہر کو حکم دے گا مہر ادا کرے (عالمگیری) **مسئلہ** مہر مؤجل یعنی میعادی تھا اور میعاد پوری ہوگئی تو عورت اپنے کو روک سکتی ہے یا بعض معجل تھا بعض میعادی اور میعاد پوری ہوگئی تو عورت اپنے کو روک سکتی ہے (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** اگر مہر مؤجل (جس کی میعاد موت یا طلاق تھی) یا مطلق تھا اور طلاق یا موت واقع ہوئی تو اب یہ بھی معجل ہوجائیگا یعنی فی الحال مطالبہ کرسکتی ہے اگرچہ طلاق رجعی ہو مگر رجعی میں رجوع کے بعد پھر مؤجل ہوگیا اور اگر مہر منجم ہے یعنی قسط بقسط ہو

کرے گی اور طلاق ہوئی تو اب بھی قسط ہی کے ساتھ لے گی (عالمگیری ردالمحتار) **مسئلہ** مہر معجل لینے کے لئے عورت اگر وطی سے انکار کرے تو اس کی وجہ سے نفقہ ساقط نہ ہوگا اور اس صورت میں بلا اجازت شوہر کے گھر سے باہر بلکہ سفر میں بھی جا سکتی ہے جبکہ ضرورت سے ہو اور اپنے میکے والوں سے ملنے کے لئے بھی بلا اجازت جا سکتی ہے اور جب مہر وصول کر لیا تو اب بلا اجازت نہیں جا سکتی مگر صرف ماں باپ کی ملاقات کو ہر ہفتہ میں ایک بار دن بھر کے لئے جا سکتی ہے اور محارم کے یہاں سال بھر میں ایک بار اور محارم کے سوا اور رشتہ داروں یا غیروں کے یہاں غمی یا شادی کی کسی تقریب میں نہیں جا سکتی نہ شوہر ان موقعوں پر جانے کی اجازت دے اگر اجازت دی تو دونوں گنہگار ہوئے۔ (درمختار) **مسئلہ** مہر میں اختلاف ہو تو اس کی چند صورتیں ہیں ایک یہ کہ نفس مہر میں اختلاف ہوا ایک کہتا ہے مہر بندھا تھا دوسرا کہتا ہے نکاح کے وقت مہر کا ذکر ہی نہ آیا تو جو کہتا ہے بندھا تھا گواہ پیش کرے نہ پیش کر سکے تو انکار کرنے والے کو حلف دیا جائے اگر حلف اٹھانے سے انکار کرے تو مدعی کا دعویٰ ثابت اور حلف اٹھالے تو مہر مثل واجب ہوگا یعنی جبکہ نکاح باقی ہو یا خلوت کے بعد طلاق ہوئی ہو اور اگر خلوت سے پہلے طلاق ہوئی تو کپڑے کا جوڑا واجب ہوگا اس کا حکم پیشتر بیان ہو چکا۔ دوسری صورت یہ کہ مقدار میں اختلاف ہو تو اگر مہر مثل اتنا ہے جتنا عورت بتاتی ہے یا زائد تو عورت کی بات قسم کے ساتھ مانی جائے اور اگر مہر مثل شوہر کے کہنے کے مطابق ہے یا کم تو قسم کے ساتھ شوہر کی بات مانی جائے اور اگر کسی نے گواہ پیش کئے تو اس کا قول مانا جائے مہر مثل کچھ بھی ہو تو اگر دونوں نے پیش کئے تو جس کا قول مہر مثل کے خلاف ہے اس کے گواہ مقبول ہیں اور اگر مہر مثل دونوں دعووں کے درمیان ہے مثلاً زوج کا دعوے ایک ہزار کا ہے اور عورت کا دو ہزار کا اور مہر مثل ڈیڑھ ہزار ہے تو دونوں کو قسم دیں گے جو قسم کھا جائے اس کا قول معتبر ہے

مہر میں اختلاف کا حکم

یا جو گواہ پیش کرے اُس کا قول مانا جائے اور اگر دونوں قسم کھا جائیں یا دونوں گواہ پیش کریں تو مہر مثل پر فیصلہ ہوگا یہ تفصیل اُس وقت ہے کہ نکاح باقی ہو دخول ہوا ہو یا نہیں یا دونوں میں ایک مرچکا ہو یوہیں اُس صورت میں کہ دخول کے بعد طلاق دے دی ہو اور اگر قبل دخول طلاق دی ہو تو متعہ مثل (یعنی جوڑا) جس کے قول کے موافق ہو قسم کے ساتھ اُن کا قول معتبر ہے اور اگر متعہ مثل دونوں کے درمیان ہو تو دونوں پر حلف رکھیں جو حلف اُٹھانے اُسکی بات معتبر ہے اور دونوں اُٹھالیں تو متعہ مثل دیں گے اور اگر کوئی گواہ پیش کرے تو اُسکا قول معتبر ہے اور دونوں نے پیش کئے تو جسکا قول متعہ مثل کے خلاف ہے وہ معتبر ہے اور اگر دونوں کا انتقال ہو چکا اور دونوں کے ورثہ میں اختلاف ہو تو مقدار میں زوج کے ورثہ کا قول مانا جائے اور نفس مہر میں اختلاف ہوا کہ مقرر ہوا تھا یا نہیں تو مہر مثل پر فیصلہ کرینگے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** شوہر اگر کابین نامہ لکھنے سے انکار کرے تو مجبور نہ کیا جائے اور اگر مہر روپے کا باندھا گیا اور کابین نامہ میں اشرفیاں لکھی گئیں تو شوہر پر روپے واجب ہیں مگر قاضی اشرفیاں دلوائے گا جبکہ اُسے علم نہ ہو کہ روپے کا مہر بندھا تھا (عالمگیری) **مسئلہ** شوہر نے کوئی چیز عورت کے یہاں بھیجی اگر یہ کہہ دیا کہ ہدیہ ہے تو اب نہیں کہہ سکتا کہ وہ مہر میں تھی اور اگر کچھ نہ کہا تھا اور اب کہتا ہے کہ مہر میں بھیجی اور عورت کہتی ہے کہ ہدیہ ہے اور وہ چیز کھانے کی قسم سے ہے مثلاً روٹی۔ گوشت۔ حلوا۔ مٹھائی وغیرہ تو عورت سے قسم لے کر اُس کا قول مانا جائے اور اگر کھانے کی قسم سے نہیں یعنی باقی رہنے والی چیز ہو مثلاً کپڑے بکری گھی شہد وغیرہا تو شوہر کو حلف دیا جائے قسم کھالے تو اس کی بات مانیں اور عورت کو اختیار ہوگا کہ اگر وہ چیز از قسم مہر نہیں اور باقی ہے تو واپس دے اور اپنا مہر وصول کرے (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** شوہر نے عورت کے یہاں کوئی چیز بھیجی اور عورت کے باپ نے شوہر کے یہاں کچھ بھیجا شوہر کہتا ہے وہ چیز میں نے مہر میں بھیجی تھی تو قسم کے ساتھ اُس کا قول مان لیا جائے گا اور عورت کو اختیار ہوگا کہ وہ شے واپس کرے یا مہر میں محسوب کرے

شوہر کا عورت کے یہاں کچھ بھیجنا

اور عورت کے باپ نے جو بھیجا تھا اگر وہ شے ہلاک ہوگئی تو کچھ واپس نہیں لے سکتا اور موجود ہے تو واپس لے سکتا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** جس لڑکی سے منگنی ہوئی اُس کے پاس لڑکے کے یہاں سے شکر اور میوے وغیرہ آئے پھر کسی وجہ سے نکاح نہ ہوا تو اگر وہ چیزیں تقسیم ہوگئیں اور بھیجنے والے نے تقسیم کی اجازت بھی دیدی تھی تو واپس نہیں لے سکتا ورنہ واپس لے سکتا ہے (عالمگیری) تقسیم کی اجازت صراحۃً ہو یا عرفاً مثلاً ہندوستان میں اس موقع پر ایسی چیزیں اسی لئے بھیجتے ہیں کہ لڑکی والا اپنے کنبہ اور رشتہ داروں میں بانٹے گا یہ چیزیں اسلئے نہیں ہوتیں کہ رکھ لیگا یا خود کھا جائیگا **مسئلہ** شوہر نے عورت کے یہاں عیدی بھیجی پھر یہ کہتا ہے کہ وہ روپے مہر میں بھیجے تھے اُس کا قول نہیں مانا جائیگا (عالمگیری) **مسئلہ** عورت مرگئی شوہر نے گائے بکری وغیرہ کوئی جانور بھیجا کہ ذبح کر کے تیجہ میں کھلایا جائے اور اُس کی قیمت نہیں بتائی تھی تو نہیں لے سکتا اور قیمت بتادی تھی تو لے سکتا ہے اور اگر اختلاف ہو وہ کہتا ہے کہ بتادی تھی اور لڑکی والا کہتا ہے کہ نہیں بتائی تھی تو اگر لڑکی والا قسم کھالے تو اس کی بات مان لی جاویگی (عالمگیری) **مسئلہ** کوئی عورت عدت میں تھی اُسے خرچ دیتا رہا اس اُمید پر کہ بعد عدت اُس سے نکاح کریگا اگر نکاح ہوگیا تو جو کچھ خرچ کیا ہے واپس نہیں لے سکتا اور عورت نے نکاح سے انکار کردیا تو جو اُسے بطور تملیک دیا ہے واپس لے سکتا ہے اور جو بطور اباحت دیا ہے مثلاً اس کے یہاں کھانا کھاتی رہی تو یہ واپس نہیں لے سکتا (تنویر) **مسئلہ** لڑکی کو جو کچھ جہیز میں دیا ہے وہ واپس نہیں لے سکتا اور ورثہ کو بھی اختیار نہیں جبکہ مرض الموت میں نہ دیا ہو یوہیں جو کچھ سامان نابالغہ لڑکی کے لئے خریدا اگرچہ ابھی نہ دیا ہو یا مرض الموت میں دیا اُس کی مالک بھی تنہا لڑکی ہے (درمختار) **مسئلہ** لڑکی والوں نے نکاح یا رخصت کے وقت شوہر سے کچھ لیا ہو یعنی بغیر لئے نکاح یا رخصت سے انکار کرتے ہوں اور شوہر نے دیکر نکاح یا رخصت کرائی تو شوہر اُس چیز کو واپس لے سکتا ہے

اور وہ نہ رہی تو اُس کی قیمت لے سکتا ہے کہ یہ رشوت ہے (بحر وغیرہ) رخصت کے وقت جو کپڑے بھیجے اگر بطور تملیک ہیں جیسے ہندوستان میں عموماً رواج ہے کہ ڈال بَری میں جوڑے بھیجے جاتے ہیں اور عرف یہی ہے کہ لڑکی کو مالک کر دیتے ہیں تو انھیں واپس نہیں لے سکتا اور تملیک نہ ہو تو لے سکتا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** لڑکی کو جہیز دیا پھر یہ کہتا ہے کہ میں نے بطور عاریت دیا ہے اور لڑکی یا اس کے مرنے کے بعد شوہر کہتا ہے کہ بطور تملیک دیا ہے تو اگر وہ چیز ایسی ہے کہ عموماً لوگ اُسے جہیز میں دیا کرتے ہیں تو لڑکی یا اُس کے شوہر کا قول مانا جائے اور اگر عموماً یہ بات نہ ہو بلکہ عاریت و تملیک دونوں طرح دی جاتی ہو تو اُس کے باپ یا ورثہ کا قول معتبر ہے (درمختار) **مسئلہ** جس صورت میں لڑکی کا قول معتبر ہے اگر اُس کے باپ نے گواہ پیش کئے جو اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ دیتے وقت اس نے کہہ دیا تھا کہ عاریت ہے تو گواہ مان لئے جائیں گے (عالمگیری) **مسئلہ** بالغہ لڑکی کا نکاح کر دیا اور جہیز کے اسباب بھی معین کر دیے مگر ابھی دیے نہیں اور وہ عقد فسخ ہو گیا پھر دوسرے سے نکاح ہوا تو لڑکی اُس جہیز کا باپ سے مطالبہ نہیں کر سکتی (عالمگیری) **مسئلہ** لڑکی نے ماں باپ کے مال اور اپنی دستکاری سے کوئی چیز جہیز کے لئے تیار کی اور اُس کی ماں مر گئی باپ نے وہ چیز جہیز میں دیدی تو اُس کے بھائیوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اُس چیز میں ماں کی طرف سے میراث کا دعویٰ کریں یونہیں اس کا باپ جو کپڑے لاتا رہا اُس میں سے یہ اپنے جہیز کے لئے بنا کر رکھتی رہی اور بہت کچھ جمع کر لیا اور باپ مر گیا تو یہ اسباب سب لڑکی کا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** ماں نے بیٹی کے لئے اُس کے باپ کے مال سے جہیز تیار کیا یا اُس کا کچھ اسباب جہیز میں دیدیا اور اُسے علم ہوا اور خاموش رہا اور لڑکی رخصت کر دی گئی تو اب باپ اُس جہیز کو لڑکی سے واپس نہیں لے سکتا (تنویر الابصار) **مسئلہ** جس گھر میں زن و شو رہتے ہیں اُس میں کچھ اسباب ہے (یا) جہیز کا ہر ایک مدعی ہے تو اگر وہ ایسی شے ہے جو عورتیں برتتی ہیں مثلاً دوپٹہ سنگاردان خاص عورتوں کے پہننے کے کپڑے تو ایسی چیز عورت کو دی جائیگی

ہاں اگر شوہر ثبوت دے کہ یہ چیز اُس کی ہے تو اُسے دیدیں گے اور اگر وہ خاص مردوں کے برتنے کی ہے مثلاً ٹوپی عمامہ انگرکھا اور ہتھیار وغیرہ تو ایسی چیز مرد کو دیں گے مگر جب عورت گواہ سے اپنی ملک ثابت کرے تو اُسے دینگے اور اگر دونوں کے کام کی وہ چیز ہو مثلاً بچھونا تو یہ بھی مرد ہی کو دیں مگر جب عورت گواہ پیش کرے تو اُسے دیدیں اور اگر ان دونوں میں ایک کا انتقال ہوچکا ہے اس کے ورثہ اور اُس میں اختلاف ہوا جب بھی وہی تفصیل ہے مگر جو چیز دونوں کے برتنے کی ہو وہ اُسے دیں جو زندہ ہے وارث کو نہیں اور اگر مکان میں مال تجارت ہے اور مشہور ہے کہ وہ شخص اُس چیز کی تجارت کرتا تھا تو مرد کو دیں (عالمگیری)

مسئلہ جو چیز مسلمان کے نکاح میں مہر ہوسکتی ہے وہ کافر کے نکاح میں بھی ہوسکتی ہے اور جو مسلمان کے نکاح میں مہر نہیں ہوسکتی کافر کے نکاح میں بھی نہیں ہوسکتی سوا شراب و خنزیر کے کہ یہ کافر کے مہر میں ہوسکتے ہیں مسلمان کے نہیں (عامۂ کتب) **مسئلہ** کافر کا نکاح بغیر مہر کے ہوا یعنی مہر کا ذکر نہ آیا یا کہا کہ مہر نہیں دیا جائے گا یا مُردار کا مہر باندھا اور یہ اُن کے مذہب میں جائز بھی ہو یعنی ان صورتوں میں اُن کے یہاں مہر مثل کا حکم نہ دیا جاتا ہو تو ان صورتوں میں عورت کو مہر نہ ملے گا اگرچہ وطی ہوچکی ہو یا قبل وطی طلاق ہوگئی ہو یا شوہر مرگیا ہو اگرچہ وہ دونوں اب مسلمان ہوگئے یا مسلمانوں کے پاس اس کا مقدمہ پیش کیا ہو ہاں باقی احکام نکاح ثابت ہوں گے مثلاً وجوب نفقہ۔ وقوع طلاق۔ عدت۔ نسب خیار بلوغ وغیرہ وغیرہ (درمختار) **مسئلہ** نابالغ نے بغیر اجازت ولی نکاح کیا اور وطی بھی کر لی پھر ولی نے رد کردیا تو مہر لازم نہیں (خانیہ) **مسئلہ** نابالغہ کے باپ کو حق ہے کہ اپنی لڑکی کا مہر معجل شوہر سے طلب کرے اور لڑکی قابل جماع ہے تو شوہر رخصت کرا سکتا ہے اور اس کے لئے کسی سن کی تخصیص نہیں اور اگر اس قابل نہیں اگرچہ بالغہ ہو تو رخصت پر جبر نہیں کیا جاسکتا

(درمختار ردالمحتار)

لونڈی غلام کے نکاح کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (پ۵ سورۃ النساء ۲۵) اور تم میں قدرت نہ ہونیکے سبب جسکے نکاح میں آزاد عورتیں مسلمان نہ ہوں تو اُس سے نکاح کرے جس کو تمھارے ہاتھ مالک ہیں ایمان والی باندیاں اور اللہ تمھارے ایمان کو خوب جانتا ہے تم میں ایک دوسرے سے ہے تو اُن سے نکاح کرو اُن کے مالکوں کی اجازت سے اور حسب دستور اُن کے مہر انھیں دو امام احمد وابوداؤد و ترمذی وحاکم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام بغیر مولیٰ کی اجازت کے نکاح کرے وہ زانی ہے ابوداود ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور نے فرمایا جب غلام نے بغیر اجازت مولیٰ کے نکاح کیا تو اُس کا نکاح باطل ہے امام شافعی و بیہقی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انھوں نے فرمایا غلام دو عورتوں سے نکاح کرسکتا ہے زیادہ نہیں

مسئلہ لونڈی غلام نے اگر خود نکاح کرلیا یا ان کا نکاح کسی اور نے کردیا تو یہ نکاح مولیٰ کی اجازت پر موقوف ہے جائز کردیگا نافذ ہوجائے گا رد کردیگا باطل ہوجائے گا پھر اگر وطی بھی ہوچکی اور مولیٰ نے رد کردیا تو جب تک آزاد نہ ہو لونڈی اپنا مہر طلب نہیں کرسکتی نہ غلام سے مطالبہ ہوسکتا ہے اور اگر وطی نہ ہوئی جب تو مہر واجب ہی نہ ہوا (درمختار ردالمحتار) یہاں مولیٰ سے مراد وہ ہے جسے اُس کے نکاح کی ولایت حاصل ہو مثلاً مالک نابالغ ہو تو اُس کا باپ یا دادا یا قاضی یا وصی اور لونڈی غلام سے مراد عام ہیں مدبرہ مکاتب ماذون ام ولد یا وہ جس کا کچھ حصہ آزاد ہوچکا سب کو شامل ہے (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ مکاتب اپنی لونڈی کا نکاح اپنے اذن سے کرسکتا ہے اور اپنا یا اپنے

غلام کا نہیں کر سکتا اور ماذون غلام لونڈی کا بھی نہیں کر سکتا (ردالمحتار) **مسئلہ** مولیٰ کی اجازت سے غلام نے نکاح کیا تو مہر و نفقہ خود غلام پر واجب ہے مولیٰ پر نہیں اور مر گیا تو مہر و نفقہ دونوں ساقط اور غلام خالص مہر و نفقہ کے سبب بیچ ڈالا جائیگا اور مدبر و مکاتب نہ بیچے جائیں بلکہ انھیں حکم دیا جائے کہ کما کر ادا کرتے رہیں ہاں مکاتب اگر بدل کتابت سے عاجز ہو تو اب مکاتب نہ رہے گا اور مہر و نفقہ میں بیچا جائے گا اور غلام کی بیع اُس کا مولیٰ کرے اگر وہ انکار کرے تو اُس کے سامنے قاضی بیع کر دے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جن داموں کو فروخت ہو رہا ہے مولیٰ اپنے پاس سے اُتنے دام دے دے اور فروخت نہ ہونے دے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** مہر میں فروخت ہوا مگر وہ دام ادائے مہر کے لئے کافی نہ ہوں تو اب دوبارہ فروخت نہ کیا جائے بلکہ بقیہ مہر بعد آزادی طلب کر سکتی ہے اور اگر خود اُسی عورت کے ہاتھ بیچا گیا تو بقیہ مہر ساقط ہو گیا اور نفقہ میں بیچا گیا اور اُن داموں سے نفقہ ادا نہ ہوا تو باقی بعد عتق لے سکتی ہے اور بیع کے بعد پھر اور نفقہ واجب ہوا تو دوبارہ بیع ہو اس میں بھی اگر کچھ باقی رہا تو بعد آزادی لے گی یا پھر جدید نفقہ میں بیع ہو سکتی ہے اور بقیہ میں نہیں (درمختار) **مسئلہ** کسی نے اپنے غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کر دیا تو اصح یہ ہے کہ مہر واجب ہی نہ ہوا یعنی جب کنیز ماذونہ مدیونہ نہ ہو ورنہ مہر میں بیچا جائے گا (درمختار) **مسئلہ** غلام کا نکاح اُس کے مولے نے کر دیا پھر فروخت کر ڈالا تو مہر غلام کی گردن سے وابستہ ہے یعنی عورت جب چاہے اُسے فروخت کرا کر مہر وصول کرے اور عورت کو یہ بھی اختیار ہے کہ پہلی بیع فسخ کرا دے (درمختار) **مسئلہ** مولیٰ کو اپنے غلام اور لونڈی پر جبری ولایت ہے یعنی جس سے چاہے نکاح کر دے ان کو منع کا کوئی حق نہیں مگر مکاتب و مکاتبہ کا نکاح بغیر اجازت نہیں کر سکتا اگرچہ نابالغ ہوں کر دے گا تو ان کی اجازت پر موقوف رہے گا اور اگر نابالغ مکاتب و مکاتبہ نے بدل کتابت ادا کر دیا اور آزاد ہو گئے تو اب مولیٰ کی اجازت

پر موقوف ہے جبکہ اور کوئی عصبہ نہ ہو کہ یہ بوجہ نابالغی اجازت کے اہل نہیں اور اگر بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوئے تو مکاتب غلام کا نکاح اجازت مولی پر موقوف ہے اور مکاتبہ کا باطل (عالمگیری) **مسئلہ** غلام نے بغیر اذن مولے نکاح کیا اب مولی سے اجازت مانگی اُس نے کہا طلاق رجعی دیدے تو اجازت ہوگئی اور پہلا نکاح صحیح ہوگیا اور کہا طلاق دیدے یا اُسے علیحدہ کردے تو یہ اجازت نہیں بلکہ پہلا نکاح رد ہوگیا (درمختار) **مسئلہ** مولی سے نکاح کی اجازت لی اور نکاح فاسد کیا تو اجازت ختم ہوگئی یعنی پھر نکاح صحیح کرنا چاہے تو دوبارہ اجازت لینی ہوگی اور نکاح فاسد میں وطی کر لی ہے تو مہر غلام پر واجب یعنی غلام مہر میں بیچا جاسکتا ہے اور اگر اجازت دینے میں مولی نے نکاح صحیح کی نیت کی تھی تو اُس کی نیت کا اعتبار ہوگا اور نکاح فاسد کی اجازت دی تو یہی نکاح صحیح کی بھی اجازت ہے بخلاف وکیل کہ اُس نے اگر پہلی صورت میں نکاح فاسد کردیا تو ابھی وکالت ختم نہ ہوئی دوبارہ صحیح نکاح کرسکتا ہے اور اگر اُسے نکاح فاسد کا وکیل بنایا ہے تو نکاح صحیح کا وکیل نہیں (درمختار) **مسئلہ** غلام کو نکاح کی اجازت دی تھی اُس نے ایک عقد میں دو عورتوں سے نکاح کیا تو کسی کا نہ ہوا ہاں اگر اجازت ایسے لفظوں سے دی جن سے تعمیم سمجھی جاتی ہے تو ہو جائے گی (عالمگیری) **مسئلہ** کسی نے اپنی لڑکی کا نکاح اپنے مکاتب سے کردیا پھر مر گیا تو نکاح فاسد نہ ہوگا ہاں اگر مکاتب بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز آیا تو اب فاسد ہو جائے گا کہ لڑکی اُس کی مالکہ ہوگئی (درمختار) **مسئلہ** مکاتب یا مکاتبہ نے نکاح کیا اور مولی مر گیا تو وارث کی اجازت سے صحیح ہو جائے گا (عالمگیری) **مسئلہ** لونڈی کا نکاح ہوا تو جو کچھ مہر ہے مولی کو ملے گا خواہ عقد سے مہر واجب ہوا ہو یا دخول سے مثلاً نکاح فاسد کہ اس میں نفس نکاح سے مہر واجب نہیں ہوتا مگر مکاتبہ یا جس کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہے کہ اُن کا مہر اُنھیں کو ملے گا مولی کو نہیں کنیز کا نکاح کردیا

تھا پھر آزاد کر دیا اب اُس کے شوہر نے مہر میں کچھ اضافہ کیا تو یہ بھی مولیٰ ہی کو ملیگا (عالمگیری)
مسئلہ بغیر اجازت مولیٰ نکاح کیا اور اجازت سے پہلے طلاق دے دی تو اگرچہ یہ
طلاق نہیں مگر اب مولیٰ کی اجازت سے بھی جائز نہ ہوگا (عالمگیری) **مسئلہ** کنیز نے
بغیر اذن نکاح کیا تھا اور مولیٰ نے اُسے بیچ ڈالا اور وطی ہو چکی ہے تو مشتری کی اجازت
سے صحیح ہو جائے گا ورنہ نہیں اور اگر مشتری ایسا شخص ہو کہ اُس کنیز سے وطی اس کے
لئے حلال نہ ہو تو اگرچہ وطی نہ ہوئی اجازت دے سکتا ہے۔ یونہی غلام نے بغیر اذن
نکاح کیا تھا مولیٰ نے اُسے بیچ ڈالا اور مشتری نے جائز کر دیا یا مولےٰ مرگیا اور وارث نے
جائز کر دیا ہوگیا اور آزاد کر دیا گیا تو خود صحیح ہو گیا اجازت کی حاجت ہی نہ رہی
(عالمگیری) **مسئلہ** لونڈی نے بغیر اجازت نکاح کیا تھا اور مولےٰ نے اجازت دیدی
تو مہر مولیٰ کو ملیگا اگرچہ اجازت کے بعد آزاد کر دیا ہو اگرچہ آزادی کے بعد صحبت ہوئی
ہو اور اگر مولیٰ نے اجازت سے پہلے آزاد کر دیا اور وہ بالغہ ہے تو نکاح جائز ہو گیا پھر اگر
آزادی سے پہلے وطی ہو چکی ہے تو مہر مولیٰ کو ملے گا ورنہ لونڈی کو اور اگر نابالغہ ہے تو
آزادی کے بعد بھی اجازت مولیٰ پر موقوف ہے جبکہ کوئی اور عصبہ نہ ہو ورنہ اُس کی اجازت پر
(عالمگیری) **مسئلہ** بغیر گواہوں کے نکاح ہوا اور مولیٰ نے گواہوں کے سامنے جائز کیا تو نکاح صحیح نہ ہوا
(عالمگیری) **مسئلہ** باپ یا وصی نے نابالغ کی کنیز کا نکاح اُسکے غلام سے کیا تو صحیح نہ ہوا (عالمگیری) **مسئلہ**
لونڈی نے بغیر اجازت مولیٰ نکاح کیا اُس کے بعد مولیٰ نے وطی کی یا شہوت سے بوسہ لیا تو نکاح
فسخ ہو گیا مولیٰ کو نکاح کا علم ہو یا نہ ہو (عالمگیری) **مسئلہ** کنیز خریدی اور قبضہ سے پہلے اُس کا
نکاح کر دیا تو اگر بیع تمام ہو گئی نکاح ہو گیا اور بیع فسخ ہو گئی تو نکاح بھی باطل (عالمگیری) **مسئلہ**
باپ کی کنیز کا بیٹے نے نکاح کر لیا پھر باپ مرگیا تو اب یہ نکاح بیٹے کی اجازت پر موقوف
ہے رد کر دیگا تو رد ہو جائیگا اور اگر بیٹے نے باپ کے مرنے کے بعد اپنا نکاح اُس کی کنیز سے کیا تو صحیح
نہ ہوا (عالمگیری) **مسئلہ** مکاتب نے اپنی زوجہ کو خریدا تو نکاح فاسد نہ ہوا اور اگر طلاق بائن دیدی پھر نکاح کرنا

چاہے تو بغیر اجازت نہیں کر سکتا (عالمگیری) **مسئلہ** لونڈی کا نکاح کر دیا تو مولیٰ پر یہ واجب نہیں کہ اُسے شوہر کے حوالے کر دے اور خدمت نہ لے (اور اس کو بتویہ کہتے ہیں) ہاں اگر شوہر کے پاس آتی جاتی ہے اور مولیٰ کی خدمت بھی کرتی ہے تو یوں کر سکتی ہے اور شوہر کو موقع ملے تو وطی کر سکتا ہے اور اگر شوہر نے مہر ادا کر دیا ہے تو مولےٰ پر یہ ضرور ہے کہ اتنا کہہ دے اگر تجھے موقع ملے تو وطی کر سکتا ہے اور اگر عقد میں بتویہ کی شرط تھی جب بھی مولیٰ پر واجب نہیں (درمختار) **مسئلہ** اگر کنیز کو اُس کے شوہر کے حوالے کر دیا جب بھی مولےٰ کو اختیار ہے جب چاہے اُس سے خدمت لے اور زمانہ بتویہ میں نفقہ اور رہنے کو مکان شوہر کے ذمہ ہے اور اگر مولیٰ واپس لے تو مولیٰ پر ہے شوہر سے ساقط ہو گیا اور اگر خود کسی وقت اپنے آقا کا کام کر جاتی ہے مولیٰ نے حکم نہیں دیا ہے تو نفقہ وغیرہ شوہر ہی پر ہے یونہی اگر مولیٰ دن میں کام لیتا ہے مگر رات کو شوہر کے مکان پر بھیجدیتا ہے جب بھی نفقہ شوہر پر ہے (درمختار) **مسئلہ** زمانہ بتویہ میں طلاق بائن دی تو نفقہ وغیرہ شوہر کے ذمہ ہے اور واپس لینے کے بعد دی تو مولیٰ پر (عالمگیری) **مسئلہ** جس کنیز کا نکاح کر دیا اُسے سفر میں لے جانا چاہتا ہے تو مطلقاً اُسے اختیار ہے اگرچہ شوہر منع کرے بلکہ اگرچہ شوہر نے پورا مہر دے دیا ہو (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** جس کنیز سے وطی کرتا ہے اب اُس کا نکاح کرنا چاہتا ہے تو استبرا واجب ہے اگر نکاح کر دیا اور چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو بچہ مولیٰ کا قرار دیا جائیگا یعنی جبکہ وہ کنیز ام ولد ہو اور مولیٰ نے انکار نہ کیا ہو اور ام ولد نہ ہو تو وہ بچہ مولیٰ کا اُس وقت ہے جب اُس نے دعویٰ کیا ہو اور اگر لاعلمی میں نکاح کیا تو ہر صورت نکاح فاسد ہے شوہر نے وطی کی ہے تو مہر واجب ہے ورنہ نہیں اور دوا نستہ نکاح کر دیا تو نکاح ہو جائے گا (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** کنیز کا نکاح کر دیا تو اُس سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ آزاد نہیں مگر جب کہ نکاح میں آزادی کی شرط لگا دی ہو تو اس نکاح سے جتنی اولادیں پیدا ہونگی آزاد ہیں اور اگر طلاق دے کر پھر نکاح کیا تو

اس نکاح ثانی کی اولاد آزاد نہیں (درمختار) **مسئلہ** کنیز کا نکاح کردیا اور وطی سے پہلے مولے نے اُس کو مار ڈالا اگرچہ خطاً قتل واقع ہوا تو مہر ساقط ہوگیا جب کہ وہ مولی عاقل بالغ ہو اور اگر لونڈی نے خودکشی کی یا مرتدہ ہوگئی یا اُس نے اپنے شوہر کے بیٹے کا بشہوت بوسہ لیا یا شوہر کی وطی کے بعد مولی نے قتل کیا تو ان صورتوں میں مہر ساقط نہیں (درمختار) **مسئلہ** وطی کرنے میں اگر انزال باہر کرنا چاہتا ہے تو اس میں اجازت کی ضرورت ہے اگر عورت حُرّہ یا مکاتبہ ہے تو خود اس کی اجازت سے اور کنیز بالغہ ہے تو مولی کی اجازت سے اور اپنی کنیز سے وطی کی تو اصلاً اجازت کی حاجت نہیں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** کنیز جو کسی کے نکاح میں ہے اگرچہ اُس کا شوہر آزاد ہو جب وہ آزاد ہوگی تو اُسے اختیار ہے چاہے اپنے نفس کو اختیار کرے تو نکاح فسخ ہو جائے گا اور وطی نہ ہوئی ہو تو مہر بھی نہیں اور چاہے شوہر کو اختیار کرے تو نکاح برقرار رہے گا اور نابالغہ ہے تو وقت بلوغ اُسے یہ اختیار ہوگا کہ اپنے نفس کو اختیار کرے یا شوہر کو (درمختار) **مسئلہ** خیار عتق سے نکاح فسخ ہونا حکم قاضی پر موقوف نہیں اور اگر آزادی کی خبر سُن کر ساکت رہی تو خیار باطل نہ ہوگا جبتک کوئی فعل ایسا نہ پایا جائے جس سے نکاح کا اختیار کرنا سمجھا جائے اور مجلس سے اٹھ کھڑی ہوئی تو اب اختیار نہ رہا اور اگر اب یہ کہتی ہے کہ مجھے یہ مسئلہ معلوم نہ تھا کہ آزادی کے بعد اختیار ملتا ہے تو اُس کا یہ جہل عذر قرار دیا جائے گا لہٰذا مسئلہ معلوم ہونے کے بعد اپنے نفس کو اختیار کیا نکاح فسخ ہوگیا اور یہ اختیار صرف باندی کے لئے ہے غلام کو نہیں اور خیار بلوغ یعنی نابالغ کا نکاح اگر اُس کے باپ دادا کے سوا کسی اور ولی نے کیا ہو تو وقت بلوغ اُسے فسخ نکاح کا اختیار ملتا ہے مگر خیار بلوغ سے نکاح فسخ ہونا حکم قاضی پر موقوف ہے اور بالغ ہوتے وقت اگر سکوت کیا تو خیار جاتا رہا جبکہ نکاح کا علم ہو اور یہ آخر مجلس تک نہیں ہوتا بلکہ فوراً فسخ کرے تو فسخ ہوگا ورنہ نہیں اور اس میں جہل عذر نہیں اور خیار بلوغ عورت و مرد دونوں کیلئے حاصل (خانیہ وغیرہ) **مسئلہ** نکاح کنیز کی خوشی سے ہوا تھا جب بھی خیار عتق اُسے حاصل ہے اور اگر بغیر اجازت

مولیٰ نکاح کیا تھا اور مولے نے نہ اجازت دی نہ رد کیا اور آزاد کردیا تو نکاح صحیح ہوگیا اور خیار عتق نہیں ہے (درمختار) **مسئلہ** بیٹے کی کنیز سے نکاح کیا اور اُس سے اولاد ہوئی تو یہ اولاد اپنے بھائی کی طرف سے آزاد ہے مگر وہ کنیز ام ولد نہ ہوئی یونہیں اگر باپ کی کنیز سے نکاح کیا تو اولاد باپ کی طرف سے آزاد ہوگی اور کنیز ام ولد نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** بیٹے کی باندی سے وطی کی اور اولاد نہ ہوئی تو عقر واجب ہے اور وطی حرام ہے اور عقر یہ ہے کہ صرف باعتبار جمال جو اس کی مثل کا مہر ہونا چاہیئے وہ دینا ہوگا اور اولاد ہوئی اور باپ نے اُس کا دعویٰ بھی کیا اور وہ باپ حر مسلم عاقل ہو تو نسب ثابت ہو جائے گی بشرطیکہ وقت وطی سے وقت دعویٰ تک لڑکا اس کنیز کا مالک رہے اور کنیز باپ کی ام ولد ہو جائے گی اور اولاد آزاد اور باپ کنیز کی قیمت لڑکے کو دے عقر اور اولاد کی قیمت نہیں اور اگر اس درمیان میں لڑکے نے اُس کنیز کو اپنے بھائی کے ہاتھ بیچ ڈالا جب بھی نسب ثابت ہوگا اور یہی احکام ہونگے لڑکے نے اپنی ام ولد کی اولاد کی نفی کردی یعنی یہ کہ یہ میری نہیں اور باپ نے دعویٰ کیا کہ یہ میری اولاد ہے یا لڑکے کی مدبرہ یا مکاتبہ کی اولاد کا باپ نے دعویٰ کیا تو ان سب صورتوں میں محض باپ کے دعوے کرنے سے نسب ثابت نہ ہوگا جبتک لڑکا باپ کی تصدیق نہ کرے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** دادا باپ کے حکم میں ہے جبکہ باپ مرچکا ہو یا کافر یا مجنون یا غلام ہو بشرطیکہ وقت علوق سے وقت دعویٰ تک دادا کو ولایت حاصل ہو (درمختار)

نکاحِ کافر کا بیان

زہری نے مرسلاً روایت کی کہ حضور کے زمانہ میں کچھ عورتیں اسلام لائیں اور اُن کے شوہر کافر تھے پھر جب شوہر بھی مسلمان ہوگئے تو اُسی پہلے نکاح کے ساتھ یہ عورتیں اُن کو واپس کی گئیں یعنی جدید نکاح نہ کیا گیا **مسئلہ** جس قسم کا نکاح مسلمانوں میں

جائز ہے اگر اُس طرح کافر نکاح کریں تو اُن کا نکاح بھی صحیح ہے مگر بعض اس قسم کے نکاح ہیں جو مسلمان کے لئے ناجائز اور کافر کرے تو ہو جائے گا اُس کی صورت یہ ہے کہ نکاح کی کوئی شرط مفقود ہو مثلاً بغیر گواہ نکاح ہوا یا عورت کافر کی عدت میں تھی اُس سے نکاح کیا مگر شرط یہ ہے کہ کفار ایسے نکاح کے جائز ہونے کے معتقد ہوں پھر ایسے نکاح کے بعد اگر دونوں مسلمان ہو گئے تو اُسی نکاح سابق پر باقی رکھے جائیں جدید نکاح کی حاجت نہیں یونہیں اگر قاضی کے پاس مقدمہ دائر کیا تو قاضی تفریق نہ کرے گا (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** کافر نے محارم سے نکاح کیا اگر ایسا نکاح اُن لوگوں میں جائز ہو تو نکاح کے لوازم نفقہ وغیرہ ثابت ہو جائیں گے مگر ایک دوسرے کا وارث نہ ہو گا اور اگر دونوں اسلام لائے یا ایک تو تفریق کر دی جائے گی یونہیں اگر قاضی یا کسی مسلمان کے پاس دونوں نے اس کا مقدمہ پیش کیا تو تفریق کر دے گا اور ایک نے کہا تو نہیں (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** دو بہنوں کے ساتھ ایک عقد میں نکاح کیا پھر ایک کو جُدا کر دیا پھر مسلمان ہوا تو جو باقی ہے اُس کا نکاح صحیح ہے اُسی نکاح پر برقرار رکھے جائیں اور جُدا نہ کیا ہو تو دونوں باطل اور اگر دو عقد کے ساتھ نکاح ہوا تو پہلی کا صحیح ہے دوسری کا باطل (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** کافر نے عورت کو تین طلاقیں دیدیں پھر اُس کے ساتھ بدستور رہتا رہا نہ اُس سے دوسرے نے نکاح کیا نہ اس نے دوبارہ نکاح کیا یا عورت نے خلع کرایا اور بعد خلع بغیر تجدید نکاح بدستور رہا کیا تو ان دونوں صورتوں میں قاضی تفریق کر دے گا اگرچہ نہ مسلمان ہوا نہ قاضی کے پاس مقدمہ آیا اور اگر تین طلاقیں دینے کے بعد عورت کا دوسرے سے نکاح نہ ہوا مگر اس شوہر نے تجدید نکاح کی تو تفریق نہ کی جائے (عالمگیری) **مسئلہ** کتابیہ سے مسلمان نے نکاح کیا تھا اور طلاق دے دی ہنوز عدت ختم نہ ہوئی تھی کہ اُس سے کسی کافر نے نکاح کیا تو تفریق کر دی جائے (درمختار) **مسئلہ** زوج و زوجہ دونوں کافر

غیر کتابی تھے اُن میں سے ایک مسلمان ہوا تو قاضی دوسرے پر اسلام پیش کرے اگر مسلمان ہوگیا فبہا اور انکار یا سکوت کیا تو تفریق کردے سکوت کی صورت میں احتیاط یہ ہے کہ تین بار پیش کرے یوہیں اگر کتابی کی عورت مسلمان ہوگئی تو مرد پر اسلام پیش کیا جائے اسلام قبول نہ کیا تو تفریق کردی جائے اور اگر دونوں کتابی ہیں اور مرد مسلمان ہوا تو عورت بدستور اُس کی زوجہ ہے (عامہ کتب) **مسئلہ** نابالغ لڑکا یا لڑکی سمجھدار ہوں تو ان کا بھی وہی حکم ہے اور ناسمجھ ہوں تو انتظار کیا جائے جب تمیز آجائے تو اسلام پیش کیا جائے اور اگر شوہر مجنون ہے تو اس کا انتظار نہ کیا جائے کہ ہوش میں آئے تو اُس پر اسلام پیش کریں بلکہ اس کے باپ ماں پر اسلام پیش کریں اُن میں جو کوئی مسلمان ہوجائے وہ مجنون اُس کا تابع ہے اور مسلمان قرار دیا جائیگا اور اگر کوئی مسلمان نہ ہُوا تو تفریق کردیں اور اگر اس کے والدین نہ ہوں تو قاضی کسی کو اُس کے باپ کا وصی قرار دے کر تفریق کردے یہ سب تفصیل جنون اصلی میں ہے اور اگر وہ پہلے مسلمان تھا تو وہ مسلمان ہی ہے اگرچہ اُس کے ماں باپ کافر ہوں۔ (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** شوہر مسلمان ہوگیا اور عورت مجوسیہ تھی اور یہودیہ یا نصرانیہ ہوگئی تو تفریق نہیں یوہیں اگر یہودیہ تھی اب نصرانیہ ہوگئی یا بالعکس تو بدستور زوجہ ہے یوہیں اگر مسلمان کی عورت نصرانیہ تھی یہودیہ ہوگئی یا یہودیہ تھی نصرانیہ ہوگئی تو بدستور اُس کی عورت ہے یوہیں اگر نصرانی کی عورت مجوسیہ ہوگئی تو وہ اُس کی عورت ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** یہ تمام صورتیں اُس وقت ہیں کہ دارالاسلام میں اسلام قبول کیا ہو اور اگر دارالحرب میں مسلمان ہوا تو عورت تین حیض گزرنے پر نکاح سے خارج ہوگئی اور حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے گزرنے پر کم عمر ہونے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو یا بڑھیا ہوگئی کہ حیض بند ہوگیا اور حاملہ ہو تو وضع حمل سے نکاح جاتا رہا اور یہ تین حیض یا تین مہینے عدت کے نہیں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** جو جگہ ایسی ہو کہ نہ دارالاسلام ہو نہ دارالحرب وہ دارالحرب کے حکم میں ہے (درمختار) اور اگر وہ جگہ دارالاسلام ہو مگر کافر کا تسلط ہو جیسے

آج کل ہندوستان تو اِس معاملہ میں یہ بھی دار الحرب کے حکم میں ہے یعنی تین حیض یا تین مہینے گزرنے پر نکاح سے باہر ہوگی **مسئلہ** ایک دار الاسلام میں آکر رہنے لگا دوسرا دار الحرب میں رہا جب بھی عورت نکاح سے باہر ہو جائے گی مثلاً مسلمان ہوکر یا ذمی بن کر دار الاسلام میں آیا یا یہاں آکر مسلمان یا ذمی ہوا یا قید کرکے دار الحرب سے دار الاسلام میں لایا گیا تو نکاح سے باہر ہوگئی اور اگر دونوں ایک ساتھ قید کرکے لائے گئے یا دونوں ایک ساتھ مسلمان یا ذمی بن کر وہاں سے آئے یا یہاں آکر مسلمان ہوئے یا ذمہ قبول کیا تو نکاح سے باہر نہ ہوئی یا حربی امن لیکر دار الاسلام میں آیا یا مسلمان یا ذمی دار الحرب کو امان لیکر گیا تو عورت نکاح سے باہر نہ ہوگی (درمختار) **مسئلہ** باغی کی حکومت سے نکل کر امام برحق کی حکومت میں آیا یا بالعکس تو نکاح پر کوئی اثر نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** مسلمان یا ذمی نے دار الحرب میں حربیہ کتابیہ سے نکاح کیا تھا وہ وہاں سے قید کرکے لائی گئی تو نکاح سے خارج نہ ہوئی یونہیں اگر وہ شوہر سے پہلے خود آئی جب بھی نکاح باقی ہے اور اگر شوہر پہلے آیا اور عورت بعد میں تو نکاح جاتا رہا (عالمگیری) **مسئلہ** ہجرت کرکے دار الاسلام میں آئی مسلمان ہوکر یا ذمی بن کر یا یہاں آکر مسلمان یا ذمیہ ہوئی تو اگر حاملہ نہ ہو تو فوراً نکاح کرسکتی ہے اور حاملہ ہو تو بعد وضع حمل مگر یہ وضع حمل اس کے لئے عدت نہیں (درمختار) **مسئلہ** کافر نے عورت اور اُس کی لڑکی دونوں سے نکاح کیا اب مسلمان ہوا اگر ایک عقد میں نکاح ہوا تو دونوں کا باطل اور علیحدہ علیحدہ نکاح کیا اور دخول کسی سے نہ ہوا تو پہلا نکاح صحیح ہے دوسرا باطل اور دونوں سے وطی کرلی ہے تو دونوں باطل اور اگر پہلے ایک سے نکاح ہوا اور دخول بھی ہوگیا اُس کے بعد دوسری سے نکاح کیا تو پہلا جائز دوسرا باطل اور اگر پہلی سے صحبت نہ کی مگر دوسری سے کی تو دونوں باطل مگر جبکہ پہلی عورت ماں ہو اور دوسری اُس کی بیٹی اور فقط اس دوسری سے وطی کی تو اس لڑکی سے پھر نکاح کرسکتا ہے اور

اس کی ماں سے نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** عورت مسلمان ہوئی اور شوہر پر اسلام پیش کیا گیا اُس نے اسلام لانے سے انکار یا سکوت کیا تو تفریق کی جائے گی اور یہ تفریق طلاق قرار دی جائے یعنی اگر بعد میں مسلمان ہوا اور اُسی عورت سے نکاح کیا تو اب دو ہی طلاق کا مالک رہے گا کہ منجملہ تین طلاقوں کے ایک پہلے ہو چکی ہے اور یہ طلاق بائن ہے اگرچہ دخول ہو چکا ہو یعنی اگر مسلمان ہو کر رجعت کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا بلکہ جدید نکاح کرنا ہوگا اور دخول ہو چکا ہو تو عورت پر عدت واجب ہے اور عدت کا نفقہ شوہر سے لے گی اور پورا مہر شوہر سے لے سکتی ہے اور قبل دخول ہو تو نصف مہر واجب ہوا اور عدت نہیں اور اگر شوہر مسلمان ہوا اور عورت نے انکار کیا تو تفریق فسخ نکاح ہے کہ عورت کی جانب سے طلاق نہیں ہو سکتی ہے پھر اگر وطی ہو چکی ہے تو پورا مہر لے سکتی ہے ورنہ کچھ نہیں (درمختار، بحر) **مسئلہ** زن و شو میں سے کوئی معاذ اللہ مرتد ہو گیا تو نکاح فوراً ٹوٹ گیا اور یہ فسخ ہے طلاق نہیں۔ عورت موطوءہ ہے تو مہر بہر حال پورا لے سکتی ہے اور غیر موطوءہ ہے تو اگر عورت مرتد ہوئی کچھ نہ پائے گی اور شوہر مرتد ہوا تو نصف مہر لے سکتی ہے اور عورت مرتدہ ہوئی اور زمانۂ عدت میں مر گئی اور شوہر مسلمان ہے تو ترکہ پائے گا (درمختار) **مسئلہ** دونوں ایک ساتھ مرتد ہو گئے پھر مسلمان ہوئے تو پہلا نکاح باقی رہا اور اگر دونوں میں ایک پہلے مسلمان ہوا پھر دوسرا تو نکاح جاتا رہا اور اگر یہ معلوم نہ ہو کہ پہلے کون مرتد ہوا تو دونوں کا مرتد ہونا ایک ساتھ قرار دیا جائے (عالمگیری) **مسئلہ** عورت مرتدہ ہو گئی تو اسلام لانے پر مجبور کی جائے یعنی اُسے قید میں رکھیں یہاں تک کہ مر جائے یا اسلام لائے اور جدید نکاح ہو تو مہر بہت تھوڑا رکھا جائے (درمختار) **مسئلہ** عورت نے زبان سے کلمۂ کفر جاری کیا تا کہ شوہر سے پیچھا چھوٹے یا اس لئے کہ دوسرا نکاح ہوگا تو اُس کا مہر بھی وصول کرے گی تو ہر قاضی کو اختیار ہے کہ کم سے کم مہر پر اسی شوہر کے ساتھ نکاح کر دے عورت راضی ہو

یا ناراض اور عورت کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ دوسرے سے نکاح کرے (عالمگیری) **مسئلہ** مسلمان کے نکاح میں کتابیہ عورت تھی اور مرتد ہوگیا یہ عورت بھی اُس کے نکاح سے باہر ہو گئی (عالمگیری) **مسئلہ** بچہ اپنے باپ ماں میں اُس کا تابع ہوگا جس کا دین بہتر ہو مثلاً اگر کوئی مسلمان ہوا تو اولاد مسلمان ہے ہاں اگر بچہ دارالحرب میں ہے اور اُس کا باپ دارالاسلام میں مسلمان ہوا تو اس صورت میں اس کا تابع نہ ہوگا اور اگر ایک کتابی ہے دوسرا مجوسی یا بُت پرست تو بچہ کتابی قرار دیا جائے (عامہ کتب) **مسئلہ** مسلمان کا کسی لڑکی سے نکاح ہوا اور اُس لڑکی کے والدین مسلمان تھے پھر مرتد ہوگئے تو وہ لڑکی نکاح سے باہر نہ ہوئی اور اگر لڑکی کے والدین مرتد ہوکر لڑکی کو لے کر دارالحرب کو چلے گئے تو اب باہر ہوگئی اور اگر اُس کے والدین میں سے کوئی حالت اسلام میں مرچکا ہے یا مرتد ہونے کی حالت میں مرا پھر دوسرا مرتد ہوکر لڑکی کو دارالحرب میں لے گیا تو باہر نہ ہوئی خلاصہ یہ کہ والدین کے مرتد ہونے سے چھوٹے بچے مرتد نہ ہوں گے جب تک دونوں مرتد ہوکر اُسے دارالحرب کو نہ لے جائیں نیز یہ کہ ایک مرگیا تو دوسرے کے تابع نہ ہونگے اگرچہ یہ مرتد ہوکر دارالحرب کو لیجائے اور تابع ہونے میں یہ شرط ہے کہ خود وہ بچہ اس قابل نہ ہو کہ اسلام وکفر میں تمیز نہ کرسکے اور سمجھوال ہے تو اسلام وکفر میں کسی کا تابع نہیں مجنون بھی بچہ ہی کے حکم میں ہے کہ وہ تابع قرار دیا جائے گا جب کہ جنون اصلی ہو اور بلوغ سے پہلے یا بعد بلوغ مسلمان تھا پھر مجنون ہوگیا تو کسی کا تابع نہیں بلکہ یہ مسلمان ہے۔ بوہرے کا بھی یہی حکم ہے کہ اصلی ہے تو تابع اور عارضی ہے تو نہیں (عالمگیری درمختار وغیرہما) **مسئلہ** بالغ ہو اور سمجھ بھی رکھتا ہو مگر اسلام سے واقف نہیں تو مسلمان نہیں یعنی جبکہ ایمان اجمالی بھی نہ ہو **مسئلہ** مرتد و مرتدہ کا نکاح کسی سے نہیں ہوسکتا نہ مسلمان سے نہ کافر سے نہ مرتدہ و مرتد سے (درمختار) **مسئلہ** زبان سے کلمۂ کفر نکلا اُس نے تجدید اسلام و تجدید نکاح کی اگر معاذاللہ کئی بار یہیں ہوا

جب بھی اُس سے حلالہ کی حاجت نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** نشہ والا جس کی عقل جاتی رہی اور زبان سے کلمۂ کفر نکلا تو عورت نکاح سے باہر نہ ہوئی (عالمگیری) مگر تجدید نکاح کی جائے۔

باری مقرر کرنے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے فَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا۔ اگر تمھیں خوف ہو کہ عدل نہ کروگے تو ایک ہی سے نکاح کرو یا وہ باندیاں جن کے تم مالک ہو یہ زیادہ قریب ہے، اس سے کہ تم سے ظلم نہ ہو۔ اور فرماتا ہے وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْۤا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔ تم سے ہرگز نہ ہوسکے گا کہ عورتوں کو برابر رکھو اگرچہ حرص کرو تو یہ تو نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ اور دوسری کو لٹکتی چھوڑ دو اور اگر نیکی اور پرہیزگاری کرو تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے **حدیث ۱** امام احمد و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی دو عورتیں ہوں اُن میں ایک کی طرف مائل ہو تو قیامت کے دن اس طرح حاضر ہوگا کہ اُس کا آدھا دھڑ مائل ہوگا۔ ترمذی اور حاکم کی روایت ہے کہ اگر دونوں میں عدل نہ کرے گا تو قیامت کے دن حاضر ہوگا اسطرح پر کہ آدھا دھڑ ساقط (بیکار) ہوگا **حدیث ۲**۔ ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان نے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باری میں عدل فرماتے اور کہتے الٰہی میں جس کا مالک ہوں اُس میں مَیں نے یہ تقسیم کردی اور جس کا مالک تو ہے میں مالک نہیں (یعنی محبت قلب) اُس میں ملامت نہ فرما **حدیث ۳**۔ صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک عدل کرنے والے اللہ کے نزدیک رحمٰن کی

دہنی طرف نور کے منبر پر ہونگے اور اُس کے دونوں ہاتھ دہنے ہیں۔ وہ لوگ جو حکم کرتے اور اپنے گھر والوں میں عدل کرتے ہیں **حدیث ۴** صحیحین میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو ازواج مطہرات میں قرعہ ڈالتے جن کا قرعہ نکلتا انھیں اپنے ساتھ لے جاتے **مسائل فقہیہ** جس کی دو یا تین یا چار عورتیں ہوں اُس پر عدل فرض ہے یعنی جو چیزیں اختیاری ہوں اُن میں سب عورتوں کا یکساں لحاظ کرے یعنی ہر ایک کو اُس کا پُورا حق ادا کرے پوشاک اور نان نفقہ اور رہنے سہنے میں سب کے حقوق پورے ادا کرے اور جو بات اُس کے اختیار کی نہیں اُس میں مجبور و معذور ہے مثلاً ایک کی زیادہ محبت ہے دوسری کی کم یو ہیں جماع سب کے ساتھ برابر ہونا بھی ضروری نہیں (درمختار) **مسئلہ** ایک مرتبہ جماع قضاءً واجب ہے اور دیانۃً یہ حکم ہے کہ گاہے گاہے کرتا رہے اور اس کے لئے کوئی حد مقرر نہیں مگر اتنا تو ہو کہ عورت کی نظر اوروں کی طرف نہ اُٹھے اور اتنی کثرت بھی جائز نہیں کہ عورت کو ضرر پہنچے اور یہ اُس کے جثہ اور قوت کے اعتبار سے مختلف ہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** ایک ہی بی بی ہے مگر مرد اُس کے پاس نہیں رہتا بلکہ نماز روزہ میں مشغول رہتا ہے تو عورت شوہر سے مطالبہ کرسکتی ہے اور اُسے حکم دیا جائے گا کہ عورت کے پاس بھی رہا کرے کہ حدیث میں فرمایا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا تیری بی بی کا تجھ پر حق ہے روزمرہ شب بیداری اور روزے رکھنے میں اس کا حق تلف ہوتا ہے رہا یہ کہ اسکے پاس رہنے کی کیا میعاد ہے اس کے متعلق ایک روایت یہ ہے کہ چار دن میں ایک دن اُس کے لئے اور تین دن عبادت کے لئے اور صحیح یہ ہے کہ اُسے حکم دیا جائے کہ عورت کا بھی لحاظ رکھے اُس کے لئے بھی کچھ وقت دے اور اس کی مقدار شوہر کے تعلق ہے (جوہرہ خانیہ) **مسئلہ** نئی اور پُرانی کوآری اور ثیب تندرست اور بیمار حاملہ اور غیر حاملہ اور وہ نابالغہ جو قابل وطی ہو حیض و نفاس والی اور جس سے ایلا یا ظہار کیا ہو اور جس کو طلاق رجعی

دی اور رجعت کا ارادہ ہو اور احرام والی اور وہ مجنونہ جس سے ایذا کا خوف نہ ہو مسلمہ اور کتابیہ سب برابر ہیں سب کی باریاں برابر ہوں گی یوہیں مرد عنین ہو یا خصی مریض ہو یا تندرست بالغ ہو یا نابالغ قابل وطی ان سب کا ایک حکم ہے (عالمگیری) **مسئلہ** ایک زوجہ کنیز ہے دوسری حرّہ تو آزاد کے لئے دو دن اور دو راتیں اور کنیز کے لئے ایک دن رات اور اگر اس عورت کے پاس جو کنیز ہے ایک دن رات رہ چکا تھا کہ آزاد ہوگئی تو حرّہ کے پاس چلا جائے یوہیں حرّہ کے پاس ایک دن رات رہ چکا تھا اب کنیز آزاد ہوگئی تو کنیز کے پاس چلا جائے کہ اب اُس کے یہاں دو دن رہنے کی کوئی وجہ نہیں جو کنیز اس کی ملک میں ہے اُس کے لئے باری نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** باری میں رات کا اعتبار ہے لہذا ایک کی رات میں دوسری کے یہاں بلا ضرورت نہیں جا سکتا دن میں کسی حاجت کے لئے جا سکتا ہے اور دوسری بیمار ہے تو اُس کے پوچھنے کو رات میں بھی جا سکتا ہے اور مرض شدید ہے تو اُس کے یہاں رہ بھی سکتا ہے یعنی جب اُس کے یہاں کوئی ایسا نہ ہو جس سے اُس کا جی بہلے اور تیمارداری کرے ایک کی باری میں دوسری سے دن میں بھی جماع نہیں کر سکتا (جوہرہ نیرہ) **مسئلہ** رات میں کام کرتا ہے مثلاً پہرہ دینے پر نوکر ہے تو باریاں دن کی مقرر کرے (درمختار) **مسئلہ** ایک عورت کے یہاں آفتاب کے غروب کے بعد آیا دوسری کے یہاں بعد عشا تو باری کے خلاف ہوا یعنی رات کا حصہ دونوں کے پاس برابر صرف کرنا چاہیئے رہا دن اس میں برابری ضروری نہیں ایک کے پاس دن کا زیادہ حصہ گزرا دوسری کے پاس کم تو اس میں حرج نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** شوہر بیمار ہوا اور عورتوں کے مکانات سکونت کے علاوہ بھی اس کا کوئی مکان ہے اور اسی گھر میں ہے تو ہر ایک کو اُس کی باری پر اس مکان میں بلائے اور اگر ان میں سے کسی کے مکان میں ہے تو دوسری کی باری میں اُس کے مکان پر چلا جائے اور اگر اتنی طاقت نہیں کہ دوسری کے یہاں جائے تو صحت کے

بعد دوسری کے یہاں اُتنے ہی دن ٹھہرے جتنے دن بیماری میں اس کے یہاں تھا (درمختار) **مسئلہ** یہ اختیار شوہر کو ہے کہ ایک ایک دن کی باری مقرر کرے یا تین تین دن کی بلکہ ایک ایک ہفتہ کی بھی مقرر کرسکتا ہے اور یہ بھی شوہر ہی کو اختیار ہے کہ شروع کس کے پاس سے کرے ایک ہفتہ سے زیادہ نہ رہے اور اگر ایک کے پاس جو مقرر کیا ہے اُس سے زیادہ رہا تو دوسری کے پاس بھی اُتنے ہی دنوں رہے (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** جب سب عورتوں کی باریاں پوری ہو گئیں تو کچھ دنوں اُن میں سے کسی کے پاس نہ رہنے بلکہ کسی کنیز کے پاس رہنے یا تنہا رہنے کا شوہر کو اختیار ہے یعنی یہ ضرور نہیں کہ ہمیشہ کسی نہ کسی کے یہاں رہے (ردالمحتار) **مسئلہ** ایک عورت کے پاس مہینے بھر رہا اور دوسری کے پاس نہ رہا اس نے دعویٰ کیا تو آئندہ کے لئے قاضی حکم دے گا کہ دونوں کے پاس برابر برابر رہے اور پہلے جو ایک مہینہ رہ چکا ہے اُس کا معاوضہ نہیں اگرچہ عدل نہ کرنے سے گنہگار ہوا اور قاضی کے منع کرنے پر بھی نہ مانے تو سزا کا مستحق ہے (درمختار) **مسئلہ** سفر کو جانے میں باری نہیں بلکہ شوہر کو اختیار ہے جسے چاہے اپنے ساتھ لیجائے اور بہتر یہ کہ قرعہ ڈالے جس کے نام کا قرعہ نکلے اُسے لے جائے اور سفر سے واپسی کے بعد اور عورتوں کو یہ حق نہیں کہ اس کا مطالبہ کریں کہ جتنے دن سفر میں رہا اُتنے ہی اُتنے دنوں ان باقیوں کے پاس رہے بلکہ اب سے باری مقرر ہوگی (جوہرہ) سفر سے مراد شرعی سفر ہے جس کا بیان نماز میں گزرا عرف میں پردیس میں رہنے کو بھی سفر کہتے ہیں یہ مراد نہیں **مسئلہ** عورت کو اختیار ہے کہ اپنی باری سَوت کو ہبہ کر دے اور ہبہ کرنے کے بعد واپس لینا چاہے تو واپس لے سکتی ہے (جوہرہ وغیرہا) **مسئلہ** دو عورتوں سے نکاح کیا اس شرط پر کہ ایک کے یہاں زیادہ رہے گا یا عورت نے کچھ مال دیا یا مہر میں سے کچھ کم کر دیا کہ اُس کے پاس زیادہ رہے یا شوہر نے ایک کو مال دیا کہ وہ اپنی باری سوت کو دیدے یا ایک عورت نے دوسری کو مال دیا کہ یہ اپنی باری اُسے دیدے یہ سب صورتیں باطل ہیں اور جو مال دیا ہے

واپس ہوگا (عالمگیری) **مسئلہ** وطی و بوسہ ہر قسم کے تمتع سب عورتوں کیساتھ یکساں کرنا مستحب ہے واجب نہیں (فتح القدیر) **مسئلہ** ایک مکان میں دو یا چند عورتوں کو اکٹھا نہ کرے اور اگر عورتیں ایک مکان میں رہنے پر خود راضی ہوں تو رہ سکتی ہیں مگر ایک کے سامنے دوسری سے وطی نہ کرے اگر ایسے موقع پر عورت نے انکار کردیا تو نافرمان نہیں قرار دی جائے گی (عالمگیری) **مسئلہ** عورت کو جنابت و حیض و نفاس کے بعد نہانے پر مجبور کرسکتا ہے مگر عورت کتابیہ ہو تو جبر نہیں۔ خوشبو استعمال کرنے اور موئے زیر ناف صاف کرنے پر بھی مجبور کرسکتا ہے اور جس چیز کی بو سے اُسے نفرت ہے مثلاً کچا لہسن کچی پیاز مولی وغیرہ کھانے تمباکو کھانے حقہ پینے کو منع کرسکتا ہے بلکہ ہر مباح چیز جس سے شوہر منع کرے عورت کو اُس کا ماننا واجب (عالمگیری ردالمحتار) **مسئلہ** شوہر بناؤ سنگار کو کہتا ہے یہ نہیں کرتی یا وہ اپنے پاس بلاتا ہے اور یہ نہیں آتی اس صورت میں شوہر کو مارنے کا بھی حق ہے اور نماز نہیں پڑھتی تو طلاق دینی جائز ہے اگرچہ مہر ادا کرنے پر قادر نہ ہو (عالمگیری) **مسئلہ** عورت کو مسئلہ پوچھنے کی ضرورت ہو تو اگر شوہر عالم ہو تو اُس سے پوچھ لے اور عالم نہیں تو اُس سے کہے وہ پوچھ آئے اور ان صورتوں میں اُسے خود عالم کے یہاں جانے کی اجازت نہیں اور یہ صورتیں نہ ہوں تو جاسکتی ہے (عالمگیری) **مسئلہ** عورت کا باپ اپاہج ہو اور اس کا کوئی نگران نہیں تو عورت اُس کی خدمت کے لئے جاسکتی ہے اگرچہ شوہر منع کرتا ہو (عالمگیری)

حقوق الزوجین

آج کل عام شکایت ہے کہ زن و شو میں نااتفاقی ہے مرد کو عورت کی شکایت ہے تو عورت کو مرد کی ہر ایک دوسرے کیلئے بلائے جان ہے اور جب اتفاق نہ ہو تو زندگی تلخ اور نتائج نہایت خراب آپس کی نااتفاقی علاوہ دنیا کی خرابی کے دین بھی برباد کرنیوالی

ہوتی ہے اور اس نا اتفاقی کا اثر بد انھیں تک محدود نہیں رہتا بلکہ اولاد پر بھی اثر پڑتا ہے اولاد کے دل میں نہ باپ کا ادب رہتا ہے نہ ماں کی عزت اس نا اتفاقی کا بڑا سبب یہ ہے کہ طرفین میں ہر ایک دوسرے کے حقوق کا لحاظ نہیں رکھتے اور باہم رواداری سے کام نہیں لیتے مرد چاہتا ہے کہ عورت کو باندی سے بدتر کرکے رکھے اور عورت چاہتی ہے کہ مرد میرا غلام رہے جو میں چاہوں وہ ہو چاہے کچھ ہو جائے مگر بات میں فرق نہ آئے جب ایسے خیالات فاسدہ طرفین میں پیدا ہونگے تو کیونکر نبھ سکے دن رات کی لڑائی اور ہر ایک کے اخلاق و عادات میں برائی اور گھر کی بربادی اسی کا نتیجہ ہے قرآن مجید میں جس طرح یہ حکم آیا کہ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ جس سے مردوں کی بڑائی ظاہر ہوتی ہے اسی طرح یہ بھی فرمایا کہ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ جس کا صاف یہ مطلب ہے کہ عورتوں کیساتھ اچھی معاشرت کرو۔ اس موقع پر ہم بعض حدیثیں ذکر کریں جن سے ہر ایک کے حقوق کی معرفت حاصل ہو مگر مرد کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس کے ذمہ عورت کے کیا حقوق ہیں انھیں ادا کرے اور عورت شوہر کے حقوق دیکھے اور پورے کرے یہ نہ ہو کہ ہر ایک اپنے حقوق کا مطالبہ کرے اور دوسرے کے حقوق سے سروکار نہ رکھے اور یہی فساد کی جڑ ہے اور یہ بہت ضرور ہے کہ ہر ایک دوسرے کی بیجا باتوں کا تحمل کرے اور اگر کسی موقع پر دوسری طرف سے زیادتی ہو تو آمادہ بفساد نہ ہو کہ ایسی جگہ ضد پیدا ہو جاتی ہے اور سلجھی ہوئی بات الجھ جاتی ہے **حدیث ۱** حاکم نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت پر سب آدمیوں سے زیادہ حق اسکے شوہر کا ہے اور مرد پر اس کی ماں کا **حدیث ۲ تا ۵** ۔ نسائی ابوہریرہ سے اور امام احمد معاذ سے اور حاکم بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی شخص کو کسی مخلوق کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اسی کے مثل ابوداؤد اور حاکم کی روایت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے ہے اس میں سجدہ کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کا حق عورتوں کے ذمہ کر دیا ہے **حدیث ۶** امام احمد و ابن ماجہ و ابن حبان عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کیلئے سجدہ کرے تو حکم دیتا کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے قسم ہے اُس کی جس کے قبضۂ قدرت میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کریگی جبتک شوہر کے کل حق ادا نہ کرے **حدیث ۷** امام احمد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر آدمی کا آدمی کے لئے سجدہ کرنا درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اُس کا اُس کے ذمہ بہت بڑا حق ہے قسم ہے اُس کی جس کے قبضۂ قدرت میں جان ہے اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور کچ لہو بہتا ہو پھر عورت اُسے چاٹے تو حق شوہر ادا نہ کیا **حدیث ۸** صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شوہر نے عورت کو بلایا اُس نے انکار کر دیا اور غصہ میں اُس نے رات گزاری تو صبح تک اُس عورت پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ جبتک شوہر اُس سے راضی نہ ہو اللہ عز وجل اُس عورت سے ناراض رہتا ہے **حدیث ۹** امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے شوہر کو دنیا میں ایذا دیتی ہے تو حور عین کہتی ہیں خدا تجھے قتل کرے اسے ایذا نہ دے یہ تو تیرے پاس مہمان ہے عنقریب تجھ سے جُدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا **حدیث ۱۰** طبرانی معاذ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت ایمان کا مزہ نہ پائے گی جب تک حق شوہر ادا نہ کرے **حدیث ۱۱** طبرانی میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ فرمایا جو عورت خدا کی اطاعت کرے اور شوہر کا حق ادا کرے اور اُسے نیک کام کی یاد دلائے اور اپنی

عصمت اور اس کے مال میں خیانت نہ کرے تو اُس کے اور شہیدوں کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا پھر اُس کا شوہر با ایمان نیکخو ہے تو جنت میں وہ اُس کی بی بی ہے ورنہ شہدا میں سے کوئی اُس کا شوہر ہوگا **حدیث ۱۲** ابوداؤد طیالسی و ابن عساکر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اپنے نفس کو اُس سے نہ روکے اور سوا فرض کے کسی دن بغیر اُس کی اجازت کے روزہ نہ رکھے اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ لیا تو گنہگار ہوئی اور بدوں اجازت اُس کا کوئی عمل مقبول نہیں اگر عورت نے کر لیا تو شوہر کو ثواب ہے اور عورت پر گناہ اور بغیر اجازت اُس کے گھر سے نہ جائے اگر ایسا کیا تو جبتک توبہ نہ کرے اللہ اور فرشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں عرض کی گئی اگرچہ شوہر ظالم ہو فرمایا اگرچہ ظالم ہو

حدیث ۱۳ طبرانی تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اُس کے بچھونے کو نہ چھوڑے اور اُس کی قسم کو سچا کرے اور بغیر اُس کی اجازت کے باہر نہ جائے اور ایسے شخص کو مکان میں آنے نہ دے جس کا آنا شوہر کو پسند نہ ہو **حدیث ۱۴** ابونعیم علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا اے عورتو! خدا سے ڈرو اور شوہر کی رضامندی کی تلاش میں رہو اس لئے کہ عورت کو اگر معلوم ہوتا کہ شوہر کا کیا حق ہے تو جبتک اُس کے پاس کھانا حاضر رہتا یہ کھڑی رہتی۔

حدیث ۱۵ ابونعیم حلیہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عفت کی محافظت کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو **حدیث ۱۶** ترمذی ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اس حال میں مری کہ شوہر راضی تھا وہ جنت میں داخل ہوگی **حدیث ۱۷** بیہقی شعب الایمان میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور اُن کی کوئی نیکی بلند نہیں ہوتی بھاگا ہوا غلام جبتک اپنے آقاؤں کے پاس لوٹ نہ آئے اور اپنے کو اُن کے قابو میں نہ دیدے اور وہ عورت جس کا شوہر اُس پر ناراض ہے اور نشہ والا جبتک ہوش میں نہ آئے یہ چند حدیثیں حقوق شوہر کی ذکر کی گئیں عورتوں پر لازم ہے کہ حقوق شوہر کا تحفظ کریں اور شوہر کو ناراض کرکے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا وبال اپنے سر نہ لیں کہ اس میں دنیا و آخرت دونوں کی بربادی ہے نہ دنیا میں چین نہ آخرت میں راحت اب بعض وہ احادیث ذکر کی جاتی ہیں کہ مردوں کو عورتوں کیساتھ کس طرح پیش آنا چاہیئے مردوں پر ضرور ہے کہ اُن کا لحاظ کریں اور ان ارشادات عالیہ کی پابندی کریں **حدیث ۱۸** بخاری و مسلم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے بارے میں بھلائی کرنیکی وصیت فرماتا ہوں تم میری اس وصیت کو قبول کرو وہ پسلی سے پیدا کی گئیں اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر والی ہے اگر تو اُسے سیدھا کرنے چلے تو توڑ دیگا اور اگر ایسی ہی رہنے دے تو ٹیڑھی باقی رہے گی اور مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی وہ تیرے لئے کبھی سیدھی نہیں ہوسکتی اگر تو اُسے برتنا چاہے تو اُسی حالت میں برت سکتا ہے اور سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دیگا اور توڑنا طلاق دینا ہے

حدیث ۱۹ صحیح مسلم میں اُنھیں سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مرد عورت مومنہ کو مبغوض نہ رکھے اگر اُس کی ایک عادت بُری معلوم ہوتی ہے دوسری پسند ہوگی یعنی تمام عادتیں خراب نہیں ہوں گی جب کہ اچھی بُری ہر قسم کی باتیں ہونگی تو مرد کو یہ نہ چاہیئے کہ خراب ہی عادت کو دیکھتا رہے بلکہ بُری عادت سے چشم پوشی کرے اور اچھی عادت کی طرف نظر کرے **حدیث ۲۰** حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں **حدیث ۲۱** صحیحین میں عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنی

عورت کو نہ مارے جیسے غلام کو مارتا ہے پھر دوسرے وقت اُس سے مجامعت کریگا دوسری روایت میں ہے عورت کو غلام کی طرح مارنیکا قصد کرتا ہے (یعنی ایسا نہ کرے) کہ شاید دوسرے وقت اُسے اپنا ہم خواب کرے یعنی زوجیت کے تعلقات اس قسم کے ہیں کہ ہر ایک کو دوسرے کی حاجت اور باہم ایسے مراسم کہ اُن کو چھوڑنا دشوار لہذا جو اِن باتوں کا خیال کریگا مارنیکا ہرگز قصد نہ کرے گا۔

شادی کے رسوم

شادیوں میں طرح طرح کی رسمیں برتی جاتی ہیں ہر ملک میں نئی رسوم ہر قوم وخاندان کے رواج اور طریقے جداگانہ جو رسمیں ہمارے ملک میں جاری ہیں اُن میں بعض کا ذکر کیا جاتا ہے۔ رسوم کی بنا عرف پر ہے یہ کوئی نہیں سمجھتا کہ شرعاً واجب یا سنت یا مستحب ہیں لہذا جبتک کسی رسم کی ممانعت شریعت سے ثابت نہ ہو اُس وقت تک اُسے حرام وناجائز نہیں کہہ سکتے کھینچ تان کر ممنوع قرار دینا زیادتی ہے مگر یہ ضرور ہے کہ رسوم کی پابندی اُسی حد تک کر سکتا ہے کہ کسی فعل حرام میں مبتلا نہو بعض لوگ اسقدر پابندی کرتے ہیں کہ ناجائز فعل کرنا پڑے تو پڑے مگر رسم کا چھوڑنا گوارا نہیں مثلاً لڑکی جوان ہے اور رسوم ادا کرنے کو روپیہ نہیں تو یہ نہوگا کہ رسوم چھوڑدیں اور نکاح کردیں کہ سبکدوش ہوں اور فتنہ کا دروازہ بند ہو اب رسوم کے پورا کرنیکو بھیک مانگنے طرح طرح کی فکریں کرتے اس خیال میں کہ کہیں سے مل جائے تو شادی کریں برسیں گذار دیتے ہیں اور بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں بعض لوگ قرض لیکر رسوم کو انجام دیتے ہیں ظاہر کہ مفلس کو قرض دے کون پھر جب یوں قرض نہ ملا تو بنیوں کے پاس گئے اور سودی قرض کی نوبت آئی سود لینا جسطرح حرام اسیطرح دینا بھی حرام حدیث میں دونوں پر لعنت آئی اللہ ورسول کی لعنت کے مستحق ہوتے اور شریعت کی مخالفت کرتے ہیں مگر رسم چھوڑنا گوارا نہیں کرتے پھر اگر باپ دادا کی کمائی ہوئی کچھ جائداد ہے تو اُسے سودی قرض میں مکفول کیا ورنہ رہنے کا جھونپڑا ہی گرو رکھا تھوڑے دنوں میں سود کا سیلاب سبکو بہالے گیا جائداد نیلام ہوگئی مکان بنیے کے قبضہ میں گیا دربدر مارے مارے پھرتے ہیں نہ کھانیکا ٹھکانا نہ رہنے کی جگہ اس کی مثالیں ہر جگہ بکثرت ملیں گی کہ ایسے ہی غیر ضروری مصارف کی وجہ سے مسلمانوں کی بیشتر جائدادیں سود کی نذر ہوگئیں پھر قرضخواہ کے تقاضے اور اُس کے تشدد آمیز لہجے سے ہی بہی عزت پر بھی پانی پڑجاتا ہے بیاری

تباہی بربادی آنکھوں دیکھ رہے ہیں مگر اب بھی عبرت نہیں ہوتی اور مسلمان اپنی فضول خرچیوں سے باز نہیں آتے یہی نہیں کہ اسی پر بس ہو اس کی خرابیاں اسی زندگی دنیا ہی تک محدود ہوں بلکہ آخرت کا وبال الگ ہے، بموجب حدیث صحیح لعنت کا استحقاق والعیاذ باللہ تعالیٰ اکثر جاہلوں میں رواج ہے کہ محلہ یا رشتہ کی عورتیں جمع ہوتی ہیں اور گاتی بجاتی ہیں یہ حرام ہے کہ اولاً ڈھول بجانا ہی حرام پھر عورتوں کا گانا مزید براں عورت کی آواز نامحرموں کو پہنچنا اور وہ بھی گانے کی اور وہ بھی عشق و ہجر و وصال کے اشعار یا گیت جو عورتیں اپنے گھروں میں چلّا کر بات کرنا پسند نہیں کرتیں گھر سے باہر آواز جانے کو معیوب جانتی ہیں ایسے موقعوں پر وہ بھی شریک ہو جاتی ہیں گویا ان کے نزدیک گانا کوئی عیب ہی نہیں کتنی ہی دور تک آواز جائے کوئی حرج نہیں نیز ایسے گانے میں جوان کنواری لڑکیاں بھی ہوتی ہیں ان کا ایسے اشعار پڑھنا یا سننا کس حد تک ان کے دبے ہوئے جوش کو ابھاریگا اور کیسے کیسے ولولے پیدا کریگا اور اخلاق و عادات پر اس کا کہاں تک اثر پڑیگا یہ باتیں ایسی نہیں جن کے سمجھانے کی ضرورت ہو ثبوت پیش کرنے کی حاجت ہو نیز اسی ضمن میں رتجگا بھی ہے کہ رات بھر گاتی ہیں اور گلگلے پکتے ہیں صبح کو مسجد میں طاق بھرنے جاتی ہیں۔ یہ بہت سی خرافات پر مشتمل ہے نیاز گھر میں بھی ہو سکتی ہے اور اگر مسجد ہی میں ہو تو مرد لیجا سکتے ہیں عورتوں کی کیا ضرورت پھر اگر اس رسم کی ادا کیلئے عورت ہی ہونا ضرور ہو تو اس جمگھٹے کی کیا حاجت پھر جوانوں اور کنواریوں کی اسمیں شرکت اور نامحرم کے سامنے جانیکی جرأت کسقدر حماقت ہے پھر بعض جگہ یہ بھی دیکھا گیا کہ اس رسم کے ادا کرنے کیلئے چلتی ہیں تو وہی گانا بجانا ساتھ ہوتا ہے اسی شان سے مسجد تک پہنچتی ہیں ہاتھ میں ایک چومک ہوتا ہے یہ سب ناجائز جب صبح ہو گئی چراغ کی کیا ضرورت اور اگر چراغ کی حاجت ہے تو مٹی کا کافی ہے آٹے کا چراغ بنانا اور تیل کی جگہ گھی جلانا فضول خرچی ہے دولھا دلھن کو بٹنا لگانا مائیوں بٹھانا جائز ہے ان میں کوئی حرج نہیں دولھا کو مہندی لگانا ناجائز ہے یوہیں کنگنا باندھنا ڈال بری کی رسم کہ کپڑے وغیرہ بھیجے جاتے ہیں جائز دولھا کو ریشمی کپڑے پہنانا حرام یوہیں مغرق جوتے بھی ناجائز اور خالص پھولوں کا سہرا جائز بلاوجہ ممنوع نہیں کہا جاسکتا ناچ باجے آتشبازی حرام ہیں کون ان کی حرمت سے واقف نہیں مگر بعض لوگ ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ یہ نہ ہوں تو گویا شادی ہی

نہ ہوئی بلکہ بعض تو اتنے بیباک ہوتے ہیں کہ اگر شادی میں یہ محرمات نہ ہوں تو اُسے غمی اور جنازہ سے تعبیر کرتے ہیں یہ خیال نہیں کرتے کہ ایک تو گناہ اور شریعت کی مخالفت ہے دوسرے مال ضائع کرنا ہے تیسرے تمام تماشائیوں کے گناہ کا یہی سبب ہے، اور سب کے مجموعہ کے برابر اس پر گناہ کا بوجھ۔ آتشبازی میں کبھی کپڑے جلتے کبھی کسی کے مکان یا چھپر میں آگ لگ جاتی ہے کوئی جل جاتا ہے۔ ناچ میں جن فواحش و بدکاریوں اور مخرب اخلاق باتوں کا اجتماع ہے اُن کے بیان کی حاجت نہیں ایسی ہی مجلسوں سے اکثر نوجوان آوارہ ہو جاتے ہیں۔ دھن دولت برباد کر بیٹھتے ہیں بازاریوں سے تعلق اور گھر والی سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے کیسے کیسے بُرے نتائج رونما ہوتے ہیں اور اگر ان بیہودہ کاریوں سے کوئی محفوظ رہا تو اتنا تو ضرور ہوتا ہے کہ حیا و غیرت اُٹھا کر طاق پر رکھدیتا ہے بعضوں کو یہاں تک سُنا گیا ہے کہ خود بھی دیکھتے ہیں اور ساتھ ساتھ جوان بیٹوں کو دکھاتے ہیں ایسی بدتہذیبی کے مجمع میں باپ بیٹے کا ساتھ ہونا کہاں تک حیا و غیرت کا پتا دیتا ہے۔ شادی میں ناچ باجے کا ہونا بعض کے نزدیک اتنا ضروری امر ہے کہ نسبت کے وقت طے کر لیتے ہیں کہ ناچ لانا ہوگا ورنہ ہم شادی نہ کرینگے لڑکی والا یہ نہیں خیال کرتا کہ بیجا صرف نہ ہو تو اُسی کی اولاد کے کام آئیگا ایک وقتی خوشی میں یہ سب کچھ کر لیا مگر یہ نہ سمجھا کہ لڑکی جہاں بیاہ کر گئی وہاں تو اب اُس کے بیٹھنے کا بھی ٹھکانا نہ رہا ایک مکان تھا وہ بھی سود میں گیا اب تکلیف ہوئی تو میاں بی بی میں لڑائی ٹھنی اور اس کا سلسلہ دراز ہوا تو اچھی خاصی جنگ قائم ہو گئی یہ شادی ہوئی یا اعلان جنگ ہم نے مانا کہ یہ خوشی کا موقع ہے اور مدت کی آرزو کے بعد یہ دن دیکھنے نصیب ہوئے بیشک خوشی کرو مگر حد سے گزرنا اور حدود شرع سے باہر ہو جانا کسی عاقل کا کام نہیں۔ ولیمہ سُنت ہے بہ نیت اتباع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولیمہ کرو خویش و اقارب اور دوسرے مسلمانوں کو کھانا کھلاؤ بالجملہ مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے ہر کام کو شریعت کے موافق کرے اللہ و رسول کی مخالفت سے بچے اس میں دین و دنیا کی بھلائی ہے ؛

وَهُوَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التُّكْلَانُ

جملہ حقوق محفوظ

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

الحمد للہ کتاب مستطاب خزینہ رحمت سراپا نعمت
مشتمل مسائل جزئیہ فقہیہ صحیحہ دربیان طلاق اعنی

حصہ ہشتم

بہارِ شریعت

مصنفہ

جناب مولنا مولوی حکیم ابوالعلا محمد امجد علی صاحب اعظمی
رضوی سنی حنفی قادری برکاتی دامت فیوضہم

شیخ غلام علی اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

قیمت فی جلد عہ ۱۲؍

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

طلاق کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ طلاق (جس کے بعد رجعت ہو سکے) دو بار تک ہے۔ پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا۔ اور فرماتا ہے: فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ ظَنَّاۤ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ پھر اگر تیسری طلاق دی تو اس کے بعد وہ عورت اُسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے پھر اگر دوسرے شوہر نے طلاق دیدی تو ان پر گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں نکاح کرلیں اگر یہ گمان ہو کہ اللہ کے حدود کو قائم رکھیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اُن لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے جو سمجھدار ہیں اور فرماتا ہے:۔ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ

بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ؗ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَاۤ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ۠ اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہونے لگے تو اُنھیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا خوبی کے ساتھ چھوڑ دو اور انھیں ضرر دینے کے لئے نہ روکو کہ حد سے گزر جاؤ اور جو ایسا کریگا اُس نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا نہ بناؤ اور اللہ کی نعمت جو تم پر ہے اُسے یاد کرو اور وہ جو اُس نے کتاب و حکمت تم پر اُتاری تمھیں نصیحت دینے کو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ ہر شے کو جانتا ہے۔ اور فرماتا ہے:۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور جب عورتوں کو طلاق دو اور اُن کی میعاد پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو! انھیں شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جبکہ آپس میں موافق شرع رضامند ہو جائیں، یہ اُس کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ یہ تمھارے لئے زیادہ ستھرا اور پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ **حدیث ۱:۔** دارقطنی معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ کوئی چیز اللہ نے غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ روئے زمین پر پیدا نہیں کی اور کوئی شے روئے زمین پر طلاق سے ناپسندیدہ پیدا نہ کی۔ **حدیث ۲:۔** ابوداؤد ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا کہ تمام حلال چیزوں میں خدا کے نزدیک زیادہ ناپسندیدہ

طلاق ہے۔ **حدیث ۳**۔ امام احمد جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضورؐ نے فرمایا کہ ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے اور اپنے لشکر کو بھیجتا ہے اور سب سے زیادہ مرتبہ والا اُس کے نزدیک وہ ہے جس کا فتنہ بڑا ہوتا ہے اُن میں ایک آکر کہتا ہے میں نے یہ کیا یہ کیا۔ ابلیس کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا۔ دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے میں نے مرد و عورت میں جدائی ڈال دی اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے ہاں تو ہے۔ **حدیث ۴**۔ ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا کہ ہر طلاق واقع ہے مگر معتوہ (یعنی بوہرے) کی اور اُسکی جس کی عقل جاتی رہی یعنی مجنوں کی۔ **حدیث ۵**۔ امام احمد و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت بغیر کسی حرج کے شوہر سے طلاق کا سوال کرے اُس پر جنّت کی خوشبو حرام ہے۔ **حدیث ۶**۔ بخاری و مسلم عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دیدی تھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس واقعہ کو ذکر کیا حضورؐ نے اس پر غضب فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ اُس سے رجعت کر لے اور روکے رکھے یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے اور پاک ہو جائے اس کے بعد اگر طلاق دینا چاہے تو طہارت کی حالت میں جماع سے پہلے طلاق دے۔ **حدیث ۷**۔ نسائی نے محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں ایک ساتھ دیدیں اس کو سُن کر غصہ میں کھڑے ہو گئے اور یہ فرمایا کہ کتاب اللہ سے کھیل کرتا ہے حالانکہ میں تمہارے اندر ابھی موجود ہوں۔ **حدیث ۸**۔ امام مالک مؤطا میں روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا میں نے اپنی عورت کو سو طلاقیں دیدیں آپ کیا حکم دیتے ہیں فرمایا

کہ تیری عورت تین طلاقوں سے بائن ہوگئی اور ستانوے طلاق کے ساتھ تو نے اللہ کی آیتوں سے ٹھٹھا کیا۔ **احکام فقہیہ**: نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے اس پابندی کے اٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں اور اس کے لئے کچھ الفاظ مقرر ہیں جن کا بیان آگے آئیگا۔ اسکی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اسی وقت نکاح سے باہر ہو جاتی ہے اسے بائن کہتے ہیں دوم یہ عدت گزرنے پر باہر ہو گی اسے رجعی کہتے ہیں **مسئلہ**: طلاق دینا جائز ہے مگر بے وجہ شرعی ممنوع ہے اور وجہ شرعی ہو تو مباح بلکہ بعض صورتوں میں مستحب مثلاً عورت اسکو یا اوروں کو ایذا دیتی یا نماز نہیں پڑھتی ہے۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے نمازی عورت کو طلاق دیدوں اور اس کا مہر میرے ذمہ باقی ہو اس حالت کے ساتھ دربار خدا میں میری پیشی ہو تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ اُس کے ساتھ زندگی بسر کروں اور بعض صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے مثلاً شوہر نامرد یا ہیجڑا ہے یا اُس پر کسی نے جادو یا عمل کر دیا ہے کہ جماع کرنے پر قادر نہیں اور اس کے ازالہ کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ ان صورتوں میں طلاق نہ دینا سخت تکلیف پہنچانا ہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**: طلاق کی تین قسمیں ہیں حسنؔ احسنؔ۔ بدعیؔ۔ حسن طہر میں وطی نہ کی ہو اس میں ایک طلاق رجعی دے اور چھوڑے رہے یہانتک کہ عدت گزر جائے یہ احسن ہے اور غیر موطوءہ کو طلاق دی اگرچہ حیض کے دنوں میں دی ہو یا موطوءہ کو تین طہر میں تین طلاقیں دیں بشرطیکہ نہ ان طہروں میں وطی کی ہو نہ حیض میں یا تین مہینے میں تین طلاقیں جو اس عورت کو دیں جسے حیض نہیں آتا مثلاً نابالغہ یا حمل والی ہے یا ایاس کی عمر کو پہنچ گئی تو یہ سب صورتیں طلاق حسن کی ہیں حمل والی یا سن ایاس والی کو وطی کے بعد طلاق دینے کہ اہت نہیں یونہی اگر اُسکی عمر نو سال سے کم کی ہو تو کراہت نہیں اور نو برس یا زیادہ کی عمر ہے مگر ابھی حیض نہیں آیا ہے تو افضل یہ ہے کہ وطی و طلاق میں ایک مہینے کا فاصلہ ہو۔ بدعی یہ ایک طہر میں دو یا تین طلاق دیدے تین دفعہ میں یا دو دفعہ یا ایک ہی دفعہ میں خواہ تین بار لفظ کہے یا یوں کہہ دیا کہ تجھے تین طلاقیں یا ایک ہی طلاق دی مگر اس طہر میں وطی کر چکا ہے یا موطوءہ کو حیض میں

طلاق دی یا طہر ہی میں طلاق دی مگر اُس سے پہلے جو حیض آیا تھا اُس میں وطی کی تھی یا اُس حیض میں طلاق دی تھی یا یہ سب باتیں نہیں مگر طہر میں طلاق بائن تھی (درمختار وغیرہ)

مسئلہ حیض میں طلاق دی تو رجعت واجب ہے کہ اس حال میں طلاق دینا گناہ تھا اگر طلاق دینا ہی ہے تو اس حیض کے بعد طہر گزر جائے پھر حیض آکر پاک ہو اب دے سکتا ہے یہ اُس وقت ہے کہ جماع سے رجعت کی ہو اور اگر قول یا بوسہ لینے یا چھونے سے رجعت کی ہو تو اس حیض کے بعد طہر ہے اس میں بھی طلاق دے سکتا ہے اس کے بعد دوسرے طہر کے انتظار کی حاجت نہیں (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ موطوءہ سے کہا تجھے سنت کے موافق دو یا تین طلاقیں اگر اُسے حیض آتا ہے تو ہر طہر میں ایک واقع ہوگی پہلی اُس طہر میں پڑیگی جس میں وطی نہ کی ہو۔ اور اگر یہ کلام اُس وقت کہا کہ پاک تھی اور اس طہر میں وطی نہیں کی ہے تو ایک فوراً واقع ہوگی اور اگر اس وقت اُسے حیض ہے یا پاک ہے مگر اس میں وطی کر چکا ہے تو اب حیض کے بعد پاک ہونے پر پہلی طلاق واقع ہوئی اور غیر موطوءہ ہے یا اُسے حیض نہیں آتا تو ایک فوراً واقع ہوگی اگرچہ غیر موطوءہ کو اس وقت حیض ہو پھر اگر غیر موطوءہ ہے تو باقی اُس وقت واقع ہوگی کہ اُس سے نکاح کرے کیونکہ پہلی ہی طلاق سے بائن ہوگئی اور نکاح سے نکل گئی دوسری کے لئے محل نہ رہی اور اگر موطوءہ ہے مگر حیض نہیں آتا تو دوسرے مہینے میں دوسری اور تیسرے مہینے میں تیسری واقع ہوگی اور اگر اسی کلام سے یہ نیت کی کہ تینوں ابھی پڑ جائیں یا ہر مہینے کے شروع میں ایک واقع ہو تو یہ نیت بھی صحیح ہے (درمختار) مگر غیر موطوءہ میں یہ نیت کہ ہر ماہ کے شروع میں ایک واقع ہو بیکار ہے کہ وہ پہلی ہی سے بائن ہو جائیگی اور محل نہ رہیگی۔

مسئلہ طلاق کے لئے شرط یہ ہے کہ شوہر عاقل بالغ ہو۔ نابالغ یا مجنوں نہ خود طلاق دے سکتا ہے نہ اس کی طرف سے اُس کا ولی مگر نشہ والے نے طلاق دی تو واقع ہو جائیگی کہ یہ عاقل کے حکم میں ہے اور نشہ خواہ شراب پینے سے ہو یا بھنگ وغیرہ کسی اور چیز سے۔ افیون کی

پینگ میں طلاق دیدی جب بھی واقع ہو جائے گی طلاق میں عورت کی جانب سے کوئی شرط نہیں نا بالغہ ہو یا مجنونہ بہر حال طلاق واقع ہو گی (در مختار عالمگیری) **مسئلہ** کسی نے مجبور کر کے اسے نشہ پلا دیا یا حالتِ اضطرار میں مثلاً پیاس سے مر رہا تھا اور پانی نہ تھا اور نشہ میں طلاق دے دی تو صحیح یہ ہے کہ واقع نہ ہو گی (رد المحتار) **مسئلہ** یہ شرط نہیں کہ مرد آزاد ہو غلام بھی اپنی زوجہ کو طلاق دے سکتا ہے اور مولیٰ اُسکی زوجہ کو طلاق نہیں دے سکتا اور یہ بھی شرط نہیں کہ خوشی سے طلاق دی جائے بلکہ اکراہ شرعی کی صورت میں بھی طلاق واقع ہو جائیگی (جوہرہ وغیرہ) **مسئلہ** الفاظ طلاق بطور ہزل کہے یعنی اُن سے دوسرے معنی کا ارادہ کیا جو نہیں بن سکتے جب بھی طلاق ہو گئی یوہیں خفیف العقل کی طلاق بھی واقع ہے اور بوہرا مجنوں کے حکم میں ہے (در مختار رد المحتار) **مسئلہ** گونگے نے اشارہ سے طلاق دی ہو گئی جبکہ لکھنا نہ جانتا ہو اور لکھنا جانتا ہو تو اشارہ سے نہ ہو گی بلکہ لکھنے سے ہو گی (فتح القدیر) **مسئلہ** کوئی اور لفظ کہنا چاہتا ہے زبان سے لفظ طلاق نکل گیا یا لفظ طلاق بولا مگر اس کے معنی نہیں جانتا یا سہواً یا غفلت میں کہا ان سب صورتوں میں طلاق ہو گئی (در مختار) **مسئلہ** مریض جس کا مرض اس حد کو نہ پہنچا ہو کہ عقل جاتی رہے اُس کی طلاق واقع ہے کافر کی طلاق واقع ہے یعنی جبکہ مسلمان کے پاس مقدمہ پیش ہو تو طلاق کا حکم دیگا (در مختار) **مسئلہ** مجنون نے ہوش کے زمانہ میں کسی شرط پر طلاق معلق کی تھی اور وہ شرط زمانۂ جنون میں پائی گئی تو طلاق ہو گئی مثلاً یہ کہا تھا کہ اگر میں اس گھر میں جاؤں تو تجھے طلاق ہے اور جنون کی حالت میں اُس گھر میں گیا تو طلاق ہو گئی۔ ہاں اگر ہوش کے زمانہ میں یہ کہا تھا کہ میں مجنون ہو جاؤں تو تجھے طلاق ہے تو مجنون ہونے سے طلاق نہ ہو گی (در مختار) **مسئلہ** مجنوں نامرد ہے یا اُس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہے یا عورت مسلمان ہو گئی ہے اور مجنون کے والدین اسلام سے منکر ہیں تو ان صورتوں میں قاضی تفریق کر دے گا اور یہ تفریق طلاق ہو گی (در مختار)

مسئلہ سرسام و برسام یا کسی اور بیماری میں جس میں عقل جاتی رہی یا غشی کی حالت میں یا سوتے میں طلاق دیدی تو واقع نہ ہوگی۔ یوہیں اگر غصہ اس حد کا ہو کہ عقل جاتی رہے تو واقع نہ ہوگی (درمختار ردالمحتار) آجکل اکثر لوگ طلاق دے بیٹھتے ہیں بعد کو افسوس کرتے اور طرح طرح کے حیلہ سے یہ فتویٰ لیا چاہتے ہیں کہ طلاق واقع نہ ہو۔ ایک عذر اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ غصہ میں طلاق دی تھی مُفتی کو چاہیئے یہ امر ملحوظ رکھے کہ مطلقاً غصہ کا اعتبار نہیں معمولی غصہ میں طلاق ہو جاتی ہے وہ صورت کہ عقل غصہ سے جاتی رہے بہت نادر ہے لہٰذا جب تک اس کا ثبوت نہ ہو محض سائل کے کہہ دینے پر اعتماد نہ کرے۔ **مسئلہ** عدد طلاق میں عورت کا لحاظ کیا جائیگا یعنی عورت آزاد ہو تو تین طلاقیں ہو سکتی ہیں اگرچہ اُس کا شوہر غلام ہو اور باندی ہو تو اُسے دو ہی طلاقیں دی جا سکتی ہیں اگرچہ شوہر آزاد ہو (عامۂ کتب) **مسئلہ** نابالغ کی عورت مسلمان ہوگئی اور شوہر پر قاضی نے اسلام پیش کیا اگر وہ سمجھوال ہے تو اسلام سے انکار کرے تو طلاق ہوگئی (ردالمحتار)

مسئلہ زبان سے الفاظ طلاق نہ کہے مگر کسی ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز نہ ہوتے ہوں مثلاً پانی یا ہوا پر تو طلاق نہ ہوگی اور اگر ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز ہوتے ہوں مثلاً کاغذ یا تختہ پر وغیرہ پر اور طلاق کی نیت سے لکھے تو طلاق ہو جائے گی اور اگر لکھ کر بھیجا یعنی اس طرح لکھا جس طرح خطوط لکھے جاتے ہیں کہ معمولی القاب و آداب کے بعد اپنا مطلب لکھتے ہیں جب بھی ہوگئی بلکہ اگر نہ بھیجے جب بھی اس صورت میں ہو جائیگی اور یہ طلاق لکھتے وقت پڑے گی اور اسی وقت سے عدت شمار ہوگی اور اگر یوں لکھا کہ میرا یہ خط جب تجھے پہنچے تجھے طلاق ہے تو عورت کو جب تحریر پہنچے گی اُس وقت طلاق ہوگی عورت چاہے پڑھے یا نہ پڑھے اور فرض کیجیے کہ عورت کو تحریر پہنچی ہی نہیں مثلاً اُس نے نہ بھیجی یا راستہ میں گم ہوگئی تو طلاق نہ ہوگی اور اگر یہ تحریر عورت کے باپ کو ملی اُس نے چاک کردی لڑکی کو نہ دی تو اگر لڑکی کے تمام کاموں

میں یہ تصرف کرتا ہے اور تحریر اُس شہر میں اُس کو ملی جہاں لڑکی رہتی ہے تو طلاق ہوگئی ورنہ نہیں مگر جب تحریر آنے کی لڑکی کو خبر دی اور وہ پھٹی ہوئی تحریر بھی اُسے دی اور پڑھنے میں آتی ہے تو واقع ہو جائیگی (درمختار عالمگیری وغیرہما) **مسئلہ** کسی پرچہ پر طلاق لکھی اور کہتا ہے کہ میں نے مشق کے طور پر لکھی ہے تو قضاءً اس کا قول معتبر نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** دو پرچوں پر یہ لکھا کہ جب میری یہ تحریر تجھے پہنچے تجھے طلاق ہے اور عورت کو دونوں پرچے پہنچے تو قاضی دو طلاقوں کا حکم دیگا (ردالمحتار) **مسئلہ** دوسرے سے طلاق لکھوا کر بھیجی تو طلاق ہو جائیگی لکھنے والے سے کہا میری عورت کو طلاق لکھ دے تو یہ اقرار طلاق ہے۔ یعنی طلاق ہو جائیگی اگرچہ وہ نہ لکھے (ردالمحتار) **مسئلہ** عورت کو بذریعہ تحریر طلاق سنت دینا چاہتا ہے تو ایک طلاق دینی ہے یوں لکھے کہ جب میری یہ تحریر تجھے پہنچے اسکے بعد حیض سے پاک ہونے پر تجھے طلاق ہے اور تین دینی ہوں تو یوں لکھے میری تحریر پہنچنے کے بعد جب تو حیض سے پاک ہو تجھے طلاق پھر جب حیض سے پاک ہو تو طلاق پھر جب حیض سے پاک ہو تو طلاق یا یوں لکھدے میری تحریر پہنچنے پر تجھے سنت کے موافق تین طلاقیں تو یہ بھی اُسی ترتیب سے واقع ہونگی۔ یعنی ہر حیض سے پاک ہونے پر ایک ایک طلاق پڑیگی اور اگر عورت کو حیض نہ آتا ہو تو لکھدے جب چاند ہو جائے تجھے طلاق پھر دوسرے مہینے میں طلاق پھر تیسرے مہینے میں طلاق یا وہی لفظ لکھدے کہ سنت کے موافق تین طلاقیں (عالمگیری) **مسئلہ** شوہر نے عورت کو خط لکھا اُس میں ضرورت کی جو باتیں لکھنی تھیں آخر میں یہ لکھ دیا کہ جب میرا یہ خط تجھے پہنچے تجھے طلاق، پھر یہ طلاق کا جملہ مٹا کر خط بھیجدیا تو عورت کو خط پہنچتے ہی طلاق ہو گئی اور اگر خط کا تمام مضمون مٹا دیا اور طلاق کا جملہ باقی رکھا اور بھیجدیا تو طلاق نہ ہوئی، اور اگر پہلے یہ لکھا کہ جب میرا یہ خط پہنچے تجھے طلاق اور اس کے بعد اور مطلب کی باتیں لکھیں تو حکم بالعکس ہے یعنی الفاظ طلاق مٹا دئے تو طلاق نہ ہوئی اور باقی رکھے تو ہوگئی (عالمگیری) **مسئلہ** خط میں طلاق

لکھی اور اُس کے بعد متصلاً انشاء اللہ تعالیٰ لکھا تو طلاق نہ ہوئی اور اگر فصل کے ساتھ لکھا تو ہوگئی (عالمگیری) **مسئلہ** تحریر سے طلاق کے ثبوت میں یہ ضرور ہے کہ شوہر اقرار کرے کہ میں نے لکھی یا لکھوائی یا عورت اس پر گواہ پیش کرے۔ محض اُس کے خط سے مشابہ ہونا یا اُس کے سے دستخط ہونا یا اُس کی سی مُہر ہونا کافی نہیں۔ ہاں اگر عورت کو اطمینان اور غالب گمان ہے کہ یہ تحریر اُسی کی ہے تو اس پر عمل کرنے کی عورت کو اجازت ہے مگر جب شوہر انکار کرے تو بغیر شہادت چارہ نہیں (خانیہ وغیرہا) **مسئلہ** کسی نے شوہر کو طلاق لکھنے پر مجبور کیا اُس نے لکھ دیا مگر نہ دل میں ارادہ ہے نہ زبان سے طلاق کا لفظ کہا تو طلاق نہ ہوگی مجبوری سے مراد شرعی مجبوری ہے محض کسی کے اصرار کرنے پر لکھ دینا یا بڑا ہے اُس کی بات کیسے ٹالی جائے یہ مجبوری نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** طلاق دو قسم ہے صریح وکنایہ۔ صریح وہ جس سے طلاق مراد ہونا ظاہر ہو اکثر طلاق میں اس کا استعمال ہو اگرچہ وہ کسی زبان کا لفظ ہو۔ (جوہرہ وغیرہ)

صریح کا بیان

مسئلہ لفظ صریح مثلاً میں نے تجھے طلاق دی۔ تجھے طلاق ہے۔ تو مطلقہ ہے۔ تو طالق ہے میں تجھے طلاق دیتا ہوں۔ اے مطلقہ۔ ان سب الفاظ کا حکم یہ ہے کہ ایک طلاق رجعی واقع ہوگی اگرچہ کچھ نیت نہ کی ہو یا بائن کی نیت کی یا ایک سے زیادہ کی نیت ہو یا کہے میں نہیں جانتا تھا کہ طلاق کیا چیز ہے مگر اس صورت میں کہ وہ طلاق کو نہ جانتا تھا دیانۃً واقع نہ ہوگی (درمختار) **مسئلہ** طلاغ۔ طلاغ۔ طلاک۔ تلاک۔ تلاکھ۔ تلاکھ۔ تلاخ۔ تلاخ۔ تلاق۔ طلاق بلکہ توتلے کی زبان سے تلات یہ سب صریح کے الفاظ ہیں ان سب سے ایک طلاق رجعی ہوگی اگرچہ نیت نہ ہو یا نیت کچھ اور ہو۔ ط ل اق۔ طا لام الف قاف کہا اور نیت طلاق ہو تو ایک رجعی ہوگی

(درمختار) مسئلہ اُردو میں یہ لفظ کہ مَیں نے تجھے چھوڑا صریح ہے اس سے ایک
رجعی ہوگی کچھ نیّت ہو یا نہ ہو یوہیں یہ لفظ کہ مَیں نے فارغ خطی[21] یا فارخطی[22] یا فارکھتی دی
صریح ہے مسئلہ لفظ طلاق غلط طور پر ادا کرنے میں عالم جاہل برابر ہیں بہرحال طلاق ہو
جائیگی اگرچہ وہ کہے میں نے دھمکانے کیلئے غلط طور پر ادا کیا طلاق مقصود نہ تھی ورنہ
صحیح طور پر بولتا۔ ہاں اگر لوگوں سے پہلے کہہ دیا تھا کہ مَیں دھمکانے کے لئے
غلط لفظ بولوں گا طلاق مقصود نہ ہوگی تو اب اُس کا کہا مان لیا جائیگا (درمختار)
مسئلہ کسی نے پوچھا تُو نے اپنی عورت کو طلاق دیدی اُس نے کہا ہاں یا کیوں نہیں
تو طلاق ہوگئی اگرچہ طلاق دینے کی نیّت سے نہ کہا ہو (درمختار) مگر جب کہ ایسی سخت
آواز اور ایسے لہجے سے کہا جس سے انکار سمجھا جاتا ہو تو نہیں (خانیہ) کسی نے کہا تیری
عورت پر طلاق نہیں کہا کیوں نہیں یا کہا کیوں تو طلاق ہوگئی اور اگر کہا نہیں یا ہاں تو نہیں
(فتاوی رضویہ) مسئلہ عورت کو طلاق نہیں دی ہے مگر لوگوں سے کہتا ہے مَیں
طلاق دے آیا تو قضاءً ہو جائیگی اور دیانۃً نہیں اور اگر ایک طلاق دی ہے اور لوگوں
سے کہتا ہے تین دی ہیں تو دیانۃً ایک ہوگی قضاءً تین اگرچہ کہے کہ مَیں نے جھوٹ
کہا تھا (فتاوی خیریہ) مسئلہ عورت سے کہا اے مطلقہ۔ اے طلاق دی گئی۔ اے
طلاقن[25] اے طلاق شدہ۔ اے طلاق یافتہ۔ اے طلاق کردہ۔ طلاق ہوگئی۔ اگرچہ کہے
میرا مقصود گالی دینا تھا طلاق دینا نہ تھا۔ اور اگر یہ کہے کہ میرا مقصود یہ تھا کہ وہ پہلے
شوہر کی مطلقہ ہے اور حقیقت میں وہ ایسی ہی ہے یعنی شوہر اوّل کی مطلقہ ہے تو
دیانۃً اس کا قول مان لیا جائیگا اور اگر وہ عورت پہلے کسی کی منکوحہ تھی ہی نہیں یا تھی مگر
اُس نے طلاق نہ دی تھی بلکہ مر گیا ہو تو یہ تاویل نہیں مانی جائیگی یوہیں اگر کہا تیرے[26] شوہر نے
تجھے طلاق دی تو بھی وہی حکم ہے (ردالمحتار، عالمگیری) مسئلہ عورت سے کہا تجھے طلاق دیتا
ہوں یا یہ کہا کہ تو مطلقہ ہوجا تو طلاق ہوگئی (ردالمحتار) مگر یہ لفظ کہ طلاق دیتا ہوں

یا چھوڑتا ہوں اس کے یہ معنی لئے کہ طلاق دینا چاہتا ہوں یا چھوڑنا چاہتا ہوں تو دیانۃً نہ ہوگی قضاءً ہو جائیگی اور اگر یہ لفظ کہا کہ چھوڑے دیتا ہوں تو طلاق نہ ہوئی کہ یہ لفظ قصد ارادہ کیلئے ہے **مسئلہ** تجھ پر طلاق۔ تجھے طلاق۔ تو طلاق ہے۔ تو طلاق ہوگئی طلاق ہو جا۔ طلاق لے۔ باہر جاتی تھی۔ کہا طلاق لے جا۔ اپنی طلاق اوڑھ اور روانہ ہو۔ میں نے تیری طلاق تیرے آنچل میں باندھ دی جا تجھ پر طلاق۔ ان سب میں ایک طلاق رجعی ہوگی اور فقط جا بہ نیت طلاق کہتا تو بائن ہوتی (خانیہ عالمگیری وغیرہما) **مسئلہ** تجھے مسلمانوں کے چاروں مذہب یا مسلمانوں کے تمام مذہب پر طلاق یا تجھے یہود و نصاریٰ کے مذہب پر طلاق اس سے ایک طلاق رجعی ہوگی یونہی اگر کہا جا تجھے طلاق ہے۔ سوئروں اور یہودیوں کو حلال اور مجھ پر حرام ہو تو رجعی ہوگی یعنی جبکہ اس لفظ سے (کہ مجھ پر حرام ہو) طلاق کی نیت نہ کی ہو ورنہ دو بائن واقع ہونگی (خیریہ ردالمحتار) **مسئلہ** تو مطلقہ اور بائنہ یا مطلقہ پھر بائنہ ہے اس سے ایک رجعی ہوگی اور اگر لفظ بائنہ سے جدا طلاق کی نیت کی تو دو بائن اور تین کی تو تین (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** عورت کے بچہ کو دیکھ کر کہا اے مطلقہ کے بچے! اے مطلقہ کے جنے تو طلاق رجعی ہوئی (عالمگیری) ہاں اگر یہ نیت ہو کہ وہ پہلے شوہر کی مطلقہ ہے تو دیانۃً مان لیا جائیگا جبکہ پہلے شوہر نے طلاق دی ہو **مسئلہ** عورت کی نسبت کہا اُسے اُس کی طلاق کی خبر دے یا طلاق کی خوشخبری سُنا دے یا اُس کی طلاق کی خبر اُس کے پاس لے جا یا اُسے لکھ بھیج یا اُس سے کہہ کہ وہ مطلقہ ہے یا اُس کے لئے اُسکی طلاق کی سند یا یادداشت لکھدے تو طلاق ابھی پڑگئی اگرچہ نہ اُس نے اُس سے کہا نہ لکھا اور اگر یوں کہا کہ اُس سے کہہ تو مطلقہ ہے یا اُسے طلاق دے آ تو جب جاکر کہے گا طلاق ہوگی ورنہ نہیں (خانیہ) **مسئلہ** تو فلانی سے زیادہ مطلقہ ہے طلاق پڑگئی اگرچہ وہ فلانی مطلقہ نہ بھی ہو (فتاویٰ رضویہ) **مسئلہ** اے مطلقہ (بسکون طا) میں نے تیری طلاق چھوڑ دی میں نے تیری طلاق روانہ کر دی میں نے تیری طلاق کا راستہ چھوڑ دیا میں نے تیری طلاق تجھے

ہبہ کردی۔ قرض دی۔ تیرے پاس گروی۔ امانت رکھی میں نے تیری طلاق چاہی تیرے لئے طلاق ہے اللہ نے تیری طلاق چاہی اللہ نے تیری طلاق مقدر کردی۔ ان سب الفاظ سے اگر نیت طلاق ہو رجعی واقع ہوگی (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** میں نے تیری طلاق تیرے ہاتھ بیچی عورت نے کہا میں نے خریدی اور کسی مال کے بدلے میں ہونا مذکور نہ ہوا تو رجعی ہوگی اور مال کے بدلے میں ہونا مذکور ہو تو بائن اور اگر یوں کہا میں نے اس عوض پر طلاق دی کہ تو اپنا مطالبہ اتنے دنوں کے لئے ہٹا دے جب بھی رجعی ہوگی (ردالمحتار) **مسئلہ** عورت نے کہا میں نے تجھے چھوڑا اور کہنا یہ ہے میرا مقصود یہ تھا کہ بندھی ہوئی تھی اس کی بندش کھولدی یا مقید تھی اب چھوڑدی تو یہ تاویل سُنی نہ جائیگی ہاں اگر تصریح کردی کہ تجھے قید بندش سے چھوڑا تو قول مان لیا جائیگا (ردالمحتار) **مسئلہ** اپنی عورت سے کہا تو مجھ پر حرام ہے تو ایک بائن طلاق ہوگی اگرچہ نیت نہ کی ہو اور اگر وہ اُس وقت کی عورت نہ ہو تو یمین ہے حانث ہونے پر کفارہ واجب۔ یونہی اگر یہ کہا میں تجھ پر حرام ہوں اور طلاق کی نیت کی تو واقع ہوگی۔ اور اگر صرف یہ کہا کہ میں حرام ہوں تو واقع نہ ہوگی (درمختار) **مسئلہ** عورت سے کہا تیری طلاق مجھ پر واجب ہے تو بعض کے نزدیک طلاق ہوجائیگی اور اسی پر فتوی ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** اگر کہا تجھے خدا طلاق دے تو واقع نہ ہوگی اور یوں کہا کہ تجھے خدا نے طلاق دی تو ہوگئی (ردالمحتار) **مسئلہ** اگر کہا تجھے طلاق تو واقع نہ ہوگی اگرچہ طلاق کی نیت ہو (ردالمحتار) **مسئلہ** طلاق میں اضافت ضرور ہونی چاہیئے بغیر اضافت طلاق واقع نہ ہوگی خواہ حاضر کے صیغہ سے بیان کرے مثلاً تجھے طلاق ہے یا اشارہ کے ساتھ مثلاً اسے یا اُسے یا نام لے کر کہے کہ فلانی کو طلاق ہے یا اُس کے جسم و بدن یا روح کی طرف نسبت کرے یا اُس کے کسی ایسے عضو کی طرف نسبت کرے جو کل کے قائم مقام تصور کیا جاتا ہو مثلاً گردن یا سر یا شرمگاہ یا جزو شائع کیطرف نسبت کرے مثلاً نصف تہائی چوتھائی

وغیرہ یہانتک کہ اگر کہا تیرے ہزار حصوں میں سے ایک حصہ کو طلاق ہے تو طلاق ہو جائیگی (درمختار) **مسئلہ** اگر سر یا گردن پر ہاتھ رکھ کر کہا تیرے اس سر یا اس گردن کو طلاق تو واقع نہ ہوگی اور اگر ہاتھ نہ رکھا اور یوں کہا اس سر کو طلاق اور عورت کے سر کی طرف اشارہ کیا تو واقع ہوجائیگی (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** ہاتھ یا انگلی یا ناخن یا پاؤں یا بال یا ناک یا پنڈلی یا ران یا پیٹھ یا پیٹ یا زبان یا کان یا مونھ یا ٹھوڑی یا دانت یا سینہ یا پستان کو کہا کہ اسے طلاق ہے تو واقع نہ ہوگی (جوہرہ درمختار) **مسئلہ** جزو طلاق بھی پوری طلاق ہے۔ اگر ایک طلاق کا ہزارواں حصہ ہو مثلاً کہا تجھے آدھی یا چوتھائی طلاق ہے تو پوری ایک طلاق پڑے گی کہ طلاق کے حصے نہیں ہوسکتے اگر چند اجزا ذکر کئے جن کا مجموعہ ایک سے زیادہ نہ ہو تو ایک ہوگی اور ایک سے زیادہ ہو دوسری بھی پڑ جائیگی مثلاً کہا ایک طلاق کا نصف اور اس کی تہائی اور چوتھائی کا نصف اور تہائی اور چوتھائی کا مجموعہ ایک سے زیادہ ہے لہٰذا دو واقع ہوئیں اور اگر اجزا کا مجموعہ دو سے زیادہ ہے تو تین ہونگی یوہیں ڈیڑھ میں دو اور ڈھائی میں تین اور اگر دو طلاق کے تین نصف کہے تو تین ہونگی اور ایک طلاق کے تین نصف میں دو اور اگر کہا ایک سے دو تک تو ایک اور ایک سے تین تک تو دو (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** اگر کہا تجھے طلاق ہے یہاں سے ملک شام تک تو ایک رجعی ہوگی ہاں اگر یوں کہا کہ اتنی بڑی یا اتنی لمبی کہ یہاں سے ملک شام تک تو بائن ہوگی (درمختار) **مسئلہ** اگر کہا تجھے مکہ میں طلاق ہے یا گھر میں یا سایہ میں یا دھوپ میں تو فوراً پڑجائیگی یہ نہیں کہ مکہ کو جائے جب پڑے ہاں اگر یہ کہے میرا مطلب یہ تھا کہ جب مکہ کو جائے طلاق ہے تو دیانۃً یہ قول معتبر ہے قضاءً نہیں اور اگر یہ کہے تجھے قیامت کے دن طلاق ہے کچھ نہیں بلکہ یہ کلام لغو ہے اور اگر قیامت سے پہلے کہا تو ابھی پڑجائیگی (درمختار) **مسئلہ** اگر کہا تجھے کل طلاق ہے تو دوسرے دن صبح چمکتے ہی طلاق ہوجائیگی یوہیں اگر کہا شعبان میں طلاق ہے تو جس دن رجب کا مہینہ ختم ہوگا اُس دن آفتاب ڈوبتے ہی طلاق ہوگی (درمختار) **مسئلہ**

اگر کہا تجھے میری پیدائش سے یا تیری پیدائش سے پہلے طلاق یا کہا میں نے اپنے بچپن میں یا جب سوتا تھا یا مجنون تھا تجھے طلاق دی تھی اور اُس کا مجنون ہونا معلوم ہو تو طلاق نہ ہوگی بلکہ یہ کلام لغو ہے (درمختار) **مسئلہ** کہا[۸۵] کہ تجھے میرے مرنے سے دو مہینے پہلے طلاق ہے اور دو مہینے گزرنے نہ پائے کہ مر گیا تو طلاق واقع نہ ہوئی اور اس کے بعد مرا تو ہوگئی اور اُسی وقت سے مطلقہ قرار پائے گی جب اُس نے کہا تھا (تنویر الابصار)

مسئلہ اگر کہا میرے نکاح سے پہلے تجھے طلاق یا کہا کل گزشتہ میں حالانکہ اُس سے نکاح آج کیا ہے تو دونوں صورتوں میں کلام لغو ہے اور اگر دوسری صورت میں کل یا کل سے پہلے نکاح کر چکا ہے تو اس وقت طلاق ہو گئی (فتح وغیرہ) یوہیں اگر کہا تجھے دو مہینے سے طلاق ہے اور واقع میں نہیں دی تھی اس وقت پڑے گی بشرطیکہ نکاح کو دو مہینے سے کم نہ ہوئے ہوں ورنہ کچھ نہیں اور اگر جھوٹی خبر کی نیت سے کہا تو عنداللہ نہ ہوگی مگر قضاءً ہوگی۔ **مسئلہ** اگر کہا زید آنے سے ایک ماہ پہلے تجھے طلاق ہے اور زید ایک مہینے کے بعد آیا تو اُس وقت طلاق ہوگی اس سے پہلے نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ یہ کہا کہ جب[۸۸] کبھی تجھے طلاق نہ دوں تو طلاق ہے یا جب[۸۹] تجھے طلاق نہ دوں تو طلاق ہے چپ ہوتے ہی طلاق پڑ جائیگی اور اگر یہ کہا کہ تجھے[۹۰] طلاق نہ دوں تو طلاق ہے تو مرنے سے کچھ پہلے طلاق ہوگی (عامہ کتب) **مسئلہ** یہ کہا[۹۱] کہ اگر آج تجھے تین طلاقیں نہ دوں تو تجھے تین طلاقیں تو دیگا جب بھی ہونگی اور نہ دیگا جب بھی اور بچنے کی یہ صورت ہے کہ عورت کو ہزار روپے کے بدلے میں طلاق دیدے اور عورت کو چاہیے کہ قبول نہ کرے اب اگر دن گزر گیا تو طلاق واقع نہ ہوگی (خانیہ) **مسئلہ** کسی[۹۲] عورت سے کہا تجھے طلاق ہے جس دن تجھ سے نکاح کروں اور رات میں نکاح کیا تو طلاق ہو گئی (تنویر) **مسئلہ** کسی[۹۳] عورت سے کہا اگر تجھ سے نکاح کروں یا جب[۹۴] یا جس وقت[۹۵] تجھ سے نکاح کروں تو تجھے طلاق ہے تو نکاح ہوتے ہی طلاق ہو جائیگی یوہیں اگر خاص عورت کو معین نہ کیا بلکہ کہا اگر یا جب یا جس وقت میں نکاح کروں تو اُسے طلاق ہے تو نکاح کرتے ہی طلاق ہو جائے

مگر اس کے بعد دوسری عورت سے نکاح کرے گا تو اُسے طلاق نہ ہوگی ہاں اگر
(۹۸) کہا جب کبھی میں کسی عورت سے نکاح کروں اُسے طلاق ہے تو جب کبھی نکاح
کرے گا طلاق ہو جائے گی۔ ان صورتوں میں اگر چاہے کہ نکاح ہو جائے اور طلاق
نہ پڑے تو اُس کی صورت یہ ہے کہ فضولی (یعنی جسے اس نے نکاح کا وکیل نہ کیا ہو) بغیر
اس کے حکم کے اُس عورت یا کسی عورت سے نکاح کردے اور جب اسے خبر پہنچے تو زبان
سے نکاح کو نافذ نہ کرے بلکہ کوئی ایسا فعل کرے جس سے اجازت ہو جائے مثلاً مہر
کا کچھ حصہ یا کُل اُس کے پاس بھیجدے یا اُس کے ساتھ جماع کرے یا شہوت کے ساتھ
ہاتھ لگائے یا بوسہ لے یا لوگ مبارکباد دیں تو خاموش رہے انکار نہ کرے تو اس صورت میں
نکاح ہو جائیگا اور طلاق نہ پڑیگی اور اگر کوئی خود نہیں کردیتا اسے کہنے کی ضرورت پڑے تو
کسی کو حکم نہ دے بلکہ تذکرہ کرے کہ کاش کوئی میرا نکاح کردے یا کاش تو میرا نکاح کردے یا
کیا اچھا ہوتا کہ میرا نکاح ہو جاتا اب اگر کوئی میرا نکاح کردیگا تو نکاح فضولی ہوگا اور اس
کے بعد وہی طریقہ برتے جو اوپر مذکور ہوا (درمختار ردالمحتار خیریہ) **مسئلہ** اسکی عورت کسی کی
باندی ہے اس نے اس سے کہا کل کا دن آئے تو تجھ کو دو طلاقیں اور مولی نے کہا کل کا
دن آئے تو تو آزاد ہے تو دو طلاقیں ہو جائینگی اور شوہر رجعت نہیں کرسکتا مگر اسکی عدت
تین حیض ہے اور شوہر مریض تھا تو یہ عورت وارث نہ ہوگی (تنویر) **مسئلہ** انگلیوں سے اشارہ
کرکے کہا تجھے اتنی طلاقیں تو ایک دو تین جتنی انگلیوں سے اشارہ کیا اتنی طلاقیں ہوئیں
یعنی جتنی انگلیاں اشارہ کے وقت کھلی ہوں اُن کا اعتبار ہے بند کا اعتبار نہیں اور اگر
وہ کہتا ہے میری مراد بند انگلیاں یا ہتھیلی تھی تو یہ قول دیانۃً معتبر ہوگا قضاءً معتبر نہیں
(۹۹) اور اگر تین انگلیوں سے اشارہ کرکے کہا تجھے اسکی مثل طلاق اور نیت تین طلاق کی ہو تو تین
ورنہ ایک بائن اور اگر (۱۰۰) اشارہ کرکے کہا تجھے اتنی اور نیت طلاق ہے اور لفظ طلاق نہ بولا جب
بھی طلاق ہو جائیگی (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** طلاق کے ساتھ کوئی صفت ذکر کی جس سے شدت

سمجھی جائے تو بائن ہوگی مثلاً بائن[۱۰۱] یا البتہ[۱۰۲]۔ فحش[۱۰۳] طلاق طلاق شیطان[۱۰۴] طلاق بدعت[۱۰۵]۔ بدتر[۱۰۶] طلاق۔ پہاڑ برابر[۱۰۷]۔ ہزار کی مثل[۱۰۸]۔ ایسی کہ گھر بھر جائے[۱۰۹]۔ سخت[۱۱۰]۔ لمبی[۱۱۱]۔ چوڑی[۱۱۲]۔ کھرکھری[۱۱۳]۔ سب سے بُری[۱۱۴]۔ سب سے کڑی[۱۱۵]۔ سب سے گندی[۱۱۶]۔ سب سے ناپاک[۱۱۷]۔ سب سے کڑوی[۱۱۸]۔ سب سے بڑی[۱۱۹]۔ سب سے چوڑی[۱۲۰]۔ سب سے لمبی[۱۲۱]۔ سب سے موٹی[۱۲۲]۔ پھر اگر تین کی نیت کی تو تین ہونگی ورنہ ایک اور اگر عورت باندی ہے تو دو کی نیت صحیح ہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** اگر کہا[۱۲۳] تجھے ایسی طلاق جس سے تو اپنے نفس کی مالک ہوجائے یا کہا[۱۲۴] تجھے ایسی طلاق جس میں میرے لئے رجعت نہیں تو بائن ہوگی اور اگر کہا[۱۲۵] تجھے طلاق ہے اور میرے لئے رجعت نہیں تو رجعی ہوگی۔ یوہیں[۱۲۶] اگر کہا تجھے طلاق ہے کوئی قاضی یا کوئی حاکم یا عالم تجھے واپس نہ کرے جب بھی رجعی ہوگی (درمختار ردالمحتار) اور اگر کہا[۱۲۷] تجھے طلاق ہے اس شرط پر کہ اس کے بعد رجعت نہیں یا یوں کہا[۱۲۸] تجھ پر وہ طلاق ہے جس کے بعد رجعت نہیں یا کہا[۱۲۹] تجھ پر وہ طلاق ہے جس کے بعد رجعت نہ ہوگی تو ان سب صورتوں میں رجعی ہوجانا چاہیئے (فتاوٰی رضویہ) اور اگر کہا[۱۳۰] تجھ پر وہ طلاق ہے جس کے بعد رجعت نہیں ہوتی تو بائن ہونا چاہیئے **مسئلہ** عورت[۱۳۱] سے کہا اگر میں تجھے ایک طلاق دوں تو وہ بائن ہوگی یا کہا وہ تین ہوگی پھر اُسے طلاق دی تو بائن نہ ہوگی نہ تین بلکہ ایک رجعی ہوگی یا کہا تھا[۱۳۲] کہ اگر تو گھر میں جائیگی تو تجھے طلاق ہے پھر مکان میں جانے سے پہلے کہا کہ اُسے میں نے بائن یا تین کردیا جب بھی ایک رجعی ہوگی اور یہ کہنا بیکار ہے (درمختار) **مسئلہ** کہا[۱۳۳] تجھے ہزاروں طلاق یا چند بار[۱۳۴] طلاق تو تین واقع ہونگی اور اگر کہا[۱۳۵] تجھے طلاق نہ کم نہ زیادہ تو ظاہر الروایۃ میں تین ہونگی اور امام ابوجعفر ہندوانی و امام قاضی خاں اس کی ترجیح دیتے ہیں کہ دو واقع ہوں اور اگر کہہ[۱۳۶] کمتر طلاق تو ایک رجعی ہوگی (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ اگر کہا[۱۳۷] تجھے طلاق ہے پوری طلاق تو ایک ہوگی اور کہا[۱۳۸] کل طلاقیں تو تین (درمختار)

مسئلہ اگر طلاق کے عدد میں وہ چیز ذکر کی جس میں[۱۳۹] تعداد نہ ہو جیسے کہا بعدد خاک یا معلوم نہ ہو کہ اس میں تعداد ہے یا نہیں مثلاً[۱۴۰] کہا ابلیس کے بال کی گنتی برابر تو دونوں

صورتوں میں ایک واقع ہوگی اور ان دونوں مثالوں میں وہ بائن ہوگی اور اگر معلوم ہے کہ اُس میں تعداد ہے تو اُس کی تعداد کے موافق ہوگی مگر تعداد تین سے زیادہ ہو تو تین ہی ہوں گی باقی لغو مثلاً کہا اتنی جتنے میری پنڈلی یا کلائی میں بال ہیں یا اتنی جتنی اس تالاب میں مچھلیاں ہیں اور اگر تالاب میں کوئی مچھلی نہ ہو جب بھی ایک واقع ہوگی اور پنڈلی یا کلائی کے بال اُڑا دیئے ہوں اُس وقت کوئی بال نہ ہو تو طلاق نہ ہوگی اور اگر یہ کہا کہ جتنے میری ہتھیلی میں بال ہیں اور بال نہ ہوں تو ایک ہوگی (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** اس میں شک ہے کہ طلاق دی ہے یا نہیں تو کچھ نہیں اور اگر اس میں شک ہے کہ ایک دی ہے یا زیادہ تو قضاءً ایک ہے دیانۃً زیادہ۔ اور اگر کسی طرف غالب گمان ہے تو اُسی کا اعتبار ہے اور اگر اس کے خیال میں زیادہ ہے مگر اُس مجلس میں جو لوگ تھے وہ کہتے ہیں کہ ایک دی تھی اگر یہ لوگ عادل ہوں اور اس بات میں انہیں سچا جانتا ہو تو اعتبار کرلے (ردالمحتار) **مسئلہ** جس عورت سے نکاح فاسد کیا پھر اُس کو تین طلاقیں دیں تو بغیر حلالہ نکاح کرسکتا ہے کہ یہ حقیقۃً طلاق نہیں بلکہ متارکہ ہے (درمختار ردالمحتار)۔

غیر مدخولہ کی طلاق کا بیان

مسئلہ غیر مدخولہ کو کہا تجھے تین طلاقیں تو تین ہوں گی اور اگر کہا تجھے طلاق تجھے طلاق تجھے طلاق یا کہا تجھے طلاق طلاق طلاق یا کہا تجھے طلاق ہے ایک اور ایک اور ایک تو ان دونوں صورتوں میں ایک بائن واقع ہوگی باقی لغو و بیکار ہیں۔ یعنی چند لفظوں سے واقع کرنے میں صرف پہلے لفظ سے واقع ہو گی اور باقی کے لئے محل نہ رہیگی اور موطوءہ میں بہرحال تین واقع ہونگی (درمختار) **مسئلہ** کہا تجھے تین طلاقیں الگ الگ تو ایک ہوگی یونہی اگر کہا تجھے دو طلاقیں اُس طلاق کے ساتھ جو میں تجھے دوں پھر ایک طلاق دی تو ایک

ہی ہوگی (درمختار) **مسئلہ** اگر کہا ڈیڑھ طلاق تو دو ہونگی اور کہا آدھی اور ایک تو ایک یوہیں ڈھائی کہا تو تین اور دو اور آدھی کہا تو دو (درمختار) **مسئلہ** جب طلاق کے ساتھ کوئی عدد یا وصف مذکور ہو تو اُس عدد یا وصف کے ذکر کرنے کے بعد واقع ہوگی صرف طلاق سے واقع نہ ہوگی مثلاً لفظ طلاق کہا اور عدد یا وصف کے بولنے سے پہلے عورت مرگئی تو طلاق نہ ہوئی اور اگر عدد یا وصف بولنے سے پہلے شوہر مرگیا یا کسی نے اُس کا مونھ بند کر دیا تو ایک واقع ہوگی کہ جب شوہر مرگیا تو ذکر نہ پایا گیا صرف ارادہ پایا گیا اور صرف ارادہ ناکافی ہے اور مونھ بند کر دینے کی صورت میں اگر ہاتھ ہٹاتے ہی اُس نے فوراً عدد یا وصف کو ذکر کر دیا تو اس کے موافق ہوگی ورنہ وہی ایک (عامہ کتب) **مسئلہ** غیر مدخولہ سے کہا تجھے ایک طلاق ہے ایک کے بعد یا اس کے پہلے ایک یا اس کے ساتھ ایک تو دو ہونگی (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** تجھے ایک طلاق ہے اور ایک اگر گھر میں گئی تو گھر میں جانے پر دو ہونگی اور اگر یوں کہا کہ اگر تو گھر میں گئی تو تجھے ایک طلاق ہے اور ایک تو ایک ہوگی اور موطوءہ میں بہر حال دو ہونگی (درمختار) **مسئلہ** کسی کی دو یا تین عورتیں ہیں اُس نے کہا میری عورت کو طلاق تو ان میں سے ایک پر پڑیگی اور یہ اُسے اختیار ہے کہ ان میں سے جسے چاہے طلاق کے لئے معین کرلے اور ایک کو مخاطب کرکے کہا تجھ کو طلاق ہے یا تو مجھ پر حرام ہے تو صرف اُسی کو ہوگی جس سے کہا (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** چار عورتیں ہیں اور یہ کہا کہ تم سب کے درمیان ایک طلاق تو چاروں پر ایک ایک ہوگی یوہیں دو یا تین یا چار طلاقیں کہیں جب بھی ایک ایک ہوگی مگر ان صورتوں میں اگر یہ نیت ہے کہ ہر ایک طلاق چاروں پر تقسیم ہو تو دو میں ہر ایک پر دو ہوں گی اور تین یا چار میں ہر ایک پر تین اور پانچ چھ سات آٹھ میں ہر ایک پر دو۔ اور تقسیم کی نیت ہے تو ہر ایک پر تین۔ تو دس وغیرہ میں بہر حال ہر ایک پر تین واقع ہونگی۔ یوہیں اگر کہا، میں نے تم سب کو ایک طلاق میں شریک کر دیا تو ہر ایک

پر ایک وعلیٰ ہذا القیاس (خانیہ فتح بحر وغیرہا) **مسئلہ** دو عورتیں ہیں اور دونوں غیر موطوءہ اس نے کہا میری عورت کو طلاق میری عورت کو طلاق تو دونوں مطلقہ ہوگئیں اگرچہ وہ کہے کہ ایک ہی عورت کو میں نے دونوں بار کہا تھا اور اگر دونوں مدخولہ ہوں اور کہتا ہے کہ دونوں بار ایک ہی کی نسبت کہا تھا تو اُس کا قول مان لیا جائیگا۔ یوہیں اگر ایک مدخولہ ہو دوسری غیر مدخولہ اور مدخولہ کی نسبت دونوں مرتبہ کہا تو اسی کو دو طلاقیں ہوں گی اور غیر مدخولہ کی نسبت بیان کرے تو ہر ایک کو ایک ایک (در مختار رد المحتار) **مسئلہ** کہا میری عورت کو طلاق ہے اور اُس کا نام نہ لیا اور اُسکی ایک ہی عورت ہے جس کو لوگ جانتے ہیں تو اسی پر طلاق پڑیگی اگرچہ کہتا ہو کہ میری ایک عورت دوسری بھی ہے میں نے اُسے مراد لیا ہاں اگر گواہوں سے دوسری عورت ہونا ثابت کردے تو اُس کا قول مان لیں گے اور دو عورتیں ہوں اور دونوں کو لوگ جانتے ہوں تو اُسے اختیار ہے جسے چاہے مراد لے یا معین کرے یوہیں اگر دونوں غیر معروف ہوں تو اختیار ہے (خانیہ رد المحتار) **مسئلہ** مدخولہ کو کہا تجھے طلاق ہے تجھے طلاق ہے یا میں نے تجھے طلاق دی میں نے تجھے طلاق دی تو دو طلاقوں کا حکم دیا جائیگا اگرچہ کہتا ہو کہ دوسرے لفظ سے تاکید کی نیت تھی طلاق دینا مقصود نہ تھا ہاں دیانۃً اُس کا قول مان لیا جائیگا (در مختار) **مسئلہ** اپنی عورت کو کہا اُس کتیا کو طلاق یا انکھیاری سے اُسکو کہا اس اندھی کو طلاق تو طلاق واقع ہو جائیگی اور اگر کسی دوسری عورت کو دیکھا اور سمجھا کہ میری عورت ہے اور اپنی عورت کا نام لے کر کہا اے فلانی تجھے طلاق ہے بعد کو معلوم ہوا کہ یہ اُس کی عورت نہ تھی تو طلاق ہوگئی مگر جبکہ اُسکی طرف اشارہ کرکے کہا تو نہ ہوگی (خانیہ وغیرہا) **مسئلہ** اگر کہا دُنیا کی تمام عورتوں کو طلاق تو اُسکی عورت کو طلاق نہ ہوئی اور اگر کہا کہ اس محلہ یا اس گھر کی عورتیں کو تو ہوگئی (در مختار) **مسئلہ** عورت نے خاوند سے کہا مجھے تین طلاقیں دیدے اس نے کہا دی تو تین واقع ہوئیں اور اگر جواب میں کہا تجھے طلاق ہے تو ایک واقع ہوگی اگرچہ تین کی نیت کرے (خانیہ وغیرہا) **مسئلہ** عورت نے کہا مجھے طلاق دیدے ۔ ۔ مجھے

مجھے طلاق دیدے مجھے طلاق دیدے اُس نے کہا دیدی تو ایک ہوئی اور تین کی نیت کی تو تین (درمختار) **مسئلہ** عورت نے کہا میں نے اپنے کو طلاق دیدی شوہر نے جائز کردی تو ہوگئی (درمختار) **مسئلہ** کسی نے کہا تو اپنی عورت کو طلاق دیدے اُس نے کہا ہاں ہاں طلاق واقع نہ ہوئی اگرچہ بہ نیت طلاق کہا کہ یہ ایک عدہ ہے (فتاویٰ رضویہ) **مسئلہ** کسی نے کہا جس کی عورت اُس پر حرام ہے وہ یہ کام کرے اُن میں سے ایک نے وہ کام کیا تو عورت حرام ہونے کا اقرار ہے یوہیں اگر کہا جس کی عورت مطلقہ ہو وہ تالی بجائے اور سب نے بجائی تو سب کی عورتیں مطلقہ ہوجائیں گی۔ کسی نے کہا اب جو بات کرے اُس کی عورت کو طلاق ہے پھر خود اسی نے کوئی بات کہی تو اس کی عورت کو طلاق ہوگئی اور اوروں نے بات کی کچھ نہیں۔ یوہیں اگر آپس میں ایک دوسرے کو چپت مارتا تھا اور کسی نے کہا جو اب چپت مارے اُس کی عورت کو طلاق ہے اور خود اسی نے چپت ماری تو اس کی عورت کو طلاق ہوگئی (درمختار ردالمحتار) +

کنایہ کا بیان!

کنایہ طلاق وہ الفاظ ہیں جن سے طلاق مراد ہونا ظاہر نہ ہو طلاق کے علاوہ اور معنوں میں بھی ان کا استعمال ہوتا ہو۔ **مسئلہ** کنایہ سے طلاق واقع ہونے میں یہ شرط ہے کہ نیت طلاق ہو یا حالت بتاتی ہو کہ طلاق مراد ہے یعنی پیشتر طلاق کا ذکر تھا یا غصہ میں کہا کنایہ کے الفاظ تین طرح کے ہیں بعض میں سوال رد کرنے کا احتمال ہے بعض میں گالی کا احتمال ہے اور بعض میں نہ یہ ہے نہ وہ بلکہ جواب کے لئے متعین ہیں اگر رد کا احتمال ہے تو مطلقاً ہر حال میں نیت کی حاجت ہے بغیر نیت طلاق نہیں اور جن میں گالی کا احتمال ہے ان سے طلاق ہونا خوشی اور غضب میں نیت پر موقوف ہے اور طلاق کا ذکر تھا تو نیت کی ضرورت نہیں اور تیسری صورت یعنی جو فقط جواب ہو تو

خوشی میں نیت ضروری ہے اور غضب و مذاکرہ کے وقت بغیر نیت بھی طلاق واقع ہے۔ (درمختار وغیرہ)

کنایہ کے بعض الفاظ یہ ہیں:

جا۔ نکل۔ چل۔ روانہ ہو۔ اُٹھ۔ کھڑی ہو۔ پردہ کر۔ دوپٹہ اوڑھ۔ نقاب ڈال۔ ہٹ سرک۔ جگہ چھوڑ۔ گھر خالی کر۔ دور ہو۔ چل دور۔ اے خالی۔ اے بَری۔ اے جُدا۔ تو جدا ہے۔ تو مجھ سے جدا ہے۔ میں نے تجھے بے قید کیا۔ میں نے تجھ سے مفارقت کی۔ رستہ ناپ۔ اپنی راہ لے۔ کالا مونھ کر۔ چال دکھا۔ چلتی بن۔ چلتی نظر آ۔ دفع ہو۔ دال فے عین ہو۔ رفو چکر ہو۔ پنجرا خالی کر۔ ہٹ کے سڑ۔ اپنی صورت گُما۔ بستر اٹھا۔ اپنا سوجھتا دیکھ۔ اپنی گٹھڑی باندھ۔ اپنی نجاست الگ پھیلا۔ تشریف لے جائیے۔ تشریف کا ٹوکرا لے جائیے۔ جہاں سینگ سمائے جا اپنا مانگ کھا۔ بہت ہوچکی اب مہربانی فرمائیے۔ لے بے علاقہ۔ مونھ چھپا۔ جہنم میں جا۔ چولھے میں جا۔ بھاڑ میں پڑ۔ میرے پاس سے چل۔ اپنی مراد پر فتح مند ہو۔ میں نے نکاح فسخ کیا۔ تو مجھ پر مثل مردار۔ یا سوئر یا شراب کے ہے (نہ مثل بنگ یا افیون یا مال فلاں یا زوجہ فلاں کے) تو مثل میری ماں یا بہن یا بیٹی کے ہے (اور یوں کہا کہ تو ماں بہن بیٹی ہے تو گناہ کے سوا کچھ نہیں) تو خلاص ہے۔ تیری گلو خلاصی ہوئی۔ تو خالص ہوئی۔ حلال خدا یا حلال مسلماناں یا ہر حلال مجھ پر حرام۔ تو میرے ساتھ حرام میں ہے۔ میں نے تجھے تیرے ہاتھ بیچا اگرچہ کسی عوض کا ذکر نہ آئے اگرچہ عورت نے یہ نہ کہا کہ میں نے خریدا۔ میں تجھ سے باز آیا۔ میں تجھ سے درگزرا۔ تو میرے کام کی نہیں۔ میرے مطلب کی نہیں۔ میرے مصرف کی نہیں۔ مجھے تجھ پر کوئی راہ نہیں۔ کچھ قابو نہیں۔ ملک نہیں۔ میں نے تیری راہ خالی کردی۔ تو میری ملک سے نکل گئی۔ میں نے تجھ سے خلع کیا۔ اپنے میکے بیٹھ۔ تیری باگ ڈھیلی کی۔ تیری رسی چھوڑدی۔ تیری لگام اُتار لی۔ اپنے رفیقوں سے جا مل۔ مجھے تجھ پر کچھ اختیار نہیں۔ میں تجھ سے لادعوی ہوتا ہوں۔ میرا تجھ پر کچھ دعویٰ نہیں۔ خاوند تلاش کر۔ میں نے تجھ سے جدا

ہوں یا ہوا (فقط میں جدا ہوں یا ہوا کافی نہیں اگرچہ بہ نیت طلاق کہا) میں[84] نے تجھے جدا کردیا۔ میں[85] نے تجھ سے جدائی کی۔ تو خود[86] مختار ہے۔ تو آزاد[87] ہے۔ مجھ میں[88] تجھ میں نکاح نہیں مجھ میں[89] تجھ میں نکاح باقی نہ رہا۔ میں[90] نے تجھے تیرے گھروالوں یا باپ[91] یا ماں[92] یا خاوند[93] کو دیا یا خود[94] تجھ کو دیا اور تیرے بھائی یا ماموں یا چچا یا کسی اجنبی کو دینا کہا تو کچھ نہیں) مجھ میں[95] تجھ میں کچھ معاملہ نہ رہا یا نہیں۔ میں[96] تیرے نکاح سے بیزار ہوں۔ بری[97] ہوں۔ مجھ[98] سے دور ہو۔ مجھے صورت[99] نہ دکھا۔ کنارے[100] ہو۔ تو[101] نے مجھ سے نجات پائی۔ الگ[102] ہو۔ میں[103] نے تیرا پاؤں کھول دیا۔ میں[104] نے تجھے آزاد کیا۔ آزاد[105] ہو جا۔ تیری[106] بند کٹی۔ تو بے[107] قید ہے۔ میں[108] تجھ سے بری ہوں۔ اپنا نکاح[109] کر۔ جس[110] سے چاہے نکاح کرلے۔ میں[111] تجھ سے بیزار ہوا۔ میرے[112] لئے تجھ پر نکاح نہیں۔ میں[113] نے تیرا نکاح فسخ کیا۔ چاروں[114] راہیں تجھ پر کھول دیں (اور اگر یوں کہا کہ چاروں راہیں تجھ پر کھلی ہیں تو کچھ نہیں جب تک یہ نہ کہے کہ جو راستہ[115] چاہے اختیار کر) میں[116] تجھ سے دستبردار ہوں۔ میں[117] نے تجھ پر تیرے گھر والوں یا باپ یا ماں کو واپس دیا۔ تو میری[118] عصمت سے نکل گئی۔ میں[119] نے تیری ملک سے شرعی طور پر اپنا نام اتار دیا۔ تو قیامت[120] تک یا عمر بھر میرے لائق نہیں۔ تو مجھ[121] سے ایسی دور ہے جیسے مکہ معظمہ مدینہ طیبہ سے یا دلی لکھنؤ سے (فتاوی رضویہ) **مسئلہ** ان الفاظ سے طلاق نہ ہوگی اگرچہ نیت کرے مجھے تیری حاجت نہیں مجھے تجھ سے سروکار نہیں۔ تجھ سے مجھے کام نہیں۔ غرض نہیں۔ مطلب نہیں۔ تو مجھے درکار نہیں۔ تجھ سے مجھے رغبت نہیں۔ میں تجھے نہیں چاہتا (فتاوی رضویہ) **مسئلہ** کنایہ کے ان الفاظ سے ایک بائن طلاق ہوگی اگر بہ نیت طلاق بولے گئے اگرچہ بائن کی نیت نہ ہو اور دو کی نیت کی جب بھی وہی ایک واقع ہوگی مگر جب زوجہ باندی ہو تو دو کی نیت صحیح اور تین کی نیت کی تو تین واقع ہوں گی (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** مدخولہ کو ایک طلاق دی تھی پھر عدت میں کہا کہ میں نے اسے بائن کردیا یا تین تو بائن یا تین واقع ہوجائیں گی اور اگر عدت یا رجعت کے بعد ایسا کہا تو کچھ نہیں

(درمختار) **مسئلہ** صریح صریح کو لاحق ہوتی ہے یعنی پہلے صریح لفظوں سے طلاق دی پھر عدت کے اندر دوسری مرتبہ طلاق کے صریح لفظ کہے تو اس سے دوسری واقع ہوگی یوہیں بائن کے بعد بھی صریح لفظ سے واقع کر سکتا ہے۔ جبکہ عورت عدت میں ہو اور صریح سے مراد یہاں وہ ہے جس میں نیّت کی ضرورت نہ ہو اگرچہ اُس سے طلاق بائن پڑے اور عدت میں صریح کے بعد بائن طلاق دے سکتا ہے اور بائن بائن کو لاحق نہیں ہوتی جبکہ یہ ممکن ہو کہ دوسری کو پہلی کی خبر دینا کہہ سکیں مثلاً پہلے کہا تھا کہ تو بائن ہے اس کے بعد پھر یہی لفظ کہا تو اس سے دوسری واقع نہ ہوگی کہ یہ پہلی طلاق کی خبر ہے یا دوبارہ کہا میں نے تجھے بائن کر دیا اور اگر دوسری سے پہلے کو خبر دینا نہ سکیں مثلاً پہلے طلاق بائن دی پھر کہا میں نے دوسری بائن دی تو اب دوسری پڑے گی۔ یوہیں پہلی عدت میں بھی دو واقع ہوں گی جبکہ دوسری سے دوسری طلاق کی نیت ہو (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ بائن کو کسی شرط پر معلق کیا یا کسی وقت کی طرف مضاف کیا اور اُس شرط یا وقت کے پائے جانے سے پہلے طلاق بائن دیدی مثلاً یہ کہا اگر تو آج گھر میں گئی تو بائن ہے یا کل تجھے طلاق بائن ہے پھر گھر میں جانے اور کل آنے سے پہلے ہی طلاق بائن دیدی تو طلاق ہوگئی پھر عدت کے اندر شرط پائی جانے اور کل آنے سے ایک طلاق اور پڑ گئی (درمختار)

مسئلہ اگر عورت کو طلاق بائن دی یا اُس سے خلع کیا اس کے بعد کہا تو گھر میں گئی تو بائن ہے تو اب طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر دو شرطوں پر طلاق بائن معلق کی مثلاً کہا اگر تو گھر میں جائے تو بائن ہے اور اگر میں فلاں سے کلام کروں تو تُو بائن ہے ان دونوں باتوں کے کہنے کے بعد اب وہ گھر میں گئی تو ایک طلاق پڑی پھر اگر اُس شخص سے عدت میں شوہر نے کلام کیا تو دوسری پڑی یوہیں اگر پہلے کلام کیا پھر گھر میں گئی جب بھی دو واقع ہوں گی اور اگر پہلے ایک شرط پر معلق کی پھر اس کے پائے جانے کے بعد دوسری شرط پر معلق کی دوسری کے پائے جانے پر طلاق

نہ ہوگی (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ عورت کے پاس نہ جائیگا پھر چار مہینے گزرنے سے پہلے بہ نیّت طلاق اُسے بائن کہا یا اُس سے خلع کیا تو طلاق واقع ہوگی پھر قسم کھانے سے چار مہینے تک اُس کے پاس نہ گیا تو یہ دوسری طلاق ہوئی اور اگر پہلے خلع کیا پھر کہا تو بائن ہے تو واقع نہ ہوگی۔ عالمگیری **مسئلہ** یہ کہا کہ میری ہر عورت کو طلاق ہے یا اگر یہ کام کروں تو میری عورت کو طلاق ہے تو جس عورت سے خلع کیا ہے یا جو طلاق بائن کی عدت میں ہے ان لفظوں سے اُسے طلاق نہ ہوگی (درمختار) **مسئلہ** جو فرقت ہمیشہ کیلئے ہو یعنی جس کی وجہ سے اُس سے کبھی نکاح نہ ہو سکتا ہو جیسے حرمت مصاہرت و حرمت رضاع تو اس عورت پر عدت میں بھی طلاق نہیں ہو سکتی۔ یونہی اگر اس کی عورت کنیز تھی اُسکو خرید لیا تو اب اُسے طلاق نہیں دے سکتا کہ وہ نکاح سے بالکل نکل گئی (عالمگیری) **مسئلہ** زن و شوہر میں سے کوئی معاذ اللہ مرتد ہوا اگر دار الاسلام میں رہا تو طلاق ہو سکتی ہے اور اگر دار الحرب کو چلا گیا تو اب طلاق نہیں ہو سکتی اور مرد مرتد ہو کر دار الحرب کو چلا گیا تھا پھر مسلمان ہو کر واپس آیا اور عورت ابھی عدت میں ہے تو طلاق دے سکتا ہے اور عورت اگر واپس آجائے تو طلاق نہیں ہو سکتی (ردالمحتار) **مسئلہ** خیار بلوغ یعنی بالغ ہوتے ہی نکاح سے ناراضی ظاہر کی اور خیار عتق کو آزاد ہو کر تفریق چاہی ان دونوں کے بعد طلاق نہیں ہو سکتی (درمختار) +

طلاق سپرد کرنے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ۝ وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝

اے نبی! اپنی بی بیوں سے فرما دو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اُس کی زینت چاہتی ہو

تو آؤ تمہیں مال دوں اور تم کو اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر اللہ و رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو اللہ نے تم میں نیکی والوں کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا اے عائشہ میں تجھ پر ایک بات پیش کرتا ہوں اُس میں جلدی نہ کرنا جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کرلینا جواب نہ دینا (اور حضورؐ کو معلوم تھا کہ ان کے والدین جدائی کے لئے مشورہ نہ دیں گے) ام المومنین نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیا بات ہے حضورؐ نے اس آیت کی تلاوت کی۔ اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ حضور کے بارے میں مجھے والدین سے مشورہ کی کیا حاجت ہے بلکہ میں اللہ و رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں اور میں یہ چاہتی ہوں کہ ازواج مطہرات میں سے کسی کو میرے جواب کی حضور خبر نہ دیں۔ ارشاد فرمایا جو مجھ سے پوچھے گی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا جواب دیا ہے میں اسے خبر کردوں گا اللہ نے مجھے مشقت میں ڈالنے والا اور مشقت میں پڑنے والا بنا کر نہیں بھیجا ہے اُس نے مجھے معلم اور آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ صحیح بخاری شریف میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا ہم نے اللہ و رسول کو اختیار کیا اور اس کو کچھ (یعنی طلاق) نہیں شمار کیا اُسی میں ہے مسروق کہتے ہیں مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ اُس کو ایک دفعہ اختیار دوں یا سو دفعہ جبکہ وہ مجھے اختیار کرے یعنی اس صورت میں طلاق نہیں ہوتی۔ **احکام فقہیہ**

مسئلہ عورت سے کہا تجھے اختیار ہے یا تیرا معاملہ تیرے ہاتھ ہے اور اُس سے مقصود طلاق کا اختیار دینا ہے تو عورت اُس مجلس میں اپنے کو طلاق دے سکتی ہے اگرچہ وہ مجلس کتنی ہی طویل ہو اور مجلس بدلنے کے بعد کچھ نہیں کر سکتی اور اگر عورت وہاں موجود نہ تھی یا موجود تھی مگر سنا نہیں اور اُسے اختیار انہیں لفظوں سے دیا تو جس مجلس میں اُسے اس کا علم ہوا

اُس کا اختیار ہے ہاں اگر شوہر نے کوئی وقت مقرر کر دیا تھا مثلاً آج اُسے اختیار ہے اور وقت گزرنے کے بعد اُسے علم ہوا تو اب کچھ نہیں کر سکتا اور اگر ان لفظوں سے شوہر نے طلاق کی نیت ہی نہ کی تو کچھ نہیں کہ یہ کنایہ ہیں اور کنایہ میں بے نیّت طلاق نہیں ہاں اگر غضب کی حالت میں کہا یا اُس وقت طلاق کی بات چیت تھی تو اب نیت نہیں دیکھی جائے گی اور اگر عورت نے ابھی کچھ نہ کہا تھا کہ شوہر نے اپنے کلام واپس لیا تو مجلس کے اندر واپس نہ ہوگا یعنی بعد واپسی شوہر بھی عورت اپنے کو طلاق دے سکتی ہے اور شوہر اُسے منع بھی نہیں کر سکتا اور اگر شوہر نے یہ لفظ کہے کہ تو اپنے کو طلاق دیدے یا تجھے اپنی طلاق کا اختیار ہے جب بھی یہی سب احکام ہیں مگر اس صورت میں عورت نے طلاق دیدی تو رجعی پڑے گی ہاں اس صورت میں عورت نے تین طلاقیں دیں اور مرد نے تین کی نیّت بھی کر لی ہے تو تین ہونگی اور مرد کہتا ہے میں نے ایک کی نیّت کی تھی تو ایک بھی واقع نہ ہوگی اور اگر شوہر نے تین کی نیت کی یا یہ کہا کہ تو اپنے کو تین طلاقیں دے لے اور عورت نے ایک دی تو ایک پڑے گی اور اگر کہا تو چاہے تو اپنے کو تین طلاقیں دے عورت نے ایک دی یا کہا تو اگر چاہے تو اپنے کو ایک طلاق دے عورت نے تین دیں تو دونوں صورتوں میں کچھ نہیں مگر پہلی صورت میں اگر عورت نے کہا میں نے اپنے کو طلاق دی ایک اور ایک اور ایک تو تین پڑیں گی (جوہرہ درمختار عالمگیری وغیرہا)۔ **مسئلہ** ان الفاظ مذکورہ کے ساتھ یہ بھی کہا کہ جب تو چاہے یا جس وقت چاہے تو مجلس بدلنے سے اختیار باطل نہ ہوگا۔ اور شوہر کو کلام واپس لینے کا اب بھی اختیار نہ ہوگا (درمختار)

مسئلہ اگر عورت سے کہا تو اپنی سوت کو طلاق دیدے یا کسی اور شخص سے کہا تو میری عورت کو طلاق دیدے تو مجلس کے ساتھ مقید نہیں بعد مجلس بھی طلاق ہو سکتی ہے اور اس میں رجوع کر سکتا ہے کہ یہ وکیل ہے اور مؤکل کو اختیار ہے کہ وکیل کو معزول کر دے مگر جبکہ مشیت پر معلق کر دیا ہو یعنی کہہ دیا کہ اگر چاہے تو طلاق دیدے تو اب

توکیل نہیں بلکہ تملیک ہے لہٰذا مجلس کے ساتھ خاص ہے اور رجوع نہ کرسکے گا اور اگر عورت سے کہا تو اپنے کو اور اپنی سوت کو طلاق دیدے تو خود اُس کے حق میں تملیک ہے اور سوت کے حق میں توکیل اور ہر ایک کا حکم وہ ہے جو اوپر مذکور ہوا یعنی اپنے کو مجلس بعد نہیں دے سکتی اور سوت کو دے سکتی ہے (جوہرہ درمختار) **مسئلہ** تملیک و توکیل میں چند باتوں کا فرق ہے تملیک میں رجوع نہیں کرسکتا معزول نہیں کرسکتا بعد تملیک کے شوہر مجنوں ہو جائے تو باطل نہ ہوگی جس کو مالک بنایا اُس کا عاقل ہونا ضروری نہیں اور مجلس کے ساتھ مقید ہے اور توکیل میں ان سب کا عکس ہے اگر بالکل ناسمجھ بچے سے کہا تو میری عورت کو اگر چاہے طلاق دیدے اور وہ بول سکتا ہے اُس نے طلاق دیدی واقع ہوگئی۔ یوہیں اگر مجنون کو مالک کردیا اور اُس نے دیدی تو ہوگئی اور وکیل بنایا تو نہیں اور مالک کرنے کی صورت میں اگر اچھا تھا اُس کے بعد مجنوں ہوگیا تو واقع نہ ہوگی (ردمختار) **مسئلہ** بیٹھی تھی کھڑی ہوگئی یا ایک کام کر رہی تھی اُسے چھوڑ کر دوسرا کام کرنے لگی مثلاً کھانا منگوایا یا سوگئی یا غسل کرنے لگی یا مہندی لگانے لگی یا کسی سے خرید و فروخت کی بات کی یا کھڑی تھی جانور پر سوار ہوگئی یا سوار تھی اُتر گئی یا ایک سواری سے اُتر کر دوسری پر سوار ہوئی یا سوار تھی مگر جانور کھڑا تھا چلنے لگا تو ان سب صورتوں میں مجلس بدل گئی اور اب طلاق کا اختیار نہ رہا اور اگر کھڑی تھی بیٹھ گئی یا کھڑی تھی اور مکان میں ٹہلنے لگی یا بیٹھی ہوئی تھی تکیہ لگا لیا یا تکیہ لگائے ہوئے تھی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی یا اپنے باپ وغیرہ کسی کو مشورہ کیلئے بلایا یا گواہوں کو بلانے گئی کہ ان کے سامنے طلاق دے بشرطیکہ وہاں کوئی ایسا نہیں جو بلا دے یا سواری پر جا رہی تھی اُسے روک دیا یا پانی پیا یا کھانا وہاں موجود تھا کچھ تھوڑا سا کھا لیا ان سب صورتوں میں مجلس نہیں بدلی (عالمگیری درمختار وغیرہا) **مسئلہ** کشتی گھر کے حکم میں ہے کہ کشتی کے چلنے سے مجلس نہ بدلے گی اور جانور پر سوار ہے اور جانور چل رہا ہے تو مجلس بدل رہی

ہے ہاں اگر شوہر کے سکوت کرتے ہی فوراً اسی قدم میں جواب دیا تو طلاق ہوگئی اور اگر محمل میں دونوں سوار ہیں جسے کوئی کھینچے لئے جاتا ہے تو مجلس نہیں بدلی کہ یہ کشتی کے حکم میں ہے (درمختار) گاڑی پالکی کا بھی یہی حکم ہے **مسئلہ** بیٹھی ہوئی تھی لیٹ گئی اگر تکیہ وغیرہ لگا کر اس طرح لیٹی جیسے سونے کے لئے لیٹتے ہیں تو اختیار جاتا رہا (ردالمحتار) **مسئلہ** دوزانو بیٹھی تھی چار زانو بیٹھ گئی یا عکس کیا یا بیٹھی سو گئی تو مجلس نہیں بدلی (عالمگیری ردالمحتار) **مسئلہ** شوہر نے اُسے مجبور کر کے کھڑا کیا یا جماع کیا تو اختیار نہ رہا (درمختار) **مسئلہ** شوہر کے اختیار دینے کے بعد عورت نے نماز شروع کر دی اختیار جاتا رہا نماز فرض ہو یا واجب یا نفل اور اگر عورت نماز پڑھ رہی تھی اُسی حالت میں اختیار دیا تو اگر وہ نماز فرض یا واجب یا سنت موکدہ ہے تو پوری کر کے جواب دے اختیار باطل نہ ہوگا اور اگر نماز نفل ہے تو دو رکعت پڑھ کر جواب دے اور اگر تیسری رکعت کیلئے کھڑی ہوئی تو اختیار جاتا رہا اگرچہ سلام نہ پھیرا ہو اور اگر سبحان اللہ کہا یا تھوڑا سا قرآن پڑھا تو باطل نہ ہوا اور زیادہ پڑھا تو باطل ہو گیا (جوہرہ) اور اگر عورت نے جواب میں کہا تو اپنی زبان سے کیوں طلاق نہیں دیتا تو اس کہنے سے اختیار باطل نہ ہوگا اور یہ کہا اگر تو مجھے طلاق دینا ہے تو اتنا مجھے دیدے تو اختیار باطل ہو گیا (عالمگیری ردالمحتار) **مسئلہ** اگر بیک وقت اسکی اور شفعہ کی خبر پہنچی اور عورت دونوں کو اختیار کرنا چاہتی ہے تو یہ کہنا چاہیئے کہ میں نے دونوں کو اختیار کیا ورنہ جس ایک کو اختیار کرے گی دوسرا جاتا رہیگا (عالمگیری) **مسئلہ** مرد نے اپنی عورت سے کہا تو اپنے نفس کو اختیار کر عورت نے کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا کہا میں نے اختیار کیا یا کرتی ہوں تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور تین کی نیت صحیح نہیں (درمختار) **مسئلہ** تفویض طلاق میں یہ ضرور ہے کہ زن و شوہر دونوں میں سے ایک کے کلام میں لفظ نفس یا طلاق کا ذکر ہو۔ اگر شوہر نے کہا تجھے اختیار ہے عورت نے کہا میں نے اختیار کیا طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر جواب میں کہا میں نے اپنے نفس

کو اختیار کیا یا شوہر نے کہا تھا تو اپنے نفس کو اختیار کر عورت نے کہا میں نے اختیار کیا یا کہا میں نے کیا تو اگر نیت طلاق تھی تو ہو گئی اور یہ بھی ضرور ہے کہ لفظ نفس کو متصلاً ذکر کرے اور اگر اس لفظ کو کچھ دیر بعد کہا اور مجلس بدلی نہ ہو تو متصل ہی کے حکم میں ہے یعنی طلاق واقع ہو گی اور مجلس بدلنے کے بعد کہا تو بیکار ہے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** شوہر نے دو بار کہا اختیار کر اختیار کر یا کہا اپنی ماں کو اختیار کر تو اب لفظ نفس ذکر کرنے کی حاجت نہیں اور یہ اُس کے قائم مقام ہو گیا یو ہیں عورت کا کہنا کہ میں نے اپنے ماں باپ یا اہل یا ازواج کو اختیار کیا لفظ نفس کے قائم مقام ہے اور اگر عورت نے کہا میں نے اپنی قوم یا کنبہ والوں یا رشتہ داروں کو اختیار کیا تو یہ اُس کے قائم مقام نہیں اور اگر عورت کے ماں باپ نہ ہوں تو یہ کہنا بھی کہ میں نے اپنے بھائی کو اختیار کیا کافی ہے اور ماں باپ نہ ہونے کی صورت میں اُس نے ماں باپ کو اختیار کیا جب بھی طلاق ہو جائیگی عورت سے کہا تین کو اختیار کر عورت نے کہا میں نے اختیار کیا تو تین طلاقیں پڑ جائینگی (در مختار رد المختار وغیرہا) **مسئلہ** عورت نے جواب میں کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا نہیں بلکہ اپنے شوہر کو تو واقع ہو جائے گی اور یوں کہا میں نے اپنے شوہر کو اختیار کیا نہیں بلکہ اپنے نفس کو تو واقع نہ ہو گی اور اگر کہا میں نے اپنے نفس یا شوہر کو اختیار کیا تو واقع نہ ہو گی اور اگر کہا اپنے نفس اور شوہر کو تو واقع ہو گی اور اگر کہا شوہر اور نفس کو تو نہیں (فتح القدیر) **مسئلہ** مرد نے عورت کو اختیار دیا تھا عورت نے ابھی جواب نہ دیا تھا کہ شوہر نے کہا اگر تو اپنے کو اختیار کرے تو ایک ہزار دوں گا عورت نے اپنے کو اختیار کیا تو نہ طلاق ہوئی نہ مال دینا واجب آیا (فتح القدیر) **مسئلہ** شوہر نے اختیار دیا عورت نے جواب میں کہا میں نے اپنے کو بائن کیا یا حرام کر دیا یا طلاق دی تو جواب ہو گیا اور ایک بائن طلاق پڑ گئی (عالمگیری) **مسئلہ** شوہر نے تین بار کہا تجھے اپنے نفس کا اختیار ہے عورت نے کہا میں نے اختیار کیا یا کہا پہلے کو اختیار کیا یا بیچ والے کو یا پچھلے کو یا ایک کو بہر حال

تین طلاقیں واقع ہونگی اور اگر اس کے جواب میں کہا کہ میں نے اپنے نفس کو طلاق دی یا میں نے اپنے نفس کو ایک طلاق کے ساتھ اختیار کیا یا میں نے پہلی طلاق اختیار کی تو ایک بائن واقع ہوگی (تنویرالابصار) **مسئلہ** شوہر نے تین مرتبہ کہا مگر عورت نے پہلی ہی بار کے جواب میں کہہ دیا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو بعد والے الفاظ باطل ہوگئے یونہی اگر عورت نے کہا میں نے ایک کو باطل کر دیا تو سب باطل ہوگئے (عالمگیری) **مسئلہ** شوہر نے کہا تجھے اپنے نفس کا اختیار ہے کہ تو طلاق دیدے عورت نے طلاق دی تو بائن واقع ہوئی (درمختار) **مسئلہ** عورت سے کہا تین طلاقوں میں سے جو تو چاہے تجھے اختیار ہے تو ایک یا دو کا اختیار ہے تین کا نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** عورت کو اختیار دیا اُس نے جواب میں کہا میں تجھے نہیں اختیار کرتی یا تجھے نہیں چاہتی یا مجھے تیری حاجت نہیں تو یہ سب کچھ نہیں اور اگر کہا میں نے یہ اختیار کیا کہ تیری عورت نہ ہوں تو بائن ہوگی (عالمگیری) **مسئلہ** کسی سے کہا تو میری عورت کو اختیار دیدے تو جب تک یہ شخص اُسے اختیار نہ دیگا عورت کو اختیار حاصل نہیں اور اگر اُس شخص سے کہا تو عورت کو اختیار کی خبر دے تو عورت کو اختیار حاصل ہوگیا اگرچہ خبر نہ کرے (درمختار) **مسئلہ** کہا تجھے اس سال یا اس مہینے یا آج دن میں اختیار ہے تو جب تک وقت باقی ہے اختیار ہے اگرچہ مجلس بدل گئی ہو اور اگر ایک دن کہا تو چوبیس گھنٹے اور ایک ماہ کہا تو تیس دن تک اختیار ہے اور چاند جس وقت دکھائی دیا اُس وقت ایک مہینے کا اختیار دیا تو تیس دن ضرور نہیں بلکہ دوسرے ہلال تک ہے (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** نکاح سے پیشتر تفویض طلاق کی مثلاً عورت سے کہا اگر میں دوسری عورت سے نکاح کروں تو تجھے اپنے نفس کو طلاق دینے کا اختیار ہے تو یہ تفویض نہ ہوئی کہ اضافت ملک کیطرف نہیں یونہی اگر ایجاب و قبول میں شرط کی اور ایجاب شوہر کیطرف سے ہو مثلاً کہا میں تجھے اس شرط پر نکاح میں لایا عورت نے کہا میں نے قبول کیا جب بھی تفویض نہ ہوئی اور اگر عقد میں شرط کی اور

ایجاب عورت یا اُس کے وکیل نے کیا مثلاً میں نے اپنے نفس کو یا اپنی فلاں موکلہ کو اس شرط پر تیرے نکاح میں دیا مرد نے کہا میں نے اس شرط پر قبول کیا تو تفویض طلاق ہو گئی شرط پائی جائے تو عورت کو جس مجلس میں علم ہوا اپنے کو طلاق دینے کا اختیار ہے (ردالمحتار)

مسئلہ مرد نے عورت سے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے تو اس میں بھی وہی شرائط و احکام ہیں جو اختیار کے ہیں کہ نیّت طلاق سے کہا ہو اور نفس کا ذکر ہو اور جس مجلس میں کہا یا جس مجلس میں علم ہوا اُسی میں عورت نے طلاق دی ہو تو واقع ہو جائیگی اور شوہر رجوع نہیں کر سکتا صرف ایک بات میں فرق ہے وہاں تین کی نیّت صحیح نہیں اور اس میں اگر تین طلاق کی نیت کی تو تین واقع ہونگی اگر چہ عورت نے اپنے کو ایک طلاق دی یا کہا میں نے اپنے نفس کو قبول کیا یا اپنے امر کو اختیار کیا یا تو مجھ پر حرام ہے یا مجھ سے جُدا ہے یا میں تجھ سے جُدا ہوں یا مجھے طلاق ہے اور اگر مرد نے دو کی نیّت کی یا ایک کی نیّت میں کوئی عدد نہ ہو تو ایک ہوگی (درمختار) **مسئلہ** زوجہ نابالغہ ہے اُس سے یہ کہا کہ تیرا امر تیرے ہاتھ ہے اُس نے اپنے کو طلاق دیدی گئی اور اگر عورت کے باپ سے کہا کہ اُس کا امر تیرے ہاتھ ہے اُس نے کہا میں نے قبول کیا یا کوئی اور لفظ طلاق کا کہا طلاق ہو گئی (ردالمحتار) **مسئلہ** عورت کے سامنے یہ لفظ کہا مگر اُسے اس کا علم نہ ہوا اور طلاق دے لی واقع نہ ہوئی (خانیہ) **مسئلہ** شوہر نے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے اس کے جواب میں عورت نے کہا میرا امر میرے ہاتھ ہے تو یہ جواب نہ ہوا یعنی طلاق نہ ہوئی بلکہ جواب میں وہ لفظ ہونا چاہیئے جس کی نسبت عورت کی طرف اگر صحیح کرتا تو طلاق ہوتی (درمختار) مثلاً کہے میں نے اپنے نفس کو حرام کیا یا بائن کیا طلاق دی وغیرہا یونہی اگر جواب میں کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا کہا قبول کیا یا عورت کے باپ نے قبول کیا جب بھی طلاق ہو گئی یونہی اگر جواب میں کہا تو مجھ پر حرام ہے یا میں تجھ پر حرام ہوئی یا تو مجھ سے جُدا ہے یا میں تجھ سے جُدا ہوں (اگر یا میں حرام ہوں یا میں جُدا ہوں تو ان سب صورتوں میں

طلاق ہے اور اگر کہا تو حرام ہے اور یہ نہ کہا کہ مجھ پر یا تو جدا ہے اور یہ نہ کہا کہ مجھ سے تو باطل ہے طلاق نہ ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ** اس کے جواب میں اگرچہ رجعی کا لفظ ہو طلاق بائن پڑے گی ہاں اگر شوہر نے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے طلاق دینے میں تو رجعی ہوگی یا شوہر نے کہا تین طلاق کا امر تیرے ہاتھ ہے اور عورت نے ایک یا دو دی تو رجعی ہے (عالمگیری)

مسئلہ کہا تیرا امر تیری ہتھیلی میں ہے یا داہنے ہاتھ یا بائیں ہاتھ میں یا تیرا امر تیرے ہاتھ کو سپرد کر دیا یا تیرے مونھ میں ہے یا زبان میں جب بھی وہی حکم ہے (عالمگیری) **مسئلہ** اگر ان الفاظ کو بہ نیت طلاق نہ کہا تو کچھ نہیں مگر حالت غضب یا مذاکرۂ طلاق سے انکار ہے تو عورت سے گواہ لئے جائیں گواہ پیش نہ کر سکے تو قسم سے کر شوہر کا قول مانا جائے اور نیت طلاق پر اگر عورت گواہ پیش کرے تو مقبول نہیں ہاں اگر مرد نے نیت کا اقرار کیا ہو اور اگر اقرار کے گواہ عورت پیش کرے تو مقبول ہیں (عالمگیری) **مسئلہ** شوہر نے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے آج اور پرسوں تو دونوں راتیں درمیان کی داخل نہیں اور یہ دونوں تفویضیں جدا جدا ہیں لہٰذا اگر آج رد کر دیا تو پرسوں عورت کو اختیار رہے گا اور رات میں طلاق دیگی تو واقع نہ ہوگی اور ایک دن میں ایک ہی بار طلاق دے سکتی ہے اور اگر کہا آج اور کل تو رات داخل ہے اور آج رد کر دے گی تو کل کے لئے بھی اختیار نہ رہا کہ یہ ایک تفویض ہے اور اگر یوں کہا آج تیرا امر تیرے ہاتھ ہے اور کل تیرا امر تیرے ہاتھ ہے تو رات داخل نہیں اور جدا جدا دو تفویضیں ہیں اور اگر کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے آج اور کل اور پرسوں تو ایک تفویض ہے اور راتیں داخل ہیں اور جہاں دو تفویضیں ہیں اگر آج اس نے طلاق دے لی پھر کل آنے سے پہلے اسی سے نکاح کر لیا تو کل پھر اُسے طلاق دینے کا اختیار حاصل ہے (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ شوہر نے میرا امر میرے ہاتھ میں دیا تو یہ دعویٰ نہ سُنا جائے کہ بیکار ہے ہاں عورت نے اس امر کے سبب اپنے کو طلاق

پھر طلاق ہونے اور مہر لینے کے لیے دعوی کیا تو اب سنا جائیگا (عالمگیری) **مسئلہ** اگر یہ کہا کہ تیرا امر تیرے ہاتھ ہے جس دن فلاں آئے تو صرف دن کے لیے ہے اگر رات میں آیا تو طلاق نہیں دے سکتی اور اگر وہ دن میں آیا مگر عورت کو اس کے آنے کا علم نہ ہوا یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا تو اب اختیار نہ رہا (عالمگیری) **مسئلہ** اگر کوئی وقت معین نہ کیا تو مجلس بدلنے سے اختیار جاتا رہیگا جیسا اوپر مذکور ہوا اور اگر وقت معین کر دیا مثلاً آج یا کل یا اس مہینے یا اس سال میں تو اس پورے وقت میں اختیار حاصل ہے **مسئلہ** کاتب سے کہا تو لکھدے اگر میں اپنی عورت کی بغیر اجازت سفر کو جاؤں تو وہ جب چاہے اپنے کو طلاق دے لے عورت نے کہا میں ایک طلاق نہیں چاہتی تین طلاق لکھو مگر شوہر نے انکار کر دیا اور لکھنے کی نوبت نہ آئی تو عورت کو ایک طلاق کا اختیار حاصل رہا (عالمگیری) **مسئلہ** اجنبی شخص سے کہا کہ میری عورت کا امر تیرے ہاتھ ہے تو اس کو طلاق دینے کا اختیار حاصل ہے اور وہی احکام ہیں جو خود عورت کے ہاتھ میں اختیار دینے کے ہیں (عالمگیری) **مسئلہ** دو شخصوں کے ہاتھ میں دیا تو تنہا کچھ نہیں کر سکتا اور اگر کہا میرے ہاتھ میں ہے اور تیرے اور مخاطب نے طلاق دیدی تو جب تک شوہر اس طلاق کو جائز نہ کریگا نہ ہوگی اور اگر کہا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور تیرے ہاتھ میں اور مخاطب نے طلاق دیدی تو ہو گئی (عالمگیری) **مسئلہ** عورت کے اولیا نے طلاق لینی چاہی شوہر عورت کے باپ سے یہ کہہ کر چلا گیا کہ تم جو چاہو کرو اور والد زوجہ نے طلاق دیدی تو اگر شوہر نے تفویض کے ارادہ سے نہ کہا ہو طلاق نہ ہوگی (ردالمحتار) **مسئلہ** عورت سے کہا اگر تیرے ہوتے ساتے نکاح کروں تو اس کا امر تیرے ہاتھ میں ہے پھر کسی فضولی نے اس کا نکاح کر دیا اور اس نے کوئی کام ایسا کیا جس سے وہ نکاح جائز ہو گیا مثلاً مہر بھیج دیا یا وطی کی زبان سے کہہ کر جائز نہ کیا تو پہلی عورت کو اختیار نہیں کہ اسے طلاق دیدے۔ اور اگر اس کے وکیل نے نکاح کر دیا یا فضولی کے نکاح کو زبان سے جائز کیا یا کہا تھا کہ میرے

نکاح میں اگر کوئی عورت آئے تو ایسا ہے تو ان سب عورتوں میں عورت کو اختیار ہے: (درمختار) **مسئلہ** اپنی دو عورتوں سے کہا تمہارا امر تمہارے ہاتھ ہے تو اگر دونوں اپنے کو طلاق دیں تو ہوگی ورنہ نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** اپنی عورت سے کہا کہ میری عورتوں کا امر تیرے ہاتھ میں ہے یا تو میری جس عورت کو چاہے طلاق دیدے تو خود اپنے کو وہ طلاق نہیں دے سکتی (عالمگیری)
مسئلہ فضولی نے کسی کی عورت سے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے عورت نے کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور یہ خبر شوہر کو پہنچی اُس نے جائز کر دیا تو طلاق واقع نہ ہوئی مگر جس مجلس میں عورت کو اجازت شوہر کا علم ہوا سے اختیار حاصل ہو گیا یعنی اب چاہے تو طلاق دے سکتی ہے۔ یوہیں اگر عورت نے خود ہی کہا میں نے اپنا امر اپنے ہاتھ کیا پھر کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور شوہر نے جائز کر دیا تو طلاق نہ ہوئی مگر اختیار طلاق حاصل ہو گیا اور اگر عورت نے یہ کہا کہ میں نے اپنا امر اپنے ہاتھ میں کیا اور اپنے کو میں نے طلاق دی شوہر نے جائز کر دیا تو ایک طلاق رجعی ہوگی اور عورت کو اختیار بھی حاصل ہو گیا یعنی اب اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو دوسری بائن طلاق ہوگی عورت نے اپنے کو بائن کر دیا شوہر نے جائز کیا اور شوہر کی نیت طلاق کی ہے تو طلاق بائن ہو گئی اور عورت نے طلاق دینا کہا تو اجازت شوہر کے وقت اگر شوہر کی نیت نہ بھی ہو طلاق ہو جائیگی اور تین کی نیت صحیح نہیں اور عورت نے کہا میں نے اپنے کو تجھ پہ حرام کر دیا شوہر نے جائز کر دیا طلاق ہو گئی (عالمگیری) **مسئلہ** شوہر سے کسی نے کہا فلاں شخص نے تیری عورت کو طلاق دیدی اُس نے جواب میں کہا اچھا کیا تو طلاق ہو گئی اور اگر کہا بُرا کیا تو نہ ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ** اپنی عورت سے کہا جب تک تو میرے نکاح میں ہے اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اُس کا امر تیرے ہاتھ میں ہے پھر اس عورت سے خلع کیا یا طلاق بائن یا تین طلاقیں دیں اب دوسری عورت سے نکاح کیا تو پہلی عورت

کو کچھ اختیار نہیں اور اگر یہ کہا تھا کسی عورت سے نکاح کروں تو اُس کا امر تیرے ہاتھ ہے
خلع وغیرہ کے بعد اس کو اختیار ہے (عالمگیری) **مسئلہ** عورت سے کہا تو اپنے کو طلاق دیدے اور
نیت کچھ نہ ہو یا ایک یا دو کی نیت ہو اور عورت آزاد ہو تو عورت کے طلاق دینے سے ایک
رجعی واقع ہوگی اور تین کی نیت کی ہو تو تین پڑیں گی اور عورت باندی ہو تو دو کی نیت بھی صحیح
ہے اور اگر عورت نے جواب میں کہا کہ میں نے اپنے کو بائن کیا یا جدا کیا یا حرام میں ہوں یا بری
ہوں جب بھی ایک رجعی واقع ہوگی اور اگر کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو کچھ نہیں اگرچہ
شوہر نے جائز کر دیا ہو (درمختار) کسی اور سے کہا تو میری عورت کو رجعی طلاق دے اُس نے
بائن دی جب بھی رجعی ہوگئی اور اگر وکیل نے طلاق کا لفظ نہ کہا بلکہ کہا میں نے اُسے بائن
کردیا یا جدا کر دیا تو کچھ نہیں (درمختار) **مسئلہ** عورت سے کہا اگر تو چاہے تو اپنے کو دس
طلاقیں دے عورت نے تین دیں یا کہا اگر چاہیے تو ایک طلاق دے عورت نے آدھی دی
تو دونوں صورتوں میں ایک بھی واقع نہیں (خانیہ) شوہر نے کہا تو اپنے کو رجعی طلاق
دے عورت نے بائن دی یا شوہر نے کہا بائن طلاق دے عورت نے رجعی دی تو
جو شوہر نے کہا وہ واقع ہوگی عورت نے جیسی دی وہ نہیں اور اگر شوہر نے اس کے
ساتھ یہ بھی کہا تھا تو اگر چاہے اور عورت نے اُس کے حکم کے خلاف بائن یا رجعی
دی تو کچھ نہیں (درمختار) **مسئلہ** کسی کی دو عورتیں ہیں اور دونوں مدخولہ ہیں اُس
نے دونوں کو مخاطب کرکے کہا تم دونوں اپنے کو یعنی خود کو اور دوسری کو تین طلاقیں
دو ہر ایک نے اپنے کو اور سوت کو آگے پیچھے تین طلاقیں دیں تو پہلی ہی کے
طلاق دینے سے دونوں مطلقہ ہوگئیں اور اگر پہلے سوت کو طلاق دی پھر اپنے کو
تو سوت کو پڑ گئی اسے نہیں کہ اختیار ساقط ہو چکا لہٰذا دوسری نے اگر اسے
طلاق دی تو یہ بھی مطلقہ ہو جائیگی ورنہ نہیں اور اگر شوہر نے اس طرح اختیار دینے
کے بعد منع کر دیا کہ طلاق نہ دو تو جب تک مجلس باقی ہے ہر ایک اپنے کو طلاق دے

سکتی ہے سوت کو نہیں کہ دوسری کے حق میں وکیل ہے اور منع کر دینے سے وکالت باطل ہوگئی اور اگر اُس لفظ کے ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ اگر تم چاہو تو فقط ایک کے طلاق دینے سے طلاق نہ ہوگی جب تک دونوں اُسی مجلس میں اپنے کو اور دوسری کو طلاق نہ دیں طلاق نہ ہوگی اور مجلس کے بعد کچھ نہیں ہو سکتا (عالمگیری) **مسئلہ** کسی نے کہا اگر تو چاہے عورت کو طلاق دیدے اُس نے کہا میں نے چاہا تو طلاق نہ ہوئی اور اگر کہا اُس کو طلاق ہے اگر تو چاہے اُس نے کہا میں نے چاہا تو ہوگئی (ردالمحتار) **مسئلہ** عورت سے کہا اگر تو چاہے تو اپنے کو طلاق دیدے عورت نے جواب میں کہا میں نے چاہا کہ اپنے کو طلاق دیدوں تو کچھ نہیں۔ اگر کہا تو چاہے تو اپنے کو تین طلاق دیدے عورت نے کہا مجھے طلاق ہے تو طلاق نہ ہوئی جب تک یہ نہ کہے کہ مجھے تین طلاقیں ہیں، (عالمگیری) **مسئلہ** عورت سے کہا: اپنے کو تو طلاق دیدے جیسی تو چاہے تو عورت کو اختیار ہے بائن دے یا رجعی ایک دے یا زیادہ یا تین مگر مجلس بدلنے کے بعد اختیار نہ رہیگا (عالمگیری) **مسئلہ** اگر کہا تو چاہے تو اپنے کو طلاق دیدے اور تو چاہے تو میری فلاں بی بی کو دیدے تو پہلے اپنے کو طلاق دے یا اُسکو دونوں مطلقہ ہو جائینگی (عالمگیری) **مسئلہ** عورت سے کہا تو جب چاہے اپنے کو ایک طلاق بائن دیدے پھر کہا تو جب چاہے اپنے کو ایک وہ طلاق جسمیں رجعت کا میں مالک ہوں عورت نے کچھ دنوں بعد اپنے کو طلاق دی تو رجعی ہوگی اور شوہر کے پچھلے کلام کا جواب سمجھا جائیگا (عالمگیری) **مسئلہ** عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو ارادہ کرے یا پسند کرے یا خواہش کرے یا محبوب رکھے جواب میں کہا میں نے چاہا ارادہ کیا ہوگئی یوہیں اگر کہا تجھے موافق آئے جواب میں کہا میں نے چاہا ہوگئی اور جواب میں کہا میں نے محبوب رکھا تو نہ ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ** عورت سے کہا اگر تو چاہے تو تجھ کو طلاق ہے جواب میں کہا ہاں یا میں نے قبول کیا یا میں راضی ہوئی واقع نہ ہوئی اور اگر کہا تو اگر قبول کرے تو تجھ کو طلاق ہے جواب میں کہا میں نے چاہی تو ہوگئی (عالمگیری) **مسئلہ** عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے

جواب میں کہا میں نے چاہا اگر تو چاہے مرد نے بہ نیت طلاق کہا میں نے چاہا تو واقع نہ ہوئی اور اگر مرد نے آخر میں کہا میں نے تیری طلاق چاہی تو ہو گئی جبکہ نیت بھی ہو (ہدایہ) اگر عورت نے جواب میں کہا میں نے چاہا اگر فلاں بات ہوئی ہو کسی ایسی چیز کے لیے جو ہو چکی ہو یا اُس وقت موجود ہو مثلاً کہا فلاں شخص آیا ہو یا میرا باپ گھر میں ہو اور واقع میں وہ آچکا ہے یا وہ گھر میں ہے تو طلاق واقع ہو گئی اور اگر وہ ایسی چیز ہے جو اب تک نہ ہوئی ہو اگرچہ اس کا ہونا یقینی ہو مثلاً کہا میں نے چاہا اگر رات آئے یا اُس کا ہونا محتمل ہو مثلاً اگر میرا باپ چاہے تو طلاق نہ ہوئی اگرچہ اُس کے باپ نے کہہ دیا کہ میں نے چاہا (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ عورت سے کہا تجھ کو ایک طلاق ہے اگر تو چاہے تجھ کو دو طلاقیں ہیں اگر تو چاہے جواب میں کہا میں نے ایک چاہی میں نے دو چاہی اگر دونوں جملے متصل ہیں تو تین طلاقیں ہو گئیں یونہیں اگر کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے ایک اور اگر تو چاہے دو اُس نے جواب میں کہا میں نے چاہی تو تین طلاقیں ہو گئیں (عالمگیری)

مسئلہ شوہر نے کہا اگر تو چاہے اور نہ چاہے تو تجھ کو طلاق ہے یا تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے اور نہ چاہے تو طلاق نہیں ہو سکتی چاہے یا نہ چاہے اور اگر کہا تجھ کو طلاق ہے اور اگر تو چاہے اور اگر تو نہ چاہے تو بہرحال طلاق ہے چاہے یا نہ چاہے۔ اگر عورت سے کہا تو طلاق کو محبوب رکھتی ہے تو تجھ کو طلاق اور اگر تو اس کو مبغوض رکھتی ہے تو تجھ کو طلاق اگر عورت کہے میں محبوب رکھتی ہوں یا بُرا جانتی ہوں تو طلاق ہو جائیگی اور اگر کچھ نہ کہے یا کہے میں نہ محبوب رکھتی ہوں نہ بُرا جانتی تو نہ ہوگی (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ اپنی دو عورتوں سے کہا تم دونوں میں سے جسے طلاق کی زیادہ خواہش ہے اُس کو طلاق دونوں نے اپنی خواہش دوسری سے زیادہ بتائی اگر شوہر دونوں کی تصدیق کرے تو دونوں مطلقہ ہو گئیں ورنہ کوئی نہیں (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ عورت سے کہا اگر تو مجھ سے محبت یا عداوت رکھتی ہے تو تجھ پر طلاق۔ عورت نے اُسی مجلس میں محبت یا عداوت ظاہر کی طلاق ہو گئی اگرچہ

اُس کے دل میں جو کچھ ہے اُس کے خلاف ظاہر کیا اور اگر شوہر نے کہا اگر دل سے تو مجھ سے محبت رکھتی ہے تو تجھ پر طلاق عورت نے جواب میں کہا میں تجھے محبوب رکھتی ہوں طلاق ہو جائیگی اگرچہ جھوٹی ہو (عالمگیری) **مسئلہ** عورت سے کہا تجھ پر ایک طلاق اور اگر تجھے ناگوار ہو تو دو عورت نے ناگواری ظاہر کی تو تین طلاقیں ہوئیں اور چپ رہی تو ایک (عالمگیری) **مسئلہ** تجھ کو طلاق ہے جب تو چاہے یا جس وقت چاہے یا جس زمانہ میں چاہے عورت نے رد کر دیا یعنی کہا میں نہیں چاہتی تو رد نہ ہوا بلکہ آئندہ جس وقت چاہے طلاق دے سکتی ہے مگر ایک ہی دے سکتی ہے زیادہ نہیں اور اگر یہ کہا کہ جب کبھی تو چاہے تو تین طلاقیں بھی دے سکتی ہے مگر دو ایک ساتھ یا تینوں ایک ساتھ نہیں دے سکتی بلکہ متفرق طور پر اگرچہ ایک ہی مجلس میں تین بار میں تین دیں اور اس لفظ میں اگر دو یا تین اکٹھا دیں تو ایک بھی نہ ہوئی اور اگر عورت نے متفرق طور پر اپنے کو تین طلاقیں دے کر دوسرے سے نکاح کیا اس کے بعد پھر شوہر اوّل سے نکاح کیا تو اب عورت کو طلاق دینے کا اختیار نہ رہا اور اگر خود طلاق نہ دی یا ایک یا دو دے کر بعد عدت دوسرے سے نکاح کیا پھر شوہر اوّل کے نکاح میں آئی تو اب پھر اُسے تین طلاقیں متفرق طور پر دینے کا اختیار ہے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** تو طالق ہے جس جگہ چاہے تو اُسی مجلس تک اختیار ہے بعد مجلس چاہا کرے کچھ نہیں ہو سکتا (درمختار) **مسئلہ** اگر کہا جتنی تو چاہے یا جس قدر یا جو تو چاہے تو عورت کو اختیار ہے اُس مجلس میں جتنی طلاقیں چاہے دے اگرچہ شوہر کی کچھ نیت ہو اور بعد مجلس کچھ اختیار نہیں اور اگر کہا تین میں سے جو چاہے یا جس قدر یا جتنی تو ایک اور دو کا اختیار ہے تین کا نہیں اور ان صورتوں میں تین یا دو طلاقیں دینا یا حالت حیض میں طلاق دینا بدعت نہیں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** شوہر نے کسی شخص سے کہا میں نے تجھے اپنے تمام کاموں میں وکیل بنایا وکیل نے اُس کی عورت کو طلاق دے دی واقع

نہ ہوئی اور اگر کہا تمام امور میں وکیل کیا جن میں وکیل بنانا جائز ہے تو تمام باتوں میں وکیل بن گیا (خانیہ) یعنی اس کی عورت کو طلاق بھی دے سکتا ہے **مسئلہ** ایک طلاق دینے کے لئے وکیل کیا وکیل نے دو دیدیں تو واقع نہ ہوئی اور بائن کے لئے وکیل کیا وکیل نے رجعی دی تو بائن ہوگی اور رجعی کے لئے وکیل سے کہا اس نے بائن دی تو رجعی ہوئی اور اگر ایسے کو وکیل کیا جو غائب ہے اور اسے ابھی تک وکالت کی خبر نہیں اور موکل کی عورت کو طلاق دیدی تو واقع نہ ہوئی کہ ابھی تک وکیل ہی نہیں اور اگر کسی سے کہا میں تجھے اپنی عورت کو طلاق دینے سے منع نہیں کرتا تو اس کہنے سے وکیل نہ ہوا یا اس کے سامنے اس کی عورت کو کسی نے طلاق دی اور اس نے اسے منع نہ کیا جب بھی وہ وکیل نہ ہوا (عالمگیری) **مسئلہ** طلاق دینے کے لئے وکیل کیا اور وکیل کے طلاق دینے سے پہلے خود موکل نے عورت کو طلاق بائن یا رجعی دیدی تو جب تک عورت عدت میں ہے وکیل طلاق دے سکتا ہے اور اگر وکیل نے طلاق نہیں دی اور موکل نے خود طلاق دے کر عدت کے اندر اس عورت سے نکاح کر لیا تو وکیل اب بھی طلاق دے سکتا ہے اور عدت گزرنے کے بعد اگر نکاح کیا تو نہیں اور اگر میاں بی بی میں کوئی معاذ اللہ مرتد ہوگیا جب بھی عدت کے اندر وکیل طلاق دے سکتا ہے ہاں اگر مرتد ہوکر دارالحرب کو چلا گیا اور قاضی نے حکم بھی دیدیا تو اب وکالت باطل ہوگئی یونہیں اگر وکیل معاذ اللہ مرتد ہوجائے تو وکالت باطل نہ ہوگی ہاں اگر دارالحرب کو چلا گیا اور قاضی نے حکم بھی دیدیا تو باطل (خانیہ) **مسئلہ** طلاق کے وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ دوسرے کو وکیل بنادے (عالمگیری) **مسئلہ** کسی کو وکیل بنایا اور وکیل نے منظور نہ کیا تو وکیل نہ ہوا اور اگر چپ رہا پھر طلاق دیدی ہوگئی سمجھ دال بچہ اور غلام کو بھی وکیل بنا سکتا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** وکیل سے کہا تو میری عورت کو کل طلاق دے دینا اس نے آج ہی کہہ دیا تجھ پر کل طلاق ہے تو واقع نہ ہوئی یونہیں اگر وکیل سے کہا

اُس نے طلاق کو کسی شرط پر معلق کیا مثلاً کہا اگر تو گھر میں جائے تو تجھ پر طلاق ہے اور عورت گھر گئی طلاق نہ ہوئی یوہیں وکیل سے تین طلاق کیلئے کہا وکیل نے ہزار طلاقیں دیدیں یا آدمی کے لئے کہا وکیل نے ایک طلاق دی تو واقع نہ ہوئی (بحرالرائق) +

تعلیق کا بیان

تعلیق کے معنے یہ ہیں کہ کسی چیز کا ہونا دوسری چیز کے ہونے پر موقوف کیا جائے یہ دوسری چیز جس پر پہلی موقوف ہے اس کو شرط کہتے ہیں تعلیق صحیح ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ شرط فی الحال معدوم ہو مگر عادۃً ہوسکتی ہو لہٰذا اگر شرط معدوم نہ ہو مثلاً یہ کہے کہ اگر آسمان ہمارے اوپر ہو تو تجھ کو طلاق ہے یہ تعلیق نہیں بلکہ فوراً طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر شرط عادۃً محال ہو مثلاً یہ کہ اگر سوئی کے ناکے میں اونٹ چلا جائے تو تجھ کو طلاق ہے یہ کلام لغو ہے اس سے کچھ نہ ہوگا اور یہ بھی شرط ہے کہ شرط متصلاً بولی جائے اور یہ کہ سزا دینا مقصود نہ ہو مثلاً عورت نے شوہر کو کمینہ کہا۔ شوہر نے کہا اگر میں کمینہ ہوں تو تجھ پر طلاق ہے تو طلاق ہوگئی اگرچہ کمینہ نہ ہو کہ ایسے کلام سے تعلیق مقصود نہیں ہوتی بلکہ عورت کو ایذا دینا اور یہ بھی ضروری ہے کہ وہ فعل ذکر کیا جائے جیسے شرط ٹھہرایا لہٰذا اگر یوں کہا تجھے طلاق ہے اگر اور اس کے بعد کچھ نہ کہا تو یہ کلام لغو ہے طلاق نہ واقع ہوئی نہ ہوگی۔ تعلیق کے لئے یہ شرط ہے کہ عورت تعلیق کے وقت اُس کے نکاح میں ہو مثلاً اپنی منکوحہ سے یا جو عورت اُس کی عدت میں ہے کہا اگر تو فلاں کام کرے یا فلاں کے گھر جائے تو تجھ پر طلاق ہے یا نکاح کی طرف اضافت ہو مثلاً کہا اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اُس پر طلاق ہے یا اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ پر طلاق ہے یا جس عورت سے نکاح کروں اُسے طلاق ہے اور کسی اجنبیہ سے کہا ہے اگر تو فلاں

کے گھر گئی تو تجھ پر طلاق پھر اُس سے نکاح کیا اور وہ عورت اُس کے یہاں گئی طلاق نہ ہوئی یا کہا جو عورت میرے ساتھ سوئے اُسے طلاق ہے پھر نکاح کیا اور ساتھ سوئی طلاق نہ ہوئی یوہیں اگر والدین سے کہا مگر تم میرا نکاح کروگے تو اُسے طلاق پھر والدین نے اس کے بے کہے نکاح کردیا طلاق واقع نہ ہوگی یوہیں اگر طلاق ثبوت ملک یا زوال ملک کے مقارن ہو تو کلام لغو ہے طلاق نہ ہوگی مثلاً تجھ پر طلاق ہے تیرے نکاح کے ساتھ یا میری یا تیری موت کے ساتھ (درمختار ردالمحتار وغیرہما) **مسئلہ** طلاق کسی شرط پر معلق کی تھی اور شرط پائی جانے سے پہلے تین طلاقیں دیدیں تو تعلیق باطل ہوگئی یعنی وہ عورت پھر اس کے نکاح میں آئے اور اب شرط پائی جائے تو طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر تعلیق کے بعد تین سے کم طلاقیں دیں تو تعلیق باطل نہ ہوئی لہٰذا اگر عورت اُس کے نکاح میں آئے اور شرط پائی جائے تو جتنی طلاقیں معلق کی تھیں سب واقع ہوجائیں گی یہ اُس صورت میں ہے کہ دوسرے شوہر کے بعد اس کے نکاح میں آئی اور اگر دو ایک طلاق دیدی پھر بغیر دوسرے کے نکاح کے خود نکاح کرلیا تو اب تین ہیں جو باقی ہے واقع ہوگی اگرچہ بائن طلاق دی ہو یا رجعی کی عدت ختم ہوگئی ہو کہ بعد عدت رجعی میں بھی عورت نکاح سے نکل جاتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ ملک نکاح جانے سے تعلیق باطل نہیں ہوتی (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** شوہر مرتد ہو کر دار الحرب کو چلا گیا تو تعلیق باطل ہوگئی اب اگر مسلمان ہوا اور اُس عورت سے نکاح کیا پھر شرط پائی گئی تو طلاق واقع نہ ہوگی (درمختار) **مسئلہ** شرط کا محل جاتا رہا تعلیق باطل ہوگئی مثلاً کہا اگر فلاں سے بات کرے تو تجھ پر طلاق اب وہ شخص مرگیا تو تعلیق باطل ہوگئی لہٰذا اگر ولی کی کرامت سے جی گیا اب کلام کیا طلاق واقع نہ ہوگی یا کہا اگر تو اس گھر میں گئی تو تجھ پر طلاق اور وہ مکان منہدم ہوکر کھیت یا باغ بن گیا تعلیق جاتی رہی اگرچہ پھر دوبارہ اُس جگہ مکان بنایا گیا ہو (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ یہ کہا اگر تو اس گلاس میں پانی پیئے گی تو تجھ پر طلاق ہے اور گلاس میں اُس وقت پانی نہ تھا تو تعلیق باطل ہے اور اگر پانی اُس وقت موجود تھا پھر گر دیا گیا تو تعلیق صحیح ہے **مسئلہ** زوجہ کنیز ہے اُس سے کہا اگر تو اس گھر میں گئی تو تجھ پر تین طلاقیں پھر اُس کے مالک نے اُسے آزاد کر دیا اب گھر میں گئی تو دو طلاقیں پڑیں اور شوہر کو رجعت کا حق حاصل ہے کہ بوقت تعلیق تین طلاق کی اُس میں صلاحیت نہ تھی لہٰذا دو ہی کی تعلیق ہوگی اور اب کہ آزاد ہوگئی تین کی صلاحیت اُس میں ہے مگر اُس تعلیق کے سبب دو ہی واقع ہوں گی کہ ایک طلاق کا اختیار شوہر کو اب جدید حاصل ہوا (درمختار) **مسئلہ** حروف شرط اردو زبان میں یہ ہیں۔ اگر۔ جب۔ جس وقت۔ ہر وقت۔ جو۔ ہر۔ جس۔ جب کبھی۔ ہر بار **مسئلہ** ایک مرتبہ شرط پائی جانے سے تعلیق ختم ہو جاتی ہے یعنی دوبارہ شرط پائی جانے سے طلاق نہ ہوگی۔ مثلاً عورت سے کہا اگر تو فلاں کے گھر میں گئی یا تو نے فلاں سے بات کی تو تجھ کو طلاق ہے عورت اُس کے گھر میں گئی تو طلاق ہوگئی دوبارہ پھر گئی تو اب واقع نہ ہوگی کہ اب تعلیق کا حکم باقی نہیں مگر جب کبھی یا جب جب یا ہر بار کے لفظ سے تعلیق کی ہے تو ایک دوبار پر تعلیق ختم نہ ہوگی بلکہ تین بار میں تین طلاقیں واقع ہونگی کہ یہ کلما کا ترجمہ ہے اور یہ لفظ عموم افعال کے واسطے آتا ہے مثلاً عورت سے کہا جب کبھی تو فلاں کے گھر جائے یا فلاں سے بات کرے تو تجھ کو طلاق ہے تو اگر اُس کے گھر تین بار گئی تین طلاقیں ہوگئیں اب تعلیق کا حکم ختم ہوگیا یعنی اگر وہ عورت بعد حلالہ پھر اُس کے نکاح میں آئی اب پھر اُسکے گھر میں گئی تو طلاق واقع نہ ہوگی ہاں اگر یوں کہا ہے کہ جب کبھی میں اُس سے نکاح کروں تو اُسے طلاق ہے تو تین پر بس نہیں بلکہ سو بار بھی نکاح کرے تو ہر بار طلاق واقع ہوگی (عامہ کتب) یوہیں اگر یہ کہا کہ جس جس شخص سے تو کلام کرے تجھ کو طلاق ہے یا ہر اس عورت سے کہ میں نکاح کروں اُسے طلاق ہے یا جس جس وقت تو یہ کام کرے تجھ پر طلاق ہے کہ یہ الفاظ بھی

عموم کے واسطے ہیں لہٰذا ایک بار میں تعلیق ختم نہ ہوگی **مسئلہ** عورت سے کہا جب کبھی میں تجھے طلاق دوں تو تجھے طلاق ہے اور عورت کو ایک طلاق دی تو دو واقع ہوئیں ایک طلاق تو خود اب اُس نے دی اور ایک اُس تعلیق کے سبب اور اگر یوں کہا کہ جب کبھی تجھے طلاق ہو تو تجھ کو طلاق ہے اور ایک طلاق دی تو تین ہوئیں ایک تو خود اس نے دی اور ایک تعلیق کے سبب اور دوسری طلاق واقع ہونے سے طلاق ہونا پایا گیا لہٰذا ایک اور پڑیگی کہ یہ لفظ عموم کے لئے ہے مگر بہرصورت تین سے متجاوز نہیں ہوسکتی (درمختار) **مسئلہ** شرط پائی جانے سے تعلیق ختم ہوجاتی ہے اگرچہ شرط اُس وقت پائی گئی کہ عورت نکاح سے نکل گئی ہو البتہ اگر عورت نکاح میں نہ رہی تو طلاق واقع نہ ہوگی مثلاً عورت سے کہا تھا اگر تو فلاں کے گھر جائے تو تجھ کو طلاق ہے اسکے بعد عورت کو طلاق دیدی اور عدت گزر گئی اب عورت اُس کے گھر گئی پھر شوہر نے اُس سے نکاح کرلیا اب پھر گئی تو طلاق واقع نہ ہوگی کہ تعلیق ختم ہوچکی ہے لہٰذا اگر کسی نے یہ کہا ہو اگر تو فلاں کے گھر جائے تو تجھ پر تین طلاقیں اور چاہتا ہو کہ اُس کے گھر آمد و رفت شروع ہوجائے تو اُس کا حیلہ یہ ہے کہ عورت کو ایک طلاق دیدے پھر عدت کے بعد عورت اُس کے گھر جائے پھر نکاح کرلے اب جایا آیا کرے طلاق واقع نہ ہوگی مگر عموم کے الفاظ استعمال کئے ہوں تو یہ حیلہ کام نہیں دیگا (درمختار) **مسئلہ** یہ کہا کہ ہر اُس عورت سے کہ میں نکاح کروں اُسے طلاق ہے تو جتنی عورتوں سے نکاح کرے گا سب کو طلاق ہوجائے گی اور اگر ایک ہی عورت سے دوبارہ نکاح کیا تو صرف پہلی بار طلاق پڑیگی دوبارہ نہیں (عالمگیری)

مسئلہ یہ کہا کہ جب کبھی میں فلاں کے گھر جاؤں تو میری عورت کو طلاق ہے۔ اور اُس شخص کی چار عورتیں ہیں اور چار مرتبہ اُس کے گھر گیا تو ہر بار میں ایک طلاق واقع ہوئی لہٰذا اگر عورت کو معین نہ کیا ہو تو اب اختیار ہے کہ چاہے تو سب طلاقیں ایک پر کردے یا ایک ایک ایک پر اور اگر دو شخصوں سے یہ کہا جب کبھی میں تم دونوں

کسے یہاں کھانا کھاؤں تو میری عورت کو طلاق ہے اور ایک دن ایک کے یہاں کھانا کھایا دوسرے دن دوسرے کے یہاں تو عورت کو تین پڑ گئیں یعنی جبکہ تین لقمے یا زیادہ کھایا ہو (عالمگیری) **مسئلہ** یہ کہا کہ جب کبھی میں کوئی اچھا کلام زبان سے نکالوں تو تجھ پر طلاق ہے اس کے بعد کہا سبحان اللہ والحمد للہ ولآ الٰہ الاّ اللہ واللہ اکبر تو ایک طلاق واقع ہوگی اور بغیر واؤ کے سبحٰن اللہ الحمد للہ لآ الٰہ الاّ اللہ اللہ اکبر کہا تو تین (عالمگیری) **مسئلہ** یہ کہا کہ جب کبھی میں اس مکان میں جاؤں اور فلاں سے کلام کردں تو میری عورت کو طلاق ہے اس کے بعد اس گھر میں کئی مرتبہ گیا مگر اس سے کلام نہ کیا تو عورت کو طلاق نہ ہوئی اور اگر جاتا کئی بار ہوا اور کلام ایک بار تو ایک طلاق ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ** شوہر نے دروازہ کی کنڈی بجائی کہ کھول دیا جائے اور کھولا نہ گیا۔ اس نے کہا اگر آج رات میں تو دروازہ نہ کھولے تو تجھ کو طلاق ہے اور گھر میں کوئی تھا ہی نہیں کہ دروازہ کھولتا یوہیں رات گزر گئی تو طلاق نہ ہوئی۔ یوہیں اگر جیب میں روپیہ تھا مگر ملا نہیں اس پر کہا اگر وہ روپیہ کہ تو نے میری جیب سے لیا ہے واپس نہ کرے تو تجھ کو طلاق ہے پھر دیکھا تو روپیہ جیب ہی میں تھا تو طلاق واقع نہ ہوئی (خانیہ وغیرہا) **مسئلہ** عورت کو حیض ہے اور کہا اگر تو حائض ہو تو تجھ کو طلاق یا عورت بیمار ہے اور کہا اگر تو بیمار ہو تو تجھ کو طلاق تو اس سے وہ حیض یا مرض مراد ہے کہ زمانہ آئندہ میں ہو اور اگر اس موجود کی نیّت کی تو صحیح ہے اور اگر کہا کہ کل اگر تو حائض ہو تو تجھ کو طلاق اور اُسے علم ہے کہ حیض سے ہے تو یہی حیض مراد ہے لہٰذا اگر صبح چمکتے وقت حیض رہا تو طلاق ہوگئی جبکہ اُس وقت تین دن پورے یا اس سے زائد ہوں اور اگر اُسے اس حیض کا علم نہیں تو جدید حیض مراد ہوگا لہٰذا طلاق نہ ہوگی اور کھڑے ہونے بیٹھنے سوار ہونے مکان میں رہنے پر تعلیق کی اور کہتے وقت وہ بات موجود تھی تو اس کہنے کے کچھ بعد تک اگر عورت اُسی حالت پر رہی تو طلاق ہوگئی اور مکان میں داخل ہونے یا مکان سے نکلنے پر تعلیق کی تو آئندہ

کا جاتا اور نکلنا مراد ہے اور مارنے اور کھانے سے مُراد وہ ہے جواب کہنے کے بعد ہو گا اور روزہ رکھنے پر معلق کیا اور تھوڑی دیر بھی روزہ کی نیت سے رہی تو طلاق ہو گئی اور اگر یہ کہا کہ ایک دن اگر تو روزہ رکھے تو اُس وقت طلاق ہو گی کہ اُس دن کا آفتاب ڈوب جائے (عالمگیری) **مسئلہ** یہ کہا کہ اگر تجھے حیض آئے تو طلاق ہے تو عورت کو خون آتے ہی طلاق کا حکم نہ دیں گے جب تک تین رات تک مستمر نہ ہو اور جب یہ مدت پوری ہو گی تو اُسی وقت سے طلاق کا حکم دیں گے جب سے خون دیکھا ہے اور یہ طلاق بدعی ہو گی کہ حیض میں واقع ہوئی اور یہ کہا کہ اگر تجھے پورا حیض آئے یا آدھا یا تہائی یا چوتھائی تو ان سب صورتوں میں حیض ختم ہونے پر طلاق ہو گی پھر اگر دس دن پر حیض ختم ہو تو ختم ہوتے ہی اور کم میں منقطع ہو تو نہانے یا نماز کا وقت گزر جانے پر ہو گی (درمختار) **مسئلہ** حیض اور احتلام وغیرہ مخفی چیزیں عورت کے کہنے پر مان لی جائے گی مگر دوسرے پر اس کا کچھ اثر نہیں مثلاً عورت سے کہا اگر تجھے حیض آئے تو تجھ کو اور فلانی کو طلاق ہے اور عورت نے اپنا حائض ہونا بتایا تو خود اس کو طلاق ہو گئی دوسری کو نہیں ہاں اگر شوہر نے اُس کے کہنے کی تصدیق کی یا اُس کا حائض ہونا یقین کے ساتھ معلوم ہوا تو دوسری کو بھی طلاق ہو گی (درمختار) **مسئلہ** کسی کی دو عورتیں ہیں دونوں سے کہا جب تم دونوں کو حیض آئے تو دونوں کو طلاق ہے دونوں نے کہا ہمیں حیض آیا اور شوہر نے دونوں کی تصدیق کی تو دونوں مطلقہ ہو گئیں اور دونوں کی تکذیب کی تو کسی کو نہیں اور ایک کی تصدیق کی اور ایک کی تکذیب تو جس کی تصدیق ہے اُسے طلاق ہوئی اور جس کی تکذیب کی اُس کو نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** یہ کہا کہ تو لڑکا جنے تو ایک طلاق اور لڑکی جنے تو دو اور لڑکا لڑکی دونوں پیدا ہوئے تو جو پہلے پیدا ہوا اُسی کے بموجب طلاق واقع ہو گی اور معلوم نہ ہو کہ پہلے کیا پیدا ہوا تو قاضی ایک طلاق کا حکم دیگا اور احتیاط یہ ہے کہ شوہر دو طلاقیں سمجھے اور عدت بھی دوسرے بچے کے پیدا ہونے

سے پوری ہوگئی لہٰذا اب رجعت بھی نہیں کر سکتا اور دونوں ایک ساتھ پیدا ہوں تو تین طلاقیں ہونگی اور عدت حیض سے پوری کرے اور خنثیٰ پیدا ہوا تو ایک ابھی واقع مانی جائیگی اور دوسری کا حکم اُس وقت تک موقوف رہیگا جبتک اُس کا حال نہ کھلے اور اگر ایک لڑکا اور دو لڑکیاں ہوئیں تو قاضی دو کا حکم دیگا اور احتیاط یہ ہے کہ تین سمجھے اور اگر دو لڑکے اور ایک لڑکی ہوئی تو قاضی ایک کا حکم دیگا اور احتیاطاً تین سمجھے (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** یہ کہا کہ جو کچھ تیرے شکم میں ہے اگر لڑکا ہے تو تجھ کو ایک طلاق اور لڑکی ہے تو دو اور لڑکا لڑکی دونوں پیدا ہوئے تو کچھ نہیں یوہیں اگر کہا کہ بوری میں جو کچھ ہے اگر گیہوں ہیں تو تجھے طلاق یا آٹا ہے تو تجھے طلاق اور بوری میں گیہوں اور آٹا دونوں ہیں تو کچھ نہیں اور یوں کہا کہ اگر تیرے پیٹ میں لڑکا ہے تو ایک طلاق اور لڑکی تو دو اور دونوں ہوئے تو تین طلاقیں ہوئیں (درمختار) **مسئلہ** عورت سے کہا اگر تیرے بچہ پیدا ہو تو تجھ کو طلاق اب اگر عورت کہتی ہے میرے بچہ پیدا ہوا اور شوہر تکذیب کرتا ہے اور حمل ظاہر نہ تھا نہ شوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا تو صرف جنائی کی شہادت پر حکم طلاق نہ دیں گے (عالمگیری) **مسئلہ** یہ کہا کہ اگر تو بچہ جنے تو طلاق ہے اور مردہ بچہ پیدا ہوا طلاق ہوگئی اور کچا بچہ جنی اور بعض اعضا بن چکے تھے جب بھی طلاق ہوگئی ورنہ نہیں (جوہرہ وغیرہا) **مسئلہ** عورت سے کہا اگر تو بچہ جنے تو تجھ کو طلاق پھر کہا اگر تو اُسے لڑکا جنے تو دو طلاقیں اور لڑکا ہوا تو تین واقع ہوگئیں (ردالمحتار) اور اگر یوں کہا کہ اگر تو بچہ جنے تو تجھ کو دو طلاقیں پھر کہا وہ بچہ کہ تیرے شکم میں ہے لڑکا ہو تو تجھ کو طلاق اور لڑکا ہوا تو ایک ہی طلاق ہو گی اور بچہ پیدا ہوتے ہی عدت بھی گزر جائے گی (عالمگیری) **مسئلہ** حمل پر طلاق معلق کی ہو تو مستحب یہ ہے کہ استبرا یعنی حیض کے بعد وطی کرے کہ شاید حمل ہو (عالمگیری) **مسئلہ** اگر دو شرطوں پر طلاق معلق کی مثلاً جب زید آئے اور جب عمرو آئے یا جب زید و عمرو آئیں تو تجھ کو طلاق ہے تو طلاق اس وقت واقع ہو گی کہ پچھلی شرط اس ملک

میں پائی جائے اگرچہ پہلی اُس وقت پائی گئی کہ عورت ملک میں نہ تھی مثلاً اُسے طلاق
دیدی تھی اور عدت گزر چکی تھی اب زید آیا پھر اُس سے نکاح کیا اب عمرو آیا تو طلاق
واقع ہوگئی اور دوسری شرط ملک میں نہ ہو تو پہلی اگرچہ ملک میں پائی گئی طلاق نہ ہوئی (درمختار)
مسئلہ وطی پر تین طلاقیں معلق کی تھیں تو حشفہ داخل ہونے سے پہلے طلاق ہو
جائیگی اور واجب ہے کہ فوراً جدا ہو جائے (ردالمحتار) **مسئلہ** اپنی عورت سے کہا
جب تک تو میرے نکاح میں ہے اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اُسے
طلاق پھر عورت کو طلاق بائن دی اور عدت کے اندر دوسری عورت سے نکاح کیا
تو طلاق نہ ہوئی اور رجعی کی عدت میں تھی تو ہوگئی (ردالمحتار) **مسئلہ** کسی کی
تین عورتیں ہیں ایک سے کہا اگر میں تجھے طلاق دوں تو ان دونوں کو بھی طلاق ہے
پھر دوسری اور تیسری سے بھی یوہیں کہا پھر پہلی کو ایک طلاق دی تو ان دونوں کو
بھی ایک ایک ہوئی اور اگر دوسری کو ایک طلاق دی تو پہلی کو ایک ہوئی اور دوسری اور
تیسری پر دو دو اور اگر تیسری عورت کو ایک طلاق دی تو اس پر تین ہوئیں اور دوسری پر دو
اور پہلی پر ایک (عالمگیری) **مسئلہ** یہ کہا کہ اگر اس شب میں تو میرے پاس نہ آئی
تو تجھے طلاق عورت دروازہ تک آئی اندر نہ گئی طلاق ہوگئی اور اگر اندر گئی مگر شوہر
سو رہا تھا تو نہ ہوئی اور پاس آنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی قریب آجائے کہ شوہر ہاتھ بڑھائے
تو عورت تک پہنچ جائے مرد نے عورت کو بلایا اُس نے انکار کیا اس پر کہا تو نہ آئی تو
تجھ کو طلاق ہے پھر شوہر خود زبردستی اُسے لے آیا طلاق نہ ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ**
کوئی شخص مکان میں ہے لوگ اُسے نکلنے نہیں دیتے اُس نے کہا اگر میں یہاں
سوؤں تو میری عورت کو طلاق ہے اُس کا مقصد خاص وہ جگہ ہے جہاں بیٹھا یا
کھڑا ہے پھر اُسی مکان میں سویا مگر اُس جگہ سے ہٹ کر تو قضاءً طلاق ہو جائے گی
دیانۃً نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** عورت سے کہا اگر تو اپنے بھائی سے میری شکایت

کرے گی تو تجھ کو طلاق ہے اُس کا بھائی آیا عورت نے کسی بچہ کو مخاطب کرکے کہا میرے شوہر نے ایسا کیا ایسا کہا اور اُس کا بھائی سب سن رہا ہے طلاق نہ ہوگی (عالمگیری) **مسئلہ** آپس میں جھگڑ رہے تھے مرد نے کہا اگر تو چپ نہ رہے گی تو تجھ کو طلاق ہے عورت نے کہا نہیں چپ ہونگی اس کے بعد خاموش ہوگئی تو طلاق نہ ہوئی یوہیں اگر کہا تو چیخے گی تو تجھ کو طلاق ہے عورت نے کہا چیخوں گی مگر پھر چپ ہوگئی طلاق نہ ہوئی یوہیں اگر کہا کہ فلاں کا ذکر کرے گی تو ایسا ہے عورت نے کہا میں اُس کا ذکر نہ کرونگی یا کہا جب تو منع کرتا ہے اُس کا ذکر نہ کروں گی طلاق نہ ہوگی کہ اتنی بات مستثنیٰ ہے (عالمگیری) **مسئلہ** عورت نے فاقہ کشی کی شکایت کی شوہر نے کہا اگر میرے گھر میں تو بھوکی رہے تو تجھے طلاق ہے تو علاوہ روزے کے بھوکی رہنے پر طلاق ہوگی (عالمگیری) **مسئلہ** اگر تو فلاں کے گھر جائے تو تجھ کو طلاق ہے اور وہ شخص مر گیا اور مکان ترکہ میں چھوڑا اب وہاں جانے سے طلاق نہ ہوگی یوہیں اگر بیع یا ہبہ کسی اور وجہ سے اُس کی ملک میں مکان نہ رہا جب بھی طلاق نہ ہوگی (عالمگیری) **مسئلہ** عورت سے کہا اگر تو بغیر میری اجازت کے گھر سے نکلی تو تجھ پر طلاق پھر سائل نے دروازہ پر سوال کیا شوہر نے عورت سے کہا اُسے روٹی کا ٹکڑا دے آ اگر سائل دروازہ سے اتنے فاصلہ پر ہے کہ بغیر باہر نکلے نہیں دے سکتی تو باہر نکلنے سے طلاق نہ ہوگی اور اگر بغیر باہر نکلے دے سکتی تھی مگر نکلی تو طلاق ہوگئی اور اگر جس وقت شوہر نے عورت کو بھیجا تھا اُس وقت سائل دروازہ سے قریب تھا اور جب عورت وہاں لے کر پہنچی تو ہٹ گیا تھا کہ عورت کو نکل کر دینا پڑا جب بھی طلاق ہوگئی اور اگر عربی میں اجازت دی اور عورت عربی نہ جانتی ہو تو اجازت نہ ہوئی لہٰذا اگر نکلے گی طلاق ہو جائیگی یوہیں سوتی تھی یا موجود نہ تھی یا اُس نے سُنا نہیں تو یہ اجازت ناکافی ہے یہاں تک کہ شوہر نے اگر لوگوں کے سامنے کہا کہ میں نے اُسے نکلنے کی اجازت دی مگر یہ نہ کہا کہ اُس سے کہہ دو یا خبر پہنچا دو اور لوگوں نے بطور

خود عورت سے جا کر کہا اُس نے اجازت دیدی اور ان کے کہنے سے عورت نکلی طلاق ہوگئی اگر عورت نے میکے جانے کی اجازت مانگی شوہر نے اجازت دی مگر عورت اُس وقت نہ گئی کسی اور وقت گئی تو طلاق ہو گئی (عالمگیری) **مسئلہ** اس بچہ کو گھر سے باہر نکلنے دیا تو تجھ کو طلاق ہے عورت غافل ہو گئی یا نماز پڑھنے لگی اور بچہ نکل بھاگا تو طلاق نہ ہوگی اگر تو اس گھر کے دروازہ سے نکلی تو تجھ پر طلاق عورت چھت پر سے پڑوس کے مکان میں گئی طلاق نہ ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ** تجھ پر طلاق ہے یا میں مرد نہیں تو طلاق ہو گئی اور اگر کہا تجھ پر طلاق ہے یا میں مرد ہوں تو نہ ہوئی (خانیہ) **مسئلہ** اپنی عورت سے کہا اگر تو میری عورت ہے تو تجھے تین طلاقیں اور اس کے متصل ہی اگر ایک طلاق بائن دیدی تو یہی ایک پڑے گی ورنہ تین (خانیہ) +

استثنا کا بیان

استثنا کے لئے شرط یہ ہے کہ کلام کے ساتھ متصل ہو یعنی بلا وجہ نہ سکوت کیا ہو نہ کوئی بیکار بات درمیان میں کہی ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ اتنی آواز سے کہے کہ اگر شور وغل وغیرہ کوئی مانع نہ ہو تو خود سن سکے بہرے کا استثنا صحیح ہے **مسئلہ** عورت نے طلاق کے الفاظ سُنے مگر استثنا نہ سُنا تو جس طرح ممکن ہو شوہر سے علیحدہ ہو جائے اُسے جماع نہ کرنے دے (خانیہ) **مسئلہ** سانس یا چھینک یا کھانسی یا ڈکار یا جماہی یا زبان کی گرانی کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ کسی نے اس کا مونھ بند کر دیا اگر وقفہ ہوا تو اتصال کے منافی نہیں یوہیں اگر درمیان میں کوئی مفید بات کہی تو اتصال کے منافی نہیں مثلاً تاکید کی نیت سے لفظ طلاق دوبارہ کہہ کر استثنا کا لفظ بولا (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** درمیان میں کوئی غیر مفید بات کہی پھر استثنا کیا تو صحیح نہیں مثلاً تجھ کو طلاق رجعی ہے انشاء اللہ تو طلاق ہو گئی اور کہا تجھ کو طلاق بائن ہے انشاء اللہ تو واقع نہ ہوئی (درمختار) **مسئلہ** لفظ انشاء اللہ اگرچہ بظاہر شرط معلوم

ہوتا ہے مگر اس کا شمار استثنا میں ہے مگر انہیں چیزوں میں جن کا وجود بولنے پر موقوف ہے مثلاً طلاق و حلف وغیرہما اور جن چیزوں کو تلفظ سے خصوصیت نہیں وہاں استثنا کے معنی نہیں مثلاً یہ کہا نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا اِنْشَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی کہ یہاں نہ استثنا ہے نہ نیت روزہ پر اس کا اثر بلکہ یہ لفظ ایسے مقام پر برکت طلب توفیق کے لئے ہوتا ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے انشاء اللہ تعالیٰ طلاق واقع نہ ہوئی اگرچہ انشاء اللہ کہنے سے پہلے مرگئی اور اگر شوہر اتنا لفظ کہہ کر کہ تجھ کو طلاق ہے مرگیا انشاء اللہ کہنے کی نوبت نہ آئی مگر اس کا ارادہ اس کے کہنے کا بھی تھا تو طلاق ہوگئی رہا یہ کہ کیونکر معلوم ہوا کہ اس کا ارادہ ایسا تھا یہ یوں معلوم ہوا کہ پہلے سے اس نے کہہ دیا تھا کہ میں اپنی عورت کو طلاق دے کر استثنا کروں گا (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** استثنا میں یہ شرط نہیں کہ بالقصد کہا ہو بلکہ بلاقصد زبان سے نکل گیا جب بھی طلاق واقع نہ ہوگی بلکہ اگر اس کے معنے بھی نہ جانتا ہو جب بھی واقع نہ ہوگی اور یہ بھی شرط نہیں کہ لفظ طلاق و استثنا دونوں بولے بلکہ اگر زبان سے طلاق کا لفظ کہا اور فوراً لفظ انشاء اللہ لکھ دیا یا طلاق لکھی اور زبان سے انشاء اللہ کہہ دیا جب بھی طلاق واقع نہ ہوئی یا دونوں کو لکھا پھر لفظ استثنا مٹا دیا طلاق واقع نہ ہوئی (درمختار) **مسئلہ** دو شخصوں نے شہادت دی کہ تو نے انشاء اللہ کہا تھا مگر اسے یاد نہیں تو اگر اس وقت غصہ زیادہ تھا اور لڑائی جھگڑے کی وجہ سے یہ احتمال ہے کہ بوجہ مشغولی یاد نہ ہوگا تو ان کی بات پر عمل کرسکتا ہے اگر اتنی مشغولی نہ تھی کہ بھول جاتا تو ان کا قول نہ مانے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** تجھ کو طلاق ہے مگر یہ کہ خدا چاہے یا اگر خدا نہ چاہے یا جو اللہ چاہے یا جب خدا چاہے یا مگر جو خدا چاہے یا جب تک خدا نہ چاہے یا اللہ کی مشیت یا ارادہ یا رضا کے ساتھ یا اللہ کی مشیت یا ارادہ یا اس کی رضا یا حکم یا اذن یا امر میں طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر یوں کہا کہ اللہ کے

امر یا حکم یا اذن یا علم یا قضا یا قدرت سے یا اللہ کے علم میں یا اُسکی مشیت یا ارادہ یا حکم وغیرہا کے سبب تو ہو جائیگی (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** ایسے کی مشیت پر طلاق معلق کی جس کی مشیت کا حال معلوم نہ ہو سکے یا اُس کے لئے مشیت ہی نہ ہو تو طلاق نہ ہوگی جیسے جن و ملائکہ اور دیوار اور گدھا وغیرہا یونہیں اگر کہا کہ خدا چاہے اور[1] فلاں تو طلاق نہ ہوگی اگرچہ فلاں کا چاہنا معلوم ہو یونہیں اگر کسی سے کہا تو میری عورت کو طلاق دیدے اگر اللہ چاہے اور تو یا جو اللہ چاہے اور تو اور اُس نے طلاق دیدی طلاق واقع نہ ہوئی (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے اگر اللہ میری مدد کرے یا اللہ کی مدد سے اور نیت استثنا کی ہے تو دیانۃً طلاق نہ ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ** تجھ کو طلاق ہے اگر فلاں چاہے یا ارادہ کرے یا پسند کرے یا خواہش کرے یا مگر یہ کہ فلاں اس کے غیر کا ارادہ کرے یا پسند کرے یا خواہش کرے یا چاہے یا مناسب جانے تو یہ تملیک ہے لہٰذا جس مجلس میں اُس شخص کو علم ہوا اگر اُس نے طلاق چاہی تو ہوئی ورنہ نہیں یعنی اپنی زبان سے اگر طلاق چاہنا ظاہر کیا ہوگئی اگرچہ دل میں نہ چاہتا ہو (عالمگیری) **مسئلہ** تجھ کو طلاق اگر تیرا مہر نہ ہوتا یا تیری شرافت نہ ہوتی یا تیرا باپ نہ ہوتا یا تیرا حُسن و جمال نہ ہوتا یا اگر میں تجھ سے محبت نہ کرتا ہوتا ان سب صورتوں میں طلاق نہ ہوگی (عالمگیری) **مسئلہ** اگر انشاء اللہ کو مقدم کیا یعنی یوں کہا انشاء اللہ تجھ کو طلاق ہے جب بھی طلاق نہ ہوگی اور اگر یوں کہا کہ تجھ کو طلاق ہے انشاء اللہ اگر تو گھر میں گئی تو مکان میں جانے سے طلاق نہ ہوگی اور اگر انشاء اللہ دو جملے طلاق کے درمیان میں ہوں مثلاً کہا تجھ کو طلاق ہے انشاء اللہ تجھ کو طلاق ہے تو استثنا پہلے کی طرف رجوع کریگا لہٰذا دوسرے سے طلاق ہو جائیگی یونہیں اگر کہا تجھ کو تین طلاقیں ہیں۔ انشاء اللہ تجھ پر طلاق ہے تو ایک واقع ہوگی (بحر درمختار خانیہ) **مسئلہ** اگر کہا تجھ پر ایک طلاق ہے

---

[1] اس طرح کہنا ناجائز ہے کہ مشیت خدا کے ساتھ بندہ کی مشیت کو جمع کیا ۱۲ منہ غفر اللہ لہ ۱۲ مصحح

اگر خدا چاہے اور تجھ پر دو طلاقیں اگر خدا نہ چاہے تو ایک بھی واقع نہ ہوگی اور اگر کہا تجھ پر آج ایک طلاق ہے اگر خدا چاہے اور اگر نہ چاہے تو دو اور آج کا دن گزر گیا اور عورت کو طلاق نہ دی تو دو واقع ہوئیں اور اگر اُس دن ایک طلاق دیدی تو یہی ایک واقع ہوگی (عالمگیری) **مسئلہ** اگر تین طلاقیں دے کر ان میں سے ایک یا دو کا استثنا کرے تو یہ استثنا صحیح ہے یعنی استثنا کے بعد جو باقی ہے واقع ہوگی مثلاً کہا تجھ کو تین طلاقیں ہیں مگر ایک تو دو ہونگی اور اگر کہا مگر دو ایک ہوگی اور کل کا استثنا صحیح نہیں خواہ اُسی لفظ سے ہو مثلاً تجھ پر تین طلاقیں مگر تین یا ایسے لفظ سے جس کے معنی کل کے مساوی ہوں مثلاً کہا تجھ پر تین طلاقیں ہیں مگر ایک اور ایک اور ایک مگر دو اور ایک تو ان صورتوں میں تینوں واقع ہونگی یا اُس کی کئی عورتیں ہیں سب کو مخاطب کرکے کہا تم سب کو طلاق ہے مگر فلانی اور فلانی اور فلانی نام لے کر سب کا استثنا کردیا توسب مطلقہ ہوجائیں اور اگر باعتبار معنی کے وہ لفظ مساوی نہ ہو اگرچہ اس خاص صورت میں مساوی ہو تو استثنا صحیح ہے مثلاً کہا میری ہر عورت پر طلاق مگر فلانی اور فلانی پر طلاق نہ ہوگی اگرچہ اُس کی یہی دو عورتیں ہوں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** تجھ کو طلاق ہے تجھ کو طلاق ہے تجھ کو طلاق ہے مگر ایک یا کہا تجھ کو طلاق ہے ایک اور ایک اور ایک مگر ایک تو ان دونوں صورتوں میں تین پڑیں گی کہ ہر ایک مستقل کلام ہے اور ہر ایک سے استثنا تعلق ہوسکتا ہے اور استثنا چونکہ ہر ایک کا مساوی ہے لہٰذا صحیح نہیں (بحر) **مسئلہ** اگر تین سے زائد طلاق دے کر ان میں سے کم کا استثنا کیا تو صحیح ہے اور استثنا کے بعد جو باقی ہے واقع ہوگی مثلاً کہا تجھ پر دس طلاقیں ہیں مگر نو تو ایک ہوگی اور آٹھ کا استثنا کیا تو دو ہونگی (درمختار) **مسئلہ** استثنا اگر اصل پر زیادہ ہو تو باطل ہے مثلاً کہا تجھ پر تین طلاقیں مگر چار یا پانچ تو تین واقع ہونگی یوہیں جزو طلاق کا استثنا بھی باطل ہے مثلاً کہا تجھ پر تین طلاقیں ہونگی اور تین میں سے ڈیڑھ استثنا کیا تو دو واقع ہونگی

عالمگیری وغیرہا **مسئلہ** اگر کہا تجھ کو طلاق ہے مگر ایک تو دو واقع ہونگی کہ ایک سے ایک کا استثنا تو ہو نہیں سکتا لہذا طلاق سے تین طلاقیں مراد ہیں (درمختار) **مسئلہ** چند استثنا جمع کئے تو اس کی دو صورتیں ہیں اُن کے درمیان اور کا لفظ ہے تو ہر ایک اسی اوّل کلام سے استثنا ہے مثلاً تجھ پر دس طلاقیں ہیں مگر پانچ اور مگر تین اور مگر ایک تو ایک ہوگی اور اگر درمیان میں اور کا لفظ نہیں تو ہر ایک اپنے ماقبل سے استثنا ہے مثلاً تجھ پر دس طلاقیں مگر نو مگر آٹھ مگر سات تو دو ہونگی (درمختار) +

طلاق مریض کا بیان

امیرالمومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرمایا اگر مریض طلاق دے تو عورت جب تک عدت میں ہے شوہر کی وارث ہے اور شوہر اُس کا وارث نہیں فتح القدیر وغیرہ میں ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ کو مرض میں طلاق بائن دی اور عدت میں ان کی وفات ہوگئی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی زوجہ کو میراث دلائی اور یہ واقع مجمع صحابہ کرام کے سامنے ہوا اور کسی نے انکار نہ کیا لہذا اس پر اجماع ہوگیا **مسئلہ** مریض سے مراد وہ شخص ہے جس کی نسبت غالب گمان ہو کہ اس مرض سے ہلاک ہو جائیگا کہ مرض نے اُسے اتنا لاغر کر دیا کہ گھر سے باہر کے کام کے لئے نہیں جا سکتا مثلاً نماز کے لئے مسجد کو نہ جا سکتا ہو یا تاجر اپنی دوکان تک نہ جا سکتا ہو اور یہ اکثر کے لحاظ سے ہے ورنہ اصل حکم یہ ہے کہ اُس مرض میں غالب گمان موت ہو اگرچہ ابتداءً جبکہ شدت نہ ہوئی ہو باہر جا سکتا ہو مثلاً ہیضہ وغیرہا امراض مہلکہ میں بعض لوگ گھر سے باہر کے بھی کام کر لیتے ہیں مگر ایسے امراض میں غالب گمان ہلاکت ہے یوہیں یہاں مریض کے لئے صاحب فراش ہونا بھی ضروری نہیں اور امراض مزمنہ مثلاً سل فالج۔ اگر روز بروز زیادتی

پر ہوں تو یہ بھی مرض الموت ہیں اور اگر ایک حالت پر قائم ہو گئے اور پرانے ہو گئے یعنی ایک سال کا زمانہ گزر گیا تو اب اُس شخص کے تصرفات تندرست کی مثل نافذ ہوں گے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** مریض نے عورت کو طلاق دی تو اُسے فار بالطلاق کہتے ہیں کہ وہ زوجہ کو ترکہ سے محروم کرنا چاہتا ہے اور اس کے احکام آگے آتے ہیں۔ **مسئلہ** جو شخص لڑائی میں دشمن سے لڑ رہا ہو وہ بھی مریض کے حکم میں ہے اگرچہ مریض نہیں کہ غالب خوف ہلاک ہے یونہیں جو شخص قصاص میں قتل کے لئے یا پھانسی دینے کے لئے یا سنگسار کرنے کیلئے لایا گیا یا شیر وغیرہ کسی درندہ نے اُسے پچھاڑا یا کشتی میں سوار ہے اور کشتی موج کے طلاطم میں پڑ گئی یا کشتی ٹوٹ گئی اور یہ اُس کے تختہ پر بہتا ہوا جا رہا ہے تو یہ سب مریض کے حکم میں ہیں جبکہ اسی سبب سے مر بھی جائیں اور اگر وہ سبب جاتا رہا پھر کسی اور وجہ سے مر گئے تو مریض نہیں اور اگر شیر کے مُنہ سے چھوٹ گیا مگر زخم کاری ایسا لگا ہے کہ غالب گمان یہی ہے کہ اُس سے مر جائیگا تو اب بھی مریض ہے (فتح۔ درمختار وغیرہما) **مسئلہ** مریض نے تبرع کیا مثلاً اپنی جائیداد وقف کردی یا کسی اجنبی کو ہبہ کر دیا یا کسی عورت سے مہر مثل سے زیادہ پر نکاح کیا تو صرف تہائی مال میں اُس کا تصرف نافذ ہوگا کہ یہ افعال وصیت کے حکم میں ہیں **مسئلہ** عورت کو طلاق رجعی دی اور عدت کے اندر مر گیا تو مطلقاً عورت وارث ہے صحت میں طلاق دی ہو یا مرض سے عورت کی رضامندی سے دی ہو یا بغیر رضا یونہیں اگر عورت کتابیہ تھی یا باندی اور طلاق رجعی کی عدت میں مسلمان ہو گئی یا آزاد کر دی گئی اور شوہر مر گیا تو مطلقاً وارث ہے اگرچہ شوہر کو اس کے مسلمان یا آزاد ہونے کی خبر نہ ہو (عالمگیری) **مسئلہ** اگر مرض الموت میں عورت کو بائن طلاق دی ایک دی ہو یا زیادہ اور اسی مرض میں عدت کے اندر مر گیا خواہ اُسی مرض سے مرا یا کسی اور سبب سے مثلاً قتل کر ڈالا گیا

تو عورت وارث ہے جبکہ باختیار خود اور عورت کی بغیر رضامندی کے طلاق دی ہو بشرطیکہ بوقت طلاق عورت وارث ہونے کی صلاحیت بھی رکھتی ہو اگرچہ شوہر کو اس کا علم نہ ہو مثلاً عورت کتابیہ تھی یا کنیز اور اُس وقت مسلمان یا آزاد ہو چکی تھی اور اگر عدت گزرنے کے بعد مرا یا اُس مرض سے اچھا ہو گیا پھر مر گیا خواہ اُس مرض میں پھر مبتلا ہو کر مرا یا کسی اور سبب سے یا طلاق دینے پر مجبور کیا گیا یعنی مار ڈالنے یا عضو کاٹنے کی صحیح دھمکی دی گئی ہو یا عورت کی رضا سے طلاق دی تو وارث نہ ہوگی اور اگر قید کی دھمکی دی گئی اور طلاق دے دی تو عورت وارث ہے اور اگر عورت طلاق پر راضی نہ تھی مگر مجبور کی گئی کہ طلاق طلب کرے اور عورت کی طلب پر طلاق دی تو وارث ہوگی (درمختار) **مسئلہ** یہ حکم کہ مرض الموت میں عورت بائن کی گئی اور شوہر عدت کے اندر مر جائے تو بشرائط سابقہ عورت وارث ہوگی طلاق کے ساتھ خاص نہیں بلکہ جو فرقت جانب زوج سے ہو سب کا یہی حکم ہے مثلاً شوہر نے بخیار بلوغ عورت کو بائن کیا یا عورت کی ماں یا لڑکی کا شہوت سے بوسہ لیا یا معاذ اللہ مرتد ہو گیا اور جو فرقت جانب زوجہ سے ہو اُس میں وارث نہ ہوگی مثلاً عورت نے شوہر کے لڑکے کا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا مرتد ہو گئی یا خلع کرایا یوہیں اگر غیر کی جانب سے ہو مثلاً شوہر کے لڑکے نے عورت کا بوسہ لیا اگرچہ عورت کو مجبور کیا ہو ہاں اگر اس کے باپ نے حکم دیا ہو تو وارث ہوگی (ردالمحتار) **مسئلہ** مریض نے عورت کو تین طلاقیں دی تھیں اس کے بعد عورت مرتد ہو گئی پھر مسلمان ہوئی اب شوہر مرا تو وارث نہ ہوگی اگرچہ ابھی عدت پوری نہ ہوئی ہو (عالمگیری) **مسئلہ** عورت نے طلاق رجعی یا طلاق کا سوال کیا تھا مرد مریض نے طلاق بائن یا تین طلاقیں دیدیں اور عدت میں مر گیا تو عورت وارث ہے یوہیں عورت نے بطور خود اپنے کو تین طلاقیں دے لیں تھیں اور شوہر مریض نے جائز کر دیں تو وارث ہوگی اور اگر شوہر نے عورت کو اختیار دیا تھا عورت نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا شوہر نے کہا تھا تو اپنے کو تین طلاقیں دیدے عورت نے دیدیں تو وارث نہ ہوگی (درمختار، عالمگیری) **مسئلہ** مریض نے

عورت کو طلاق بائن دی تھی اور عورت ہی اثنائے عدت میں مرگئی تو یہ شوہر اُس کا وارث نہ ہوگا اور اگر رجعی طلاق تھی تو وارث ہوگا (درمختار) **مسئلہ** قتل کے لئے لایا گیا تھا مگر پھر قیدخانہ کو واپس کردیا گیا یا دشمن سے میدان جنگ میں لڑ رہا تھا پھر صف میں واپس گیا تو یہ اُس مریض کے حکم میں ہے کہ اچھا ہوگیا لہٰذا اُس حالت میں طلاق دی تھی اور عدت کے اندر مارا گیا تو عورت وارث نہ ہوگی (عالمگیری) **مسئلہ** مریض نے طلاق دی تھی اور خود عورت نے اُسے عدت کے اندر قتل کرڈالا تو وارث نہ ہوگی کہ قاتل مقتول کا وارث نہیں (عالمگیری)

مسئلہ عورت مریضہ تھی اور اُس نے کوئی ایسا کام کیا جس کی وجہ سے شوہر سے فرقت ہوگی مثلاً خیار بلوغ و عتق یا شوہر کے لڑکے کا بوسہ لینا وغیرہا پھر مرگئی تو شوہر اس کا وارث ہوگا (عالمگیری) **مسئلہ** مریض نے عورت کو طلاق بائن دی تھی اور عورت نے ابن زوج کا بوسہ لیا یا مطاوعت کی یا مرض کی حالت میں لعان کیا یا مرض کی حالت میں ایلا کیا اور اس کی عدت گزرگئی تو عورت وارث ہوگی اور اگر رجعی طلاق میں ابن زوج کا بوسہ عدت میں لیا تو وارث نہ ہوگی کہ اب فرقت جانب زوجہ سے ہے یونہی اگر بلوغ یا عتق یا شوہر کے نامرد ہونے یا عضو تناسل کٹ جانے کی بنا پر عورت کو اختیار دیا گیا اور عورت نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو وارث نہ ہوگی کہ فرقت جانب زوجہ سے ہے اور اگر صحت میں ایلا کیا تھا اور مرض میں عدت پوری ہوئی تو وارث نہ ہوگی اور اگر عورت مریضہ سے لعان کیا اور عدت کے اندر مرگئی تو شوہر وارث نہیں (درمختار) **مسئلہ** عورت مریضہ تھی اور شوہر نامرد عورت کو اختیار دیا گیا۔ یعنی پہلے سال بھر کی شوہر کو میعاد دی گئی مگر اس مدت میں شوہر نے جماع نہ کیا پھر عورت کو اختیار دیا گیا اُس نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور عدت کے اندر مرگئی یا شوہر نے دخول کے بعد عورت کو طلاق بائن دی پھر شوہر کا عضو تناسل کٹ گیا اس کے بعد اُسی عورت سے عدت کے اندر نکاح کیا اب عورت کو اُس کا حال معلوم ہوا اُس نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور مریضہ تھی

عدت کے اندر مرگئی تو ان دونوں صورتوں میں شوہر اس کا وارث نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** دشمنوں نے قید کرلیا ہے یا صفِ قتال میں ہے مگر لڑتا نہیں ہے یا بخار وغیرہ کسی بیماری میں مبتلا ہے جس میں غالب گمان ہلاکت نہ ہو یا وہاں طاعون پھیلا ہوا ہے یا کشتی پر سوار ہے اور ڈوبنے کا خوف نہیں یا شیروں کے بن میں ہے یا ایسی جگہ ہے جہاں دشمنوں کا خوف ہے یا قصاص یا رجم کیلئے قید ہے تو ان صورتوں میں مریض کے حکم میں نہیں طلاق دینے کے بعد عدت میں مارا جائے یا مرجائے تو عورت وارث نہیں (درمختار) **مسئلہ** حمل کی حالت میں جانب کی وجہ سے تفریق واقع ہوئی اور بچہ پیدا ہونے میں مرگئی تو شوہر وارث نہ ہوگا اگر عنّین زوجہ میں ایسا ہوا تو وارث ہوگا کہ اب عورت فارّہ ہے (عالمگیری) **مسئلہ** مریض نے طلاق بائن کسی غیر کے فعل پر معلق کی مثلاً اگر فلاں یہ کام کریگا تو میری عورت کو طلاق ہے اگرچہ وہ غیر خود انہیں دونوں کی اولاد ہو یا کسی وقت کے آنے پر تعلیق ہو مثلاً جب فلاں وقت آئے تو تجھ کو طلاق ہے اور تعلیق اور شرط کا پایا جانا دونوں حالت مرض میں ہیں یا اپنے کسی کام کرنے پر طلاق معلق کی مثلاً اگر میں یہ کام کروں تو میری عورت کو طلاق ہے اور تعلیق و شرط دونوں مرض میں ہیں یا تعلیق صحت میں ہو اور شرط کا پایا جانا مرض میں یا عورت کے کسی کام کرنے پر معلق کی اور وہ کام ایسا ہے جس کا کرنا شرعاً یا طبعاً ضروری ہے مثلاً اگر تو کھائے گی یا نماز پڑھے گی اور تعلیق و شرط دونوں مرض میں ہوں یا صرف شرط تو ان صورتوں میں عورت وارث ہوگی اور اگر فعل غیر یا کسی وقت کے آنے پر معلق کی اور تعلیق و شرط دونوں یا فقط تعلیق صحت میں ہو یا عورت کے فعل پر معلق کیا اور وہ فعل ایسا نہیں جس کا کرنا عورت کے لئے ضروری ہو تو ان صورتوں میں وارث نہیں (درمختار)

مسئلہ صحت کی حالت میں عورت سے کہا اگر میں اور فلاں شخص چاہیں تو تجھ کو تین طلاقیں ہیں پھر شوہر مریض ہوگیا اور دونوں نے ایک ساتھ طلاق چاہی یا پہلے شوہر نے چاہی پھر اس شخص نے چاہی پھر اس شخص نے تو عورت وارث نہ ہوگی

اور اگر پہلے اُس شخص نے چاہی پھر شوہر نے تو وارث ہوگی (خانیہ) اور اگر مرض کی حالت میں کہا تھا تو بہر صورت وارث ہوگی (رد المحتار) **مسئلہ** مریض نے عورت مدخولہ کو طلاق بائن دی پھر اُس سے کہا اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ پر تین طلاقیں اور عدت کے اندر نکاح کر لیا تو طلاقیں پڑ جائیں گی اور اب نئی عدت ہوگی اور عدت کے اندر شوہر مر جائے تو عورت وارث نہ ہوگی (خانیہ) **مسئلہ** مریض نے اپنی عورت سے جو کسی کی کنیز ہے یہ کہا کہ تجھ پر کل تین طلاقیں اور اس کے مولیٰ نے کہا تو کل آزاد ہے تو دوسرے دن کی صبح چمکتے ہی طلاق آزادی دونوں ایک ساتھ ہونگی اور عورت وارث نہ ہوگی اور اگر مولیٰ نے پہلے کہا تھا پھر شوہر نے جب بھی یہی حکم ہے ہاں اگر شوہر نے یوں کہا کہ جب تو آزاد ہو تجھ کو تین طلاقیں تو اب وارث ہوگی اور اگر مولیٰ نے کہا تو کل آزاد ہے اور شوہر نے کہا تجھے پرسوں طلاق ہے اگر شوہر کو مولیٰ کا کہنا معلوم تھا تو فار بالطلاق ہے ورنہ نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** عورت سے کہا جب میں بیمار ہوں تو تجھ پر طلاق شوہر بیمار ہوا تو طلاق ہوگئی اور عدت میں مر گیا تو عورت وارث ہوگی (خانیہ) **مسئلہ** مسلمان مریض نے اپنی عورت کتابیہ سے کہا جب تو مسلمان ہو جائے تو تجھ کو تین طلاقیں ہیں وہ مسلمان ہوگئی اور شوہر عدت کے اندر مر گیا تو وارث ہوگی اور اگر کہا کل تجھ کو تین طلاقیں ہیں اور وہ عورت آج ہی مسلمان ہوگئی تو وارث نہ ہوگی اور اگر مسلمان ہونے کے بعد طلاق دی تو وارث ہوگی اگرچہ شوہر کو علم نہ ہو (عالمگیری) **مسئلہ** مریض نے اپنی دو عورتوں سے کہا تم دونوں اپنے کو طلاق دے لو ہر ایک نے اپنے کو اور سوت کو آگے پیچھے طلاق دی تو پہلی ہی طلاق دینے سے دونوں مطلقہ ہوگئیں اور اس کے بعد دوسری کا طلاق دینا بیکار ہے اور دوسری وارث ہوگی پہلی نہیں اور اگر پہلی نے صرف سوت کو طلاق دی اپنے کو نہیں یا ہر ایک نے دوسری کو طلاق دی اپنے کو نہ دی تو دونوں وارث ہوں گی اور اگر ہر ایک نے اپنے کو اور سوت کو معاً طلاق دی تو دونوں مطلقہ ہوگئیں اور وارث نہ ہوں گی

اور اگر ایک نے اپنے کو طلاق دی اور دوسری نے بھی اسی کو طلاق دی تو یہی مطلقہ ہوگی اور یہ وارث نہ ہوگی اور اگر ایک نے سوت کو طلاق دی پھر اس کے بعد دوسری نے خود اپنے ہی کو طلاق دی تو وارث ہوگی۔ یہ سب صورتیں اُس وقت ہیں کہ اُسی مجلس میں ایسا ہوا اور اگر مجلس بدلنے کے بعد ہر ایک نے اپنے کو اور سوت کو معاً طلاق دی یا آگے پیچھے یا ہر ایک نے دوسری کو طلاق دی بہرحال دونوں وارث ہیں اور ہر ایک نے اپنے کو طلاق دی تو طلاق ہی نہ ہوئی خلاصہ یہ ہے کہ جس صورت میں عورت خود اپنے کو طلاق دینے سے مطلقہ ہوئی ہو تو وارث نہ ہوگی ورنہ ہوگی (عالمگیری) **مسئلہ** دو عورتیں مدخولہ ہیں شوہر نے صحت میں کہا تم دونوں میں سے ایک کو تین طلاقیں اور یہ بیان نہ کیا کہ کس کو پھر جب مریض ہوا تو بیان کیا کہ وہ مطلقہ فلاں عورت ہے تو یہ عورت میراث سے محروم نہ ہوگی اور اگر اُس شخص کی ان دو کے علاوہ کوئی اور عورت بھی ہے تو اس کے لئے نصف میراث ہے اور وہ عورت جس کا مطلقہ ہونا بیان کیا اگر شوہر سے پہلے مرگئی تو شوہر کا بیان صحیح مانا جائے گا اور دوسری جو باقی ہے میراث لے گی لہٰذا اگر کوئی تیسری عورت بھی ہے تو دونوں حقِ زوجیت میں برابر کی حق دار ہیں اور اگر جس کا مطلقہ ہونا بیان کیا زندہ ہے اور دوسری شوہر کے پہلے مرگئی تو یہ نصف کی حقدار ہے لہٰذا اگر کوئی عورت بھی ہے تو اُسے تین ربع ملیں گے اور اُسے ایک ربع اور اگر شوہر کے بیان کرنے اور مرنے سے پہلے اُن میں کی ایک مرگئی تو اب جو باقی ہے وہی مطلقہ سمجھی جائے گی اور میراث نہ پائے گی اور اگر ایک کے مرنے کے بعد شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے اُسی کو طلاق دی تھی تو شوہر اُس کا وارث نہ ہوگا مگر جو موجود ہے وہ مطلقہ سمجھی جائے گی اور اگر دونوں آگے پیچھے مریں اب یہ کہتا ہے کہ پہلے جو مری ہے اُسے طلاق دی تھی تو کسی کا وارث نہیں اور اگر دونوں ایک ساتھ مریں مثلاً ان پر دیوار ڈھ پڑی یا دونوں ایک ساتھ ڈوب گئیں یا آگے پیچھے مریں مگر یہ نہیں معلوم کہ کون پہلے مری کون پیچھے تو ہر ایک کے مال

میں جتنا شوہر کا حصّہ ہوتا ہے اُس کا نصف نصف اسے ملیگا اور اس صورت میں
کہ ایک ساتھ مریں یا معلوم نہیں کہ پہلے کون مری اس نے ایک کا مطلقہ ہونا معین
کیا تو اس کے مال میں سے شوہر کو کچھ نہ ملے گا اور دوسری کے ترکہ میں سے نصف پائے گا
(عالمگیری) **مسئلہ** صحت میں کسی کو طلاق کی تفویض کی اُس نے مرض کی حالت میں طلاق
دی تو اگر اُسے طلاق کا مالک کردیا تھا تو عورت وارث نہ ہوگی اور اگر وکیل کیا تھا اور معزول
کرنے پر قادر تھا تو وارث ہوگی (عالمگیری در مختار) **مسئلہ** عورت سے مرض میں کہا
مَیں نے صحت میں تجھے طلاق دیدی تھی اور تیری عدت بھی پوری ہوچکی عورت نے
اس کی تصدیق کی پھر شوہر نے اقرار کیا کہ عورت کا مجھ پر اتنا دین ہے یا اُس کی فلاں
شے مجھ پر ہے یا اُس کے لئے کچھ مال کی وصیت کی تو اس اقرار و میراث یا وصیت و
میراث میں جو کم ہے عورت وہ پائیگی اور اس بارے میں عدت وقت اقرار سے شروع
ہوگی یعنی اب سے عدت پوری ہونے تک کے درمیان میں شوہر مرا تو یہی اقل پائے گی۔
اور اگر عدت گزرنے پر مرا جو کچھ اقرار کیا یا وصیت کی کل پائیگی اور اگر صحت میں ایسا کہا تھا
اور عورت نے تصدیق کرلی یا وہ مرض مرض الموت نہ تھا یعنی وہ بیماری جاتی رہی تو اقرار
وغیرہ صحیح ہے اگرچہ عدت میں مرگیا اور اگر عورت نے تکذیب کی اور شوہر اُسی مرض
میں وقت اقرار سے عدت میں مرگیا تو اقرار و وصیت صحیح نہیں اور اگر بعد عدت مرا یا اُس
مرض سے اچھا ہوگیا تھا اور عدت میں مرا تو عورت وارث نہ ہوگی اور اقرار و وصیت صحیح ہیں اور
اگر مرض میں عورت کے کہنے سے طلاق دی پھر اقرار یا وصیت کی جب بھی وہی حکم ہے کہ
دونوں میں جو کم ہے وہ پائیگی (در مختار رد المحتار) **مسئلہ** عورت نے مریض شوہر پر دعوٰی کیا
کہ اُس نے اسے طلاق بائن دی اور شوہر انکار کرتا ہے قاضی نے شوہر کو حلف دیا اُس نے
قسم کھالی پھر عورت نے بھی شوہر کے مرنے سے پہلے اُس کی تصدیق کی تو وارث ہوگی
اور مرنے کے بعد تصدیق کی تو نہیں جبکہ یہ دعوٰی ہو کہ صحت میں طلاق

بائن دی تھی (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** شوہر کے مرنے کے بعد عورت کہتی ہے کہ اُس نے مجھے مرض الموت میں بائن طلاق دی تھی اور میں عدت میں تھی کہ مر گیا لہٰذا مجھے میراث ملنی چاہیے اور ورثہ کہتے ہیں کہ صحت میں طلاق دی تھی لہٰذا نہ ملنی چاہیے تو ملنی چاہیے تو قول عورت کا معتبر ہے (عالمگیری) **مسئلہ** عورت کو مرض الموت میں تین طلاقیں دیں اور مر گیا عورت کہتی ہے میری عدت پوری نہیں ہوئی تو قسم کے ساتھ اُس کا قول معتبر ہے اگرچہ زمانہ دراز ہو گیا ہو اگر قسم کھالے گی وارث ہوگی قسم سے انکار کریگی تو نہیں اور اگر عورت نے ابھی کچھ نہیں کہا مگر اتنے زمانے کے بعد جس میں عدت پوری ہو سکتی ہے اُس نے دوسرے سے نکاح کیا اب کہتی ہے کہ عدت پوری نہیں ہوئی تو وارث نہ ہوگی اور وہ دوسرے ہی کی عورت ہے اور اگر ابھی نکاح نہیں کیا ہے مگر کہتی ہے میں آئسہ ہوں تین مہینے کی عدت پوری کی اور شوہر مر گیا اب دوسرے سے نکاح کیا اور عورت کے بچہ ہوا یا حیض آیا تو وارث ہوگی اور دوسرے سے جو نکاح کیا تھا یہ نکاح نہیں ہوا (عالمگیری) **مسئلہ** کسی نے کہا پچھلی عورت جس سے نکاح کروں تو اُسے طلاق ہے اور ایک سے نکاح کرنے کے بعد دوسری سے مرض میں نکاح کیا اور شوہر مر گیا تو اس عورت کو نکاح کرتے ہی طلاق ہوگئی اور وارث نہ ہوگی (درمختار)۔

رجعت کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا مطلقات رجعیہ کے شوہروں کو عدت میں واپس کر لینے کا حق ہے اگر اصلاح مقصود ہو اور فرماتا ہے وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ جب عورتوں کو طلاق دو اور ان کی عدت پوری ہونے کے قریب پہنچ جائے تو ان کو خوبی کے ساتھ روک سکتے ہو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے

اپنی زوجہ کو طلاق دی تھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب اسکی خبر پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ ان کو حکم کرو کہ رجعت کرئیں **مسئلہ** رجعت کے یہ معنی ہیں کہ جس عورت کو رجعی طلاق دی ہو عدت کے اندر اُسے اُسی پہلے نکاح پر باقی رکھنا **مسئلہ** رجعت اُسی عورت سے ہوسکتی ہے جس سے وطی کی ہو اگر خلوت صحیح ہوئی مگر جماع نہ ہوا تو نہیں ہوسکتی اگرچہ اُسے شہوت کے ساتھ چھوا یا شہوت کے ساتھ فرج داخل کی طرف نظر کی ہو (درمختار ردالمختار) **مسئلہ** شوہر دعویٰ کرتا کہ یہ عورت میری مدخولہ ہے تو اگر خلوت ہو چکی ہے رجعت کرسکتا ہے ورنہ نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** رجعت کو کسی شرط پر معلق کیا یا آئندہ زمانہ کی طرف مضاف کیا مثلاً اگر تو گھر میں گئی تو میرے نکاح میں واپس ہو جائیگی یا کل تو میرے نکاح میں واپس آجائیگی تو یہ رجعت نہ ہوئی اور اگر مذاق یا کھیل یا غلطی سے رجعت کے الفاظ کہے تو رجعت ہوگئی (جوہرہ) **مسئلہ** کسی اور نے رجعت کے الفاظ کہے اور شوہر نے جائز کردیا تو ہوگئی (ردالمختار) **مسئلہ** رجعت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کسی لفظ سے رجعت کرے اور رجعت پر دو عادل شخصوں کو گواہ کرے اور عورت کو بھی اس کی خبر کردے کہ عدت کے بعد کسی اور سے نکاح نہ کرلے اور اگر کرلیا تو تفریق کردی جائے اگرچہ دخول کرچکا ہو کہ یہ نکاح نہ ہوا اور اگر قول سے رجعت کی مگر گواہ نہ کئے یا گواہ بھی کئے مگر عورت کو خبر نہ کی تو مکروہ خلاف سنت ہے مگر رجعت ہو جائیگی اور اگر فعل سے رجعت کی مثلاً اُس سے وطی کی یا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا اُسکی شرمگاہ کی طرف نظر کی تو رجعت ہوگئی مگر مکروہ ہے اُسے چاہیئے کہ پھر گواہوں کے سامنے رجعت کے الفاظ کہے (جوہرہ) **مسئلہ** شوہر نے رجعت کرلی مگر عورت کو خبر نہ کی اُس نے عدت پوری کرکے کسی سے نکاح کرلیا اور رجعت ثابت ہوجائے تو تفریق کردی جائیگی اگرچہ دوسرا دخول بھی کرچکا ہو (درمختار) **مسئلہ** رجعت کے الفاظ یہ ہیں میں نے تجھ سے رجعت کی

یا اپنی زوجہ سے رجعت کی یا تجھ کو واپس لیا یا روک لیا یہ سب صریح الفاظ ہیں کہ ان میں بلانیت بھی رجعت ہو جائیگی یا کہا تو میرے نزدیک ویسی ہی ہے جیسی تھی یا تو میری عورت ہے تو اگر بہ نیت رجعت یہ الفاظ کہے ہوگئی ورنہ نہیں اور نکاح کے الفاظ سے بھی رجعت ہو جاتی ہے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** مطلقہ سے کہا تجھ سے ہزار روپے مہر پر میں نے رجعت کی اگر عورت نے قبول کی تو ہوگئی ورنہ نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** جس فعل سے حرمت مصاہرت ہوتی ہے اُس سے رجعت ہو جائیگی مثلاً وطی کرنا یا شہوت کے ساتھ مُنہ یا رخسار یا ٹھوڑی یا پیشانی یا سر کا بوسہ لینا یا بلا حائل بدن کو شہوت کے ساتھ چھُونا یا حائل ہو تو بدن کی گرمی محسوس ہو یا فرج داخل کی طرف شہوت کے ساتھ نظر کرنا اور اگر یہ افعال شہوت کے ساتھ نہ ہوں تو رجعت نہ ہوگی اور شہوت کے ساتھ بلا قصد رجعت ہوں جب بھی رجعت ہو جائے گی اور بغیر شہوت بوسہ لینا یا چھونا مکروہ ہے جبکہ رجعت کا ارادہ نہ ہو یونہیں اُسے برہنہ دیکھنا بھی مکروہ ہے (عالمگیری ردالمحتار) **مسئلہ** عورت نے مرد کا بوسہ لیا یا چھُوا خواہ مرد نے عورت کو اسکی قدرت دی تھی یا غفلت میں یا زبردستی عورت نے ایسا کیا یا مرد سو رہا تھا یا بوہرا یا مجنون ہے اور عورت نے ایسا کیا جب بھی رجعت ہوگئی جبکہ مرد تصدیق کرتا ہو کہ اُس وقت شہوت تھی اور اگر مرد شہوت ہونے یا نفس فعل ہی سے انکار کرتا ہو تو رجعت نہ ہوئی اور مرد مر گیا ہو تو اس کے ورثہ کی تصدیق یا انکار کا اعتبار ہے (درمختار) **مسئلہ** مجنون کی رجعت فعل سے ہوگی قول سے نہیں اور اگر مرد سو رہا تھا یا مجنون ہے اور عورت نے اپنی شرمگاہ میں اُس کا عضو داخل کر لیا تو رجعت ہوگئی (عالمگیری) **مسئلہ** عورت نے مرد سے کہا میں نے تجھ سے رجعت کر لی تو یہ رجعت نہ ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ** محض خلوت سے رجعت نہ ہوگی اگرچہ صحیح ہو اور پیچھے کے مقام میں وطی کرنے سے بھی رجعت ہو جائے گی اگرچہ یہ حرام اور سخت حرام ہے اور اس کی طرف بشہوت نظر کرنے سے نہ ہوگی (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** عدت میں اُس سے

نکاح کر لیا جب بھی رجعت ہو جائیگی (درمختار) **مسئلہ** رجعت میں عورت کی رضا کی ضرورت نہیں بلکہ اگر وہ انکار بھی کرے جب بھی ہو جائے گی بلکہ اگر شوہر نے طلاق دینے کے بعد کہہ دیا ہو کہ میں نے رجعت باطل کر دی یا مجھے رجعت کا اختیار نہیں جب بھی رجعت کر سکتا ہے (درمختار) **مسئلہ** عورت کا مہر مؤجل بطلاق تھا (یعنی طلاق ہونے کے بعد مہر کا مطالبہ کریگی) ایسی صورت میں اگر شوہر نے طلاق رجعی دی تو اب میعاد پوری ہو گئی عورت عدت کے اندر مہر کا مطالبہ کر سکتی ہے اور رجعت کر لینے سے مطالبہ ساقط نہ ہوگا (درمختار) **مسئلہ** زوج و زوجہ دونوں کہتے ہیں کہ عدت پوری ہو گئی مگر رجعت میں اختلاف ہے ایک کہتا ہے کہ رجعت ہوئی اور دوسرا منکر ہے تو زوجہ کا قول معتبر ہے اور قسم کھلانے کی حاجت نہیں اور عدت کے اندر یہ اختلاف ہوا تو زوج کا قول معتبر ہے اور اگر عدت کے بعد شوہر نے گواہوں سے ثابت کیا کہ میں نے عدت میں کہا تھا کہ میں نے اُسے واپس لیا یا کہا تھا کہ میں نے اس سے جماع کیا تو رجعت ہو گئی (ہدایہ بحر وغیرہما) **مسئلہ** عدت پوری ہونے کے بعد کہتا ہے کہ میں نے عدت میں رجعت کر لی ہے اور عورت تصدیق کرتی ہے تو رجعت ہو گئی اور تکذیب کرتی ہے تو نہیں (ہدایہ) **مسئلہ** زوج و زوجہ متفق ہیں کہ جمعہ کے دن رجعت ہوئی مگر عورت کہتی ہے میری عدت جمعرات کو پوری ہوئی تھی اور شوہر کہتا ہے ہفتہ کے دن تو قسم کے ساتھ شوہر کا قول معتبر ہے (عالمگیری) **مسئلہ** عورت سے عدت میں کہا میں نے تجھے واپس لیا اُس نے فوراً کہا میری عدت ختم ہو چکی اور طلاق کو اتنا زمانہ ہو چکا ہے کہ اتنے دنوں میں عدت پوری ہو سکتی ہے تو رجعت نہ ہوئی مگر عورت سے قسم لی جائے گی کہ اُس وقت عدت پوری تھی اگر قسم کھانے سے انکار کرے گی تو رجعت ہو جائے گی اور اگر طلاق کو اتنا زمانہ نہیں ہوا کہ عدت پوری ہو سکے تو رجعت ہو گئی البتہ اگر عورت کہتی ہے کہ میرے بچہ پیدا ہوا اور اسے ثابت

بھی کر دے تو مدت کا لحاظ نہ کیا جائیگا اور اگر جس وقت شوہر نے رجعت کے الفاظ کہے عورت چپ رہی پھر بعد میں کہا کہ میری عدت پوری ہو چکی تو رجعت ہو گئی (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ باندی کے شوہر نے عدت گزرنے کے بعد کہا میں نے عدت میں رجعت کر لی تھی مولیٰ اسکی تصدیق کرتا ہے اور باندی اس کی تکذیب اور شوہر کے پاس گواہ نہیں یا باندی کہتی ہے میری عدت گزر چکی تھی اور شوہر و مولیٰ دونوں انکار کرتے ہیں تو ان دونوں صورتوں میں باندی کا قول معتبر ہے اور اگر مولیٰ شوہر کی تکذیب کرتا ہے اور باندی کی تصدیق تو مولیٰ کا قول معتبر ہے اور اگر دونوں شوہر کی تصدیق کرتے ہیں تو کوئی اختلاف ہی نہیں اور دونوں تکذیب کرتے ہوں تو رجعت نہیں ہوئی (درمختار ردالمحتار) اور اگر مولیٰ کہتا ہے تو نے رجعت کی ہے اور شوہر منکر ہے تو مولیٰ کا قول معتبر نہیں (جوہرہ)

مسئلہ عورت نے پہلے یہ کہا کہ میری عدت پوری ہو چکی اب کہتی ہے کہ پوری نہیں ہوئی تو شوہر کو رجعت کا اختیار ہے (تنویر)

مسئلہ عورت عدت پوری ہونا بتائے تو مدت کا لحاظ ضروری ہے یعنی اتنا زمانہ گذر چکا ہو کہ عدت پوری ہو سکتی ہو یعنی اُس زمانہ میں تین حیض پورے ہو سکیں اور اگر وضع حمل سے عدت ہو تو اُس کے لئے کوئی مدت نہیں اگر کچّا بچّہ ہوا جس کے اعضا بن چکے ہوں جب بھی عدت پوری ہو جائے گی مگر اس میں عورت سے قسم لی جائے گی کہ اسکے اعضا بن چکے تھے اور اگر ولادت کا دعویٰ کرتی ہے تو گواہ ہونے چاہیئے (درمختار وغیرہ)

مسئلہ عورت سے کہا اگر میں تجھے چھوؤں تو تجھ کو طلاق ہے اور چھُوا تو طلاق ہو گئی پھر دوبارہ چھُوا تو رجعت ہو گئی جبکہ یہ شہوت کے ساتھ ہو (عالمگیری)

مسئلہ اپنی عورت سے کہا اگر میں تجھ سے رجعت کروں تو تجھ کو طلاق ہے تو مراد رجعت حقیقی ہے یعنی اگر اُسے طلاق دی پھر نکاح کیا تو طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر رجعت کی تو ہو جائیگی اور طلاق رجعی کی عدت میں اُس سے کہا کہ اگر میں رجعت کروں تو تجھ کو تین طلاقیں اور عدت پوری ہونے کے بعد اُس سے

نکاح کیا تو طلاق نہیں ہوگی اور بائن کی عدت میں کہا تو ہو جائیگی (عالمگیری) **مسئلہ** رجعت اُس وقت تک ہے کہ پچھلے حیض سے پاک نہ ہوئی ہو اُس کے بعد نہیں ہو سکتی یعنی اگر باندی ہے تو دوسرے حیض سے پاک ہونے تک اور آزاد عورت ہے تو تیسرے سے پاک ہونے تک رجعت ہے اب اگر پچھلا حیض پورے دس دن پر ختم ہوا ہے تو دس دن رات پورے ہوتے ہی رجعت کا بھی خاتمہ ہے اگرچہ غسل ابھی نہ کیا ہو اور دس دن رات سے کم میں پاک ہوئی تو جب تک نہا نہ لے یا نماز کا ایک وقت نہ گزر لے رجعت ختم نہیں ہوئی اور اگر گدھے کے جھوٹے پانی سے نہائی جب بھی رجعت نہیں کر سکتا مگر اُس غسل سے نماز نہیں پڑھ سکتی نہ ابھی دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے جب تک غیر مشکوک پانی سے نہا نہ لے یا نماز کا وقت گزر نہ لے اور اگر وقت اتنا باقی ہے کہ نہا کر تحریمہ باندھ لے تو اُس وقت کے ختم ہونے پر رجعت بھی ختم ہے اور اگر اتنا خفیف وقت باقی ہے کہ نہا نہیں سکتی یا نہا سکتی ہے مگر غسل اور کپڑا پہننے کے بعد اللہ اکبر کہنے کا بھی وقت نہ رہے گا تو اس وقت کا اعتبار نہیں بلکہ یا نہالے یا اس کے بعد دوسرا وقت گزر لے اور اگر ایسے وقت خون بند ہوا کہ وہ وقت نماز کا نہیں یعنی آفتاب نکلنے سے ڈھلنے تک تو اس کا بھی اعتبار نہیں بلکہ اس کے بعد کا وقت ختم ہو جائے یعنی ظہر کا اور اگر دس دن رات سے کم میں خون بند ہوا اور عورت نے غسل کر لیا پھر خون جاری ہو گیا اور دس دن سے متجاوز ہوا تو ابھی رجعت ختم نہ ہوئی تھی اور اگر عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا تھا تو نکاح صحیح نہ ہوا یونہیں اگر غسل یا نماز کا وقت گزرنے سے پہلے اس صورت میں نکاح دوسرے سے کر لیا جب بھی نکاح نہ ہوا (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** کسی عورت کو کبھی پانچ دن خون آتا ہے اور کبھی چھ دن اور اس بار استحاضہ ہو گیا یعنی دس دن سے زیادہ آیا تو رجعت کے حق میں پانچ دن کا اعتبار ہے کہ پانچ دن پورے ہونے پر رجعت نہ ہوگی اور دوسرے سے نکاح کرنا چاہتی ہے تو اس حیض کے چھ دن پورے ہونے پر کر سکتی ہے (عالمگیری) **مسئلہ**

عورت اگر کتابیہ ہے تو پچھلا حیض ختم ہوتے ہی رجعت ختم ہوگئی غسل و نماز کا وقت گزرنا شرط نہیں (عالمگیری) مجنونہ اور معتوہہ کا بھی یہی حکم ہے (درمختار) **مسئلہ** دس دن رات سے کم میں منقطع ہوا اور نہ نہائی نہ نماز کا وقت ختم ہوا بلکہ تیمم کر لیا تو رجعت منقطع نہ ہوئی ہاں اگر اس تیمم سے پوری نماز پڑھ لی تو اب رجعت نہیں ہو سکتی اگرچہ وہ نماز نفل ہو اور اگر ابھی نماز پوری نہیں ہوئی ہے بلکہ شروع کی ہے تو رجعت کر سکتا ہے اور اگر تیمم کر کے قرآن مجید پڑھا یا مصحف شریف چھوا یا مسجد میں گئی تو رجعت ختم نہ ہوئی (فتح وغیرہ) **مسئلہ** غسل کیا اور کوئی جگہ ایک عضو سے کم مثلاً بازو یا کلائی کا کچھ حصّہ یا دو ایک اُنگلی بھول گئی جہاں پانی پہنچنے نہ پہنچنے میں شک ہے تو رجعت ختم ہوگئی مگر دوسرے سے نکاح اُس وقت کر سکتی ہے کہ اس جگہ کو دھولے یا نماز کا وقت گزر جائے اور اگر یقین ہے کہ وہاں پانی نہیں پہنچا ہے یا قصداً اُس جگہ کو چھوڑ دیا تو رجعت ہو سکتی ہے اور اگر پورا عضو جیسے ہاتھ یا پاؤں بھولی تو رجعت ہو سکتی ہے کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا دونوں مل کر ایک عضو میں اور ہر ایک ایک عضو سے کم (درمختار، ردالمحتار وغیرہما) **مسئلہ** حاملہ کو طلاق دی اور اُس کی وطی سے منکر ہے اور رجعت کر لی پھر چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہوا مگر وقت نکاح سے چھ مہینے یا زیادہ میں ولادت ہوئی تو رجعت ہوگئی (شرح وقایہ)۔

مسئلہ نکاح کے چھ مہینے یا زیادہ کے بعد بچہ پیدا ہوا پھر اُسے طلاق دی اور وطی سے انکار کرتا ہے تو رجعت کر سکتا ہے کہ جب بچہ پیدا ہو چکا شرعاً وطی ثابت ہے اُس کا انکار بیکار ہے (درمختار) **مسئلہ** اگرچہ خلوت ہوگئی مگر وطی سے انکار کرتا ہے پھر طلاق دی تو رجعت نہیں کر سکتا اور اگر شوہر وطی کا اقرار کرتا ہے مگر عورت منکر ہے اور خلوت ہو چکی ہے تو رجعت کر سکتا ہے اور خلوت نہیں ہوئی تو نہیں (درمختار) **مسئلہ** عورت سے کہا اگر تو جنے تو تجھ کو طلاق ہے اُس کے بچہ پیدا ہوا طلاق ہوگئی پھر چھ مہینے یا زیادہ میں دوسرا بچہ پیدا ہوا تو رجعت ہوگئی اگرچہ دوسرا بچہ دو برس سے زیادہ میں پیدا

ہوا کہ اکثر مدت حمل دو برس ہے اور اس عورت میں عدت حیض سے ہے تو ہوسکتا ہے کہ زیادہ
دنوں کے بعد حیض آیا اور عدت ختم ہونے سے پیشتر شوہر نے وطی کی ہو ہاں اگر عورت عدت
گزرنے کا اقرار کرچکی ہو تو مجبوری ہے اور اگر دوسرا بچہ پہلے بچہ سے چھ مہینے سے کم میں پیدا
ہوا تو بچہ پیدا ہونے کے بعد رجعت نہیں (درمختار) **مسئلہ** طلاق رجعی کی عدت میں
عورت بناؤ سنگار کرے جبکہ شوہر موجود ہو اور عورت کو رجعت کی اُمید ہو اور اگر شوہر موجود نہ
ہو یا عورت کو معلوم ہو کہ رجعت نہ کریگا تو تزین نہ کرے اور طلاق بائن اور وفات کی عدت
میں زینت حرام ہے اور مطلقہ رجعیہ کو سفر میں نہ لے جائے بلکہ سفر سے کم مسافت تک بھی
نہ لے جائے جبتک رجعت پر گواہ نہ قائم کرے یہ اُس وقت ہے کہ شوہر نے صراحۃً رجعت کی
نفی کی ہو ورنہ سفر میں لیجانا ہی رجعت ہے (درمختار) **مسئلہ** شوہر کو چاہیئے کہ جس مکان میں
عورت ہے جب وہاں جائے تو اُسے خبر کردے یا کھنکار کر جائے یا اس طرح چلے کہ جوتے
کی آواز عورت سُنے یہ اُس عورت میں ہے کہ رجعت کا ارادہ نہ ہو یونہی جب رجعت کا
ارادہ نہ ہو تو خلوت بھی مکروہ ہے اور رجعت کا ارادہ ہے تو مکروہ نہیں اور رجعت کا ارادہ
ہو تو اس کی باری بھی ہے ورنہ نہیں (درمختار عالمگیری وغیرہما) **مسئلہ** عورت باندی تھی اُسے
طلاق دیدی اور حرہ سے نکاح کرلیا تو اُس سے رجعت کرسکتا ہے (عالمگیری) **مسئلہ**
جس عورت کو تین سے کم طلاق بائن دی ہے اُس سے عدت میں بھی نکاح کرسکتا ہے اور
بعد عدت کے بھی تین اور طلاقیں دی ہوں یا باندی کو دو تو بغیر حلالہ نکاح نہیں کرسکتا
اگرچہ دخول نہ کیا ہو البتہ اگر غیر مدخولہ ہو تو تین طلاق ایک لفظ سے ہوگی تین لفظ سے
ایک ہی ہوگی جیسا پہلے معلوم ہوچکا اور دوسرے سے عدت کے اندر مطلقاً نکاح نہیں
کرسکتی تین طلاقیں دی ہوں یا تین سے کم (عامۂ کتب) **مسئلہ** حلالہ کی صورت
یہ ہے کہ اگر عورت مدخولہ ہے تو طلاق کی عدت پوری ہونے کے بعد عورت
کسی اور سے نکاح صحیح کرے اور یہ شوہر ثانی اُس عورت سے وطی بھی کر

لیے اب اس شوہر ثانی کے طلاق یا موت کے بعد عدت پوری ہونے پر شوہر اوّل سے نکاح ہو سکتا ہے اور اگر عورت مدخولہ نہیں ہے تو پہلے شوہر کے طلاق دینے کے بعد فوراً دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے کہ اس کے لئے عدت نہیں (عامۂ کتب)

مسئلہ پہلے شوہر کے لئے حلال ہونے میں نکاح صحیح نافذ کی شرط ہے اگر نکاح فاسد ہوا یا موقوف اور وطی ہو گئی تو حلالہ نہ ہوا مثلاً کسی غلام نے بغیر اجازت مولیٰ اس سے نکاح کیا اور وطی بھی کرلی پھر مولیٰ نے جائز کیا تو اجازت مولیٰ کے بعد وطی کرکے چھوڑے گا تو پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے اور بلا وطی طلاق دی تو وہ پہلے کی وطی کافی نہیں یوہیں زنا یا وطی بالشبہہ سے بھی حلالہ نہ ہوگا یوہیں اگر وہ عورت کسی کی باندی تھی عدت پوری ہونے کے بعد مولیٰ نے اُس سے جماع کیا تو شوہر اوّل کے لئے اب بھی حلال نہ ہوئی اور اگر زوجہ باندی تھی اُسے دو طلاقیں دیں پھر اُس کے مالک سے خرید لی یا اور کسی طرح سے اُس کا مالک ہو گیا تو اس سے وطی نہیں کر سکتا جب تک دوسرے سے نکاح نہ ہولے اور وہ دوسرا وطی بھی نہ کرلے یوہیں اگر عورت معاذ اللہ مرتدہ ہو کر دار الحرب میں چلی گئی پھر وہاں سے جہاد میں پکڑ آئی اور شوہر اُس کا مالک ہو گیا تو اُس کے لئے حلال نہ ہوئی حلالہ میں جو وطی شرط ہے اس سے مراد وہ وطی ہے جس سے غسل فرض ہو جاتا ہے یعنی دخول حشفہ اور انزال شرط نہیں (درمختار عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ عورت حیض میں ہے یا احرام باندھے ہوئے ہے اس حالت میں شوہر ثانی نے وطی کی تو یہ وطی حلالہ کے لئے کافی ہے اگرچہ حیض کی حالت میں وطی کرنا بہت سخت حرام ہے (ردالمختار)

مسئلہ دوسرا نکاح مراہق سے ہوا (یعنی ایسے لڑکے سے جو نابالغ ہے مگر قریب بلوغ ہے اور اُس کی عمر والے جماع کرتے ہیں) اور اُس نے وطی کی اور بعد بلوغ طلاق دی تو وہ وطی کہ قبل بلوغ کی تھی حلالہ کے لئے کافی ہے مگر طلاق بعد بلوغ ہونی چاہیئے کہ نابالغ کی طلاق واقع

ہی نہ ہوگی مگر بہتر یہ ہے کہ بالغ کی وطی ہو کہ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انزال شرط ہے اور نابالغ میں انزال کہاں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** اگر مطلقہ چھوٹی لڑکی ہے کہ وطی کے قابل نہیں تو شوہر ثانی اُس سے وطی کر بھی لے جب بھی شوہر اوّل کے لئے حلال نہ ہوئی اور اگر نابالغہ ہے مگر اُس جیسی لڑکی سے وطی کی جاتی ہے یعنی وہ اس قابل ہے تو وطی کافی ہے (درمختار) **مسئلہ** اگر عورت کے آگے اور پیچھے کا مقام ایک ہوگیا ہے تو محض وطی کافی نہیں بلکہ شرط یہ ہے کہ حاملہ ہو جائے یونہیں اگر ایسے شخص سے نکاح ہوا جس کا عضو تناسل کٹ گیا ہے تو اس میں بھی حمل شرط ہے (عالمگیری) **مسئلہ** مجنون یا خصی سے نکاح ہوا اور وطی کی تو شوہر اوّل کے لئے حلال ہوگئی (درمختار) **مسئلہ** کتابیہ عورت مسلمان کے نکاح میں تھی اُسے طلاق دی اور اُس نے کسی کتابی سے نکاح کیا اور حلالہ کے تمام شرائط پائے گئے تو شوہر اوّل کے لئے حلال ہوگئی (عالمگیری) **مسئلہ** پہلے شوہر نے تین طلاقیں دیں عورت نے دوسرے سے نکاح کیا بغیر وطی اُس نے بھی تین طلاقیں دیدیں پھر عورت نے تیسرے سے نکاح کیا اس نے وطی کر کے طلاق دی تو پہلے اور دوسرے دونوں کے لئے حلال ہوگئی یعنی اب پہلے یا دوسرے جس سے چاہے نکاح کرسکتی ہے (عالمگیری) **مسئلہ** بہت زیادہ عمر والے سے نکاح کیا جو وطی پر قادر نہیں ہے اُس نے کسی ترکیب سے عضو تناسل داخل کر دیا تو یہ وطی حلالہ کے لئے کافی نہیں ہاں اگر آلہ میں کچھ انتشار پایا گیا اور دخول ہوگیا تو کافی ہے (فتح وغیرہ) **مسئلہ** عورت سو رہی تھی یا بیہوش تھی شوہر ثانی نے اس حالت میں اُس سے وطی کی تو یہ وطی حلالہ کے لئے کافی ہے (درمختار) **مسئلہ** عورت کو تین طلاقیں دی تھیں اب وہ آکر شوہر اوّل سے کہتی ہے کہ عدت پوری ہونے کے بعد میں نے نکاح کیا اور اُس نے جماع بھی کیا اور طلاق دیدی اور یہ عدت بھی پوری ہو چکی اور پہلے شوہر کو طلاق دئیے اتنا زمانہ گذر چکا ہے کہ یہ سب باتیں ہوسکتی ہیں تو اگر عورت کو

اپنے گمان میں سچی سمجھتا ہے تو اس سے نکاح کر سکتا ہے (ہدایہ) اور اگر عورت فقط اتنا ہی کہے کہ میں حلال ہوگئی تو اس سے نکاح حلال نہیں جب تک سب باتیں پوچھ نہ لے (عالمگیری) **مسئلہ** عورت کہتی ہے کہ شوہر ثانی سے جماع کیا ہے اور شوہر ثانی انکار کرتا ہے تو شوہر اوّل کو نکاح جائز ہے اور شوہر ثانی کہتا ہے کہ میں نے جماع کیا ہے اور عورت انکار کرتی ہے تو نکاح جائز نہیں اور اگر عورت اقرار کرتی ہے اور شوہر اوّل نے نکاح کے بعد کہا کہ شوہر ثانی نے جماع نہیں کیا ہے تو دونوں میں تفریق کر دی جائے اور اگر شوہر اوّل سے نکاح ہو جانے کے بعد عورت کہتی ہے میں نے دوسرے سے نکاح کیا ہی نہ تھا اور اگر شوہر کہتا ہے کہ تو نے دوسرے سے نکاح کیا اور اس نے وطی بھی کی تو عورت کی تصدیق نہ کی جائے اور اگر شوہر ثانی عورت سے کہتا ہے کہ میرا نکاح تجھ سے فاسد ہوا کہ میں نے تیری ماں سے جماع کیا ہے اگر عورت اس کے کہنے کو سچ سمجھتی ہے تو عورت شوہر اوّل کے لئے حلال نہ ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ** کسی عورت سے نکاح فاسد کر کے تین طلاقیں دیدیں تو حلالہ کی حاجت نہیں بغیر حلالہ اس سے نکاح کر سکتا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** بشرط التحلیل جس کے بارے میں حدیث میں لعنت آئی وہ یہ ہے کہ عقد نکاح یعنی ایجاب و قبول میں حلالہ کی شرط لگائی جائے اور یہ نکاح مکروہ تحریمی ہے زوج اول و ثانی اور عورت تینوں گنہگار ہونگے مگر عورت اس نکاح سے بھی بشرائط حلالہ شوہر اوّل کے لئے حلال ہو جائیگی اور شرط باطل ہے اور شوہر ثانی طلاق دینے پر مجبور نہیں اور اگر عقد میں شرط نہ ہو اگرچہ نیت میں ہو تو کراہت اصلا نہیں بلکہ اگر نیت خیر ہو تو مستحق اجر ہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** اگر نکاح اس نیت سے کیا جا رہا ہے کہ شوہر اوّل کیلئے حلال ہو جائے اور عورت یا شوہر اوّل کو یہ اندیشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ نکاح کر کے طلاق نہ دے تو دقت ہوگی تو اس کے لئے بہتر حیلہ یہ ہے کہ اس سے یہ کہلوالیں کہ اگر میں اس عورت سے نکاح کر کے جماع کروں یا نکاح کر کے ایک رات سے

زیادہ رکھوں تو اس پر بائن طلاق ہے اب عورت سے نکاح کرے تو جب بھی بات گزرنے پر طلاق پڑجائے گی یا یوں کرے کہ عورت یا اُس کا وکیل یہ کہے کہ میں نے یا میری موکلہ نے اپنے نفس کو تیرے نکاح میں دیا اس شرط پر کہ مجھے یا اُسے اپنے نفس کا اختیار ہے کہ جب چاہے اپنے کو طلاق دے لے وہ کہے میں نے قبول کیا اب عورت کو طلاق دینے کا خود اختیار ہے اور اگر پہلے زوج کی جانب سے الفاظ کہے گئے کہ میں نے اُس عورت سے نکاح کیا اس شرط پر کہ اُسے اُس کے نفس کا اختیار ہے تو یہ شرط لغو ہے عورت کو اختیار نہ ہوگا (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** دوسرے سے عورت نے نکاح کیا اور اُس نے دخول بھی کیا پھر اس کے مرنے یا طلاق دینے کے بعد شوہر اوّل سے اس کا نکاح ہوا تو اب شوہر اوّل تین طلاقوں کا مالک ہوگیا پہلے جو کچھ طلاق دے چکا تھا اُس کا اعتبار اب نہ ہوگا اور اگر شوہر ثانی نے دخول نہ کیا ہو اور شوہر اوّل نے تین طلاقیں دی تھیں جب تو ظاہر ہے کہ حلالہ ہوا ہی نہیں پہلے شوہر سے نکاح ہی نہیں ہوسکتا اور تین سے کم دی تھیں تو جو رہ گئی ہے اُسی کا مالک ہے تین کا مالک نہیں اور زوجہ لونڈی ہو تو اسکی دو طلاقیں حرہ کی تین کی جگہ ہیں (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** عورت کے پاس دو شخصوں نے گواہی دی کہ اس کے شوہر نے اُسے تین طلاقیں دیدیں اور شوہر غائب ہے تو عورت بعد عدت دوسرے سے نکاح کرسکتی ہے بلکہ اگر ایک شخص ثقہ نے طلاق کی خبر دی ہے جب بھی عورت نکاح کرسکتی ہے۔ بلکہ اگر شوہر کا خط آیا جس میں اسے طلاق لکھی ہے اور عورت کا غالب گمان ہے کہ خط اُسی کا ہے تو نکاح کرنے کی عورت کیلئے گنجائش ہے اور اگر شوہر موجود ہے اور دونوں میاں بی بی کی طرح رہتے ہیں تو اب نکاح نہیں کرسکتی (عالمگیری ردالمحتار) **مسئلہ** شوہر نے عورت کو تین طلاقیں دیدیں یا بائن طلاق دی مگر اب انکار کرتا ہے اور عورت کے پاس گواہ نہیں تو جس طرح ممکن ہو عورت اُس سے پیچھا چھڑائے مہر معاف کرکے یا اپنا مال دیکر اُس سے علیحدہ ہوجائے غرض جس طرح بھی ممکن ہو اس سے کنارہ کشی کرے اور کسی طرح وہ نہ چھوڑے

تو عورت مجبور ہے مگر ہر وقت اسی فکر میں رہے کہ جس طرح ممکن ہو رہائی حاصل کرے اور پوری کوشش اس کی کرے کہ صحبت نہ کرنے پائے یہ حکم نہیں کہ خودکشی کرلے عورت جب ان باتوں پر عمل کریگی تو معذور ہے اور شوہر بہرحال گنہگار ہے (درمختار مع زیادۃ) **مسئلہ** عورت کو اب تین طلاقیں دیں اور کہتا یہ ہے کہ اس سے پیشتر ایک طلاق دے چکا تھا اور عدت بھی ہوچکی تھی یعنی اُس کا مقصد یہ ہے کہ چونکہ عدت گزرنے پر عورت اجنبیہ ہوگئی لہٰذا یہ طلاقیں واقع نہ ہوئیں اور عورت بھی تصدیق کرتی ہے تو کسی کی تصدیق نہ کی جائے دونوں جھوٹے ہیں کہ ایسا تھا تو میاں بی بی کی طرح رہتے کیونکر تھے ہاں اگر لوگوں کو اُس کا طلاق دینا اور عدت گزر جانا معلوم ہو تو اور بات ہے (درمختار) **مسئلہ** شوہر تین طلاقیں دے کر انکاری ہوگیا عورت نے گواہ پیش کئے اور تین طلاق کا حکم دیا گیا اب کہتا ہے کہ پہلے ایک طلاق دے چکا تھا اور عدت گزر چکی تھی اور گواہ بھی پیش کرتا ہے تو گواہ بھی مقبول نہیں (ردالمختار) **مسئلہ** غیر مدخولہ کو دو طلاقیں دیں اور کہتا ہے کہ ایک پہلے دے چکا ہے تو تین قرار پائیں گی (درمختار) **مسئلہ** تین طلاقیں کسی شرط پر معلق تھیں اور وہ شرط پائی گئی لہٰذا تین طلاقیں پڑ گئیں عورت ڈرتی ہے کہ اگر اس سے کہے گی تو وہ سرے سے تعلیق ہی سے انکار کرجائے گا تو عورت کو چاہیئے خفیہ حلالہ کرائے اور عدت پوری ہونے کے بعد شوہر سے تجدید نکاح کی درخواست کرے (عالمگیری)۔

ایلا کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ج فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس جانے کی قسم کھالیتے ہیں اُن کے لئے چار مہینے کی مدت

ہے اگر اس مدت میں واپس ہو گئے (قسم توڑ دی) تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اگر طلاق
کا پکا ارادہ کر لیا (رجوع نہ کی) تو اللہ سننے والا جاننے والا ہے (طلاق ہو جائیگی) **مسئلہ**
ایلا کے معنی یہ ہیں کہ شوہر نے یہ قسم کھائی کہ عورت سے قربت نہ کریگا یا چار مہینے قربت
نہ کریگا عورت باندی ہے تو اس کے ایلا کی مدت دو ماہ ہے **مسئلہ** قسم کی دو
صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ یا اُس کے اُن صفات کی قسم کھائی جن کی قسم کھائی
جاتی ہے مثلاً اُس کی عظمت و جلال کی قسم۔ اُس کی کبریائی کی قسم۔ قرآن کی قسم۔
کلام اللہ کی قسم دوسری تعلیق مثلاً یہ کہ اگر اس سے وطی کروں تو میرا غلام آزاد ہے یا میری
عورت کو طلاق ہے یا مجھ پر اتنے دنوں کا روزہ ہے یا حج ہے (عامہ کتب) **مسئلہ** ایلاء دو قسم ہے
ایک موقت یعنی چار مہینے کا دوسرا مؤبد یعنی چار مہینے کی قید اُس میں نہ ہو بہرحال اگر عورت سے
چار ماہ کے اندر جماع کیا تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ مجنون ہو اور کفارہ لازم جبکہ اللہ تعالیٰ یا اُس
کے ان صفات کی قسم کھائی ہو اور جماع سے پہلے کفارہ دے چکا ہے تو اس کا اعتبار نہیں
بلکہ پھر کفارہ دے اور اگر تعلیق تھی تو جس بات پر تھی وہ ہو جائیگی مثلاً یہ کہا کہ اگر اس سے
صحبت کروں تو غلام آزاد ہے اور چار مہینے کے اندر جماع کیا تو غلام آزاد ہو گیا اور قربت
نہ کی یہاں تک کہ چار مہینے گزر گئے تو طلاق ہو گئی پھر اگر ایلائے موقت تھا یعنی چار ماہ کا
تو یمین ساقط ہو گئی یعنی اگر اُس عورت سے پھر نکاح کیا تو اب اُس کا کچھ اثر نہیں اور
اگر مؤبد تھا یعنی ہمیشہ کی اُس میں قید تھی مثلاً خدا کی قسم تجھ سے کبھی قربت نہ کرونگا یا
اُس میں کچھ قید نہ تھی مثلاً خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا تو ان صورتوں میں ایک
بائن طلاق پڑ گئی پھر بھی بدستور باقی ہے یعنی اگر اُس عورت سے پھر نکاح کیا تو پھر ایلا
بدستور آگیا اگر وقت نکاح سے چار ماہ کے اندر جماع کر لیا تو قسم کا کفارہ دے اور تعلیق تھی
تو جزا واقع ہو جائیگی اور اگر چار مہینے گزر گئے اور قربت نہ کی تو ایک طلاق بائن واقع ہو گئی
مگر یمین بدستور باقی ہے سہ بارہ نکاح کیا تو پھر ایلا آگیا اب بھی نکاح نہ کرے تو چار ماہ

گزرنے پر تیسری طلاق پڑ جائے گی اور اب بے حلالہ نکاح نہیں کر سکتا اگر حلالہ کے بعد پھر نکاح کیا تو اب ایلا نہیں یعنی چار مہینے بغیر قربت گزرنے پر طلاق نہ ہوگی مگر قسم باقی ہے اگر جماع کرے گا کفارہ واجب ہوگا اور اگر پہلی یا دوسری طلاق کے بعد عورت نے کسی اور سے نکاح کیا تو مستقل طور پر اب سے تین طلاق کا مالک ہوگا مگر ایلا رہے گا یعنی قربت نہ کرنے پر طلاق ہو جائیگی پھر نکاح کیا پھر وہی حکم ہے پھر ایک یا دو طلاق کے بعد کسی سے نکاح کیا پھر اس سے نکاح کیا پھر وہی حکم ہے یعنی جب تک تین طلاق کے بعد دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے ایلا بدستور باقی رہے گا (عالمگیری) **مسئلہ** ذمی نے ذات و صفات کی قسم کے ساتھ ایلا کیا یا طلاق و عتاق پر تعلیق کی تو ایلا ہے اور حج و روزہ و دیگر عبادات پر تعلیق کی تو ایلا نہ ہوا اور جہاں ایلا صحیح ہے وہاں مسلمان کے حکم میں ہے مگر صحبت کرنے پر کفارہ واجب نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** یوں ایلا کیا کہ اگر میں قربت کروں تو میرا فلاں غلام آزاد ہے اس کے بعد غلام مر گیا تو ایلا ساقط ہو گیا یوہیں اگر اس غلام کو بیچ ڈالا جب بھی ساقط ہے مگر وہ غلام اگر قربت سے پہلے پھر اسکی ملک میں آگیا تو ایلا کا حکم لوٹ آئیگا (ردالمحتار) **مسئلہ** ایلا صرف منکوحہ سے ہوتا ہے یا مطلقہ رجعی سے کہ وہ بھی منکوحہ ہی کے حکم میں ہے اجنبیہ سے اور جسے بائن طلاق دی ہے اس سے ابتداءً نہیں ہو سکتا ہے یوہیں اپنی لونڈی سے بھی نہیں ہو سکتا ہاں دوسرے کی کنیز اس کے نکاح میں ہے تو ایلا کر سکتا ہے۔ یوہیں اجنبیہ کا ایلا اگر نکاح پر معلق کیا تو ہو جائیگا مثلاً اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کرونگا (ردالمحتار) **مسئلہ** ایلا کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ شوہر اہل طلاق ہو یعنی وہ طلاق دے سکتا ہو لہٰذا مجنون و نابالغ کا ایلا صحیح نہیں کہ یہ اہل طلاق نہیں (درمختار) **مسئلہ** غلام نے اگر قسم کے ساتھ ایلا کیا مثلاً خدا کی قسم میں تجھ سے قربت نہ کروں گا یا ایسی چیز پر معلق کیا جسے مال سے تعلق نہیں مثلاً اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر اتنے دنوں کا روزہ ہے یا حج یا عمرہ ہے یا میری عورت کو طلاق ہے تو ایلا صحیح ہے اور اگر

مال سے تعلق ہے تو صحیح نہیں مثلاً مجھ پر ایک غلام آزاد کرنا یا اتنا صدقہ دینا لازم ہے تو ایلا نہ ہوا کہ وہ مال کا مالک ہی نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** یہ بھی شرط ہے کہ چار مہینے سے کم کی مدت نہ ہو اور زوجہ کنیز ہے تو دو ماہ سے کم کی نہ ہو اور زیادہ کی کوئی حد نہیں اور زوجہ کنیز تھی اس کے شوہر سے ایلا کیا تھا اور مدت پوری نہ ہوئی تھی کہ آزاد ہو گئی تو اب اُسکی مدت آزاد عورتوں کی ہے اور یہ بھی شرط ہے کہ جگہ معین نہ کرے اگر جگہ معین کی مثلاً واللہ فلاں جگہ تجھ سے قربت نہ کروں گا تو ایلا نہیں اور یہ بھی شرط ہے کہ زوجہ کے ساتھ کسی باندی یا اجنبیہ کو نہ ملائے مثلاً تجھ سے اور فلاں عورت سے قربت نہ کروں گا اور یہ کہ بعض مدت کا استثنا نہ ہو مثلاً چار مہینے تجھ سے قربت نہ کرونگا مگر ایک دن۔ اور یہ کہ قربت کے ساتھ کسی اور چیز کو نہ ملائے مثلاً اگر میں تجھ سے قربت کروں یا تجھے اپنے بچھونے پر بلاؤں تو تجھ کو طلاق ہے تو یہ ایلا نہیں (خانیہ درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** اسکے الفاظ بعض صریح ہیں بعض کنایہ صریح وہ الفاظ ہیں جن سے ذہن معنی جماع کیطرف سبقت کرتا ہو اس معنی میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہو اس میں نیت درکار نہیں بغیر نیت بھی ایلا ہے اور اگر صریح لفظ میں یہ کہے کہ میں نے جماع کا ارادہ نہ کیا تھا تو قضاءً اُس کا قول معتبر نہیں دیانۃً معتبر ہے کنایہ وہ جس سے معنی جماع متبادر نہ ہوں دوسرے معنی کا بھی احتمال ہو اس میں بغیر نیت ایلا نہیں اور دوسرے معنی مراد ہونا بتاتا ہے تو قضاءً بھی اُس کا قول مان لیا جائیگا (ردالمحتار) **مسئلہ** صریح کے بعض الفاظ یہ ہیں واللہ میں تجھ سے جماع نہ کروں گا قربت نہ کرونگا صحبت نہ کروں گا وطی نہ کروں گا اور اردو میں بعض اور الفاظ بھی ہیں جو خاص جماع ہی کے لئے بولے جاتے ہیں ان کے ذکر کی حاجت نہیں ہر شخص اردو دان جانتا ہے کہ علامہ شامی نے اس لفظ کو کہ میں تیرے ساتھ نہ سوؤں گا صریح کہا ہے اور اصل یہ ہے کہ مدار عرف پر ہے عرفاً جس لفظ سے معنی جماع متبادر ہوں صریح ہے اگرچہ یہ معنی مجازی ہوں۔ کنایہ کے بعض الفاظ یہ ہیں تیرے بچھونے کے قریب نہ جاؤں گا تیرے ساتھ نہ لیٹوں گا تیرے بدن سے میرا بدن

نہ ملیگا تیرے پاس نہ رہونگا وغیرہا **مسئلہ** ایسی بات کی قسم کھائی کہ بغیر جماع کئے قسم ٹوٹ جائے تو ایلا نہیں مثلاً اگر میں تجھ کو چھوؤں تو ایسا ہے کہ محض بدن پر ہاتھ رکھنے ہی سے قسم ٹوٹ جائیگی (عالمگیری) **مسئلہ** اگر کہا میں نے تجھ سے ایلا کیا ہے اب کہتا ہے کہ میں نے ایک جھوٹی خبر دی تھی تو قضاءً ایلا ہے اور دیانۃً اُس کا قول مان لیا جائیگا اور اگر یہ کہے کہ اس لفظ سے ایلا کرنا مقصود تھا تو قضاءً و دیانۃً ہر طرح ایلا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** یہ کہا کہ واللہ تجھ سے قربت نہ کرونگا جب تک تو یہ کام نہ کرلے اور وہ کام چار مہینے کے اندر کرسکتی ہے تو ایلا نہ ہوا اگرچہ چار مہینے سے زیادہ میں کرے (ردالمحتار) **مسئلہ** ایلا اگر تعلیق سے ہو تو ضرور ہے کہ جماع پر کسی ایسے فعل کو معلق کرے جسمیں مشقت ہو لہٰذا اگر یہ کہا کہ اگر میں قربت کروں تو مجھ پر دو رکعت نفل ہے تو ایلا نہ ہوا اور اگر کہا کہ مجھ پر سو رکعتیں نفل کی ہیں تو ایلا ہو گیا اور اگر وہ چیز ایسی ہے جسکی منت نہیں جب بھی ایلا نہ ہوا مثلاً تلاوت قرآن نماز جنازہ تکفین میت۔ سجدۂ تلاوت بیت المقدس (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر فلاں مہینے کا روزہ ہے اگر وہ مہینہ چار مہینے پورے ہونے سے پہلے پورا ہو جائے تو ایلا نہیں ورنہ ہے (عالمگیری) **مسئلہ** اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر ایک مسکین کا کھانا ہے یا ایک دن کا روزہ تو ایلا ہو گیا یا کہا خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کرونگا جب تک اپنے غلام کو آزاد نہ کروں یا اپنی فلاں عورت کو طلاق نہ دوں یا ایک مہینے کا روزہ نہ رکھ لوں تو ان سب صورتوں میں ایلا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** تو مجھ پر ویسی ہے جیسے فلاں کی عورت اور اُس نے ایلا کیا ہے اور اُس نے ایلا کی نیت کی تو ایلا ہے ورنہ نہیں یہ کہا کہ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو تُو مجھ پر حرام ہے اور نیت ایلا کی ہے تو ہو گیا (عالمگیری) **مسئلہ** ایک عورت سے ایلا کیا پھر دوسری سے کہا تجھے میں نے اُس کے ساتھ شریک کر دیا دوسری سے ایلا نہ ہوا (عالمگیری) **مسئلہ** دو عورتوں سے کہا واللہ میں تم دونوں سے قربت نہ کرونگا تو دونوں سے ایلا ہو گیا اب اگر چار مہینے گذر گئے اور دونوں سے قربت

نہ کی تو دونوں بائن ہوگئیں اور اگر ایک سے چار مہینے کے اندر جماع کر لیا تو اُس کا ایلا باطل ہوگیا اور دوسری کا باقی ہے مگر کفارہ واجب نہیں اور اگر مدت کے اندر ایک مرگئی تو دونوں کا ایلا باطل ہے اور کفارہ نہیں اور اگر ایک کو طلاق دی تو ایلا باطل نہیں اور اگر مدت میں دونوں سے جماع کیا تو دونوں کا ایلا باطل ہوگیا اور ایک کفارہ واجب ہے (عالمگیری) **مسئلہ** اپنی چار عورتوں سے کہا خدا کی قسم میں تم سے قربت نہ کرونگا مگر فلانی یا فلانی سے تو ان دونوں سے ایلا نہ ہوا (عالمگیری) **مسئلہ** اپنی دو عورتوں کو مخاطب کرکے کہا خدا کی قسم تم میں سے ایک سے قربت نہ کروں گا تو ایک سے ایلا ہوا پھر اگر ایک سے وطی کر لی ایلا باطل ہوگیا اور کفّارہ واجب ہے اور اگر ایک مرگئی یا مرتدہ ہوگئی یا اُس کو تین طلاقیں دیدیں تو دوسری ایلا کیلئے معین ہے اور اگر کسی سے وطی نہ کی یہاں تک کہ مدت گزر گئی تو ایک کو طلاق بائن پڑگئی اُسے اختیار ہے جسے چاہے اس کیلئے معیّن کرے اور اگر چار مہینے کے اندر ایک کو معین کرنا چاہتا ہے تو اس کا اُسے اختیار نہیں اگر معین بھی کر دے جب بھی معین نہ ہوئی مدت کے بعد معین کرنے کا اُسے اختیار ہے اگر ایک سے بھی جماع نہ کیا اور چار مہینے اور گزر گئے تو دونوں بائن ہوگئیں اس کے بعد اگر پھر دونوں سے نکاح کیا ایک ساتھ یا آگے پیچھے تو پھر ایک سے ایلا ہے مگر غیر معین اور دونوں مدتیں گزرنے پر دونوں بائن ہوجائیں گی (عالمگیری) **مسئلہ** اور اگر کہا دونوں میں کسی سے قربت نہ کرونگا تو دونوں سے ایلا ہے چار مہینے گزر گئے اور کسی سے قربت نہ کی تو دونوں کو طلاق بائن ہوگئی اور ایک سے وطی کر لی تو ایلا باطل ہے اور کفارہ واجب (عالمگیری) **مسئلہ** اپنی عورت اور باندی سے کہا تم میں ایک سے قربت نہ کرونگا تو ایلا نہیں ہاں اگر عورت مراد ہے تو ہے اور ان میں ایک سے وطی کی تو قسم ٹوٹ گئی اور کفارہ دے پھر اگر لونڈی کو آزاد کرکے اس سے نکاح کیا جب بھی ایلا نہیں اور اگر دو زوجہ ہوں ایک آزاد دوسری باندی اور کہا تم دونوں سے قربت نہ کروں گا تو دونوں سے ایلا ہے دو مہینے گذر گئے اور کسی سے قربت نہ کی تو

باندی کو بائن طلاق ہو گئی۔ اس کے بعد دو مہینے اور گزرے تو حرہ بھی بائن (عالمگیری) **مسئلہ**
اپنی دو عورتوں سے کہا کہ اگر تم میں ایک سے قربت کروں تو دوسری کو طلاق ہے اور چار مہینے
گزر گئے مگر کسی سے وطی نہ کی تو ایک بائن ہو گئی اور شوہر کو اختیار ہے جسکو چاہے طلاق
کیلئے معین کرے اور اب دوسری سے ایلا ہے اگر پھر چار مہینے گزر گئے اور ہنوز پہلی عدت
میں ہے تو دوسری بھی بائن ہو گئی ورنہ نہیں اور اگر معین نہ کیا یہاں تک کہ اور چار مہینے گزر
گئے تو دونوں بائن ہو گئیں (عالمگیری) **مسئلہ** جس عورت کو طلاق بائن دی ہے اُس سے
ایلا نہیں ہو سکتا اور رجعی دی ہے تو عدت میں ہو سکتا ہے مگر وقت ایلا سے چار مہینے پورے
نہ ہوئے تھے کہ عدت ختم ہو گئی تو ایلا ساقط ہو گیا۔ **مسئلہ** ایلا کرنے کے بعد طلاق بائن دی
تو طلاق ہو گئی اور وقت ایلا سے چار مہینے گزرے اور ہنوز طلاق کی عدت پوری نہ ہوئی
تو دوسری طلاق پھر پڑی اور عدت پوری ہونے پر ایلا کی مدت پوری ہوئی تو اب ایلا کی
وجہ سے طلاق نہ پڑے گی اور اگر ایلا کے بعد طلاق دی اور عدت کے اندر اُس سے پھر نکاح
کر لیا تو ایلا بدستور باقی ہے یعنی وقت ایلا سے چار مہینے گزرنے پر طلاق واقع ہو جائیگی
اور عدت پوری ہونے کے بعد نکاح کیا جب بھی ایلا ہے مگر وقت نکاح ثانی سے چار
ماہ گزرنے پر طلاق ہو گی (خانیہ) **مسئلہ** یہ کہا کہ خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا دو
مہینے اور دو مہینے تو ایلا ہو گیا اور اگر یہ کہا کہ واللہ دو مہینے تجھ سے قربت نہ کروں گا پھر
ایک دن بعد بلکہ تھوڑی دیر بعد کہا واللہ ان دو مہینوں کے بعد دو مہینے قربت نہ کروں
گا تو ایلا نہ ہوا مگر اس مدت میں جماع کریگا تو قسم کا کفارہ لازم ہے اگر کہا قسم خدا کی تجھ سے
چار مہینے قربت نہ کرونگا مگر ایک دن پھر فوراً کہا واللہ اُس دن بھی قربت نہ کرونگا تو ایلا ہو گیا
(درمختار) **مسئلہ** اپنی عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے قبل اس کے کہ تجھ سے قربت کروں تو
ایلا ہو گیا اگر قربت کی تو فوراً طلاق ہو گئی اور چار مہینے تک نہ کی تو ایلا کی وجہ سے بائن ہو گئی
(عالمگیری) **مسئلہ** یہ کہا کہ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر اپنے لڑکے کو قربانی کر دینا ہے

تو ایلا ہوگیا (عالمگیری) **مسئلہ** یہ کہا کہ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو میرا یہ غلام آزاد ہے چار مہینے گزر گئے اب عورت نے قاضی کے یہاں دعویٰ کیا قاضی نے تفریق کردی پھر اُس غلام نے دعویٰ کیا کہ میں غلام نہیں بلکہ اصلی آزاد ہوں اور گواہ بھی پیش کر دیئے قاضی فیصلہ کریگا کہ وہ آزاد ہے اور ایلا باطل ہو جائیگا اور عورت واپس ملے گی کہ ایلا تھا ہی نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** اپنی عورت سے کہا خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں ایک دن بعد پھر یہی کہا ایک دن اور گزرا پھر یہی کہا تو یہ تین ایلا ہوئے اور تین قسمیں چار مہینے گزرنے پر ایک بائن طلاق پڑی پھر ایک دن اور گزرا ایک اور پڑی تیسرے دن پھر ایک اور پڑی اب بغیر حلالہ اس کے نکاح میں نہیں آسکتی حلالہ کے بعد اگر نکاح اور قربت کی تو تین کفارے ادا کرے اور اگر ایک ہی مجلس میں یہ لفظ تین بار کہے اور نیت تاکید ہے تو ایک ہی قسم اور اگر کچھ نیت نہ ہو یا بار بار قسم کھانا تشدد کی نیت سے ہو تو ایلا ایک ہے مگر قسم تین لہٰذا اگر قربت کریگا تو تین کفارے دے اور قربت نہ کرے تو مدت گزرنے پر ایک طلاق واقع ہوگی (درمختار) **مسئلہ** خدا کی قسم میں تجھ سے ایک سال تک قربت نہ کرونگا مگر ایک دن یا ایک گھنٹہ تو فی الحال ایلا نہیں مگر جبکہ سال میں کسی دن جماع کرلیا اور ابھی سال پورا ہونے میں چار ماہ یا زیادہ باقی ہیں تو اب ایلا ہوگیا اور اگر جماع کرنے کے بعد سال میں چار مہینے سے کم باقی ہے یا اُس سال قربت ہی نہ کی تو اب بھی ایلا نہ ہوا اور اگر صورت مذکورہ میں ایک دن کی جگہ ایک بار کہا جب بھی یہی حکم ہے فرق صرف اتنا ہے کہ اگر ایک دن کہا ہے تو جس دن جماع کیا ہے اُسی دن آفتاب ڈوبنے کے بعد اگر چار مہینے باقی ہیں تو ایلا ہے ورنہ نہیں اگرچہ وقت جماع سے چار مہینے ہوں اور اگر ایک بار کا لفظ کہا ہے تو جماع سے فارغ ہونے سے چار ماہ باقی ہیں تو ایلا ہوگیا اور اگر یوں کہا کہ میں ایک سال تک جماع نہ کروں گا مگر جس دن جماع کروں تو ایلا کسی طرح نہ ہوا اور اگر یہ کہا کہ تجھ سے قربت نہ کرونگا مگر ایک دن یعنی سال کا لفظ نہ کہا تو جب بھی جماع کرے گا اُس وقت سے ایلا ہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**

عورت دوسرے شہر یا دوسرے گاؤں میں ہے شوہر نے قسم کھائی کہ میں وہاں نہ جاؤں گا تو ایلا نہ ہوا اگرچہ وہاں تک چار مہینے یا زیادہ کی راہ ہو (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** جماع کرنے کو کسی ایسی چیز پر موقوف کیا جس کی نسبت یہ اُمید نہیں کہ چار مہینے کے اندر ہو جائے تو ایلا ہو گیا مثلاً رجب کے مہینے میں کہے والدین تجھ سے قربت نہ کرونگا جب تک محرم کا روزہ نہ رکھ لوں یا میں تجھ سے جماع نہ کروں گا مگر فلاں جگہ اور وہاں تک چار مہینے سے کم میں نہیں پہنچ سکتا یا جب تک بچہ کے دودھ چھڑانے کا وقت نہ آئے اور ابھی دو برس پورے ہونے میں چار ماہ یا زیادہ باقی ہے تو ان سب صورتوں میں ایلاء ہے یونہیں اگر وہ کام مدت کے اندر تو ہو سکتا ہے مگر یوں کہ نکاح نہ رہے گا جب بھی ایلاء ہے مثلاً قربت نہ کرونگا یہانتک کہ تو مرجائے یا میں مرجاؤں یا تو قتل کی جائے یا میں مار ڈالا جاؤں یا تو مجھے مار ڈالے یا میں تجھے مار ڈالوں یا میں تجھے تین طلاقیں دیدوں (جوہرہ وغیرہا) **مسئلہ** یہ کہا کہ تجھ سے قیامت تک قربت نہ کرونگا یہاں تک کہ آفتاب مغرب سے طلوع کرے یا دجال لعین کا خروج ہو یا دابۃ الارض ظاہر ہو یا اونٹ سوئی کے ناکے میں چلا جائے یہ سب ایلائے مؤبد ہے (جوہرہ نیرہ) **مسئلہ** عورت نابالغہ ہے اُس سے قسم کھا کر کہا کہ تجھ سے قربت نہ کروں گا جب تک تجھے حیض نہ آجائے اگر معلوم ہے کہ چار مہینے تک نہ آئیگا تو ایلاء ہے یونہیں اگر عورت آئسہ ہے اُس سے کہا جب بھی ایلاء ہے (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھا کر کہا تجھ سے قربت نہ کرونگا جبتک تو میری عورت ہے پھر اسے بائن طلاق دے کر نکاح کیا تو ایلا نہیں اور اب قربت کرے گا تو کفارہ بھی نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** قربت کرنا ایسی چیز پر معلق کیا جو کر نہیں سکتا مثلاً یہ کہا جبتک آسمان کو نہ چھولوں تو ایلا ہو گیا اگر کہا جماع نہ کرونگا جب تک یہ نہر جاری ہے اور وہ نہر بارہوں مہینے جاری رہتی ہے تو ایلاء ہے (عالمگیری) **مسئلہ** صحت کی حالت میں ایلا کیا تھا اور مدت کے اندر وطی کی مگر اس وقت مجنون ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور ایلا ساقط (فتح) **مسئلہ** ایلا کیا اور مدت کے اندر قسم توڑنا چاہتا ہے مگر وطی کرنے سے عاجز ہے کہ وہ خود بیمار ہے یا عورت

بیمار ہے یا عورت صغیر سن ہے یا عورت کا مقام بند ہے کہ وطی ہو نہیں سکتی یا یہی نامرد ہے یا اس کا عضو کاٹ ڈالا گیا ہے یا عورت اتنے فاصلہ پر ہے کہ چار مہینے میں وہاں نہیں پہنچ سکتا یا خود قید ہے اور قید خانہ میں وطی نہیں کرسکتا اور قید بھی ظلماً ہو یا عورت جماع نہیں کرنے دیتی یا کہیں ایسی جگہ ہے کہ اس کو اس کا پتہ نہیں تو ایسی صورتوں میں زبان سے رجوع کے الفاظ کہہ لے مثلاً کہے میں نے تجھے رجوع کرلیا یا ایلا کو باطل کردیا یا میں نے اپنے قول سے پھر گیا یا واپس لیا تو ایلا جاتا رہیگا یعنی مدت پوری ہونے پر طلاق واقع نہ ہوگی اور احتیاط یہ ہے کہ گواہوں کے سامنے کہے مگر قسم اگر مطلق ہے یا مؤبد تو وہ بحالہ باقی ہے جب وطی کریگا کفارہ لازم آئیگا اور اگر چار مہینے کی تھی اور چار مہینے کے بعد وطی کی تو کفارہ نہیں مگر زبان سے رجوع کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ مدت کے اندر یہ عجز قائم رہے اور اگر مدت کے اندر زبانی رجوع کے بعد وطی پر قادر ہوگیا تو زبانی رجوع ناکافی ہے وطی ضرور ہے (درمختار جوہرہ وغیرہما)

مسئلہ اگر کسی عذر شرعی کی وجہ سے وطی نہیں کرسکتا مثلاً خود یا عورت نے حج کا احرام باندھا ہے اور ابھی حج پورا ہونے میں چار مہینے کا عرصہ ہے تو زبان سے رجوع نہیں کرسکتا یونہی اگر کسی کے حق کی وجہ سے قید ہے تو زبانی رجوع کافی نہیں کہ یہ عاجز نہیں کہ حق ادا کرکے قید سے رہائی پاسکتا ہے اور اگر جہاں عورت ہے وہاں تک چار مہینے سے کم میں پہنچے گا مگر دشمن یا بادشاہ جانے نہیں دیتا تو یہ عذر نہیں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** وطی سے عاجز نے دل سے رجوع کرلیا مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو رجوع نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ جس وقت ایلا کیا اس وقت عاجز نہ تھا پھر عاجز ہوگیا تو زبانی رجوع کافی نہیں مثلاً تندرست نے ایلا کیا پھر بیمار ہوگیا تو اب رجوع کے لئے وطی ضرور ہے مگر جبکہ ایلا کرتے ہی بیمار ہوگیا اتنا وقت نہ ملا کہ وطی کرتا تو زبان سے کہہ لینا کافی ہے اور اگر مریض نے ایلا کیا تھا اور ابھی اچھا نہ ہوا تھا کہ عورت بیمار ہوگئی اب یہ اچھا ہوگیا تو زبانی رجوع ناکافی ہے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** زبان سے رجوع کے لئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ وقت رجوع

نکاح باقی ہو اور اگر بائن طلاق دیدی تو رجوع نہیں کرسکتا یہاں تک کہ اگر مدت کے اندر نکاح کرلیا پھر مدت پوری ہوئی تو طلاق بائن واقع ہوگئی (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** شہوت کے ساتھ بوسہ لینا یا چھونا یا اُس کی شرمگاہ کی طرف نظر کرنا یا آگے کے مقام کے علاوہ کسی اور جگہ وطی کرنا رجوع نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** اگر حیض میں جماع کرلیا تو اگرچہ یہ بہت سخت حرام ہے مگر ایلا جاتا رہا (عالمگیری) **مسئلہ** اگر ایلا کسی شرط پر معلق تھا اور جس وقت شرط پائی گئی اُس وقت عاجز ہے تو زبانی رجوع کافی ہے ورنہ نہیں تعلیق کے وقت کا لحاظ نہیں (عالمگیری)

مسئلہ مریض نے ایلا کیا پھر دس دن کے بعد دوبارہ ایلا کے الفاظ کہے تو دو ایلا ہیں اور دو قسمیں اور دونوں کی دو مدتیں اگر دونوں مدتیں پوری ہونے سے پہلے زبانی رجوع کرلیا اور دونوں مدتیں پوری ہونے تک بیمار رہا تو زبانی رجوع صحیح ہے دونوں ایلا جاتے رہے اور اگر پہلی مدت پوری ہونے سے پہلے اچھا ہوگیا تو وہ رجوع کرنا بیکار گیا اور اگر زبانی رجوع نہ کیا تھا تو دونوں مدتیں پوری ہونے پر دو طلاقیں واقع ہونگی اور اگر جماع کرلے گا تو دونوں قسمیں ٹوٹ جائیں گی اور دو کفارے لازم اور اگر پہلی مدت پوری ہونے سے پہلے زبانی رجوع کیا اور مدت پوری ہونے پر اچھا ہوگیا تو اب دوسرے کے لئے وہ کافی نہیں بلکہ جماع ضرور ہے (عالمگیری) **مسئلہ** مدت میں اگر زوج و زوجہ کا اختلاف ہو تو شوہر کا قول معتبر ہے مگر عورت کو جب اُس کا جھوٹا ہونا معلوم ہو تو اُسے اجازت نہیں کہ اُس کے ساتھ رہے جس طرح ہوسکے مال وغیرہ دے کر اُس سے علیحدہ ہوجائے اور اگر مدت کے اندر جماع کرنا بتاتا ہے تو شوہر اوّل کا قول معتبر ہے اور پوری ہونے کے بعد کہتا ہے کہ اثنائے مدت میں جماع کیا ہے تو جب تک عورت اُس کی تصدیق نہ کرے اُس کا قول نہ مانیں (عالمگیری جوہرہ) **مسئلہ** عورت سے کہا اگر تو چاہے تو خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا اُسی مجلس میں عورت نے کہا میں نے چاہا تو ایلا ہوگیا یونہی اگر اور کسی کے چاہنے پر ایلا معلق کیا تو مجلس میں اُس کے چاہنے سے ایلا ہوجائیگا (عالمگیری)

مسئلہ عورت سے کہا تو مجھ پر حرام ہے اس لفظ سے ایلا کی نیت کی تو ایلا ہے اور ظہار کی تو ظہار ورنہ طلاق بائن اور تین کی نیت کی تو تین اور اگر عورت نے کہا کہ میں تجھ پر حرام ہوں تو یمین ہے شوہر نے زبردستی یا اُس کی خوشی سے جماع کیا تو عورت پر کفارہ لازم ہے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** اگر شوہر نے کہا تو مجھ پر مثل مردار یا گوشت خنزیر یا خون یا شراب کے ہے اگر اس سے جھوٹ مقصود ہے تو جھوٹ ہے اور حرام کرنا مقصود ہے تو ایلا ہے اور طلاق کی نیت ہے تو طلاق (جوہرہ) **مسئلہ** عورت کو کہا تو میری ماں ہے اور نیت تحریم کی ہے تو حرام نہ ہوگی بلکہ یہ جھوٹ ہے (جوہرہ) **مسئلہ** اپنی دو عورتوں سے کہا تم دونوں مجھ پر حرام ہو اور ایک میں طلاق کی نیت ہے دوسری میں ایلا کی یا ایک میں ایک طلاق کی نیت کی دوسری میں تین کی تو جیسی نیت کی اُس کے موافق حکم دیا جائیگا۔ (درمختار عالمگیری)

خلع کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ تمھیں حلال نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا ہے اس میں سے کچھ واپس لو مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ رکھیں گے پھر اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ وہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہ رکھیں گے تو اُن پر کچھ گناہ نہیں اس میں کہ بدلہ دے کر عورت چھٹی لے۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے تجاوز نہ کرو اور جو اللہ کی حدوں سے تجاوز کریں تو وہ لوگ ظالم ہیں۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ نے حضور اقدس

علیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ ثابت بن قیس کے اخلاق و دین کی نسبت مجھے کچھ کلام نہیں (یعنی ان کے اخلاق بھی اچھے ہیں اور دیندار بھی ہیں) مگر اسلام میں کفران نعمت کو میں پسند نہیں کرتی (یعنی بوجہ خوبصورت نہ ہونے کے میری طبیعت ان کی طرف مائل نہیں) ارشاد فرمایا اُس کا باغ (جو مہر میں تجھ کو دیا ہے) تو واپس کر دے گی عرض کی ہاں حضور نے ثابت بن قیس سے فرمایا باغ لے لو اور طلاق دیدو۔ **مسئلہ** مال کے بدلے میں نکاح زائل کرنے کو خلع کہتے ہیں۔ عورت کا قبول کرنا شرط ہے بغیر اس کے قبول کئے خلع نہیں ہو سکتا اور اس کے الفاظ معین ہیں ان کے علاوہ اور لفظوں سے نہ ہوگا **مسئلہ** اگر زوج و زوجہ میں نا اتفاقی رہتی ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ احکام شرعیہ کی پابندی نہ کر سکیں گے تو خلع میں مضائقہ نہیں اور جب خلع کر لیں تو طلاق بائن واقع ہو جائے گی اور جو مال ٹھہرا ہے عورت پر اس کا دینا لازم ہے (ہدایہ) **مسئلہ** اگر شوہر کی طرف سے زیادتی ہو تو خلع پر مطلقاً عوض لینا مکروہ ہے اور اگر عورت کی طرف سے ہو تو جتنا مہر میں دیا ہے اُس سے زیادہ لینا مکروہ پھر بھی اگر زیادہ لے لے گا تو قضاءً جائز ہے (عالمگیری) **مسئلہ** جو چیز مہر ہو سکتی ہے وہ بدل خلع بھی ہو سکتی ہے اور جو چیز مہر نہیں ہو سکتی وہ بھی بدل خلع ہو سکتی ہے مثلاً دس درہم سے کم کو بدل خلع کر سکتے ہیں مگر مہر نہیں کر سکتے (درمختار) **مسئلہ** خلع شوہر کے حق میں طلاق کو عورت کے قبول کرنے پر معلق کرنا ہے کہ عورت نے اگر مال دینا قبول کر لیا تو طلاق بائن ہو جائیگی لہذا اگر شوہر نے خلع کے الفاظ کہے اور عورت نے ابھی قبول نہیں کیا تو شوہر کو رجوع کا اختیار نہیں نہ شوہر کو شرط خیار حاصل اور نہ شوہر کی مجلس بدلنے سے خلع باطل (خانیہ) **مسئلہ** خلع عورت کی جانب میں اپنے کو مال کے بدلے میں چھڑانا ہے تو اگر عورت کی جانب سے ابتدا ہوئی مگر ابھی شوہر نے قبول نہیں کیا تو عورت رجوع کر سکتی ہے اور اپنے لئے اختیار بھی لے سکتی ہے۔

اور یہاں تین دن سے زیادہ کا بھی اختیار لے سکتی ہے بخلاف بیع کے کہ بیع میں تین دن سے زیادہ کا اختیار نہیں اور دونوں میں سے ایک کی مجلس بدلنے کے بعد عورت کا کلام باطل ہو جائیگا (خانیہ) **مسئلہ** خلع چونکہ معاوضہ ہے لہٰذا یہ شرط ہے کہ عورت کا قبول اُس لفظ کے معنی سمجھ کر ہو بغیر معنے سمجھے اگر محض لفظ بول دیگی تو خلع نہ ہوگا (درمختار) **مسئلہ** چونکہ شوہر کی جانب سے خلع طلاق ہے لہٰذا شوہر کا عاقل بالغ ہونا شرط ہے نابالغ یا مجنون خلع نہیں کرسکتا کہ اہلِ طلاق نہیں اور یہ بھی شرط ہے کہ عورت محلِ طلاق ہو لہٰذا اگر عورت کو طلاق بائن دیدی ہے تو اگرچہ عدت میں ہو اُس سے خلع نہیں ہوسکتا یونہیں اگر نکاح ہوگیا ہے یا عورت مرتد ہوگئی جب بھی خلع نہیں ہوسکتا کہ نکاح ہی نہیں ہے خلع کس چیز کا ہوگا اور رجعی کی عدت میں ہے تو خلع ہوسکتا ہے (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** شوہر نے کہا میں نے تجھ سے خلع کیا اور مال کا ذکر نہ کیا تو خلع نہیں بلکہ طلاق ہے۔ اور عورت کے قبول کرنے پر موقوف نہیں (بدائع) **مسئلہ** شوہر نے کہا میں نے تجھ سے اتنے پر خلع کیا عورت نے جواب میں کہا ہاں تو اس سے کچھ نہیں ہوگا جبتک یہ نہ کہے کہ میں راضی ہوئی یا جائز کیا یہ کہا تو صحیح ہوگیا یونہیں اگر عورت نے کہا مجھے ہزار روپیہ کے بدلے میں طلاق ہے شوہر نے کہا ہاں تو یہ بھی کچھ نہیں اور اگر عورت نے کہا مجھ کو ہزار روپیہ کے بدلے میں طلاق ہے شوہر نے کہا ہاں تو ہوگئی (عالمگیری) **مسئلہ** نکاح کی وجہ سے جتنے حقوق ایک کے دوسرے پر تھے وہ خلع سے ساقط ہوجاتے ہیں اور جو حقوق کہ نکاح سے علاوہ ہیں وہ ساقط نہ ہوں گے عدت کا نفقہ اگرچہ نکاح کے حقوق سے ہے مگر یہ ساقط نہ ہوگا ہاں اگر اس کے ساقط ہونے کی شرط کردی گئی تو یہ بھی ساقط ہوجائیگا یونہیں عورت کے بچہ ہو تو اُس کا نفقہ اور دودھ پلانے کے مصارف ساقط نہ ہونگے اور اگر ان کے ساقط ہونے کی بھی شرط ہے اور اس کیلئے کوئی وقت معین کردیا ہے تو ساقط ہوجائیں گے ورنہ نہیں اور عورت وقت معین کرنے کے اگر اُس وقت سے پیشتر بچہ کا انتقال

ہوگیا تو باقی مدت میں جو صرف ہوتا وہ عورت سے شوہر لے سکتا ہے اور اگر یہ ٹھہرا ہے کہ عورت اپنے مال سے دس برس تک بچہ کی پرورش کریگی تو بچہ کے کپڑے کا عورت مطالبہ کر سکتی ہے اور اگر بچہ کا کھانا کپڑا دونوں ٹھہرا ہے تو کپڑے کا مطالبہ بھی نہیں کر سکتی اگرچہ یہ معین نہ کیا ہو کہ کس قسم کا کپڑا پہنائے گی اور بچہ کو چھوڑ کر عورت بھاگ گئی تو باقی نفقہ کی قیمت شوہر وصول کر سکتا ہے اور اگر یہ ٹھہرا ہے کہ بلوغ تک اپنے پاس رکھے گی تو لڑکی میں ایسی شرط ہو سکتی ہے لڑکے میں نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** خلع کسی مقدار معین پر ہوا اور عورت مدخولہ ہے اور مہر پر عورت نے قبضہ کر لیا ہے تو جو ٹھہرا ہے شوہر کو دے اور اس کے علاوہ شوہر کچھ نہیں لے سکتا ہے اور مہر عورت کو نہیں ملا ہے تو اب عورت مہر کا مطالبہ نہیں کر سکتی اور جو ٹھہرا ہے شوہر کو دے اور اگر غیر مدخولہ ہے اور پورا مہر لے چکی ہے تو شوہر نصف مہر کا دعویٰ نہیں کر سکتا اور مہر عورت کو نہیں ملا ہے تو عورت نصف مہر کا شوہر پر دعویٰ نہیں کر سکتی اور دونوں صورتوں میں جو ٹھہرا ہے دینا ہوگا اور اگر مہر پر خلع ہوا اور مہر لے چکی ہے تو مہر واپس کرے اور مہر نہیں لیا ہے تو شوہر سے مہر ساقط ہو گیا اور عورت سے کچھ نہیں لے سکتا اور اگر مثلاً مہر کے دسویں حصہ پر خلع ہوا اور مہر مثلاً ہزار روپے کا ہے اور عورت مدخولہ ہے اور کل مہر لے چکی ہے تو شوہر اُس سے سو روپے لے گا اور مہر بالکل نہیں لیا ہے تو شوہر سے کل مہر ساقط ہو گیا اور اگر عورت غیر مدخولہ ہے اور مہر لے چکی ہے تو شوہر اُس سے پچاس روپے لے سکتا ہے اور عورت عورت کو کچھ مہر نہیں ملا ہے تو کل ساقط ہو گیا (عالمگیری) **مسئلہ** عورت کا جو مہر شوہر پر ہے اُس کے بدلے میں خلع ہوا پھر معلوم ہوا کہ عورت کا کچھ مہر شوہر پر نہیں تو عورت کو مہر واپس کرنا ہوگا یوہیں اگر اُس اسباب کے بدلے میں خلع ہوا جو عورت کا مرد کے پاس ہے پھر معلوم ہوا کہ اُس کا اسباب اس کے پاس کچھ نہیں ہے تو مہر کے بدلے میں خلع قرار پائے گا مہر لے چکی ہے تو واپس کرے اور شوہر پر باقی ہے تو ساقط (خانیہ) **مسئلہ** جو مہر عورت کا

شوہر پر ہے اُس کے بدلے میں خلع ہوا یا طلاق اور شوہر کو معلوم ہے کہ اُس کا کچھ مجھ پر نہیں چاہیئے تو اُس سے کچھ نہیں لے سکتا ہے خلع کی صورت میں طلاق بائن ہوگی اور طلاق کی صورت میں رجعی (خانیہ) **مسئلہ** یوں خلع ہوا کہ کچھ شوہر سے لیا ہے واپس کرے اور عورت نے جو کچھ لیا تھا فروخت کر ڈالا یا ہبہ کرکے قبضہ دلا دیا کہ وہ چیز شوہر کو واپس نہیں کرسکتی تو اگر وہ چیز قیمتی ہے تو اُسکی قیمت دے اور مثلی ہے تو اُس کی مثل (خانیہ) **مسئلہ** عورت کو طلاق بائن دے کر پھر اُس سے نکاح کیا پھر مہر پر خلع ہوا تو دوسرا مہر ساقط ہوگیا پہلا نہیں (جوہرہ نیرہ) **مسئلہ** بغیر مہر نکاح ہوا تھا اور دخول سے پہلے خلع ہوا تو متعہ ساقط اور اگر عورت نے مال معین پر خلع کیا اس کے بعد بدل خلع میں زیادتی کی تو یہ زیادتی باطل ہے (عالمگیری) **مسئلہ** خلع اس پر ہوا کہ کسی عورت سے زوجہ اپنی طرف سے نکاح کرادے اور اس کا مہر زوجہ دے تو زوجہ پر صرف وہ مہر واپس کرنا ہوگا جو زوج سے لے چکی ہے اور کچھ نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** شراب و خنزیر و مردار وغیرہ ایسی چیز پر خلع ہوا جو مال نہیں تو طلاق بائن پڑ گئی اور عورت پر کچھ واجب نہیں اور اگر ان چیزوں کے بدلے میں طلاق دی تو رجعی واقع ہوئی یونہی اگر عورت نے یہ کہا میرے ہاتھ میں جو کچھ ہے اُس کے بدلے میں خلع کر اور ہاتھ میں کچھ نہ تھا تو کچھ واجب نہیں اور اگر یوں کہا کہ اُس مال کے بدلے میں جو میرے ہاتھ میں ہے اور ہاتھ میں کچھ نہ ہو تو اگر مہر لے چکی ہے تو واپس کرے ورنہ مہر ساقط ہوجائے گا اور اس کے علاوہ کچھ دینا نہیں پڑے گا یونہی اگر شوہر نے کہا میں نے خلع کیا اُس کے بدلے میں جو میرے ہاتھ میں ہے اور ہاتھ میں کچھ نہ ہو تو کچھ نہیں اور ہاتھ میں جواہرات ہوں تو عورت کو دینا لازم ہوگا اگرچہ عورت کو یہ معلوم نہ تھا کہ اُسکے ہاتھ میں کیا ہے (درمختار جوہرہ) **مسئلہ** میرے ہاتھ میں جو روپے ہیں ان کے بدلے خلع کر اور ہاتھ میں کچھ نہیں تو تین روپے دینے ہونگے (درمختار وغیرہ) مگر اُردو میں چونکہ جمع دو پر بولتے ہیں لہذا دو ہی روپے لازم ہوں گے اور صورت مذکورہ میں اگر ہاتھ میں ایک ہی

روپیہ ہے جب بھی دو دے **مسئلہ** اگر یہ کہا کہ اس گھر میں یا اس صندوق میں جو مال یا روپے ہیں ان کے بدلے میں خلع کر دو اور حقیقۃً ان میں کچھ نہ تھا تو یہ بھی اُسی کے مثل ہے کہ ہاتھ میں کچھ نہ تھا یوہیں اگر یہ کہا کہ اس جاریہ یا بکری کے پیٹ میں جو ہے اُس کے بدلے میں اور کمتر مدت حمل میں نہ جنی تو مفت طلاق واقع ہو گئی اور کمتر مدت حمل میں جنی تو وہ بچہ خلع کے بدلے میں ملیگا۔ کمتر مدت حمل عورت میں چھ مہینے ہے اور بکری میں چار مہینے اور دوسرے چوپایوں میں بھی وہی چھ مہینے یونہیں اگر کہا اس درخت میں جو پھل ہیں ان کے بدلے اور درخت میں پھل نہیں تو مہر واپس کرنا ہوگا (درمختار) **مسئلہ** کوئی جانور گھوڑا خچر بیل وغیرہ بدل خلع قرار دیا اور اُسکی صفت بھی بیان کر دی تو اوسط درجہ کا دینا واجب آئیگا اور عورت کو یہ بھی اختیار ہے کہ اُسکی قیمت دیدے اور جانور کی صفت نہ بیان کی ہو تو کچھ مہر میں لے چکی ہے وہ واپس کرے (عالمگیری) **مسئلہ** عورت سے کہا میں نے تجھ سے خلع کیا عورت نے کہا میں نے قبول کیا تو اگر وہ لفظ شوہر نے بہ نیت طلاق کہا تھا طلاق بائن واقع ہو گئی اور مہر ساقط نہ ہوگا بلکہ اگر عورت نے قبول نہ کیا ہو جب بھی یہی حکم ہے اور اگر شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے طلاق کی نیت سے نہ کہا تھا تو طلاق واقع نہ ہوگی جب تک عورت قبول نہ کرے اور اگر یہ کہا تھا کہ فلاں چیز کے بدلے میں نے تجھ سے خلع کیا تو جب تک عورت قبول نہ کرے گی طلاق واقع نہ ہوگی اور عورت کے قبول کرنے کے بعد اگر شوہر کہے کہ میری مراد طلاق نہ تھی تو اُس کی بات نہ مانی جائے (خانیہ وغیرہ) **مسئلہ** بھاگے ہوئے غلام کے بدلے میں خلع کیا اور عورت نے یہ شرط لگا دی کہ میں اُس کی ضامن نہیں یعنی اگر مل گیا تو دیدوں گی اور نہ ملا تو اس کا تاوان میرے ذمہ نہیں تو خلع صحیح ہے اور شرط باطل یعنی اگر نہ ملا تو عورت اُس کی قیمت دے اور اگر یہ شرط لگائی کہ اگر اُس میں کوئی عیب ہو تو میں بری ہوں تو شرط صحیح ہے (درمختار ردالمحتار) جانور گمشدہ کے بدلے میں ہو جب بھی یہی حکم ہے **مسئلہ** عورت نے شوہر سے کہا ہزار روپے پر مجھ سے خلع کر شوہر نے کہا تجھ کو طلاق ہے تو یہ اُس

جواب سمجھا جائیگا ہاں اگر شوہر کہے کہ میں نے جواب کی نیت سے نہ کہا تھا تو اُس کا قول مان لیا جائیگا اور طلاق معنٔ واقع ہوگی اور بہتر یہ ہے کہ پہلے ہی شوہر سے دریافت کرلیا جائے یوہیں اگر عورت کہتی ہے میں نے خلع طلب کیا تھا اور شوہر کہتا ہے کہ میں نے تجھے طلاق دی تھی تو شوہر سے دریافت کریں اگر اُس نے جواب میں کہا تھا تو خلع ہے ورنہ طلاق (خانیہ) **مسئلہ** خرید و فروخت کے لفظ سے بھی خلع ہوتا ہے مثلاً مرد نے کہا میں نے تیرا امر یا تیری طلاق تیرے ہاتھ اتنے کو بیچی عورت نے اُسی مجلس میں کہا میں نے قبول کی طلاق واقع ہوگئی یوہیں اگر مہر کے بدلے میں بیچی اور اُس نے قبول کی ہاں اگر اُس کا مہر شوہر پر باقی نہ تھا اور یہ بات شوہر کو معلوم تھی پھر مہر کے بدلے بیچی تو طلاق رجعی ہوگی (خانیہ) **مسئلہ** لوگوں نے عورت سے کہا تو نے اپنے نفس کو مہر و نفقۂ عدت کے بدلے خریدا عورت نے کہا ہاں خریدا پھر شوہر سے کہا تو نے بیچا اُس نے کہا ہاں تو خلع ہوگیا اور شوہر تمام حقوق سے بری ہوگیا اور اگر خلع کرانے کے لئے لوگ جمع نہ ہوئے اور الفاظ مذکورہ دونوں سے کہلائے اب شوہر کہتا ہے میرے خیال میں یہ تھا کہ کسی مال کی خرید و فروخت ہو رہی ہے جب بھی طلاق کا حکم دیں گے (عالمگیری) **مسئلہ** لفظ بیع سے خلع ہو تو اُس سے عورت کے حقوق ساقط نہ ہوں گے جبتک یہ ذکر نہ ہو کہ ان حقوق کے بدلے بیچا (خانیہ) **مسئلہ** شوہر نے عورت سے کہا تو نے اپنے مہر کے بدلے مجھ سے تین طلاقیں خریدیں عورت نے کہا خریدیں تو طلاق واقع نہ ہوگی جب تک مرد اس کے بعد یہ نہ کہے کہ میں نے بیچیں اور اگر شوہر نے پہلے یہ لفظ کہے کہ مہر کے بدلے مجھ سے تین طلاقیں خرید اور عورت نے کہا خریدیں تو واقع ہوگئیں اگرچہ شوہر نے بعد میں بیچنے کا لفظ نہ کہا (خانیہ) **مسئلہ** عورت نے شوہر سے کہا میں نے اپنا مہر اور نفقۂ عدت تیرے ہاتھ بیچا تو نے خریدا شوہر نے کہا میں نے خریدا اُٹھ جا وہ چلی گئی تو طلاق واقع نہ ہوئی مگر احتیاط یہ ہے کہ اگر پہلے دو طلاقیں نہ دے چکا ہو

تو تجدید نکاح کرے (خانیہ) **مسئلہ** عورت سے کہا میں نے تیرے ہاتھ ایک طلاق بیچی اور عوض کا ذکر نہ کیا عورت نے کہا میں نے خریدی تو رجعی پڑیگی اور اگر یہ کہا کہ میں نے تجھے تیرے ہاتھ بیچا اور عورت نے کہا خریدا تو بائن پڑیگی (خانیہ) **مسئلہ** عورت سے کہا میں نے تیرے ہاتھ میں تین ہزار کو طلاق بیچی اسکو تین بار کہا آخر میں عورت نے کہا میں نے خریدی پھر شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے تکرار کے ارادے سے تین بار کہا تھا تو قضاءً اُس کا قول معتبر نہیں اور تین طلاقیں واقع ہوگئیں اور عورت کو صرف تین ہزار دینے ہونگے نو ہزار نہیں کہ پہلی طلاق تین ہزار کے عوض ہوئی اور اب دوسری اور تیسری پر مال واجب نہیں ہو سکتا اور چونکہ صریح ہیں لہٰذا بائن کو لاحق ہونگی (خانیہ) **مسئلہ** مال کے بدلے میں طلاق دی اور عورت نے قبول کر لیا تو مال واجب ہو گا اور طلاق بائن واقع ہوگی (عالمگیری) **مسئلہ** عورت نے کہا ہزار کے عوض مجھے تین طلاقیں دیدے شوہر نے اُسی مجلس میں ایک طلاق دی تو بائن واقع ہوئی اور ہزار کی تہائی کا حق ہے اور مجلس سے اُٹھ گیا پھر طلاق دی تو بلا معاوضہ واقع ہوئی اور اگر عورت کے اس کہنے سے پہلے دو طلاقیں دے چکا تھا اور اب ایک دی تو پورے پائیگا اور اگر عورت نے کہا تھا کہ ہزار روپے پر تین طلاقیں دے اور ایک دی تو رجعی ہوئی اور اگر اس صورت میں مجلس میں تین طلاقیں متفرق کر کے دیں تو ہزار پائے گا اور تین مجلسوں میں دیں تو کچھ نہیں پائیگا (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** شوہر نے عورت سے کہا ہزار کے عوض یا ہزار روپے پر تو اپنے کو تین طلاقیں دیدے عورت نے ایک طلاق دی تو واقع نہ ہوئی (درمختار) **مسئلہ** عورت سے کہا ہزار کے عوض یا ہزار روپے پر تجھ کو طلاق ہے عورت نے اُسی مجلس میں قبول کر لیا تو ہزار روپے واجب ہوگئے اور طلاق ہوگئی ہاں اگر سفیہہ ہے یا قبول کرنے پر مجبور کی گئی تو بغیر مال طلاق پڑ جائے گی اور اگر مریضہ ہے تو تہائی سے یہ رقم ادا کی جائے گی (درمختار) **مسئلہ** اپنی دو عورتوں سے کہا تم میں ایک کو ہزار روپے کے عوض طلاق ہے

اور دوسری کو سَو اشرفیوں کے بدلے اور دونوں نے قبول کرلیا تو دونوں مطلقہ ہوگئیں اور کسی پر کچھ واجب نہیں ہاں اگر شوہر دونوں سے روپے لینے پر راضی ہو تو روپے لازم ہونگے اور راضی نہ ہو تو مفت مگر اس صورت میں رجعی ہوگی (درمختار ردالمختار) اور اگر یوں کہا کہ ایک کو ہزار روپے پر طلاق اور دوسری کو پانسو روپے پر تو دونوں مطلقہ ہوگئیں اور ہر ایک پر پانسو لازم (عالمگیری) **مسئلہ** عورت غیر مدخولہ کو ہزار روپے پر طلاق دی اور اُس کا مہر تین ہزار کا تھا جو سب ابھی شوہر کے ذمہ ہے تو ڈیڑھ ہزار تو یوں ساقط ہوگئے کہ قبل دخول طلاق دی ہے باقی رہے ڈیڑھ ہزار ان میں ہزار طلاق کے بدلے وضع ہوئے اور پانسو شوہر سے واپس لے (عالمگیری) **مسئلہ** مہر کی ایک تہائی کے بدلے ایک طلاق دی اور دوسری تہائی کے بدلے دوسری اور تیسری کے بدلے تیسری تو صرف پہلی طلاق کے عوض ایک تہائی ساقط ہوجائے گی اور دو تہائیاں شوہر پر واجب ہیں (عالمگیری) **مسئلہ** عورت کو چار طلاقیں ہزار روپے کے عوض دیں اُس نے قبول کرلیں تو ہزار کے بدلے میں تین ہی واقع ہونگی اور اگر ہزار کے بدلے میں تین قبول کیں تو کوئی واقع نہ ہوگی اور اگر عورت نے شوہر سے ہزار کے بدلے میں چار طلاقیں دینے کو کہا اور شوہر نے تین دیں تو یہ تین طلاقیں ہزار کے بدلے میں ہوگئیں اور ایک دی تو ایک ہزار کی تہائی کے بدلے میں (فتح) **مسئلہ** عورت نے کہا ہزار روپے پر یا ہزار کے بدلے میں مجھے ایک طلاق دے شوہر نے کہا تجھ پر تین طلاقیں اور بدلے کو ذکر نہ کیا تو بلا معاوضہ تین ہوگئیں اور اگر شوہر نے ہزار کے بدلے میں تین دیں تو عورت کے قبول کرنے پر موقوف ہے قبول نہ کیا تو کچھ نہیں اور قبول کیا تو تین طلاقیں ہزار کے بدلے میں ہوئیں (عالمگیری) **مسئلہ** عورت سے کہا تجھ پر تین طلاقیں ہیں جب تو مجھے ہزار روپے دے تو فقط اس کے کہنے سے طلاق واقع نہ ہوگی بلکہ جب عورت ہزار روپے دے گی یعنی شوہر کے سامنے لاکر رکھ دیگی اُس وقت طلاق واقع ہونگی اگر شوہر لینے سے انکار کرے اور شوہر روپے لینے پر مجبور نہیں کیا جائیگا

(عالمگیری) **مسئلہ** دونوں راہ چل رہے ہیں اور خلع کیا اگر ہر ایک کا کلام دوسرے کے کلام سے متصل ہے تو خلع صحیح ہے ورنہ نہیں اور اس صورت میں طلاق بھی واقع نہیں ہو گی۔ (عالمگیری) **مسئلہ** عورت کہتی ہے میں نے ہزار روپے کے بدلے تین طلاقوں کو کہا تھا اور تو نے ایک دی اور شوہر کہتا ہے تو نے ایک ہی کو کہا تھا تو اگر شوہر گواہ پیش کرے فبہا ورنہ عورت کا قول معتبر ہے (عالمگیری) **مسئلہ** شوہر کہتا ہے میں نے ہزار روپے پر تجھے طلاق دی تو نے قبول نہ کیا عورت کہتی ہے میں نے قبول کیا تھا تو قسم کے ساتھ شوہر کا قول معتبر ہے اور اگر شوہر کہتا ہے میں نے ہزار روپے پر تیرے ہاتھ طلاق بیچی تو نے قبول نہ کی عورت کہتی ہے میں نے قبول کی تھی تو عورت کا قول معتبر ہے (درمختار) **مسئلہ** عورت کہتی ہے میں نے سو روپے میں طلاق دینے کو کہا تھا شوہر کہتا ہے نہیں بلکہ ہزار کے بدلے تو عورت کا قول معتبر ہے اور دونوں نے گواہ پیش کئے تو شوہر کے گواہ قبول کئے جائیں یوہیں اگر عورت کہتی ہے بغیر کسی بدلے خلع ہوا اور شوہر کہتا ہے نہیں بلکہ ہزار روپے کے بدلے میں تو عورت کا قول معتبر ہے اور گواہ شوہر کے مقبول (عالمگیری) **مسئلہ** عورت کہتی ہے میں نے ہزار کے بدلے میں تین طلاق کو کہا تھا تو نے ایک دی شوہر کہتا ہے میں نے تین دیں اگر اسی مجلس کی بات ہے تو شوہر کا قول معتبر ہے اور وہ مجلس نہ ہو تو عورت کا اور عورت پر ہزار کی تہائی واجب مگر عدت پوری نہیں ہوئی ہے تو تین طلاقیں ہو گئیں (عالمگیری) **مسئلہ** عورت نے خلع چاہا پھر یہ دعویٰ کیا کہ خلع سے پہلے بائن طلاق دے چکا تھا اور اس کے گواہ پیش کئے تو گواہ مقبول ہیں اور بدل خلع واپس کیا جائے (عالمگیری) **مسئلہ** شوہر دعویٰ کرتا ہے کہ اتنے پر خلع ہوا عورت کہتی ہے خلع ہوا ہی نہیں تو طلاق بائن واقع ہو گئی رہا مال اس میں عورت کا قول معتبر ہے کہ وہ منکر ہے اور اگر عورت خلع کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر منکر ہے تو طلاق واقع نہ ہو گی (درمختار) **مسئلہ** زن و شوہر میں اختلاف ہوا اور کہتی ہے تین بار خلع ہو چکا اور مرد کہتا ہے کہ دو بار اگر

یہ اختلاف نکاح ہو جانے کے بعد ہوا اور عورت کا مطلب یہ ہے کہ نکاح صحیح نہ ہوا اس واسطے کہ تین طلاقیں ہو چکیں اب بغیر حلالہ نکاح نہیں ہو سکتا اور مرد کی غرض یہ ہے کہ نکاح صحیح ہو گیا اس واسطے کہ دو ہی طلاقیں ہوئی ہیں تو اس صورت میں مرد کا قول معتبر ہے اور اگر نکاح سے پہلے عدت میں یا بعد عدت یہ اختلاف ہوا تو اس صورت میں نکاح کرنا جائز نہیں دوسرے لوگوں کو یہ بھی جائز نہیں کہ عورت کو نکاح پر آمادہ کریں نہ نکاح ہونے دیں (عالمگیری) **مسئلہ** مرد نے کسی سے کہا تو میری عورت سے خلع کر تو اس کو یہ اختیار نہیں کہ بغیر مال خلع کرے (عالمگیری) **مسئلہ** عورت نے کسی کو ہزار روپے پر خلع کے لئے وکیل بنایا تو اگر وکیل نے بدل خلع مطلق رکھا مثلاً یہ کہا کہ ہزار روپے پر خلع کر یا اس ہزار پہ یا وکیل نے اپنی طرف اضافت کی مثلاً یہ کہا کہ میرے مال سے ہزار روپے پر یا کہا ہزار روپے پر اور میں ہزار روپے کا ضامن ہوں تو دونوں صورتوں میں وکیل کے قبول کرنے سے خلع ہو جائیگا پھر اگر روپے مطلق ہیں جب تو شوہر عورت سے لیگا وکیل سے بدل خلع کا مطالبہ کرے گا عورت سے نہیں پھر وکیل عورت سے لیگا اور اگر وکیل کے اسباب کے بدلے خلع کیا اور اسباب ہلاک ہو گئے تو وکیل ان کی قیمت ضمان دے (عالمگیری) **مسئلہ** مرد نے کسی سے کہا کہ تو میری عورت کو طلاق دیدے اُس نے مال پر خلع کیا یا مال پر طلاق دی اور عورت مدخولہ ہے تو جائز نہیں اور غیر مدخولہ ہے تو جائز ہے (عالمگیری) **مسئلہ** عورت نے کسی کو خلع کیلئے وکیل کیا پھر رجوع کر گئی اور وکیل کو رجوع کا حال معلوم نہ ہوا تو رجوع صحیح ہے اور اگر قاصد بھیجا تھا اور اس کے پہنچنے سے قبل رجوع کر گئی تو رجوع صحیح ہے اگرچہ قاصد کو اسکی اطلاع نہ ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ** لوگوں نے شوہر سے کہا تیری عورت نے خلع کا ہمیں وکیل بنایا شوہر نے دو ہزار پر خلع کیا عورت وکیل بنانے سے انکار کرتی ہے تو اگر وہ لوگ مال کے ضامن ہوئے تھے تو طلاق ہو گئی اور بدل خلع انہیں دینا ہو گا اور اگر ضامن نہ ہوئے تھے تو زوج مدعی ہے کہ عورت نے انہیں وکیل

کہ عورت نے انہیں وکیل کیا تھا تو طلاق ہو گئی مگر مال واجب نہیں اور اگر زوج مدعی
وکالت نہ ہو تو طلاق نہ ہو گی (عالمگیری) **مسئلہ** باپ نے لڑکی کا اُسکے شوہر سے خلع کرایا اگر
لڑکی بالغہ ہے اور باپ بدل خلع کا ضامن ہوا تو خلع صحیح ہے اور اگر مہر پر خلع ہوا اور لڑکی
نے اذن دیا تھا جب بھی صحیح ہے اور اگر بغیر اذن ہوا اور خبر پہنچنے پر جائز کر دیا جب بھی ہو
گیا اور اگر جائز نہ کیا نہ باپ نے مہر کی ضمانت کی تو نہ ہوا اور مہر کی ضمانت کی ہے تو ہو گیا
پھر جب لڑکی کو خبر پہنچی اُس نے جائز کر دیا تو شوہر مہر سے بری ہے اور جائز نہ کیا تو عورت
شوہر سے مہر لیگی اور شوہر اُس کے باپ سے اور اگر نابالغہ لڑکی کا اُس لڑکی کے مال پر خلع کرایا تو
صحیح یہ ہے کہ طلاق ہو جائیگی مگر نہ تو مہر ساقط ہو گا نہ لڑکی پر مال واجب ہو گا اور اگر ہزار
روپے پر نابالغہ کا خلع ہوا اور باپ نے ضمانت کی تو ہو گیا اور روپے باپ کو دینے ہوں گے اور
اگر باپ نے یہ شرط کی کہ بدل خلع لڑکی دیگی تو اگر لڑکی سمجھ والی ہے یہ سمجھتی ہے کہ خلع نکاح
سے جدا کر دیتا ہے تو اُس کے قبول پر موقوف ہے قبول کرلے گی تو طلاق واقع ہو جائے گی
مگر مال واجب نہ ہو گا اور اگر نابالغہ کی ماں نے اپنے مال سے خلع کرایا یا ضامن ہوئی تو خلع
ہو جائیگا اور اگر لڑکی کے مال سے کرایا تو طلاق نہ ہو گی یونہیں اگر اجنبی نے خلع کرایا تو یہی
حکم ہے (عالمگیری درمختار وغیرہما) **مسئلہ** نابالغہ نے اپنا خلع خود کرایا اور سمجھ والی ہے تو طلاق
ہو جائے گی مگر مال واجب نہ ہو گا اور اگر مال کے بدلے طلاق دلوائی تو طلاق رجعی ہو گی (عالمگیری
ردالمحتار) **مسئلہ** نابالغ لڑکا نہ خود خلع کر سکتا ہے نہ اسکی طرف سے اُس کا باپ (ردالمحتار) **مسئلہ**
عورت نے اپنے مرض الموت میں خلع کرایا اور عدت میں مر گئی تو تہائی مال اور میراث اور بدل
خلع ان تینوں میں جو کم ہے شوہر وہ پائیگا اور اگر اُس بدل کے علاوہ کوئی مال ہی نہ ہو
تو اُسکی تہائی اور میراث میں جو کم ہے وہ پائیگا اور اگر عدت کے بعد مری تو بدل خلع لے
لے گا جبکہ تہائی مال کے اندر ہو اور عورت غیر مدخولہ ہے اور مرض الموت میں پورے مہر
کے بدلے خلع ہوا تو نصف مہر بوجہ طلاق کے ساقط ہے رہا نصف اب اگر عورت کے

اور مال نہیں ہے تو اس نصف کی چوتھائی کا شوہر حقدار ہے (عالمگیری ردالمحتار) +

ظہار کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں سے ظہار کرتے ہیں (انہیں ماں کی مثل کر دیتے) وہ انکی مائیں نہیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے پیدا ہوئے اور وہ بیشک بُری اور نری جھوٹی بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ ضرور معاف کرنے والا بخشنے والا ہے **مسئلہ** ظہار کے یہ معنی ہیں کہ اپنی زوجہ یا اُس کے کسی جزو شائع یا ایسے جزکو جو کل سے تعبیر کیا جاتا ہے ایسی عورت سے تشبیہہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو مثلاً کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پیٹھ کی مثل ہے **مسئلہ** ظہار کیلئے اسلام و عقل و بلوغ شرط ہے کافر نے اگر کہا تو ظہار نہ ہوا یعنی کہنے کے بعد مشرف باسلام ہوا تو اُس پر کفارہ لازم نہیں یوہیں نابالغ و مجنوں یا بوہرے یا مدہوش یا سرسام و برسام کے بیمار نے یا بیہوش یا سونے والے نے ظہار کیا تو ظہار نہ ہوا اور ہنسی مذاق میں یا نشہ میں یا مجبور کیا گیا اس حالت میں یا زبان سے غلطی میں ظہار کا لفظ نکل گیا تو ظہار ہے (درمختار عالمگیری) **مسئلہ** زوجہ کی جانب سے کوئی شرط نہیں آزاد ہو یا باندی مدبرہ یا مکاتبہ یا ام ولد مدخولہ یا غیر مدخولہ مسلمہ ہو یا کتابیہ نابالغہ ہو یا بالغہ بلکہ اگر عورت غیر کتابیہ ہے اور اُس کا شوہر اسلام لایا مگر ابھی عورت پر اسلام پیش نہیں کیا گیا تھا کہ شوہر نے ظہار کیا تو ظہار ہو گیا عورت مسلمان ہوئی تو شوہر پر کفارہ دینا ہوگا (عالمگیری ردالمحتار) **مسئلہ** اپنی باندی سے ظہار نہیں ہو سکتا موطوءہ

ہو یا غیر موطوءہ یونہیں اگر کسی عورت سے بغیر اذن لئے نکاح کیا اور ظہار کیا پھر عورت نے نکاح کو جائز کر دیا تو ظہار نہ ہوا کہ وقت ظہار وہ زوجہ نہ تھی یونہیں جس عورت کو طلاق بائن دے چکا ہے یا ظہار کو کسی شرط پر معلق کیا اور وہ شرط اسوقت پائی گئی کہ عورت کو بائن طلاق دیدی تو ان صورتوں میں ظہار نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** جس عورت سے تشبیہ دی اگر اسکی حرمت عارضی ہے ہمیشہ کیلئے نہیں تو ظہار نہیں مثلاً زوجہ کی بہن یا جسکو تین طلاقیں دی ہیں یا مجوسی یا بت پرست عورت کہ یہ مسلمان یا کتابیہ ہوسکتی ہیں اور انکی حرمت دائمی نہ ہونا ظاہر (درمختار) **مسئلہ** اجنبیہ سے کہا کہ اگر تو میری عورت ہو یا میں تجھ سے نکاح کروں تو تو ایسی ہے تو ظہار ہو جائیگا کہ ملک یا سبب ملک کیطرف اضافت ہوئی اور یہ کافی ہے (درمختار) **مسئلہ** عورت مرد سے ظہار کے الفاظ کہے تو ظہار نہیں بلکہ لغو ہیں (جوہرہ) **مسئلہ** عورت کے سر یا چہرہ یا گردن یا شرمگاہ کو محارم سے تشبیہ دی تو ظہار ہے اور اگر عورت کی پیٹھ یا پیٹ یا ہاتھ یا پاؤں یا ران کو تشبیہ دی تو نہیں یونہیں اگر محارم کے ایسے عضو سے تشبیہ دی جسکی طرف نظر کرنا حرام نہ ہو مثلاً سر یا چہرہ یا ہاتھ یا پاؤں یا بال تو ظہار نہیں اور گھٹنے سے تشبیہ دی تو ہے (جوہرہ خانیہ وغیرہما) **مسئلہ** محارم سے مراد عام ہے نسبی ہوں یا رضاعی یا سسرالی رشتہ سے لہٰذا ماں بہن پھوپھی لڑکی اور رضاعی ماں اور بہن وغیرہما اور زوجہ کی ماں اور لڑکی جبکہ زوجہ مدخولہ ہو اور مدخولہ نہ ہو تو اُس کی لڑکی سے تشبیہ دینے میں ظہار نہیں کہ وہ محارم میں نہیں یونہیں جس عورت سے اسکے باپ یا بیٹے نے معاذاللہ زنا کیا ہے اُس سے تشبیہ دی یا جس عورت سے اس نے زنا کیا ہے اُسکی ماں یا لڑکی سے تشبیہ دی تو ظہار ہے (عالمگیری) **مسئلہ** محارم کی پیٹھ یا پیٹ یا ران سے تشبیہ دی یا کہا میں نے تجھ سے ظہار کیا تو یہ الفاظ صریح ہیں ان میں نیت کی کچھ حاجت نہیں کچھ بھی نیت نہ ہو یا طلاق کی نیت ہو یا اکرام کی نیت ہو ہر حالت میں ظہار ہی ہے اور اگر یہ کہتا ہے کہ مقصود جھوٹی خبر دینا تھا یا زمانہ گذشتہ کی خبر دینا ہے تو قضاءً تصدیق نہ کریں گے اور عورت بھی تصدیق نہیں کرسکتی (درمختار عالمگیری) **مسئلہ** عورت کو ماں یا بیٹی یا بہن کہا

تو ظہار نہیں مگر ایسا کہنا مکروہ ہے (عالمگیری) **مسئلہ** عورت سے کہا مجھ پر میری ماں کی مثل ہے تو نیت دریافت کی جائے اگر اُس کے اعزاز کیلئے کہا تو کچھ نہیں اور طلاق کی نیت ہے تو بائن طلاق واقع ہوگی اور ظہار کی نیت ہے تو ظہار ہے اور تحریم کی نیت ہے تو ایلاء ہے اور کچھ نیت نہ ہو تو کچھ نہیں (جوہرہ نیرہ) **مسئلہ** اپنی چند عورتوں کو ایک مجلس یا متعدد مجالس میں محارم کے ساتھ تشبیہ دی تو سب سے ظہار ہوگیا ہر ایک کے لئے الگ الگ کفارہ دینا ہوگا (جوہرہ) **مسئلہ** کسی نے اپنی عورت سے ظہار کیا تھا دوسرے نے اپنی عورت سے کہا تو مجھ پر ویسی ہے جیسی فلاں کی عورت تو یہ بھی ظہار ہوگیا یا ایک عورت سے ظہار کیا تھا دوسری سے کہا تو مجھ پر اسکی مثل ہے یا کہا میں نے تجھے اس کے ساتھ شریک کردیا تو دوسری سے بھی ظہار ہوگیا (عالمگیری) **مسئلہ** ظہار کی تعلیق بھی ہوسکتی ہے مثلاً اگر فلاں کے گھر گئی تو ایسی ہے تو ظہار ہوجائیگا (عالمگیری) **مسئلہ** ظہار کا حکم یہ ہے کہ جبتک کفارہ نہ دیدے اُسوقت تک اُس عورت سے جماع کرنا یا شہوت کے ساتھ اُس کا بوسہ لینا یا اُس کو چھونا یا اُسکی شرمگاہ کی طرف نظر کرنا حرام ہے اور بغیر شہوت چھونے یا بوسہ لینے میں حرج نہیں مگر لب کا بوسہ بغیر شہوت بھی جائز نہیں کفارہ سے پہلے جماع کرلیا تو توبہ کرے اور اُس کیلئے کوئی دوسرا کفارہ واجب نہ ہوا مگر خبردار پھر ایسا نہ کرے اور عورت کو بھی یہ جائز نہیں کہ شوہر کو قربت کرنے دے (جوہرہ درمختار) **مسئلہ** ظہار کے بعد عورت کو طلاق دی پھر اُس سے نکاح کیا تو اب وہ چیزیں حرام ہیں اگرچہ دوسرے کے بعد اسکے نکاح میں آئی بلکہ اگرچہ اُسے تین طلاقیں دی ہوں یونہیں اگر زوجہ کسی کی کنیز تھی ظہار کے بعد خریدلی اور اب نکاح باطل ہوگیا مگر بغیر کفارہ وطی وغیرہ نہیں کرسکتا یونہیں اگر عورت مرتدہ ہوگئی اور دارالحرب کو چلی گئی پھر قید کرکے لائی گئی اور شوہر نے خریدی یا شوہر مرتد ہوگیا غرض کسی طرح کفارہ سے بچاؤ نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** اگر ظہار کسی خاص وقت تک کیلئے ہے مثلاً ایک ماہ ایک سال اور اس مدت کے اندر جماع کرنا چاہے تو کفارہ دے اور اگر مدت گزر گئی اور قربت

نہ کی تو کفارہ ساقط اور ظہار باطل (جوہرہ) **مسئلہ** شوہر کفارہ نہیں دیتا تو عورت کو یہ حق ہے کہ قاضی کے پاس دعویٰ کرے قاضی مجبور کریگا یا کفارہ دیکر قربت کرے یا عورت کو طلاق دے اور اگر کہتا ہے کہ میں نے کفارہ دیدیا ہے تو اس کا کہنا مان لیں جبکہ اُس کا جھوٹا ہونا معروف نہ ہو (عالمگیری) **مسئلہ** ایک عورت سے چند بار ظہار کیا تو اتنے ہی کفارے دے اگرچہ ایک ہی مجلس میں متعدد بار الفاظ ظہار کہے اور اگر یہ کہتا ہے کہ بار بار لفظ بولنے سے متعدد ظہار مقصود نہ تھے بلکہ تاکید مقصود تھی تو اگر ایک ہی مجلس میں ایسا ہوا مان لیں گے ورنہ نہیں (درمختار) **مسئلہ** پورے رجب اور پورے رمضان کیلئے ظہار کیا تو ایک ہی کفارہ واجب ہوگا خواہ رجب میں کفارہ دے یا رمضان میں شعبان میں نہیں دے سکتا کہ شعبان میں ظہار ہی نہیں یوہیں اگر ظہار کیا اور کسی دن کا استثنا کیا تو اُس دن کفارہ نہیں دے سکتا اُس کے علاوہ جس دن چاہے دے سکتا ہے (درمختار)۔

کفّارہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ جو لوگ اپنی عورتوں سے ظہار کریں پھر وہی کرنا چاہیں جس پر یہ بات کہہ چکے تو اُن پر جماع سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ضرور ہے یہ وہ بات ہے جس کی تمھیں نصیحت دی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اُس سے خبردار ہے۔ پھر جو غلام آزاد کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو لگاتار دو مہینے کے روزے جماع سے پہلے رکھے پھر جو اسکی بھی استطاعت نہ رکھے تو ساٹھ

مسکینوں کو کھانا کھلائے یہ اسلیئے کہ تم اللہ و رسول پر ایمان رکھو اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کیلئے دردناک عذاب۔ ترمذی و ابوداؤد و ابنِ ماجہ نے روایت کی کہ سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ سے رمضان گزرنے تک کیلئے ظہار کیا تھا اور آدھا رمضان گزرا کہ شب میں اُنہوں نے جماع کر لیا پھر حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی ارشاد فرمایا ایک غلام آزاد کرو عرض کی مجھے میسّر نہیں ارشاد فرمایا تو دو ماہ کے لگاتار روزے رکھو عرض کی اسکی بھی طاقت نہیں ارشاد فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ عرض کی میرے پاس اتنا نہیں حضورؐ نے فروہ بن عمرو سے فرمایا کہ وہ زنبیل دیدو کہ مساکین کو کھلائے۔ **مسئلہ** ظہار کرنے والا جماع کا ارادہ کرے تو کفارہ واجب ہے اور اگر یہ چاہے کہ وطی نہ کرے اور عورت اُس پر حرام ہی رہے تو کفارہ واجب نہیں اور اگر ارادہ جماع تھا مگر زوجہ مر گئی تو واجب نہ رہا (عالمگیری) **مسئلہ** ظہار کا کفارہ غلام یا کنیز آزاد کرنا ہے مسلمان ہو یا کافر بالغ ہو یا نابالغ یہاں تک کہ دودھ پیتے بچّہ کو آزاد کیا کفارہ ادا ہو گیا (عامہ کتب) **مسئلہ** پہلے نصف غلام کو آزاد کیا اور جماع سے پہلے پھر نصف باقی کو آزاد کیا تو کفارہ ادا ہو گیا اور اگر درمیان میں جماع کر لیا تو ادا نہ ہوا اور اگر غلام مشترک ہے اور اس نے اپنا حصّہ آزاد کر دیا تو ادا نہ ہوا اگرچہ مالدار ہو یعنی جب غلام مشترک کو آزاد کرے اور مالدار ہو تو یہ حکم ہے کہ اپنے شریک کو اُس کے حصّہ کی قدر دے اور کل غلام اسکی طرف سے آزاد ہو گا مگر کفارہ ادا نہ ہو گا یونہی دو غلاموں میں آدھے آدھے کا مالک ہے اور دونوں کے نصف نصف کو آزاد کیا تو کفارہ ادا نہ ہوا (جوہرہ عالمگیری) **مسئلہ** آدھا غلام آزاد کیا اور ایک مہینے کے روزے رکھ لیئے یا تیس مسکین کو کھانا کھلا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا (جوہرہ) **مسئلہ** غلام آزاد کرنے میں شرط یہ ہے کہ کفارہ کی نیت سے آزاد کیا ہو بغیر نیت غلام آزاد کرنے سے کفارہ ادا نہ ہو گا اگرچہ آزاد کرنے کی نیّت کیا کرے (جوہرہ) **مسئلہ** اس کا قریبی رشتہ دار یعنی وہ کہ اگر ان میں سے ایک مرد ہوتا دوسرا عورت تو نکاح باہم حرام ہوتا مثلاً اس کا بھائی یا باپ

یا بیٹا یا چچا یا بھتیجا ایسے رشتہ دار کا جب مالک ہوگا تو آزاد ہوجائیگا خواہ کسی طرح مالک ہو مثلاً اُس نے خرید لیا یا کسی نے ہبہ یا تصدیق کیا یا وراثت میں ملا پھر ایسا غلام اگر بلا اختیار اُسکی ملک میں آیا مثلاً وراثت میں ملا اور آزاد ہوگیا تو اگرچہ اس نے کفارہ کی نیت کی ادا نہ ہوا اور اگر باختیار خود اپنی ملک میں لایا (مثلاً خریدا) اور جس عمل کے ذریعہ سے ملک میں آیا اُس کے پائے جانے کے وقت (مثلاً خریدتے وقت) کفارہ کی نیت کی تو کفارہ ادا ہوگیا (جوہرہ وغیرہا) **مسئلہ** جو غلام گروی یا مدیون ہے اُسے آزاد کیا تو کفارہ ادا ہوگیا یوہیں اگر بھاگا ہوا ہے اور یہ معلوم ہے کہ زندہ ہے تو آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہوجائیگا اور اگر بالکل اُس کا پتہ نہ معلوم ہوا نہ یہ معلوم کہ زندہ ہے یا مرگیا تو نہ ہوگا (عالمگیری) **مسئلہ** اگر غلام میں کسی قسم کا عیب ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ وہ عیب اس قسم کا ہوجس سے جنسِ منفعت فوت ہوتی ہے یعنی دیکھنے سننے بولنے پکڑنے چلنے کی اُسکو قدرت نہ ہو یا عاقل نہ ہو تو کفارہ ادا نہ ہوگا اور دوسرے یہ کہ اس حد کا نقصان نہیں تو ہوجائیگا لہٰذا اتنا بہرا کہ چیخنے سے بھی نہ سُنے یا گونگا یا اندھا یا مجنون کہ کسی وقت اُسکو افاقہ نہ ہوتا ہو یا بوہرا یا وہ بیمار جسکے اچھے ہونے کی اُمید نہ ہو یا جس کے سب دانت گر گئے ہوں اور کھانے سے بالکل عاجز ہو یا جس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوں یا ہاتھ کے دونوں انگوٹھے کٹے ہوں یا علاوہ انگوٹھے کے ہر ہاتھ کی تین تین اُنگلیاں یا دونوں پاؤں یا ایک جانب کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں نہ ہو یا لنجھا یا فالج کا مارا ہو یا دونوں ہاتھ بیکار ہوں تو ان سب کے آزاد کرنے سے کفارہ ادا نہ ہوا (درمختار جوہرہ) **مسئلہ** اگر ایسا بہرا ہے کہ چیخنے سے سُن لیتا ہے یا مجنون ہے مگر کبھی افاقہ بھی ہوتا ہے اور اسی حالت افاقہ میں آزاد کیا یا اُس کا ایک ہاتھ ایک پاؤں یا ایک ہاتھ ایک پاؤں خلاف سے کٹا ہو یعنی ایک دہنا دوسرا بایاں یا ایک ہاتھ کا انگوٹھا یا پاؤں کے دونوں انگوٹھے یا ہر ہاتھ کی دو دو اُنگلیاں یا دونوں ہونٹ یا دونوں کان یا ناک کٹی ہو یا انثیین یا عضو تناسل کٹ گیا ہو یا لونڈی کا آگے کا مقام بند ہو یا

یا بھوں یا داڑھی یا سر کے بال نہ ہوں یا کانا چندھا ہو یا ایسا بیمار ہو جس کے اچھے ہونے
کی اُمید ہے اگرچہ موت کا خوف ہو یا سپید داغ کی بیماری ہو یا نامرد ہو تو ان کے آزاد کرنے
سے کفارہ ادا ہو جائیگا (درمختار، عالمگیری) **مسئلہ** لونڈی کے شکم میں بچہ ہے اُس کو
کفارہ میں آزاد کیا تو نہ ہوا اس کے غلام کو کسی نے غصب کیا اس مالک نے آزاد کر دیا تو ہو
گیا اور ام ولد و مدبر و مکاتب جس نے بدل کتابت کچھ ادا نہ کیا ہو یا ادا کیا مگر پورا ادا کرنے
سے عاجز ہو گیا تو اُسے آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہو گیا (درمختار) **مسئلہ** اپنا غلام دوسرے
کے کفارہ میں آزاد کر دیا اگر اُس کے بغیر حکم ہے تو ادا نہ ہوا اور اگر اُس کے کہنے سے مثلاً اُس
نے کہا اپنا غلام میری طرف سے آزاد کر دے اور کوئی عوض ذکر نہ کیا جب بھی ادا نہ ہو اور اگر
عوض کا ذکر ہے مثلاً اپنا غلام میری طرف سے اتنے پر آزاد کر دے تو ہو جائیگا (عالمگیری) **مسئلہ**
ظہار کے دو کفارے اس کے ذمے تھے اس نے دو غلام آزاد کئے اور یہ نیت نہ کی کہ فلاں
غلام فلاں کے کفارے میں آزاد کیا تو دونوں ادا ہو گئے (عالمگیری) **مسئلہ** کسی غلام
کو کہا اگر میں تجھے خریدوں تو تو آزاد ہے پھر اُسے کفارہ ظہار کی نیت سے خریدا تو آزاد
ہو گا مگر کفارہ ادا نہ ہوا اور اگر پہلے کہہ دیا تھا کہ اگر تجھے خریدوں تو میرے اظہار کے کفارہ میں
آزاد ہے تو ہو جائیگا (عالمگیری) **مسئلہ** جب غلام پر قدرت ہے اگرچہ وہ خدمت کا غلام ہو تو کفارہ
آزاد کرنے ہی سے ہوگا اور اگر غلام کی استطاعت نہ ہو خواہ ملتا نہیں یا اسکے پاس دام نہیں تو
کفارہ میں پے درپے دو مہینے کے روزے رکھے اور اگر اسکے پاس خدمت کا غلام ہے یا مدیون ہے
اور دین ادا کرنے کیلئے غلام کے سوا کچھ نہیں تو ان صورتوں میں بھی روزے وغیرہ سے کفارہ ادا نہیں
کر سکتا بلکہ غلام ہی آزاد کرنا ہو گا (درمختار) **مسئلہ** روزے سے کفارہ ادا کرنے میں یہ شرط ہے
کہ نہ اس مدت کے اندر ماہ رمضان ہو نہ عید الفطر نہ عید الاضحی نہ ایام التشریق ہاں اگر مسافر ہے تو ماہ
رمضان میں کفارہ کی نیت سے روزہ رکھ سکتا ہے مگر ایام منہیہ میں اسے بھی اجازت نہیں (جوہرہ، درمختار)
مسئلہ اگر پہلی تاریخ سے رکھتے تو دوسرے مہینے کے ختم پر کفارہ ادا ہو گیا اگرچہ دونوں مہینے ۲۹

کے ہوں اور اگر پہلی تاریخ سے نہ رکھے ہوں تو ساٹھ پورے رکھنے ہوں گے اور اگر پندرہ روزے رکھنے کے بعد چاند ہوا پھر اس مہینے کے روزے رکھ لئے اور یہ ۲۹ دن کا مہینہ ہوا اس کے بعد پندرہ دن اور رکھ لئے کہ ۵۹ دن ہوئے جب بھی کفارہ ادا ہو جائیگا (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ روزوں سے کفارہ ادا ہونے میں شرط یہ ہے کہ پچھلے روزے کے ختم تک غلام آزاد کرنے پر قدرت نہ ہو یہاں تک کہ پچھلے روزے کی آخر ساعت میں بھی اگر قدرت پائی گئی تو روزے ناکافی ہیں بلکہ غلام آزاد کرنا ہوگا اور اب یہ روزہ نفل ہوا اس کا پورا کرنا مستحب ہے اگر فوراً توڑ دے گا تو اسکی قضا نہیں البتہ اگر کچھ بعد توڑیگا تو قضا لازم ہے (درمختار وغیرہ)

مسئلہ کفارہ کا روزہ توڑ دیا خواہ سفر وغیرہ کسی عذر سے توڑا یا بغیر عذر یا ظہار کرنے والے نے جس عورت سے ظہار کیا ان دو مہینوں کے اندر دن یا رات میں اُس سے وطی کی قصداً کی ہو یا بھول کر تو سرے سے روزے رکھے کہ شرط یہ ہے کہ جماع سے پہلے دو مہینے کے پے درپے روزے رکھے اور ان صورتوں میں یہ شرط پائی نہ گئی (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ یہ احکام جو کفارہ کے متعلق بیان کئے گئے یعنی غلام آزاد کرنے اور روزے رکھنے کے متعلق یہ ظہار کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہر کفارہ کے یہی احکام ہیں مثلاً قتل کا کفارہ یا روزۂ رمضان توڑنے کا کفارہ قسم کا کفارہ مگر قسم کے کفارہ میں تین روزے ہیں اور یہ حکم کہ روزہ توڑ دیا تو سرے سے رکھنے ہوں گے کفارہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ جہاں پے درپے کی شرط ہو مثلاً پے درپے روزوں کی منت مانی تو یہاں بھی یہی حکم ہے البتہ اگر عورت نے رمضان کا روزہ توڑ دیا اور کفارہ میں روزے رکھ رہی تھی اور حیض آ گیا تو سرے سے رکھنے کا حکم نہیں بلکہ جتنے باقی ہیں اُن کا رکھنا کافی ہے ہاں اگر اس حیض کے بعد آئسہ ہو گئی یعنی اب ایسی عمر ہو گئی کہ حیض نہ آئے گا تو سرے سے رکھنے کا حکم دیا جائیگا کہ اب وہ پے درپے دو مہینے کے روزے رکھ سکتی ہے اور اگر اثنائے کفارہ میں عورت کے بچہ ہوا تو سرے سے رکھے ظہار وغیرہ ظہار کے کفاروں میں ایک اور فرق ہے وہ یہ کہ غیر ظہار کے کفارے میں اگر رات میں وطی کی یا دن میں بھول کر کی تو سرے سے روزے

رکھنے کی حاجت نہیں یونہیں ظہار کے روزوں میں اگر بھول کر کھالیا یا دوسری عورت سے بھول کر جماع کیا یا رات میں قصداً جماع کیا تو سرے سے رکھنے کی حاجت نہیں (درمختار ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ غلام نے اگر اپنی عورت سے ظہار کیا اگرچہ مکاتب ہو یا اس کا کچھ حصہ آزاد ہوچکا باقی کے لئے سعایت کرتا ہو یا آزاد نے ظہار کیا مگر بوجہ کم عقلی کے اُس کے تصرفات روک دئے گئے ہوں تو ان سب کے لئے کفارے میں روزے رکھنا معین ہے ان کیلئے غلام آزاد کرنا یا کھانا کھلانا نہیں لہٰذا اگر غلام کے آقا نے اُسکی طرف سے غلام آزاد کردیا یا کھانا کھلا دیا تو یہ کافی نہیں اگرچہ غلام کی اجازت سے ہوا اور کفارہ کے روزوں سے اُس کا آقا منع نہیں کرسکتا اور اگر غلام نے کفارہ کے روزے اب تک نہیں رکھے اور اب آزاد ہوگیا تو اگر غلام آزاد کرنے پر قدرت ہو تو آزاد کرے ورنہ روزے رکھے (عالمگیری)

مسئلہ روزے رکھنے پر بھی اگر قدرت نہ ہو کہ بیمار ہے اور اچھے ہونے کی اُمید نہیں یا بہت بوڑھا ہے تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اور یہ اختیار ہے کہ ایک دم سے ساٹھ مسکینوں کو کھلادے یا متفرق طور پر مگر شرط یہ ہے کہ اس اثنا میں روزے پر قدرت حاصل نہ ہو ورنہ کھلانا صدقہ نفل ہوگا اور کفارہ میں روزے رکھنے ہونگے اور اگر ایک وقت ساٹھ کو کھلایا دوسرے وقت اِن کے سوا دوسرے ساٹھ کو کھلایا تو ادا نہ ہوا بلکہ ضرور ہے کہ پہلوں یا پچھلوں کو پھر ایک وقت کھلائے (درمختار ردالمحتار عالمگیری)

مسئلہ شرط یہ ہے کہ جن مسکینوں کو کھانا کھلایا ہو ان میں کوئی نابالغ غیر مراہق نہ ہو ہاں اگر جوان کی پوری خوراک کا اُسے مالک کردیا تو کافی ہے (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہر مسکین کو بقدر صدقہ فطر یعنی نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جَو یا ان کی قیمت کا مالک کردیا جائے مگر اباحت کافی نہیں اور انہیں لوگوں کو دے سکتے ہیں جنہیں صدقہ فطر دے سکتے ہیں جن کی تفصیل صدقہ فطر کے بیان میں مذکور ہوئی اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ صبح کو کھلادے اور شام کیلئے قیمت دیدے یا شام کو کھلا دے اور صبح کے کھانے کی قیمت دیدے یا دو دن صبح کو یا شام کو کھلائے یا تیس کو

دیدے غرض یہ کہ ساٹھ کی تعداد میں جس طرح چاہے پوری کرے اس کا اختیار ہے یا پاؤ صاع گیہوں اور نصف صاع جَو دیدے یا کچھ گیہوں یا جَو دے باقی کی قیمت ہر طرح اختیار ہے (درمختار رد المحتار) **مسئلہ** کھلانے میں پیٹ بھر کر کھلانا شرط ہے اگرچہ تھوڑے سے ہی کھانے میں آسودہ ہو جائیں اور اگر پہلے ہی سے کوئی آسودہ تھا تو اُس کا کھانا کافی نہیں اور بہتر یہ ہے کہ گیہوں کی روٹی اور سالن کھلائے اور اس سے اچھا ہو تو اور بہتر اور جَو کی ہو تو سالن ضروری ہے (درمختار رد المحتار) **مسئلہ** ایک مسکین کو ساٹھ دن تک دونوں وقت کھلایا یا ہر روز بقدر صدقہ فطر اُسے دیدیا جب بھی ادا ہو گیا اور اگر ایک ہی دن میں ایک مسکین کو سب دیدیا ایک دفعہ میں یا ساٹھ دفعہ کر کے یا اُس کو سب بطور اباحت دیا تو صرف اُس ایک دن کا ادا ہوا یونہی اگر تیس مساکین کو ایک ایک صاع گیہوں دئے یا دو دو صاع جَو تو صرف تیس کو دینا قرار پائیگا یعنی تیس مساکین کو پھر دینا پڑیگا یہ اُس صورت میں ہے کہ ایک دن میں دئے ہوں اور دو دنوں میں دئے تو جائز ہے (عالمگیری) **مسئلہ** ساٹھ مساکین کو پاؤ پاؤ صاع گیہوں دئے تو ضرور ہے کہ ان میں ہر ایک کو اور پاؤ پاؤ صاع دے اور اگر ان کے عوض میں اور ساٹھ مساکین کو پاؤ پاؤ صاع دئے تو کفارہ ادا نہ ہوا (عالمگیری) **مسئلہ** ایک سو بیس ۱۲۰ مساکین کو ایک وقت کھانا کھلا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا بلکہ ضرور ہے کہ ان میں سے ساٹھ کو پھر ایک وقت کھلائے خواہ اُسی دن یا کسی دوسرے دن اور اگر وہ نہ ملیں تو دوسرے ساٹھ مساکین کو دونوں وقت کھلائے (درمختار) **مسئلہ** اس کے ذمہ دو ظہار تھے خواہ ایک ہی عورت سے دونوں ظہار کئے یا دو عورتوں سے اور دونوں کے کفارہ میں ساٹھ مسکین کو ایک ایک صاع گیہوں دیدئے تو صرف ایک کفارہ ادا ہوا اور اگر پہلے نصف نصف صاع ایک کفارہ میں دئے پھر انھیں کو نصف نصف صاع دوسرے کفارہ میں دئے تو دونوں ادا ہو گئے (عالمگیری) **مسئلہ** دو ظہار کے کفاروں میں دو غلام آزاد کر دئے یا تمام کے روزے رکھ لئے یا ایک سو مسکینوں کو کھانا کھلا دیا تو دونوں ادا ہو گئے اگرچہ معین نہ کیا ہو کہ یہ فلاں کا کفارہ ہے اور یہ فلاں کا

اور اگر دونوں دو قسم کے کفارے ہوں تو کوئی ادا نہ ہو مگر جبکہ بہ نیت ہو کر ایک کفارہ میں یہ اور ایک میں وہ اگرچہ معیّن نہ کیا ہو کہ کون سے کفارہ میں یہ اور کس میں وہ اور اگر دونوں کی طرف سے ایک غلام آزاد کیا یا دو ماہ کے روزے رکھے تو ایک ادا ہوا اور اُسے اختیار ہے کہ جس کیلئے چاہے معیّن کرے اور اگر دونوں کفارے دو قسم کے ہیں مثلاً ایک ظہار کا ہے دوسرا قتل کا تو کوئی کفارہ ادا نہ ہوا مگر جبکہ کافر کو آزاد کیا ہو تو یہ ظہار کیلئے متعین ہے کہ قتل کے کفارہ میں مسلمان کا آزاد کرنا شرط ہے (در مختار) **مسئلہ** دو قسم کے دو کفارے ہیں اور ساٹھ مساکین کو ایک ایک صاع گیہوں دونوں کفاروں میں دیدئے تو دونوں ادا ہو گئے اگرچہ پورا پورا صاع ایک مرتبہ دیا ہو (درمختار) **مسئلہ** نصف غلام آزاد کیا اور ایک مہینے کے روزے رکھے یا تیس مسکینوں کو کھانا کھلایا تو کفارہ ادا نہ ہوا (عالمگیری) **مسئلہ** ظہار میں یہ ضروری ہے کہ قربت سے پہلے ساٹھ مساکین کو کھلا دے اور اگر پورے ساٹھ مساکین کو کھلا نہیں چکا ہے اور درمیان میں وطی کر لی تو اگرچہ یہ حرام ہے مگر جتنوں کو کھلا چکا ہے وہ باطل نہ ہوا باقیوں کو کھلا دے سرے سے پھر ساٹھ کو کھلانا ضرور نہیں (جوہرہ) **مسئلہ** دوسرے نے بغیر اس کے حکم کے کھلا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا اور اس کے حکم سے ہے تو صحیح ہے مگر جو صرف ہوا ہے وہ اس سے نہیں لے سکتا ہے (در مختار) **مسئلہ** جس کے ذمہ کفارہ تھا اُس کا انتقال ہو گیا وارث نے اُس کی طرف سے کھانا کھلا دیا یا قسم کے کفارہ میں کپڑے پہنا دئے تو ہو جائیگا اور غلام آزاد کیا تو نہیں (ردالمحتار) +

لعان کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا

الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۙ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝

اور جو لوگ اپنی عورتوں کو تہمت لگائیں اور اُن کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اُس پر اگر جھوٹا ہو اور عورت سے سزا یوں ٹلے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار یوں کہ عورت پر اللہ کا غضب اگر مرد سچا ہو۔ صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا کسی مرد کو اپنی بی بی کے ساتھ پاؤں تو اُسے چھوؤں بھی نہیں یہاں تک کہ چار گواہ لاؤں حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہاں اُنہوں نے عرض کی ہرگز نہیں قسم ہے اُس کی جس نے حضورؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں فوراً تلوار سے کام تمام کردوں گا حضورؐ نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا سنو تمہارا سردار کیا کہتا ہے بیشک وہ بڑا غیرت والا ہے اور میں اُس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے دوسری روایت میں ہے کہ یہ اللہ کی غیرت ہی کی وجہ سے ہے کہ فواحش (بیحیائی کی باتوں) کو حرام فرمادیا، خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ صحیحین میں انہیں سے مروی کہ ایک اعرابی نے حاضر ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میری عورت کے سیاہ رنگ کا لڑکا پیدا ہوا ہے اور مجھے اس کا اچنبھا ہے (یعنی معلوم ہوتا ہے میرا نہیں) حضورؐ نے ارشاد فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں عرض کی ہاں فرمایا اُنکے رنگ کیا ہیں عرض کی سرخ۔ فرمایا ان میں کوئی بھورا بھی ہے عرض کی چند بھورے بھی ہیں فرمایا تو سرخ رنگ والوں میں یہ بھورا کہاں سے آگیا عرض کی شاید رگ نے کھینچا ہو یعنی ان کے باپ دادا میں کوئی ایسا ہوگا اُس کا اثر ہوگا، فرمایا تو یہاں بھی شاید رگ نے کھینچ لیا ہو اتنی بات پر اُسے انکار نسب کی اجازت نہ دی۔ صحیح بخاری شریف میں ابن عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہلال ابن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بی بی پر تہمت لگائی حضورؐ نے ارشاد فرمایا گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائیگی عرض کی یا رسول اللہ کوئی شخص اپنی عورت پر کسی مرد کو دیکھے تو گواہ ڈھونڈنے جائے۔ حضورؐ نے وہی جواب دیا۔ پھر ہلال نے کہا قسم ہے اُسکی جس نے حضورؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے بیشک میں سچا ہوں اور خدا کوئی ایسا حکم نازل فرمائیگا جو میری پیٹھ کو حد سے بچا دے اُسوقت جبریل علیہ السّلام اُترے اور وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ۔ نازل ہوئی ہلال نے حاضر ہوکر لعان کا مضمون ادا کیا حضورؐ نے ارشاد فرمایا بیشک اللہ جانتا ہے کہ تم میں ایک جھوٹا ہے تو کیا تم دونوں میں کوئی توبہ کرتا ہے پھر عورت کھڑی ہوئی اُس نے بھی لعان کیا جب پانچویں بار کی نوبت آئی تو لوگوں نے اُسے روک کر کہا اب کہے گی تو ضرور غضب کی مستحق ہوجائیگی اس پر وہ کچھ رُکی اور جھجکی جس سے ہم کو خیال ہوا کہ رجوع کریگی مگر پھر کھڑی ہوکر کہنے لگی میں اپنی قوم ہمیشہ کیلئے رسوا نہ کرونگی پھر وہ پانچواں کلمہ بھی اُس نے ادا کردیا۔ صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرد و عورت میں لعان کرایا پھر شوہر نے عورت کے لڑکے سے انکار کردیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں میں تفریق کردیا اور بچّہ کو عورت کی طرف منسوب کردیا اور حضورؐ نے لعان کے وقت پہلے مرد کو نصیحت و تذکیر کی اور یہ خبر دی کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہے پھر عورت کو بلاکر نصیحت و تذکیر کی اور اُسے بھی یہی خبر دی دوسری روایت میں ہے کہ مرد نے اپنے مال (مہر) کا مطالبہ کیا ارشاد فرمایا کہ تم کو نہ ملیگا اگر تم نے سچ کہا ہے تو جو منفعت اُس سے اُٹھا چکے ہو اُسکے بدلے میں ہوگیا اور اگر تم نے جھوٹ کہا ہے تو یہ مطالبہ بہت بعید تر ہے ابن ماجہ میں بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار عورتوں سے لعان نہیں ہوسکتا نصرانیہ جو مسلمان کی زوجہ ہے اور یہودیہ[۲] جو مسلمان کی عورت ہے اور حرہ[۳] جو کسی غلام کے نکاح میں

ہے اور باندی جو آزاد مرد کے نکاح میں ہے **مسئلہ** مرد نے اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائی اس طرح پر کہ اگر اجنبیہ عورت کو لگاتا تو حدِ قذف (تہمت زنا کی حد) اس پر لگائی جاتی یعنی عورت عاقلہ بالغہ حرّہ مسلمہ عفیفہ ہو لعان کیا جائیگا اس کا طریقہ یہ ہے کہ قاضی کے حضور پہلے شوہر قسم کے ساتھ چار مرتبہ شہادت دے یعنی کہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے جو اس عورت کو زنا کی تہمت لگائی اس میں خدا کی قسم میں سچا ہوں پھر پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اُس پر خدا کی لعنت اگر اس امر میں کہ اسکو زنا کی تہمت لگائی جھوٹ بولنے والوں سے ہو اور ہر بار لفظ "اس" سے عورت کی طرف اشارہ کرے پھر عورت چار مرتبہ یہ کہے کہ میں شہادت دیتی ہوں خدا کی قسم اس نے جو مجھے زنا کی تہمت لگائی ہے اس بات میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اُس پر اللہ کا غضب ہو اگر یہ اس بات میں سچا ہو جو مجھے زنا کی تہمت لگائی لعان میں لفظ شہادت شرط ہے اگر یہ کہا کہ میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ سچا ہوں لعان نہ ہوا **مسئلہ** لعان کیلئے چند شرطیں ہیں (۱) نکاح صحیح ہو۔ اگر اُس عورت سے اُس کا نکاح فاسد ہوا ہے اور تہمت لگائی تو لعان نہیں (۲) زوجیت قائم ہو خواہ دخول ہوا ہو یا نہیں لہٰذا اگر تہمت لگانے کے بعد طلاق بائن دی تو لعان نہیں ہو سکتا اگرچہ طلاق دینے کے بعد پھر نکاح کر لیا ہو یں ہی اگر طلاق بائن دینے کے بعد تہمت لگائی یا زوجہ کے مرجانے کے بعد تو لعان نہیں اور اگر تہمت کے بعد رجعی طلاق دی یا رجعی طلاق کے بعد تہمت لگائی تو لعان ساقط نہیں (۳) دونوں آزاد ہوں (۴) دونوں عاقل ہوں (۵) دونوں بالغ ہوں (۶) دونوں مسلمان ہوں (۷) دونوں ناطق ہوں یعنی ان میں کوئی گونگا نہ ہو (۸) ان میں کسی پر حدِ قذف نہ لگائی گئی ہو (۹) مرد نے اپنے اس قول پر گواہ نہ پیش کئے ہوں (۱۰) عورت زنا سے انکار کرتی ہو اور اپنے کو پارسا کہتی ہو اصطلاحِ شرع میں پارسا اُس کو کہتے ہیں جس کے ساتھ وطی حرام نہ ہوئی ہو نہ وہ اس کے ساتھ متہم ہو لہٰذا طلاق بائن کی عدت میں

اگر شوہر نے اُس سے وطی کی اگرچہ وہ اپنی نادانی سے یہ سمجھتا تھا کہ اس سے وطی حلال ہے تو عورت عفیفہ نہیں یوہیں اگر نکاح فاسد کرکے اُس سے وطی کی تو عفت جاتی رہی یا عورت کی اولاد ہے جس کے باپ کو یہاں کے لوگ نہ جانتے ہوں اگرچہ حقیقۃً وہ ولد الزنا نہیں ہے یہ صورت متہم ہونے کی ہے اس سے بھی عفت جاتی رہتی ہے اور اگر وطی حرام عارضی سبب سے ہو مثلاً حیض و نفاس وغیرہ میں جن میں وطی حرام ہے وطی کی تو اس سے عفت نہیں جاتی (۱۱) صریح زنا کی تہمت لگائی ہو یا اُسکی جو اولاد اس کے نکاح میں پیدا ہوئی اُسکو یہ کہتا ہو کہ یہ میری نہیں یا جو بچہ عورت کا دوسرے شوہر سے ہے اُسکو کہتا ہو کہ یہ اس کا نہیں (۱۲) دارالاسلام میں یہ تہمت لگائی ہو (۱۳) عورت قاضی کے پاس اُس کا مطالبہ کرے (۱۴) شوہر تہمت لگانے کا اقرار کرتا ہو یا دو مرد گواہوں سے ثابت ہو لعان کے وقت عورت کا کھڑا ہونا شرط نہیں بلکہ مستحب ہے۔ **مسئلہ** عورت پر چند بار تہمت لگائی تو ایک ہی بار لعان ہوگا (عالمگیری) **مسئلہ** لعان میں تمادی نہیں یعنی اگر عورت نے زمانہ دراز تک مطالبہ نہ کیا تو لعان ساقط نہ ہوگا ہر وقت مطالبہ کا اُس کو اختیار باقی ہے لعان معاف نہیں ہوسکتا یعنی اگر شوہر نے تہمت لگائی اور عورت نے اُس کو معاف کردیا اور معاف کرنے کے بعد اب قاضی کے یہاں دعویٰ کرتی ہے تو قاضی لعان کا حکم دیگا اور عورت دعویٰ نہ کرے تو قاضی خود مطالبہ نہیں کرسکتا یوہیں اگر عورت نے کچھ لے کر صلح کرلی تو لعان ساقط نہ ہوا جو لیا ہے اُسے واپس کرکے مطالبہ کرنے کا عورت کو حق حاصل ہے مگر عورت کیلئے افضل یہ ہے کہ ایسی بات کو چھپائے اور حاکم کو چاہیئے کہ عورت کو پردہ پوشی کا حکم دے (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** عورت کے مرجانے کے بعد اُسکو تہمت لگائی اور اُس عورت کی دوسرے شوہر سے اولاد ہے جسکے نسب میں اسکی تہمت کی وجہ سے خرابی پڑتی ہے اُس نے مطالبہ کیا اور شوہر ثبوت نہ دے سکا تو حدِ قذف قائم کیجائے اور اگر دوسرے سے اولاد نہیں بلکہ اسی کی اولاد میں تو حد قائم نہیں ہوسکتی (ردالمحتار) **مسئلہ**

مرد و عورت دونوں کافر ہوں یا عورت کافرہ یا دونوں مملوک ہوں یا ایک یا دونوں میں سے ایک مجنون ہو یا نابالغ یا کسی پر حد قذف قائم ہوئی ہے تو لعان نہیں ہوسکتا اور اگر دونوں اندھے یا فاسق ہوں یا ایک تو ہوسکتا ہے (درمختار ردالمختار) **مسئلہ** شوہر اگر تہمت لگانے سے انکار کرتا ہے اور عورت کے پاس دو مرد گواہ بھی نہ ہوں تو شوہر سے قسم نہ کھلائی جائے اور اگر قسم کھلائی گئی اُس نے قسم کھانے سے انکار کیا تو حد قائم نہ کریں (درمختار) **مسئلہ** شوہر نے تہمت لگائی اور اب لعان سے انکار کرتا ہے تو قید کیا جائیگا یہانتک کہ لعان کرے یا کہے میں نے جھوٹ کہا تھا اگر جھوٹ کا اقرار کرے تو اُس پر حد قذف قائم کریں اور شوہر نے لعان کے الفاظ ادا کر لئے تو ضرور ہے کہ عورت بھی ادا کرے ورنہ قید کی جائے گی یہانتک کہ لعان کرے یا شوہر کی تصدیق کرے اور اب لعان نہیں ہوسکتا نہ آئندہ تہمت لگانے سے شوہر پر حد قذف قائم ہوگی مگر عورت پر تصدیق شوہر کی وجہ سے حد زنا بھی قائم نہ ہوگی جبکہ فقط اتنا کہا ہو کہ وہ سچا ہے اور اگر اپنے زنا کا اقرار کیا تو بشرائط اقرار زنا حد زنا قائم ہوگی (درمختار ردالمختار) **مسئلہ** شوہر کے ناقابل شہادت ہونیکی وجہ سے اگر لعان ساقط ہو مثلاً غلام ہے یا کافر یا اُس پر قذف لگائی جا چکی ہے تو قذف قائم کیجائے بشرطیکہ عاقل بالغ ہو اور اگر لعان کا ساقط ہونا عورت کی جانب سے ہے کہ وہ اس قابل نہیں مثلاً کافرہ ہے یا" باندی یا محدودہ "فی القذف یا وہ ایسی ہے کہ اُس پر تہمت لگانے والے کیلئے حد قذف نہ ہو یعنی عفیفہ نہ ہو تو شوہر پر حد قذف بلکہ تعزیر ہے مگر جبکہ عفیفہ نہ ہو اور علانیہ زنا کرتی ہو تو تعزیر بھی نہیں اور اگر دونوں محدود فی القذف ہوں تو شوہر پر قذف ہے (درمختار ردالمختار) **مسئلہ** اگر عورت سے کہا تو نے بچپن میں زنا کیا تھا یا حالت جنون میں اور یہ بات معلوم ہے کہ عورت کو جنون تھا تو نہ لعان ہے نہ شوہر پر حد قذف اور اگر کہا تو نے حالت کفر میں یا جب تو کنیز تھی اُسوقت زنا کیا تھا یا کہا چالیس برس ہوئے کہ تو نے زنا کیا حالانکہ عورت کی عمر اتنی نہیں تو ان صورتوں میں لعان ہے (درمختار) **مسئلہ** عورت سے کہا اے زانیہ یا تو نے زنا کیا یا میں نے تجھے زنا کرتے دیکھا تو یہ سب

الفاظ صریح ہیں ان میں لعان ہوگا اور اگر کہا تونے حرامکاری کی یا تجھ سے حرام طور پر جماع کیا گیا یا تجھ سے لواطت کی گئی تو لعان نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** لعان کا حکم یہ ہے کہ اس سے فارغ ہوتے ہی اس شخص کو اُس عورت سے وطی حرام ہے مگر فقط لعان سے نکاح سے خارج نہ ہوئی بلکہ لعان کے بعد حاکم اسلام تفریق کر دیگا اور اب مطلقہ بائن ہوگئی لہٰذا بعد لعان اگر قاضی نے تفریق نہ کی ہو تو طلاق دے سکتا ہے ایلاء ظہار کر سکتا ہے دونوں میں سے کوئی مر جائے تو دوسرا اُس کا ترکہ پائیگا اور لعان کے بعد اگر وہ دونوں علیحدہ ہونا نہ چاہیں جب بھی تفریق کر دی جائیگی (جوہرہ) **مسئلہ** اگر لعان کی ابتدا قاضی نے عورت سے کرائی تو شوہر کے الفاظ لعان کہنے کے بعد عورت سے پھر کہلوائے اور دوبارہ عورت سے نہ کہلوائے اور تفریق کر دی تو ہوگئی (جوہرہ) **مسئلہ** لعان ہوجانے کے بعد اور ابھی تفریق نہ کی تھی کہ خود قاضی کا انتقال ہوگیا یا معزول ہوگیا اور دوسرا اُسکی جگہ مقرر کیا گیا تو یہ قاضی دوم اب پھر لعان کرائے (جوہرہ) **مسئلہ** تین تین بار دونوں نے الفاظ لعان کہے تھے یعنی ابھی پورا لعان نہ ہوا تھا کہ قاضی نے غلطی سے تفریق کر دی تو تفریق ہوگئی مگر ایسا کرنا خلاف سنت ہے اور اگر ایک ایک یا دو دو بار کہنے کے بعد تفریق کی تفریق نہ ہوئی اور اگر صرف شوہر نے الفاظ لعان ادا کیے عورت نے نہیں اور قاضی غیر حنفی نے (جس کا یہ مذہب ہو کہ صرف شوہر کے لعان سے تفریق ہو جاتی ہے) تفریق کر دی تو جدائی ہوگئی اور قاضی حنفی ایسا کریگا تو اُسکی قضا نافذ نہ ہوگی کہ یہ اُس کے مذہب کے خلاف ہے اور خلاف مذہب حکم کرنے کا اُسے حق نہیں (درمختار) **مسئلہ** لعان کے بعد ابھی تفریق نہیں ہوئی ہے اور دونوں یا ایک کو کوئی ایسا امر لاحق ہوا کہ لعان سے پیشتر ہوتا تو لعان ہی نہ ہوتا مثلاً ایک یا دونوں گونگے یا مرتد ہوگئے یا کسی کو تہمت لگائی اور حد قذف قائم ہوئی یا ایک نے اپنی تکذیب کی یا عورت سے وطی حرام کی گئی تو لعان باطل ہوگیا لہٰذا قاضی اب تفریق نہ کریگا اور اگر دونوں میں سے کوئی مجنون ہوگیا تو لعان ساقط نہ ہوگا لہٰذا تفریق کر دیگا اور اگر بوہرا ہوگیا جب بھی

تفریق کردیگا اور اگر مرد نے الفاظ لعان کہہ لئے تھے اور عورت نے ابھی نہیں کہے تھے کہ بوہرا ہوگیا
یا عورت بوہری ہوگئی تو تفریق نہ ہوگی نہ عورت سے لعان کرایا جائے (عالمگیری) **مسئلہ** لعان کے
بعد شوہر یا عورت نے تفریق کیلئے کسی کو اپنا وکیل کیا اور غائب ہوگیا تو قاضی وکیل کے
سامنے تفریق کردیگا یونہیں اگر بعد لعان چل دئے پھر کسی کو وکیل بنا کر بھیجا تو قاضی اُس وکیل
کے سامنے تفریق کردیگا (عالمگیری) **مسئلہ** لعان کے بعد اگرچہ ابھی تفریق نہ ہوئی ہو جب بھی
اُس عورت سے وطی و دواعی وطی حرام ہیں اور تفریق ہوگئی اور عدت کا نفقہ و سکنے یعنی رہنے کا مکان
پائے گی اور عدت کے اندر جو بچہ پیدا ہوگا اُسی شوہر کا ہوگا اور اگر دو برس کے اندر پیدا ہوا اور
اگر عدت اُس عورت کیلئے نہ ہو اور چھ ماہ کے اندر بچہ پیدا ہو تو اُسی شوہر کا قرار دیا جائے گا
(درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** شوہر نے اُس بچہ کی نسبت جو اسکے نکاح میں پیدا ہوا ہے اور زندہ بھی
ہے یہ کہا کہ یہ میرا نہیں ہے اور لعان ہوا تو قاضی اُس بچہ کا نسب شوہر سے منقطع کردے
گا اور وہ بچہ اب ماں کی طرف منتسب ہوگا بشرطیکہ علوق ایسے وقت میں ہوا کہ عورت
میں صلاحیت لعان ہو لہذا اگر اس وقت باندی تھی اب آزاد ہے یا اس وقت کافرہ تھی
اب مسلمان ہے تو نسب منتفی نہ ہوگا اس واسطے کہ اس عورت میں لعان ہی نہیں اور اگر
وہ بچہ مر چکا ہے تو لعان ہوگا اور نسب منتفی نہیں ہوسکتا ہے یونہیں اگر دو بچے ہوئے اور ایک
مر چکا ہے اور ایک زندہ ہے اور دونوں سے شوہر نے انکار کردیا یا لعان سے پہلے ایک
مر گیا تو اس مردہ کا نسب منتفی نہ ہوگا نسب منتفی ہونے کی چھ شرطیں ہیں (۱) تفریق۔
(۲) وقت ولادت یا اس کے ایک دن یا دو دن بعد تک ہو دو دن کے بعد انکار
نہیں کرسکتا (۳) اس انکار سے پہلے اقرار نہ کرچکا ہو اگرچہ دلالۃً اقرار ہو مثلاً اسکو مبارکباد
کہی گئی اور اس نے سکوت کیا یا اُس کے لئے کھلونے خریدے (۴) تفریق کے وقت
بچہ زندہ ہو (۵) تفریق کے بعد اُس حمل سے دوسرا بچہ نہ پیدا ہو یعنی چھ مہینے کے اندر (۶)
ثبوت نسب کا حکم شرعاً نہ ہو چکا ہو مثلاً بچہ پیدا ہوا اور وہ کسی دودھ پیتے بچہ پر گرا اور مر گیا اور یہ حکم دیا

گیا کہ اُس بچہ کے باپ کے عصبہ اسکی دیت ادا کریں اور اب باپ یہ کہتا ہے کہ میرا نہیں تو لعان ہوگا اور نسب منقطع نہ ہوگا (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** لعان ہو کر تفریق کے بعد پھر اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا جبتک دونوں اہلیت لعان رکھتے ہوں اور اگر لعان کی کوئی شرط دونوں یا ایک میں مفقود ہوگئی تو اب باہم دونوں نکاح کر سکتے ہیں مثلاً شوہر نے اس تہمت میں اپنے کو جھوٹا بتایا اگر صراحۃً یہ نہ کہا ہو کہ میں نے جھوٹی تہمت لگائی تھی مثلاً وہ بچہ جس کا انکار کر چکا تھا مر گیا اور اُس نے مال چھوڑا تو اس کے لینے کیلئے یہ کہتا ہے کہ اگر حد قذف نہ لگائی گئی جب بھی نکاح ہو سکتا ہے یونہی اگر بعد لعان و تفریق کسی پر تہمت لگائی اور اسکی وجہ سے حد قذف قائم ہوئی یا عورت نے اُسکی تصدیق کی یا عورت سے وطی حرام کی گئی اگرچہ زنا نہ ہو مگر تصدیق زن سے نکاح اُس وقت جائز ہوگا جبکہ چار بار ہو اور حد و لعان ساقط ہونے کے لئے ایک بار تصدیق کافی ہے (عالمگیری) **مسئلہ** حمل کی نسبت اگر شوہر نے کہا کہ یہ میرا نہیں تو لعان نہیں، ہاں اگر یہ کہے تو نے زنا کیا ہے اور یہ حمل اُسی سے ہے تو لعان ہوگا مگر قاضی اس حمل کو شوہر سے نفی نہ کریگا (درمختار) **مسئلہ** کسی نے اسکی عورت پر تہمت لگائی اس نے کہا تو نے سچ کہا وہ ویسی ہی ہے جیسا تو کہتا ہے تو لعان ہوگا اور اگر فقط اتنا ہی کہا تو سچا ہے تو لعان نہیں نہ حد قذف۔ (عالمگیری) **مسئلہ** عورت سے کہا تجھ پر تین طلاق اے زانیہ تو لعان نہیں بلکہ حد قذف ہے اور اگر کہا اے زانیہ تجھے تین طلاقیں تو نہ لعان ہے نہ حد (عالمگیری)

مسئلہ عورت سے کہا اے زانیہ زانیہ کی بچی تو عورت اور اُس کی ماں دونوں پر تہمت لگائی اب اگر ماں بیٹی دونوں ایک ساتھ مطالبہ کریں تو ماں کا مطالبہ مقدم قرار دے کر حد قذف قائم کریں گے اور لعان ساقط ہو جائے گا اور اگر ماں نے مطالبہ نہ کیا اور عورت نے کیا تو لعان ہوگا پھر بعد میں اگر ماں نے مطالبہ کیا تو حد قذف قائم کریں گے اور اگر صورت مذکورہ میں عورت کی ماں مر چکی ہے اور عورت نے دونوں مطالبے کئے تو ماں کی تہمت پر حد قذف قائم کریں گے اور لعان ساقط اور اگر صرف اپنا مطالبہ کیا

تو لعان ہوگا یونہیں اگر اجنبیہ پر تہمت لگائی پھر اُس سے نکاح کر کے پھر تہمت لگائی اور عورت نے لعان و حد دونوں کا مطالبہ کیا تو حد ہوگی اور لعان ساقط اور اگر لعان کا مطالبہ کیا اور لعان ہوا پھر حد کا مطالبہ کیا تو حد بھی قائم کریں گے (عالمگیری) **مسئلہ** اپنی عورت سے کہا میں نے جو تجھ سے نکاح کیا اس سے پہلے تو نے زنا کیا یا نکاح سے پہلے میں نے تجھے زنا کرتے دیکھا تو یہ تہمت چونکہ اب لگائی لہٰذا لعان ہے اور اگر یہ کہا نکاح سے پہلے میں نے تجھے زنا کی تہمت لگائی تو لعان نہیں بلکہ حد قائم ہوگی (عالمگیری) **مسئلہ** عورت سے کہا میں نے تجھے بکر نہ پایا تو نہ حد ہے نہ لعان (عالمگیری) **مسئلہ** اولاد سے انکار اُسوقت صحیح ہے جب مبارکباد دیتے وقت یا ولادت کے سامان خریدنے کے وقت نفی کی ہو ورنہ سکوت رضا سمجھا جائے گا اب پھر نفی نہیں ہوسکتی مگر لعان دونوں صورتوں میں ہوگا اور اگر ولادت کے وقت شوہر موجود نہ تھا تو جب اُسے خبر ہوئی نفی کے لئے وہ وقت بمنزلہ ولادت کے ہے شوہر نے اولاد سے انکار کیا اور عورت نے بھی اُس کی تصدیق کی تو لعان نہیں ہوسکتا (درمختار) **مسئلہ** دو بچے ایک حمل سے پیدا ہوئے یعنی دونوں کے درمیان چھ ماہ سے کم کا فاصلہ ہوا اور ان دونوں میں پہلے سے انکار کیا دوسرے کا اقرار تو حد لگائی جائے اور اگر پہلے کا اقرار کیا دوسرے سے انکار تو لعان ہوگا لیکن بشرطیکہ انکار سے نہ پھرے اور پھر گیا تو حد لگائی جائے مگر بہر حال دونوں ثابت النسب ہیں (درمختار) **مسئلہ** جس بچے سے انکار کیا اور لعان ہوا وہ مرگیا اور اُس نے اولاد چھوڑی اب لعان کرنے والے نے اُسکو اپنا پوتا یا پوتی قرار دیا تو وہ ثابت النسب ہے (درمختار) **مسئلہ** اولاد سے انکار کیا اور ابھی لعان نہ ہوا کہ کسی اجنبی نے عورت پر تہمت لگائی اور اس بچہ کو حرامی کہا اس پر حد قذف قائم ہوئی تو اب اُس کا نسب ثابت ہے اور کبھی منتفی نہ ہوگا (درمختار) **مسئلہ** عورت کے بچہ پیدا ہوا شوہر نے کہا یہ میرا نہیں یا یہ زنا سے ہے اور کسی وجہ سے لعان ساقط ہوگیا تو نسب منتفی نہ ہوگا حد واجب ہو یا نہیں یونہیں اگر دونوں اہل لعان ہیں مگر لعان نہ ہوا تو نسب منتفی نہ ہوگا (عالمگیری) **مسئلہ** نکاح کیا مگر ابھی دخول

نہ ہوا بلکہ ابھی عورت کو دیکھا بھی نہیں اور عورت کے بچہ پیدا ہوا شوہر نے اُس سے انکار کیا تو لعان ہوسکتا ہے اور بعد لعان وہ بچہ اُس کے ذمہ ہوگا اور مہر پورا دینا ہوگا (عالمگیری) **مسئلہ** لعان کے سبب جس لڑکے کا نسب عورت کے شوہر سے منقطع کردیا گیا ہے بعض باتوں میں اُس کے لئے نسب کے احکام ہیں مثلاً وہ اپنے باپ کے لئے گواہی دے تو مقبول نہیں نہ باپ کی گواہی اُس کیلئے مقبول نہ وہ اپنے باپ کو زکوٰۃ دے سکے نہ باپ اُس کو اور اُس لڑکے کے بیٹے کا نکاح باپ کی اُس لڑکی سے جو دوسری عورت سے ہے نہیں ہوسکتا یا عکس ہو جب بھی نہیں ہوسکتا اور اگر باپ نے اُس کو مار ڈالا تو قصاص نہیں اور دوسرا شوہر یہ کہے کہ یہ میرا لڑکا ہے تو اُس کا نہیں ہوسکتا اگرچہ یہ لڑکا بھی اپنے کو اُس کا بیٹا کہے بلکہ تمام باتوں میں وہی احکام ہیں جو ثابت النسب کے ہیں صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ ایک دوسرے کا وارث نہیں دوسرے یہ کہ ایک کا نفقہ دوسرے پر واجب نہیں (عالمگیری درمختار)

عنین کا بیان

فتح القدیر میں ہے عبدالرزاق نے روایت کی کہ امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ عنین کو ایک سال کی مدت دی جائے اور ابن ابی شیبہ نے روایت کی امیرالمومنین نے قاضی شریح کے پاس لکھ بھیجا کہ یوم مرافعہ سے ایک سال کی مدت دی جائے اور عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ نے مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن شیبہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک سال کی مدت دی جائے اور حسن بصری و شعبی و ابراہیم نخعی و عطاء و سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی یہی مروی ہے **مسئلہ** عنین اسکو کہتے ہیں کہ آلہ موجود ہو اور زوجہ کے آگے کے مقام میں دخول نہ کرسکے اور اگر بعض عورت سے جماع کرسکتا ہے اور بعض سے نہیں یا ثیب کے ساتھ کرسکتا ہے اور بکر کے ساتھ نہیں کرسکتا ہے اُس

کے حق میں عنین ہے اور جس سے کر سکتا ہے اُس کے حق میں نہیں اِس کے اسباب مختلف ہیں مرض کی وجہ سے ہے یا خلقۃً ایسا ہے یا بڑھاپے کی وجہ سے یا اس پر جادو کر دیا گیا ہے **مسئلہ** اگر فقط حشفہ داخل کر سکتا ہے تو عنین نہیں اور حشفہ کٹ گیا ہو تو اس کی مقدار عضو داخل کر سکنے پر عنین نہ ہوگا اور عورت نے شوہر کا عضو کاٹ ڈالا تو مقطوع الذکر کا حکم جاری نہ ہوگا (ردالمحتار) **مسئلہ** شوہر عنین ہے اور عورت کا مقام بند ہے یا ہڈی نکل آئی ہے کہ مرد اُس سے جماع نہیں کر سکتا تو ایسی عورت کے لئے وہ حکم نہیں جو عنین کی زوجہ سے ہے کہ اس میں خود بھی قصور ہے (درمختار) **مسئلہ** مرد کا عضو تناسل و انثیین یا صرف عضو تناسل بالکل جڑ سے کٹ گیا ہو یا بہت ہی چھوٹا گھنڈی کی مثل ہو اور عورت تفریق چاہے تو تفریق کر دی جائیگی اگر عورت حرہ بالغہ ہو اور نکاح سے پہلے یہ حال اُسکو معلوم نہ ہو نکاح کے بعد جانکر اس پر راضی رہی اگر عورت کسی کی باندی ہے تو خود اس کو کوئی اختیار نہیں بلکہ اختیار اس کے مولیٰ کو ہے اور نابالغہ ہے تو بلوغ تک انتظار کیا جائے بعد بلوغ راضی ہوگئی فبہا ورنہ تفریق کر دی جائے عضو تناسل کٹ جانے کی صورت میں شوہر بالغ ہو یا نابالغ اس کا اعتبار نہیں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** اگر مرد کا عضو تناسل چھوٹا ہے کہ مقام معتاد تک داخل نہیں کر سکتا تو تفریق نہیں کی جائیگی (ردالمحتار) **مسئلہ** لڑکی نابالغہ کا نکاح اُس کے باپ نے کر دیا اُس نے شوہر کو مقطوع الذکر پایا تو باپ کو تفریق کے دعوے کا حق نہیں جب تک لڑکی خود بالغہ نہ ہولے (عالمگیری) **مسئلہ** ایک بار جماع کرنے کے بعد اُس کا عضو کاٹ ڈالا گیا یا عنین ہوگیا تو اب تفریق نہیں کی جاسکتی (درمختار) **مسئلہ** شوہر کے انثیین کاٹ ڈالے گئے اور انتشار ہوتا ہے تو عورت کو تفریق کرانے کا حق نہیں اور انتشار نہ ہوتا ہو تو عنین ہے اور عنین کا حکم یہ ہے کہ عورت جب قاضی کے پاس دعویٰ کرے تو شوہر

سے قاضی دریافت کرے اگر اقرار کرے تو ایک سال کی مہلت دی جائیگی اگر سال کے
اندر شوہر نے جماع کر لیا تو عورت کا دعویٰ ساقط ہو گیا اور جماع نہ کیا اور عورت جدائی
کی خواستگار ہے تو قاضی اُس کو طلاق دینے کو کہے اگر طلاق دیدے فبہا ورنہ قاضی
تفریق کردے (عامہ کتب) **مسئلہ** عورت نے دعویٰ کیا اور شوہر کہتا ہے میں نے اس سے
جماع کیا ہے اور عورت ثیب ہے تو شوہر سے قسم کھلائیں قسم کھالے تو عورت کا حق جاتا رہا انکار
کرے تو ایک سال کی مہلت دے اور اگر عورت اپنے کو بکر بتاتی ہے تو کسی عورت کو دکھائیں
اور احتیاط یہ ہے کہ دو عورتوں کو دکھائیں اگر یہ عورتیں اُسے ثیب بتائیں تو شوہر کو قسم کھا
کر اُس کی بات مانیں اور یہ عورتیں بکر کہیں تو عورت کی بات بغیر قسم مانی جائے گی اور ان
عورتوں کو شک ہو تو کسی طریقہ سے امتحان کرائیں اور اگر ان عورتوں میں باہم اختلاف ہے
کوئی بکر کہتی ہے کوئی ثیب تو کسی اور سے تحقیق کرائیں جب یہ ثابت ہو جائے کہ شوہر نے
جماع نہیں کیا ہے تو ایک سال کی مہلت دیں (عالمگیری) **مسئلہ** عورت کا دعویٰ قاضی شہر
کے پاس ہوگا دوسرے قاضی یا غیر قاضی کے پاس دعویٰ کیا اُس نے مہلت بھی دیدی تو
اس کا کچھ اعتبار نہیں یونہیں عورت کا بطور خود بیٹھی رہنا بیکار ہے (خانیہ) **مسئلہ** سال
سے مراد اس مقام پر شمسی سال ہے یعنی تین سو پینسٹھ دن اور ایک دن کا کچھ حصہ اور ایام
حیض و ماہ رمضان اور شوہر کے حج کے سفر کا زمانہ اسی میں محسوب ہے اور عورت کے
حج اور غیبت کا زمانہ اور مرد یا عورت کے مرض کا زمانہ محسوب نہ ہوگا اور اگر احرام کی حالت
میں عورت نے دعویٰ کیا تو جب تک احرام سے فارغ نہ ہولے قاضی میعاد مقرر نہ کرے گا
(عالمگیری درمختار) **مسئلہ** اگر عنین نے عورت سے ظہار کیا ہے اور آزاد کرنے پر قادر ہے
تو ایک سال کی مہلت دی جائے گی ورنہ چودہ ماہ کی یعنی روزہ رکھنے پر قادر ہو اور اگر مہلت
دینے کے بعد ظہار کیا تو اسکی وجہ سے مدت میں کوئی اضافہ نہ ہوگا (عالمگیری) **مسئلہ** شوہر بیمار ہے
کہ بیماری کی وجہ سے جماع پر قادر نہیں تو عورت کے دعویٰ پر میعاد مقرر نہ کی جائے جب تک

تندرست نہ ہولے اگرچہ مرض زمانۂ دراز تک رہے (عالمگیری) **مسئلہ** شوہر نابالغ ہے تو جب تک بالغ نہ ہولے میعاد نہ مقرر کی جائے (درمختار) **مسئلہ** عورت مجنونہ ہے اور شوہر عنین تو ولی کے دعوے پر قاضی میعاد مقرر کریگا اور تفریق کر دیگا اور اگر ولی بھی نہ ہو تو قاضی کسی شخص کو اُسکی طرف سے مدعی بناکر یہ احکام جاری کریگا (درمختار) **مسئلہ** میعاد گزرنے کے بعد عورت نے دعوی کیا کہ شوہر نے جماع نہیں کیا اور وہ کہتا ہے کیا ہے تو اگر عورت ثیب تھی تو شوہر کو قسم کھلائیں اُس نے قسم کھالی تو عورت کا حق باطل ہوگیا اور قسم کھانے سے انکار کرے تو عورت کو اختیار ہے تفریق چاہے تو تفریق کر دینگے اور اگر عورت اپنے کو بکر کہتی ہے تو وہی صورتیں ہیں جو مذکور ہوئیں (عالمگیری) **مسئلہ** عورت کو قاضی نے اختیار دیا اُس نے شوہر کو اختیار کیا یا مجلس سے اُٹھ کھڑی ہوئی یا لوگوں نے اُسے اُٹھادیا یا ابھی اُس نے کچھ نہ کہا تھا کہ قاضی اُٹھ کھڑا ہوا تو ان سب صورتوں میں عورت کا خیار باطل ہوگیا (عالمگیری) **مسئلہ** تفریق قاضی طلاق بائن قرار دی جائیگی اور خلوت ہو چکی ہے تو پورا مہر پائیگی اور عدت بیٹھے گی ورنہ نصف مہر ہے اور عدت نہیں اور اگر مہر مقرر نہ ہوا تھا تو متعہ ملیگا (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** قاضی نے ایک سال کی مہلت دی تھی سال گزرنے پر عورت نے دعوی نہ کیا تو حق باطل نہ ہوگا جب چاہے آکر پھر دعوی کر سکتی ہے اور اگر شوہر اور مہلت مانگتا ہے تو جب تک عورت راضی نہ ہو قاضی مہلت نہ دے اور عورت کی رضامندی سے قاضی نے مہلت دی تو عورت پر اس میعاد کی پابندی ضرور نہیں جب چاہے دعوی کر سکتی ہے اور یہ میعاد باطل ہوجائے گی اور اگر میعاد اول کے بعد قاضی معزول ہوگیا یا اُس کا انتقال ہوگیا اور دوسرا اُسکی جگہ مقرر ہوا اور عورت نے گواہوں سے ثابت کر دیا کہ قاضی اوّل نے مہلت دی تھی اور وہ زمانہ ختم ہوچکا تو یہ قاضی سرے سے مدت مقرر نہ کریگا بلکہ اُسی پر عمل کریگا جو قاضی اوّل نے کیا تھا (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** قاضی کی تفریق کے بعد گواہوں نے شہادت دی کہ تفریق سے پہلے عورت نے جماع کا اقرار کیا تھا تو تفریق باطل ہے اور تفریق کے بعد

اقرار کیا ہو تو باطل نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** تفریق کے بعد اسی عورت نے پھر اُسی شوہر سے نکاح کیا یا دوسری عورت نے جس کو یہ حال معلوم تھا تو اب دعوے تفریق کا حق نہیں (درمختار)

مسئلہ اگر شوہر میں اور کسی قسم کا عیب ہے مثلاً جنون جذام برص یا عورت میں عیب ہو کہ اس کا مقام بند ہو یا اُس جگہ گوشت یا ہڈی پیدا ہو گئی ہو تو فسخ کا اختیار نہیں (درمختار) **مسئلہ** شوہر جماع کرتا ہے مگر منی نہیں ہے کہ انزال ہو تو عورت کو دعویٰ کا حق نہیں (عالمگیری) +

عدت کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ اَحْصُوا الْعِدَّةَۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُیُوْتِهِنَّ وَ لَا یَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍؕ (اے نبی لوگوں سے فرما دو کہ جب عورتوں کو طلاق دو تو انہیں عدت کے وقت کے لئے طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے نہ عدت میں عورتوں کو ان کے رہنے کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر یہ کہ کھلی ہوئی بے حیائی کی بات کریں) اور فرماتا ہے وَ الْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍؕ وَ لَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْۤ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ (طلاق والیاں اپنے کو تین حیض تک روکے رہیں اور انہیں یہ حلال نہیں کہ جو کچھ خدا نے ان کے پیٹوں میں پیدا کیا اُسے چھپائیں اگر وہ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہوں) اور فرماتا ہے وَ الّٰٓـِٔیْ یَىٕسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآىٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّ الّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَؕ وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّؕ (تمہاری عورتوں میں جو حیض سے نا امید ہو گئیں اگر تم کو کچھ شک ہو تو اُن کی عدت تین مہینے ہے

اور ان کو بھی جنھیں ابھی حیض نہیں آیا ہے اور حمل والیوں کی عدت یہ ہے کہ اپنا حمل جن لیں۔ اور فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ج فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا فَعَلْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۝ تم میں جو مر جائیں اور بی بیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں پھر جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو تم پر کچھ مواخذہ نہیں اُس کام میں جو عورتیں اپنے معاملے میں شرع کے موافق کریں اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ صحیح بخاری شریف میں مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وفات شوہر کے چند دن بعد بچہ پیدا ہوا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر نکاح کی اجازت طلب کی حضورؐ نے اجازت دیدی نیز اُس میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۂ طلاق (جسمیں حمل کی عدت کا بیان ہے) سورۂ بقر (کہ اس میں عدت وفات چار مہینے دس دن ہے) کے بعد نازل ہوئی یعنی حمل والی کی عدت چار ماہ دس دن نہیں بلکہ وضع حمل ہے اور ایک روایت میں ہے کہ میں اس پر مباہلہ کر سکتا ہوں کہ وہ اس کے بعد نازل ہوئی امام مالک و شافعی و بیہقی حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ وفات کے بعد اگر بچہ پیدا ہو گیا اور ہنوز مردہ چار پائی پر ہو تو عدت پوری ہو گئی **مسئلہ** نکاح زائل ہونے یا شبہ نکاح کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا اور ایک زمانہ تک انتظار کرنا عدت ہے۔ **مسئلہ** نکاح زائل ہونے کے بعد اُسوقت عدت ہے کہ شوہر کا انتقال ہوا ہو یا خلوت صحیح ہوئی ہو۔ زانیہ کیلئے عدت نہیں اگرچہ حاملہ ہو اور یہ نکاح کر سکتی ہے مگر جس کے زنا سے حمل ہے اسکے سوا دوسرے سے نکاح کرے تو جبتک بچہ پیدا نہ ہو وطی جائز نہیں نکاح فاسد میں دخول سے قبل تفریق ہوئی تو عدت نہیں اور دخول کے بعد ہوئی تو ہے (عامۂ کتب) **مسئلہ** جس عورت کا مقام بند ہے اس سے خلوت ہوئی

تو طلاق کے بعد عدت نہیں (درمختار) **مسئلہ** عورت کو طلاق دی بائن یا رجعی یا کسی طرح نکاح فسخ ہوگیا اگرچہ یوں کہ شوہر کے بیٹے کا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا اور ان صورتوں میں دخول ہوچکا ہو یا خلوت ہوئی اور اس وقت حمل نہ ہو اور عورت کو حیض آتا ہے تو عدت پورے تین حیض ہے جبکہ عورت آزاد ہو اور باندی ہو تو دو حیض اور اگر عورت ام ولد ہے اسکے مولیٰ کا انتقال ہوگیا اُس نے آزاد کردیا تو اُسکی عدت بھی تین حیض ہے (درمختار) **مسئلہ** ان دو صورتوں میں اگر عورت کو حیض نہیں آتا ہے کہ ابھی ایسے سن کو نہیں پہنچی یا سن ایاس کو پہنچ چکی ہے تو ڈیڑھ ماہ **مسئلہ** اگر طلاق یا فسخ پہلی تاریخ کو ہو اگرچہ عصر کے وقت تو چاند کے حساب سے تین مہینے ورنہ ہر مہینہ تیس دن کا قرار دیا جائے یعنی عدت کے کل دن نوّے ہونگے (عالمگیری جوہرہ) **مسئلہ** عورت کو حیض آچکا ہے مگر اب نہیں آتا اور ابھی سن ایاس کو نہیں پہنچی ہے اسکی عدت بھی حیض سے ہے جبتک تین حیض نہ آلیں یا سن ایاس کو نہ پہنچے اسکی عدت ختم نہیں ہوسکتی اور اگر حیض آیا ہی نہ تھا اور مہینوں سے عدت گزر رہی تھی کہ اثنائے عدت میں حیض آگیا تو اب حیض سے عدت گزارے یعنی جبتک تین حیض نہ آلیں عدت پوری نہ ہوگی (عالمگیری) **مسئلہ** حیض کی حالت میں طلاق دی تو یہ حیض عدت میں شمار نہ کیا جائے بلکہ اس کے بعد پورے تین حیض ختم ہونے پر عدت پوری ہوگی (عامہ کتب) **مسئلہ** جس عورت سے نکاح فاسد ہوا اور دخول ہوچکا ہو یا جس عورت سے شبۃً وطی ہوئی اُس کی عدت فرقت و موت دونوں میں حیض سے ہے اور حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے (جوہرہ) اور وہ عورت کسی کی باندی ہو تو عدت ڈیڑھ ماہ (عالمگیری) **مسئلہ** اسکی عورت کسی کی کنیز ہے اس نے خود خرید لی تو نکاح جاتا رہا مگر عدت نہیں یعنی اُسکی وطی کرنا جائز مگر دوسرے سے اس کا نکاح نہیں ہوسکتا جب تک دو حیض نہ گزر لیں (عالمگیری) **مسئلہ** اپنی عورت کو جو کنیز تھی خریدا اور ایک حیض آنے کے بعد آزاد کردیا تو اس حیض کے بعد دو حیض اور عدت میں رہے اور حرہ کا سا سوگ کرے اور ایک بائن طلاق دے کر

خریدی تو ملک یمین کی وجہ سے وطی کر سکتا ہے اور دو طلاقیں دیں تو بغیر حلالہ وطی نہیں کر سکتا اور اگر دو حیض کے بعد آزاد کردی تو نکاح کی وجہ سے عدت نہیں ہاں عتق کی وجہ سے عدت گزارے (عالمگیری) **مسئلہ** جس عورت سے نابالغ نے شبہۂ یا نکاح فاسد میں وطی کی اُس پر بھی یہی عدت ہے یوہیں اگر نابالغی میں خلوت ہوئی اور بالغ ہونے کے بعد طلاق دی جب بھی یہی عدت ہے (درمختار) **مسئلہ** نکاح فاسد میں تفریق یا متارکہ کے وقت سے عدت شمار کی جائیگی متارکہ یہ کہ مرد نے یہ کہا کہ میں نے اُسے چھوڑا یا اس سے وطی ترک کی یا اسی قسم کے اور الفاظ کہے جبتک متارکہ یا تفریق نہ ہو کتنا ہی زمانہ گزر جائے عدت نہیں اگرچہ دل میں ارادہ کر لیا کہ وطی نہ کریگا اور اگر عورت کے سامنے نکاح سے انکار کرتا ہے تو یہ متارکہ ہے ورنہ نہیں لہذا اس کا اعتبار نہیں (جوہرہ درمختار) **مسئلہ** طلاق کی عدت وقت طلاق سے ہے اگرچہ عورت کو اس کی اطلاع نہ ہو کہ شوہر نے اُسے طلاق دی ہے اور تین حیض آنے کے بعد معلوم ہوا تو عدت ختم ہو چکی اور اگر شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو اتنے زمانہ سے طلاق دی ہے تو عورت اُس کی تصدیق کرے یا تکذیب عدت وقت اقرار سے شمار ہوگی (جوہرہ) **مسئلہ** عورت کو کسی نے خبر دی کہ اُس کے شوہر نے تین طلاقیں دیدیں یا شوہر کا خط آیا اور اس میں اسے طلاق لکھی ہے اگر عورت کا غالب گمان ہے کہ وہ سچ کہتا ہے یا یہ خط اُسی کا ہے تو عدت گزار کر نکاح کر سکتی ہے **مسئلہ** عورت کو تین طلاقیں دیدیں مگر لوگوں پر ظاہر نہ کیا اور دو حیض آنے کے بعد عورت سے وطی کی اور حمل رہ گیا اب اُس نے لوگوں سے طلاق دینا بیان کیا تو عدت وضع حمل ہے اور وضع حمل تک نفقہ اُس پر واجب ہے (عالمگیری) **مسئلہ** طلاق دیکر مکر گیا عورت نے قاضی کے پاس دعویٰ کیا اور گواہ سے طلاق دینا ثابت کر دیا اور قاضی نے تفریق کا حکم دیا تو عدت وقت طلاق ہے اس وقت سے نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** پچھلا حیض اگر پورے دس دن پر ختم ہوا ہے تو ختم ہوتے ہی عدت ختم ہوگئی اگرچہ ابھی غسل نہ کیا ہو کہ

اگرچہ اتنا بھی نہیں کہ اُس میں غسل کرسکتی اور طلاق رجعی تھی تو شوہر اب رجعت نہیں
کرسکتا اور اب یہ عورت نکاح کرسکتی ہے اور اگر دس دن سے کم میں ختم ہوا ہے تو جبتک نہا
نہ لے یا ایک نماز کا وقت نہ گزر لے عدت ختم نہ ہوگی یہ حکم مسلمان عورت کے ہیں اور کتابیہ ہو تو
بہرحال حیض ختم ہوتے ہی عدت پوری ہوجائیگی (عالمگیری) **مسئلہ** وطی بالشبہ کی چند صورتیں ہیں
عورت عدت میں تھی اور شوہر کے سوا کسی اور کے پاس بھیجدی گئی اور یہ ظاہر کیا گیا کہ تیری عورت
ہے اُس نے وطی کی بعد کو حال کھلا۔ عورت کو تین طلاقیں دیکر بغیر حلالہ اُس سے نکاح
کرلیا اور وطی کی۔ عورت کو تین طلاقیں دیکر عدت میں وطی کی اور کہتا ہے کہ میرا گمان یہ تھا
کہ اُس سے وطی حلال ہے۔ مال کے عوض یا لفظ کنایہ سے طلاق دی اور عدت میں وطی کی۔
خاوند والی عورت تھی اور شبہۃً اُس سے کسی اور نے وطی کی پھر شوہر نے اُسکو طلاق دیدی
ان سب صورتوں میں عورت پر دو عدتیں ہیں اور بعد تفریق دوسری عدت پہلی میں داخل ہو
جائیگی یعنی اب جو حیض آئیگا دونوں عدتوں میں شمار ہوگا (جوہرہ نیرہ) **مسئلہ** مطلقہ نے
ایک حیض کے بعد دوسرے سے نکاح کیا اور اُس دوسرے نے اُس سے وطی کی پھر دونوں میں
تفریق کردی گئی اور تفریق کے بعد دو حیض آئے تو پہلی عدت ختم ہوگئی مگر ابھی دوسری
ختم نہ ہوئی لہٰذا یہ شخص اُس سے نکاح کرسکتا ہے کوئی اور نہیں کرسکتا جبتک بعد تفریق
تین حیض نہ آلیں اور تین حیض آنے پر دونوں عدتیں ختم ہوگئیں (عالمگیری) **مسئلہ** عورت کو طلاق
بائن دی تھی ایک یا دو اور عدت کے اندر وطی کی اور جانتا تھا کہ وطی حرام ہے اور حرام ہونے
کا اقرار بھی کرتا ہے تو ہر بار کی وطی پر عدت ہے مگر سب متداخل ہونگی اور تین طلاقیں دے
چکا ہے اور عدت میں وطی کی اور جانتا ہے کہ وطی حرام ہے اور مقر بھی ہے تو اس وطی کیلئے
عدت نہیں ہے بلکہ مرد کو رجم کا حکم ہے اور عورت بھی اقرار کرتی ہے تو اس پر بھی (عالمگیری) **مسئلہ**
موت کی عدت چار مہینے دس دن ہے یعنی دسویں رات بھی گزر لے بشرطیکہ نکاح صحیح ہو دخول ہوا ہو
یا نہیں دونوں کا ایک حکم ہے اگر شوہر نابالغ ہو یا زوجہ نابالغہ ہو یونہی اگر شوہر مسلمان تھا

اور عورت کنابیہ تو اس کی بھی یہی عدت ہے مگر اس عدت میں شرط یہ ہے کہ عورت کو حمل نہ ہو (جوہرہ وغیرہ) **مسئلہ** عورت کنیز ہے تو اُسکی عدت دو مہینے پانچ دن ہے شوہر آزاد ہو یا غلام کہ عدت میں شوہر کے حال کا لحاظ نہیں بلکہ عورت کے اعتبار سے ہے پھر موت پہلی تاریخ کو ہو تو چاند سے مہینے لئے جائیں ورنہ حرہ کیلئے ایک سو تیس دن اور باندی کیلئے پینسٹھ دن (درمختار) **مسئلہ** عورت حاملہ ہے تو عدت وضع حمل ہے عورت حرہ ہو یا کنیز مسلمہ ہو یا کتابیہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی یا متارکہ یا وطی بالشبہہ کی حمل ثابت النسب ہو یا زنا کا مثلاً زانیہ حاملہ سے نکاح کیا اور شوہر مر گیا یا وطی کے بعد طلاق دی تو عدت وضع حمل ہے (درمختار عالمگیری وغیرہما) **مسئلہ** وضع حمل سے عدت پوری ہونے کیلئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں موت یا طلاق کے بعد جس وقت بچہ پیدا ہو عدت ختم ہو جائیگی اگرچہ ایک منٹ بعد حمل ساقط ہو گیا اور اعضا بن چکے ہیں عدت پوری ہو گئی ورنہ نہیں اور اگر دو یا تین بچے ایک حمل سے ہوئے تو پچھلے کے پیدا ہونے سے عدت پوری ہوگی (جوہرہ) **مسئلہ** بچہ کا اکثر حصہ باہر آچکا تو رجعت نہیں کر سکتا مگر دوسرے سے نکاح اُس وقت حلال ہوگا کہ پورا بچہ پیدا ہولے (ردالمحتار) **مسئلہ** موت کے بعد اگر حمل قرار پایا تو عدت وضع حمل سے نہ ہوگی بلکہ دنوں سے (جوہرہ) **مسئلہ** بارہ برس سے کم عمر والے کا انتقال ہوا اور اسکی عورت چھ مہینے سے کم کے اندر بچہ پیدا ہوا تو عدت وضع حمل ہے اور چھ مہینے یا زائد میں ہوا تو چار مہینے دس دن اور نسب بہرحال ثابت نہ ہوگا اور اگر شوہر مراہق ہو تو دونوں صورتوں میں وضع حمل سے عدت پوری ہوگی اور بچہ ثابت النسب ہے (جوہرہ درمختار) **مسئلہ** جو شخص خصی تھا اُس کا انتقال ہوا اور اُس کی عورت حاملہ ہے یا مرنے کے بعد حاملہ ہونا معلوم ہوا تو عدت وضع حمل سے اور بچہ ثابت النسب ہے (جوہرہ) **مسئلہ** عورت کو طلاق رجعی دی تھی اور شوہر عدت میں مر گیا تو عورت موت کی عدت پوری کرے اور طلاق کی عدت جاتی رہی خواہ صحت کی حالت میں طلاق دی ہو یا مرض میں اور اگر بائن طلاق دی تھی یا تین تو طلاق کی عدت پوری کرے جبکہ صحت میں طلاق دی ہو

اور اگر مرض میں نہ ہو تو دونوں عدتیں پوری کرے یعنی اگر چار مہینے دس دن میں تین حیض پورے ہو چکے تو عدت پوری ہو چکی اور اگر تین حیض پورے ہو چکے ہیں مگر چار مہینے دس دن پورے نہ ہوئے تو ان کو پورا کرے اور اگر یہ دن پورے ہو گئے مگر ابھی تین حیض پورے نہ ہوئے تو ان کے پورے ہونے کا انتظار کرے (عامہ کتب) **مسئلہ** عورت کنیز تھی اُسے رجعی طلاق دی اور عدت کے اندر آزاد ہو گئی تو حرہ کی عدت پوری کرے یعنی تین حیض یا تین مہینے اور طلاق بائن یا موت کی عدت میں آزاد ہوئی تو باندی کی عدت یعنی دو حیض یا ڈیڑھ مہینہ یا دو مہینے پانچ دن (درمختار) **مسئلہ** عورت کہتی ہے کہ عدت پوری ہو چکی اگر اتنا زمانہ گزرا ہے کہ پوری ہو سکتی ہے تو قسم کے ساتھ اُس کا قول معتبر ہے اور اگر اتنا زمانہ نہیں گزرا تو نہیں مہینوں سے عدت ہو جب تو ظاہر ہے کہ اتنے دن گزرنے پر عدت ہو چکی اور حیض سے ہو تو آزاد عورت کیلئے کم از کم ساٹھ دن ہیں اور لونڈی کیلئے چالیس بلکہ ایک روایت میں حرہ کیلئے انتالیس دن کہ تین حیض کی اقل مدت نو دن ہے اور دو طہر کی تیس دن اور باندی کیلئے اکیس دن کہ دو حیض کے چھ دن اور ایک طہر درمیان کا پندرہ دن (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** مطلقہ کہتی ہے کہ عدت پوری ہو گئی کہ حمل تھا ساقط ہو گیا اگر حمل کی مدت اتنی تھی کہ اعضا بن چکے تھے تو مان لیا جائیگا ورنہ نہیں مثلاً نکاح سے ایک مہینے بعد طلاق دی اور طلاق کے ایک ماہ بعد حمل ساقط ہونا بتاتی ہے تو عدت پوری نہ ہوئی کہ بچہ کے اعضا چار ماہ میں بنتے ہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** اپنی عورت مطلقہ سے عدت میں نکاح کیا اور قبل وطی طلاق دیدی تو مہر پورا واجب ہوگا سرے سے عدت بیٹھے یوہیں اگر پہلا نکاح فاسد تھا اور دخول کے بعد تفریق ہوئی اور عدت کے اندر نکاح صحیح کر کے طلاق دیدی یا دخول کے بعد کفو نہ ہونے کی وجہ سے تفریق ہوئی پھر نکاح کر کے طلاق دی یا نابالغہ سے نکاح کر کے وطی کی پھر طلاق دی اور عدت کے اندر نکاح کیا اب وہ لڑکی بالغہ ہوئی اور اپنے نفس کو اختیار کیا یا نابالغہ سے نکاح کر کے وطی کی

پھر لڑکی نے بالغہ ہو کر اپنے کو اختیار کیا اور عدت کے اندر پھر اُس سے نکاح کیا اور قبل دخول طلاق دیدی ان سب صورتوں میں دوسرے نکاح کا پورا مہر اور طلاق کے بعد عدت واجب ہے اگرچہ دوسرے نکاح کے بعد وطی نہیں ہوئی کہ نکاح اول کی وطی نکاح ثانی میں بھی وطی قرار دی جائیگی (درمختار ردالمختار) **مسئلہ** بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کو طلاق دی تو جب تک اُسے تین حیض نہ آلیں دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی یا سن ایاس کو پہنچکر مہینوں سے عدت پوری کرے اگرچہ پیدا ہونے سے قبل اُسے حیض نہ آیا ہو (درمختار)

سوگ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ اور تم پر گناہ نہیں اس میں کہ اشارۃً عورتوں کے نکاح کا پیغام دیا اپنے دل میں چھپا رکھو اللہ کو معلوم ہے کہ تم ان کی یاد کرو گے ہاں ان سے خفیہ وعدہ مت کرو مگر یہ کہ اُتنی ہی بات کرو جو شرع کے موافق ہے اور عقدِ نکاح کا پکا ارادہ نہ کرو جب تک کتاب کا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ جائے اور جان لو کہ اللہ اُس کو جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے تو اُس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔ **حدیث ۱** - صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ ایک عورت نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی کے شوہر کی وفات ہوگئی (یعنی وہ عدت میں ہے) اور اُس کی آنکھیں دُکھتی ہیں کیا اسے سرمہ لگائیں

ارشاد فرمایا نہیں دو یا تین بار یہی کہا کہ نہیں پھر فرمایا کہ یہ تو یہی چار مہینے دس دن ہیں اور جاہلیت میں تو ایک سال گزرنے پر مینگنی پھینکا کرتی تھی (یہ جاہلیت کی رسم تھی کہ سال بھر کی عدت ایک جھونپڑے میں گزارتی اور نہایت میلے کچیلے کپڑے پہنتی جب سال پورا ہوتا تو وہاں سے مینگنی پھینکتی ہوئی نکلتی اور اب عدت پوری ہوتی)

حدیث ۲: صحیحین میں ام المومنین ام حبیبہ و ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور ؐ نے ارشاد فرمایا جو عورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اُسے یہ حلال نہیں کہ کسی میّت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن سوگ کرے۔

حدیث ۳: ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت کسی میّت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ کرے اور رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے مگر وہ کپڑا کہ بننے سے پہلے اُس کا سوت جگہ جگہ باندھ کر رنگتے ہیں اور سرمہ نہ لگائے اور نہ خوشبو چھوئے مگر جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑا سا عود استعمال کرسکتی ہے اور ابوداؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ مہندی نہ لگائے۔

حدیث ۴: ابوداؤد و نسائی نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور ؐ نے فرمایا جس عورت کا شوہر مر گیا ہے وہ نہ کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنے اور نہ گیرو کا رنگا ہوا اور نہ زیور پہنے اور نہ مہندی لگائے اور نہ سرمہ

حدیث ۵: ابوداؤد و نسائی انہیں سے راوی کہ جب میرے شوہر ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی حضور ؐ میرے پاس تشریف لائے اُس وقت میں نے مصبر (ایلوہ) لگا رکھا تھا فرمایا ام سلمہ یہ کیا ہے میں نے عرض کی یہ ایلوہ ہے اس میں خوشبو نہیں فرمایا اس سے چہرہ میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے اگر لگانا ہے تو رات کو لگایا کرو اور دن میں صاف کر ڈالا کرو اور خوشبو اور مہندی سے بال نہ سنوارو میں نے عرض کی تو کنگھا کرنے کیلئے کیا چیز سر پر لگاؤں فرمایا کہ بیری کے پتے سر پر تھوپ لیا کرو۔

حدیث ۶: حضرت ابو سعید

خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن کے شوہر کو ان کے غلاموں نے قتل کر ڈالا تھا وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرتی ہے کہ مجھے میکے ہیں عدت گزارنے کی اجازت دی جائے کہ میرے شوہر نے کوئی اپنا مکان نہیں چھوڑا اور نہ خرچ چھوڑا۔ اجازت دیدی پھر بلا کر فرمایا اُسی گھر میں رہو جس میں رہتی ہو جب تک عدت پوری نہ ہو لہٰذا اُنھوں نے چار ماہ دس دن اُسی مکان میں پورے کیے۔ **مسئلہ** سوگ کے یہ معنی ہیں کہ زینت کو ترک کرے یعنی ہر قسم کے زیور چاندی سونے جواہر وغیرہا کے اور ہر قسم اور ہر رنگ کے ریشم کے کپڑے اگرچہ سیاہ ہوں نہ پہنے اور خوشبو کا بدن یا کپڑوں میں استعمال نہ کرے اور نہ تیل کا استعمال کرے اگرچہ اُس میں خوشبو نہ ہو جیسے روغن زیتون اور کنگھا کرنا اور سیاہ سرمہ لگانا یوہیں سفید خوشبودار سرمہ لگانا اور مہندی لگانا اور زعفران یا کسم یا گیرو کا رنگا ہوا یا سرخ رنگ کا کپڑا پہننا منع ہے ان سب چیزوں کا ترک واجب ہے۔ (جوہرہ درمختار عالمگیری) یوہیں پڑیا کا رنگ گلابی۔ دھانی۔ چمپئی اور طرح طرح کے رنگ جن میں تزین ہوتا ہے سب کو ترک کرے۔ **مسئلہ** جس کپڑے کا رنگ پُرانا ہوگیا کہ اب اُس کا پہننا زینت نہیں اُسے پہن سکتی ہے یوہیں سیاہ رنگ کے کپڑے میں کوئی حرج نہیں جبکہ ریشم کے نہ ہوں (عالمگیری) **مسئلہ** عذر کی وجہ سے ان چیزوں کا استعمال کر سکتی ہے مگر اس حال میں اُس کا استعمال زینت کے قصد سے نہ ہو مثلاً دردِ سر کی وجہ سے تیل لگا سکتی ہے یا تیل لگانے کی عادی ہے جانتی ہے کہ نہ لگانے میں دردِ سر ہو جائیگا تو لگانا جائز ہے یا دردِ سر کے وقت کنگھا کر سکتی ہے مگر اُس طرف سے جدھر کے دندانے موٹے ہیں ادھر سے نہیں جدھر باریک ہوں کہ یہ بال سنوارنے کے لئے ہوتے ہیں اور یہ ممنوع ہے یا سرمہ لگانے کی ضرورت ہے کہ آنکھوں میں درد ہے یا خارشت ہے تو ریشمی کپڑے پہن سکتی ہے یا اُسکے پاس اور کپڑا نہیں ہے تو یہی ریشمی یا رنگا ہوا پہنے مگر یہ ضرور ہے کہ ان کی اجازت ضرورت کے وقت ہے، لہٰذا بقدرِ ضرورت اجازت ہے ضرورت سے زیادہ ممنوع۔ مثلاً آنکھ کی بیماری میں سرمہ لگانے کی ضرورت ہو تو یہ لحاظ ضروری ہے کہ سیاہ

سرمہ اُس وقت لگا سکتی ہے جب سفید سرمہ سے کام نہ چلے اور اگر صرف رات میں لگانا کافی ہے تو دن میں لگانے کی اجازت نہیں (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** سوگ اس پر ہے جو عاقلہ بالغہ مسلمان ہو اور موت یا طلاق بائن کی عدت ہو اگرچہ عورت باندی ہو تو شوہر کے عنین ہونے یا عضو تناسل کے کٹے ہوئے کی وجہ سے فرقت ہوئی تو اس کی عدت میں بھی سوگ واجب ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** طلاق دینے والا سوگ سے منع کرتا ہے یا شوہر نے مرنے سے پہلے کہہ دیا تھا کہ سوگ نہ کرنا جب بھی سوگ کرنا واجب ہے (درمختار) **مسئلہ** نابالغہ و مجنونہ و کافرہ پر سوگ نہیں ہاں اگر اثنائے عدت میں نابالغہ بالغہ ہوئی مجنونہ کا جنون جاتا رہا اور کافرہ مسلمان ہوگئی تو جو دن باقی رہ گئے ان میں سوگ کرے (درمختار) **مسئلہ** ام ولد کو اُس کے مولیٰ نے آزاد کردیا یا مولیٰ کا انتقال ہوگیا تو عدت بیٹھے گی مگر اس عدت میں سوگ واجب نہیں یونہی نکاح فاسد اور وطی بالشبہہ اور طلاق رجعی کی عدت میں سوگ نہیں (جوہرہ، عالمگیری) **مسئلہ** کسی قریب کے مرجانے پر عورت کو تین دن تک سوگ کرنے کی اجازت ہے اس سے زائد کی نہیں اور عورت شوہر والی ہو تو شوہر اس سے بھی منع کر سکتا ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** کسی کے مرنے کے غم میں سیاہ کپڑے پہننا جائز نہیں مگر عورت کو تین دن تک شوہر کے مرنے پر غم کی وجہ سے سیاہ کپڑے پہننا جائز ہے اور سیاہ کپڑے اظہار غم کے لئے نہ ہوں تو مطلقاً جائز ہیں (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** عدت کے اندر چارپائی پر سو سکتی ہے کہ یہ زینت میں داخل نہیں **مسئلہ** جو عورت عدت میں ہو اُس کے پاس صراحۃً نکاح کا پیغام دینا حرام ہے اگرچہ نکاح فاسد یا عتق کی عدت میں ہو اور موت کی عدت ہو تو اشارۃً کہہ سکتے ہیں اور طلاق رجعی یا بائن یا فسخ کی عدت میں اشارۃً بھی نہیں کہہ سکتے اور وطی بالشبہہ یا نکاح فاسد کی عدت میں اشارۃً کہہ سکتے ہیں اشارۃً کہنے کی صورت یہ ہے کہ کہے میں نکاح کرنا چاہتا ہوں مگر یہ نہ کہے کہ تجھ سے ورنہ صراحت ہو جائے گی یا کہے میں ایسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں جس میں یہ وصف

ہو اور وہ اوصاف بیان کرے جو اس عورت میں ہیں یا مجھے تجھ جیسی کہاں ملیگی (درمختار عالمگیری)

مسئلہ جو عورت طلاق رجعی یا بائن کی عدت میں ہے یا کسی وجہ سے فرقت ہوئی اگرچہ شوہر کے بیٹے کا بوسہ لینے سے اور اسکی عدت میں ہو اگرچہ نفقہ پر خلع ہوا ہو یا اس پر خلع ہوا کہ عدت میں شوہر کے مکان میں نہ رہیگی تو ان عورتوں کو گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں نہ دن میں نہ رات میں جبکہ آزاد ہوں یا لونڈی ہو جو شوہر کے پاس رہتی ہے اور عاقلہ بالغہ مسلمہ ہو اگرچہ شوہر نے اُسے باہر نکلنے کی اجازت بھی دی ہو اور نابالغہ لڑکی کی طلاق رجعی کی عدت میں شوہر کی اجازت سے باہر جاسکتی ہے اور بغیر اجازت نہیں اور نابالغہ بائن طلاق کی عدت میں اجازت دے یا نہ دے دونوں صورتوں میں جاسکتی ہے ہاں اگر قریب البلوغ ہے تو بغیر اجازت نہیں جاسکتی اور عورت پگلی یا بوہری یا کتابیہ ہے تو جاسکتی ہے مگر شوہر کو منع کرنیکا حق ہے مرد و عورت مجوسی تھے شوہر مسلمان ہوگیا اور عورت نے اسلام لانے سے انکار کیا اور فرقت ہوگئی اور غیر مدخولہ تھی لہذا عدت بھی واجب ہوئی تو عدت کے اندر اُس کا شوہر نکلنے سے منع کر سکتا ہے مولا نے ام ولد کو آزاد کیا تو اس عدت میں باہر جاسکتی ہے اور نکاح فاسد کی عدت میں نکلنے کی اجازت ہے مگر شوہر منع کرسکتا ہے (عالمگیری درمختار)

مسئلہ چند مکان کا ایک صحن ہو اور وہ سب مکان شوہر کے ہوں تو صحن میں آسکتی ہے اور وں کے ہوں تو نہیں (درمختار)

مسئلہ اگر کرایہ کے مکان میں رہتی تھی جب بھی مکان بدلنے کی اجازت نہیں شوہر کے ذمّہ زمانہ عدت کا کرایہ ہے اور اگر شوہر غائب ہے اور عورت خود کرایہ دے سکتی ہے جب اُسی میں رہے (ردالمحتار)

مسئلہ موت کی عدت میں اگر باہر جانے کی حاجت ہو کہ عورت کے پاس بقدر کفایت مال نہیں اور باہر جاکر محنت مزدوری کرکے لائیگی تو کام چلے گا تو اسے اجازت ہے کہ دن میں اور رات کے کچھ حصّے میں باہر جائے اور رات کا اکثر حصہ اپنے مکان میں گزارے مگر حاجت سے زیادہ باہر ٹھہرنے کی اجازت نہیں اور اگر بقدر کفایت اس کے پاس خرچ موجود ہے تو اسے بھی گھر سے نکلنا مطلقاً منع ہے اور اگر خرچ موجود ہے مگر باہر نہ جائے تو کوئی نقصان پہنچے گا مثلاً زراعت کا کوئی دیکھنے

بھال نے والا نہیں اور کوئی ایسا نہیں جسے اس کام پر مقرر کرے تو اس کیلئے بھی جا سکتی ہے
مگر رات کو اُسی گھر میں رہنا ہوگا (درمختار ردالمحتار) یوہیں کوئی سودا لانے والا نہ ہو تو اس کے لئے
بھی جا سکتی ہے **مسئلہ** موت یا فرقت کے وقت جس مکان میں عورت کی سکونت تھی
اُسی مکان میں عدت پوری کرے اور یہ جو کہا گیا ہے کہ گھر سے باہر نہیں جا سکتی اس سے
مراد یہی گھر ہے اور اس گھر کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں بھی سکونت نہیں کر سکتی مگر بضرورت اور
ضرورت کی صورتیں ہم آگے لکھیں گے آجکل معمولی باتوں کو جس کی کچھ حاجت نہ ہو محض
طبیعت کی خواہش کو ضرورت بولا کرتے ہیں وہ یہاں مراد نہیں بلکہ ضرورت وہ ہے کہ اُس
کے بغیر چارہ نہ ہو **مسئلہ** عورت اپنے میکے گئی تھی یا کسی کام کیلئے کہیں اور گئی تھی اُس
وقت شوہر نے طلاق دی یا مر گیا تو فوراً بلا توقف وہاں سے واپس آئے (عالمگیری) **مسئلہ**
جس مکان میں عدت گزارنا واجب ہے اُس کو چھوڑ نہیں سکتی مگر اُسوقت کہ اُسے
کوئی نکال دے مثلاً طلاق کی عدت میں شوہر نے گھر میں سے اس کو نکال دیا یا کرایہ کا
مکان ہے اور عدت عدت وفات ہے مالک مکان کہتا ہے کہ کرایہ دے یا مکان
خالی کر اور اس کے پاس کرایہ نہیں یا وہ مکان شوہر کا ہے مگر اس کے حصہ میں
جتنا پہنچا وہ قابل سکونت نہیں اور ورثا اپنے حصہ میں اسے رہنے نہیں دیتے یا کرایہ
مانگتے ہیں اور پاس کرایہ نہیں یا مکان ڈھہ رہا ہو یا ڈھنے کا خوف ہو یا چوروں کا خوف
ہو مال تلف ہو جانے کا اندیشہ ہو یا آبادی کے کنارے مکان ہے اور مال وغیرہ کا اندیشہ
ہے تو ان صورتوں میں مکان بدل سکتی ہے اور اگر کرایہ کا مکان ہو اور کرایہ دے سکتی
ہے یا ورثا کو کرایہ دے کر رہ سکتی ہے تو اُسی میں رہنا لازم ہے اور اگر حصہ اتنا ملا کہ
اس کے رہنے کے لئے کافی ہے تو اُسی میں رہے اور دیگر ورثا شوہر جن سے پردہ فرض
ہے ان سے پردہ کرے اور اگر اُس مکان میں نہ چور کا خوف ہے نہ پڑوسیوں کا مگر اس
میں کوئی اور نہیں ہے اور تنہا رہتے خوف کرتی ہے تو اگر خوف زیادہ ہو مکان

بدلنے کی اجازت ہے ورنہ نہیں اور طلاق بائن کی عدت ہے اور شوہر فاسق ہے اور
کوئی وہاں ایسا نہیں کہ اگر اُس کی نیت بد ہو تو روک سکے ایسی حالت میں مکان بدل
دے (عالمگیری، درمختار وغیرہما) **مسئلہ:** وفات کی عدت میں اگر مکان بدلنا پڑا تو اُس مکان سے
جہاں تک قریب کا میسر آسکے اُسے لے اور عدت طلاق کی ہو تو جس مکان میں شوہر اُسے
رکھنا چاہیے اور اگر شوہر غائب ہے تو عورت کو اختیار ہے (عالمگیری) **مسئلہ:** جب مکان بدلا
دوسرے مکان کا وہی حکم ہے جو پہلے کا تھا یعنی اب اس مکان سے باہر جانے کی اجازت نہیں
مگر عدت وفات میں بوقت حاجت جس کا ذکر پہلے ہو چکا (عالمگیری) **مسئلہ:** طلاق
بائن کی عدت میں یہ ضروری ہے کہ شوہر و عورت میں پردہ ہو یعنی کسی چیز سے آڑ کر
دی جائے کہ ایک طرف شوہر رہے اور دوسری طرف عورت۔ عورت کا اُس کے سامنے
اپنا بدن چھپانا کافی نہیں اس واسطے کہ عورت اب اجنبیہ ہے اور اجنبیہ سے خلوت
جائز نہیں بلکہ یہاں فتنہ کا اندیشہ ہے اور اگر مکان میں تنگی ہو اتنا نہیں کہ دونوں الگ
الگ رہ سکیں تو شوہر اتنے دنوں تک مکان چھوڑ دے یہ نہ کرے کہ عورت کو دوسرے مکان
میں بھیج دے اور خود اس میں رہے کہ مکان بدلنے کی بغیر ضرورت اجازت نہیں
اور اگر شوہر فاسق ہو تو اُسے حکماً اُس مکان سے علیحدہ کر دیا جائے اور اگر نہ نکلے تو اس
مکان میں کوئی ثقہ عورت رکھ دی جائے جو فتنہ کو روکنے پر قادر ہو اور اگر رجعی کی عدت
عدت ہو تو پردہ کی کچھ حاجت نہیں اگرچہ شوہر فاسق ہو کہ یہ نکاح سے باہر نہ ہوئی (درمختار
ردالمحتار) **مسئلہ:** تین طلاق کی عدت کا بھی وہی حکم ہے جو طلاق بائن کی عدت کا ہے زن و
شوہر اگر بڑھیا بوڑھے ہوں اور فرقت واقع ہوئی اور ان کی اولادیں ہوں جن کی مفارقت گوارا نہ ہو تو
دونوں ایک مکان میں رہ سکتے ہیں جبکہ زن و شوہر کی طرح نہ رہتے ہوں (درمختار) **مسئلہ:**
سفر میں شوہر نے طلاق بائن دی یا اُس کا انتقال ہوا اب وہ جگہ شہر ہے یا نہیں اور وہاں سے
جہاں جانا ہے مدت سفر ہے یا نہیں اور شہر سے مکان مدت سفر ہے یا نہیں اگر کسی طرف مسافت

سفر نہ ہو تو عورت کو اختیار ہے وہاں جائے یا گھر واپس آئے اُس کے ساتھ محرم ہو یا نہ ہو مگر بہتر یہ ہے کہ گھر واپس آئے اور اگر ایک طرف مسافت سفر ہے دوسری طرف نہیں تو جدھر مسافت سفر نہ ہو اُس کو اختیار کرے اور اگر دونوں طرف مسافت سفر ہے اور وہاں آبادی نہ ہو تو اختیار ہے جائے یا واپس آئے ساتھ میں محرم ہو یا نہ ہو اور بہتر گھر واپس آنا ہے اور اگر اس وقت شہر میں ہے تو وہیں عدت پوری کرے محرم یا بغیر محرم نہ ادھر آسکتی ہے نہ اُدھر جاسکتی ہے اور اگر اسوقت جنگل میں ہے مگر راستہ میں گاؤں یا شہر ملے گا اور وہاں ٹھہر سکتی ہے کہ مال کا یا آبرو کا اندیشہ نہیں اور ضرورت کی چیزیں وہاں ملتی ہیں تو وہیں عدت پوری کرے پھر محرم کے ساتھ وہاں سے سفر کرے (درمختار عالمگیری) **مسئلہ** عورت کو عدت میں شوہر سفر میں نہیں لے جاسکتا اگرچہ وہ رجعی کی عدت ہو (درمختار) **مسئلہ** رجعی کی عدت کے وہی احکام ہیں جو بائن کے ہیں مگر اس کے لئے سوگ نہیں اور سفر میں رجعی طلاق دی تو شوہر ہی کے ساتھ رہے اور کسی طرف مسافت سفر ہے تو ادھر نہیں جاسکتی (درمختار) +

ثبوت نسب کا بیان

حدیث میں فرمایا بچہ اُس کیلئے ہے جس کا فرش ہے (یعنی عورت جسکی منکوحہ یا کنیز ہو) اور زانی کے لئے پتھر ہے **مسئلہ** حمل کی مدت کم سے کم چھ مہینے ہے اور زیادہ سے زیادہ دو سال لہٰذا جو عورت طلاق رجعی کی عدت میں ہے اور عدت پوری ہونے کا اقرار نہ کیا ہو اور بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے اور اگر عدت پوری ہونے کا اقرار کیا اور وہ مدت اتنی ہے کہ اس میں عدت پوری ہو سکتی ہے اور وقت اقرار سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہوا جب بھی نسب ثابت ہے کہ بچہ پیدا ہونے سے معلوم ہوا کہ عورت کا اقرار غلط تھا اور ان دونوں صورتوں میں ولادت سے ثابت ہوا کہ شوہر نے رجعت کر

لی ہے جبکہ وقت طلاق سے پورے دو برس یا زیادہ میں بچہ پیدا ہوا اور دو برس سے کم میں پیدا ہوا تو رجعت ثابت نہ ہوئی ممکن ہے کہ طلاق دینے سے پہلے کا حمل ہوا اور اگر وقت اقرار سے چھ مہینے پر بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت نہیں یونہیں طلاق بائن یا موت کی عدت پوری ہونے کا عورت نے اقرار کیا اور وقت اقرار سے چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے ورنہ نہیں (درمختار وغیرہ عامہ کتب) **مسئلہ** جس عورت کو بائن طلاق دی اور وقت طلاق سے دو برس کے اندر بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے اور دو برس کے بعد پیدا ہوا تو نہیں مگر جبکہ شوہر اُس بچہ کی نسبت کہے کہ یہ میرا ہے یا ایک بچہ دو برس کے اندر پیدا ہوا اور دوسرا بعد میں تو دونوں کا نسب ثابت ہو جائیگا (درمختار) **مسئلہ** وقت نکاح سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت نہیں اور چھ مہینے یا زیادہ پر ہوا تو ثابت ہے جبکہ شوہر اقرار کرے یا سکوت اور اگر کہتا ہے کہ بچہ پیدا ہی نہیں ہوا تو ایک عورت کی گواہی سے ولادت ثابت ہو جائیگی اور اگر شوہر نے کہا تھا کہ جب تو جنے تو تجھ کو طلاق اور بچہ پیدا ہونا بیان کرتی ہے اور شوہر انکار کرتا ہے تو دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہوگی تنہا جنائی کی شہادت ناکافی ہے یونہیں اگر شوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا یا حمل ظاہر تھا جب بھی طلاق ثابت ہے اور نسب ثابت ہونے کے لئے فقط جنائی کا قول کافی ہے (جوہرہ) اگر دو بچے پیدا ہوئے ایک چھ مہینے کے اندر دوسرا چھ مہینے پر یا چھ مہینے کے بعد تو دونوں میں کسی کا نسب ثابت نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** نکاح میں جہاں نسب ثابت ہونا کہا جاتا ہے وہاں کچھ یہ ضرور نہیں کہ شوہر دعوی کرے تو نسب ہوگا بلکہ سکوت سے بھی نسب ثابت ہوگا اور اگر انکار کرے تو نفی نہ ہوگی جب تک لعان نہ ہو اور اگر کسی وجہ سے لعان نہ ہو سکے جب بھی ثابت ہوگا (عالمگیری) **مسئلہ** نابالغہ کو اُس کے شوہر نے بعد دخول طلاق رجعی دی اور اُس نے حاملہ ہونا ظاہر کیا تو اگر ستائیس مہینے کے اندر بچہ پیدا ہوا تو ثابت النسب ہے اور

اور طلاق بائن میں دو برس کے اندر ہوگا تو ثابت ہے ورنہ نہیں اور اگر اُس نے عدت پوری
ہونے کا اقرار کیا ہے تو وقت اقرار سے چھ مہینے کے اندر ہوگا تو ثابت ہے ورنہ نہیں اور اگر
نہ حاملہ ہونا ظاہر کیا نہ عدت پوری ہونے کا اقرار کیا بلکہ سکوت کیا تو سکوت کا وہی حکم ہے
جو عدت پوری ہونے کے اقرار کا ہے (عالمگیری) **مسئلہ:** شوہر کے مرنے کے وقت سے دو برس
کے اندر بچہ پیدا ہوگا تو نسب ثابت ہے ورنہ نہیں یہی حکم صغیرہ کا ہے جبکہ حمل کا اقرار کرتی ہے
اور اگر عورت صغیرہ ہے جس نے نہ حمل کا اقرار کیا نہ عدت پوری ہونے کا اور دس مہینے دس دن سے
کم میں ہوا تو ثابت ہے ورنہ نہیں اور اگر عدت پوری ہونے کا اقرار کیا اور وقت اقرار
یعنی چار مہینے دس دن کے بعد اگر چھ مہینے کے اندر پیدا ہوا تو ثابت ہے ورنہ نہیں (درمختار)
مسئلہ: عورت نے عدت وفات میں پہلے یہ کہا مجھے حمل نہیں پھر دوسرے دن
کہا حمل ہے تو اس کا قول مان لیا جائیگا اور اگر چار مہینے دس دن پورے ہونے پر کہا کہ حمل
نہیں ہے پھر حمل ظاہر کیا تو اُس کا قول نہیں مانا جائیگا مگر جبکہ شوہر کی موت سے چھ مہینے کے
اندر بچہ پیدا ہو تو اُس کا وہ اقرار کہ عدت پوری ہوگئی باطل سمجھا جائیگا (خانیہ) **مسئلہ:** طلاق یا
موت کے بعد دو برس کے اندر بچہ پیدا ہوا اور شوہر یا اُس کے ورثا بچہ پیدا ہونے سے انکار
کرتے ہیں اور عورت دعویٰ کرتی ہے تو اگر حمل ظاہر تھا یا شوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا تو ولادت
ثابت ہے اگرچہ جنائی بھی شہادت نہ دے اور ثابت النسب ہے اور اگر نہ حمل ظاہر تھا نہ شوہر
نے حمل کا اقرار کیا تھا تو اس وقت ثابت ہوگا کہ دو مرد یا ایک مرد دو عورت گواہی دیں
اور مرد کس طرح گواہی دیں گے اسکی صورت یہ ہے کہ عورت تنہا مکان میں گئی اور اُس مکان
میں کوئی ایسا بچہ نہ تھا اور بچہ لیے ہوئے باہر آئی یا مرد کی نگاہ اچانک پڑ گئی دیکھا کہ اُس
کے بچہ پیدا ہو رہا ہے اور قصداً نگاہ کی تو فاسق ہے اور اُس کی گواہی مردود (درمختار)
مسئلہ: شوہر بچہ پیدا ہونے کا اقرار کرتا ہے مگر کہتا ہے کہ یہ بچہ نہیں ہے تو اُس کے
ثبوت کیلئے جنائی کی شہادت کافی ہے (درمختار) **مسئلہ:** عدت وفات میں بچہ پیدا ہو

اور بعض ورثہ نے تصدیق کی تو اس کے حق میں نسب ثابت ہوگیا پھر اگر یہ عادل ہے اور اس کے ساتھ کسی اور وارث قابل شہادت نے بھی تصدیق کی یا کسی اجنبی نے شہادت دی تو ورثہ اور غیر سب کے حق میں نسب ثابت ہوگیا یعنی مثلاً اگر اس لڑکے نے دعویٰ کیا کہ میرے باپ کے فلاں شخص پر اتنے روپے دین ہیں تو دعویٰ سننے کے لئے اسکی حاجت نہیں کہ وہ اپنا نسب ثابت کرے اور اگر تنہا ایک وارث تصدیق کرتا ہے یا چند ہوں مگر وہ عادل نہ ہوں تو فقط ان کے حق میں ثابت ہے اوروں کے حق میں ثابت نہیں یعنی مثلاً اگر دیگر ورثہ اس کی وراثت میں انکار کرتے ہوں تو اولاد ہونے کی وجہ سے ان کے حصوں میں کوئی کمی نہ ہوگی اور وارث اگر تصدیق کریں تو ان کے لئے اقرار کرنے میں لفظ شہادت اور مجلس قاضی وغیرہ کچھ شرط نہیں مگر اوروں کے حق میں ان کا اقرار اس وقت مانا جائیگا جب عادل ہوں ہاں اگر اس وارث کے ساتھ کوئی غیر وارث ہے تو اس کا فقط یہ کہہ دینا کافی نہ ہوگا کہ یہ فلاں کا لڑکا ہے بلکہ لفظ شہادت اور مجلس حکم وغیرہ وہ سب امور جو شہادت میں شرط ہے اس کے لئے شرط ہیں (درمختار) **مسئلہ** بچہ پیدا ہوا عورت کہتی ہے کہ نکاح کو چھ مہینے یا زیادہ کا عرصہ ہو گیا اور ورثہ کہتا ہے کہ چھ مہینے نہیں ہوئے تو عورت کو قسم کھلائیں قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہے اور شوہر یا اس کے ورثہ گواہ پیش کرنا چاہیں تو گواہ نہ سنے جائیں (درمختار و ردالمحتار) **مسئلہ** کسی لڑکے کی نسبت کہا یہ میرا بیٹا ہے اور اس شخص کا انتقال ہوگیا اور اس لڑکے کی ماں جس کا حرہ و مسلمہ ہونا معروف ہے یہ کہتی ہے کہ میں اس کی عورت ہوں اور یہ اس کا بیٹا تو دونوں وارث ہوں گے اور اگر عورت کا آزاد ہونا مشہور نہ ہو یا پہلے وہ باندی تھی اور اب آزاد ہے اور یہ معلوم کہ علوق کے وقت آزاد تھی یا نہیں اور ورثہ کہتے ہیں تو اس کی ام ولد تھی تو وارث نہ ہوگی یونہی اگر ورثہ کہتے ہیں کہ تو اس کے مرنے کے وقت نصرانیہ تھی اور اس وقت اس عورت کا مسلمان ہونا مشہور نہیں ہے جب بھی وارث نہ ہوگی (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** عورت کا بچہ خود عورت کے قبضہ میں ہے شوہر کے قبضہ میں نہیں

اُس کی نسبت عورت یہ کہتی ہے کہ یہ لڑکا میرے پہلے شوہر سے ہے اس کے پیدا ہونے کے بعد میں نے تجھ سے نکاح کیا اور شوہر کہتا ہے کہ میرا ہے میرے نکاح میں پیدا ہوا تو شوہر ہی کا قول معتبر ہے (عالمگیری) **مسئلہ** کسی عورت سے زنا کیا پھر اس سے نکاح کیا اور چھ مہینے پر یا زیادہ میں بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے اور کم میں ہوا تو نہیں اگرچہ شوہر کہے کہ یہ زنا سے میرا بیٹا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** نسب کا ثبوت اشارہ سے بھی ہو سکتا ہے اگرچہ بولنے پر قادر ہو (عالمگیری) **مسئلہ** کسی نے اپنے نابالغ لڑکے کا نکاح کسی عورت سے کر دیا اور لڑکا اتنا چھوٹا ہے کہ نہ جماع کر سکتا ہے نہ اُس سے حمل ہو سکتا ہے اور عورت کے بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت نہیں اور اگر لڑکا مراہق ہے اور اُس کی عورت کے بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے (عالمگیری) **مسئلہ** اپنی کنیز سے وطی کرتا ہے اور بچہ پیدا ہوا تو اُس کا نسب اُس وقت ثابت ہوگا کہ یہ اقرار کرے کہ میرا بچہ ہے اور وہ لونڈی ام ولد ہو گئی اب اس کے بعد جو بچے پیدا ہوں گے ان میں اقرار کی حاجت نہیں مگر یہ ضرور ہے کہ نفی کرنے سے منتفی ہو جائے گا مگر نفی سے اُس وقت منتفی ہوگا کہ زیادہ زمانہ نہ گزرا ہو نہ قاضی نے اُسی کے نسب کا حکم دے دیا ہو اور ان میں کوئی بات پائی گئی تو نفی نہیں ہو سکتی اور مدبرہ کے بچہ کا نسب بھی اقرار سے ثابت ہوگا منکوحہ کے بچہ کا نسب ثابت ہونے کے لئے اقرار کی حاجت نہیں نہ انکار کی صورت میں لعان کرنا ہوگا اور جہاں لعان نہیں وہاں انکار سے بھی کام نہ چلے گا (عالمگیری)۔

بچہ کی پرورش کا بیان

امام احمد و ابوداؤد عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ عورت نے حضور سے عرض کی یا رسول اللہ میرا یہ لڑکا ہے میرا پیٹ اس کے لئے ظرف تھا اور میرے

پستان اس کے لئے مشک اور میری گود اس کی محافظ تھی اس کے باپ نے مجھے طلاق دیدی اور اب اس کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے حضور نے فرمایا تو زیادہ حقدار ہے جب تک تو نکاح نہ کرے۔ صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ صلح حدیبیہ کے بعد دوسرے سال میں جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمرۂ قضا سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے تو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی چچا چچا کہتی پیچھے ہولیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں لے لیا اور ہاتھ پکڑ لیا پھر حضرت علی و زید بن حارثہ و جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ہر ایک نے اپنے پاس رکھنا چاہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے ہی اسے لیا اور میرے چچا کی لڑکی ہے اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے چچا کی لڑکی ہے اور اسکی خالہ میری بی بی ہے اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے بھائی کی لڑکی ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لڑکی خالہ کو دلوائی اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہے اور حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے اور حضرت جعفر سے فرمایا کہ تم میری صورت اور سیرت میں مشابہ ہو اور حضرت زید سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولیٰ ہو۔ **مسئلہ** بچہ کی پرورش کا حق ماں کے لئے ہے خواہ وہ نکاح میں ہو یا نکاح سے باہر ہو گئی ہو ہاں اگر وہ مرتدہ ہو گئی تو پرورش نہیں کر سکتی یا کسی فسق میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے بچہ کی تربیت میں فرق آئے مثلاً زانیہ یا چور یا نوحہ کرنے والی ہے تو اُس کی پرورش میں نہ دیا جائے بلکہ بعض فقہا نے فرمایا اگر وہ نماز کی پابند نہیں تو اسکی پرورش میں بھی نہ دیا جائے مگر اصح یہ ہے کہ اُس کی پرورش میں اس وقت تک رہے گا کہ ناسمجھ ہو جب کچھ سمجھنے لگے تو علیحدہ کر لیں کہ بچہ ماں کو دیکھ کر وہی عادت اختیار کرے گا جو اس کی ہے یونہی ماں کی پرورش میں اُس وقت بھی نہ دیا جائے جب کہ بکثرت بچہ کو چھوڑ کر ادھر اُدھر چلی جاتی ہو اگرچہ اُس کا جانا کسی گناہ کے لئے نہ ہو مثلاً وہ عورت مُردے نہلاتی ہے یا جنائی ہے یا اور کوئی ایسا کام کرتی

ہے جس کی وجہ سے اُسے اکثر گھر سے باہر جانا پڑتا ہے یا وہ عورت کنیز یا ام ولد یا مدبرہ ہو یا مکاتبہ ہو جس سے قبل عقدِ کتابت بچہ پیدا ہوا جب کہ وہ بچہ آزاد ہو اور اگر آزاد نہ ہو تو حق پرورش مولیٰ کے لئے ہے کہ اُس کی مِلک ہے مگر اپنی ماں سے جدا نہ کیا جائے (عالمگیری۔ درمختار ردالمحتار وغیرہا) **مسئلہ** اگر بچہ کی ماں نے بچہ کے غیر محرم سے نکاح کرلیا تو اسے پرورش کا حق نہ رہا اور اس کے محرم سے نکاح کیا تو حق پرورش باطل نہ ہوا۔ غیر محرم سے مراد وہ شخص ہے کہ نسب کی جہت سے بچہ کے لئے محرم نہ ہو اگرچہ رضاع کی جہت سے محرم ہو جیسے اُس کی ماں نے اُس کے رضاعی چچا سے شادی کرلی تو اب ماں کی پرورش میں نہ رہے گا کہ اگرچہ رضاع کے لحاظ سے بچہ کا چچا ہے مگر نسباً اجنبی ہے اور نسبی چچا سے نکاح کیا تو باطل نہیں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** ماں اگر مفت پرورش کرنا نہیں چاہتی اور باپ اُجرت دے سکتا ہے تو اُجرت دے اور تنگدست ہے تو ماں کے بعد جن کو حق پرورش ہے اگر ان میں کوئی مفت پرورش کرے تو اُس کی پرورش میں دیا جائے بشرطیکہ بچہ کے غیر محرم سے اُس نے نکاح نہ کیا ہو اور ماں سے کہہ دیا جائے کہ مفت پرورش کر یا بچہ فلاں کو دیدے مگر ماں اگر بچہ کو دیکھنا چاہے یا اُسکی دیکھ بھال کرنا چاہے تو منع نہیں کر سکتے اور اگر کوئی دوسری عورت نہ ہو جس کو حق پرورش ہے مگر کوئی اجنبی شخص یا رشتہ دار مرد مفت پرورش کرنا چاہتا ہے تو ماں ہی کو دیں گے اگرچہ اُس نے اجنبی سے نکاح کیا ہو اگرچہ اُجرت مانگتی ہو (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** جس کے لئے حق پرورش ہے اور اگر وہ انکار کرے اور کوئی دوسری نہ ہو جو پرورش کرے تو پرورش کرنے پر مجبور کی جائے گی یونہی اگر بچہ کی ماں دودھ پلانے سے انکار کرے اور بچہ دوسری عورت کا دودھ نہ لیتا ہو یا مفت کوئی دودھ نہیں پلاتی اور بچہ یا اُس کے باپ کے پاس مال نہیں تو ماں دودھ پلانے پر مجبور کی جائیگی (ردالمحتار) **مسئلہ** ماں کی پرورش میں بچہ ہو اور وہ اس کے باپ کے نکاح یا عدت میں ہو تو پرورش کا معاوضہ نہیں پائے گی اور

اس کا بھی حق لے سکتی ہے اور دودھ پلانے کی اُجرت اور بچہ کا نفقہ بھی اور اگر اُس کے پاس رہنے کا مکان نہ ہو تو یہ بھی اور بچہ کو خادم کی ضرورت ہو تو یہ بھی اور یہ سب اخراجات اگر بچہ کا مال ہو تو اُس سے دئے جائیں ورنہ جس پر بچہ کا نفقہ ہے اُسی کے ذمہ یہ سب بھی ہیں (درمختار) **مسئلہ** ماں نے اگر پرورش سے انکار کر دیا پھر یہ چاہتی ہے کہ پرورش کرے تو رجوع کر سکتی ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** ماں اگر نہ ہو یا پرورش کی اہل نہ ہو یا انکار کر دیا یا اجنبی سے نکاح کیا تو اب حق پرورش نانی کے لئے ہے یہ بھی نہ ہو تو نانی کی ماں اس کے بعد دادی پردادی بشرائط مذکورہ بالا پھر حقیقی بہن پھر اخیافی بہن پھر سوتیلی بہن پھر حقیقی بہن کی بیٹی پھر اخیافی بہن کی بیٹی پھر خالہ یعنی ماں کی حقیقی بہن پھر اخیافی پھر سوتیلی بہن کی بیٹی پھر حقیقی بھتیجی پھر اخیافی بھائی کی بیٹی پھر سوتیلے بھائی کی بیٹی پھر اسی ترتیب سے پھوپیاں پھر ماں کی خالہ پھر باپ کی خالہ پھر ماں کی پھوپیاں پھر باپ کی پھوپیاں اور ان سب میں ترتیب ملحوظ ہے کہ حقیقی پھر اخیافی پھر سوتیلی اور اگر کوئی عورت پرورش کرنیوالی نہ ہو یا ہو مگر اُس کا حق ساقط ہو تو عصبات بہ ترتیب ارث یعنی باپ پھر دادا پھر حقیقی بھائی پھر سوتیلا پھر بھتیجے پھر چچا پھر اس کے بیٹے مگر لڑکی کو چچازاد بھائی کی پرورش میں نہ دیں خصوصاً جبکہ مشتہاۃ ہو اور اگر عصبات بھی نہ ہوں تو ذوی الارحام کی پرورش میں دیں مثلاً اخیافی بھائی پھر اُس کا بیٹا پھر ماں کا چچا پھر حقیقی ماموں۔ چچا اور پھوپی اور ماموں اور خالہ کی بیٹیوں کو لڑکے کی پرورش کا حق نہیں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** اگر چند شخص ایک درجہ کے ہوں تو ان میں جو زیادہ بہتر ہو پھر وہ کہ زیادہ پرہیزگار ہو پھر وہ کہ ان میں بڑا ہو حقدار ہے (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** بچہ کی ماں اگر ایسے مکان میں رہتی ہے کہ گھر والے بچہ سے بغض رکھتے ہیں تو باپ اپنے بچہ کو اُس سے لے لیگا یا عورت وہ مکان چھوڑ دے اور اگر ماں نے بچہ کے کسی رشتہ دار سے نکاح کیا مگر وہ محرم نہیں جب بھی ساقط ہو جائیگا مثلاً اس کے چچازاد بھائی سے ہاں اگر ماں کے بعد اُسی چچا کے لڑکے کو حق پہنچتا ہو یا بچہ لڑکا ہے تو ساقط نہ ہوگا (ردالمحتار) **مسئلہ** اجنبی کے ساتھ

نکاح کرنے سے حق پرورش ساقط ہوگیا تھا پھر اُس نے طلاق بائن دیدی یا رجعی دی مگر عدت پوری ہوگئی تو حق پرورش عود کر آئیگا (ہدایہ وغیرہا) **مسئلہ** پاگل اور بوہرے کو حق پرورش حاصل نہیں اور اچھے ہوگئے تو حق حاصل ہوجائیگا یونہی مرتد تھا اب مسلمان ہوگیا تو پرورش کا حق اسے ملیگا (ردالمحتار) **مسئلہ** بچہ نانی یا دادی کے پاس ہے اور وہ خیانت کرتی ہے تو پھوپی کو اختیار ہے کہ اُس سے لے لے (عالمگیری) **مسئلہ** بچہ کا باپ کہتا ہے کہ اُس کی ماں نے کسی سے نکاح کرلیا اور ماں انکار کرتی ہے تو ماں کا قول معتبر ہے اور اگر یہ کہتی ہے کہ نکاح تو کیا تھا مگر اُس نے طلاق دیدی اور میرا حق عود کر آیا تو اگر اتنا ہی کہا اور یہ نہ بتایا کہ کس سے نکاح کیا جب بھی ماں کا قول معتبر ہے اور اگر یہ بھی بتایا کہ فلاں سے نکاح کیا تھا تو اب جبتک وہ شخص طلاق کا اقرار نہ کرے محض اس عورت کا کہنا کافی نہیں (خانیہ)

مسئلہ جس عورت کے لئے حق پرورش ہے اُس کے پاس لڑکے کو اُس وقت تک رہنے دیں کہ اب اسے اُس کی حاجت نہ رہے یعنی اپنے آپ کھاتا پیتا پہنتا استنجا کرلیتا ہو اس کی مقدار سات برس کی عمر ہے اور اگر عمر میں اختلاف ہو تو اگر یہ سب کام خود کرلیتا ہو تو اُس کے پاس سے علیحدہ کرلیا جائے ورنہ نہیں اور اگر باپ لینے سے انکار کرے تو جبراً اُس کے حوالہ کیا جائے اور لڑکی اُس وقت تک عورت کی پرورش میں رہے گی کہ حد شہوت کو پہنچ جائے اس کی مقدار نو برس کی عمر ہے اور اگر اس عمر سے کم میں لڑکی کا نکاح کردیا گیا جب بھی اُس کی پرورش میں رہیگی جس کی پرورش میں ہے نکاح کردینے سے حق پرورش باطل نہ ہوگا جبتک مرد کے قابل نہ ہو (خانیہ بحر وغیرہما) **مسئلہ** سات برس کی عمر سے بلوغ تک لڑکا اپنے باپ یا دادا یا کسی اور ولی کے پاس رہیگا پھر جب بالغ ہوگیا اور سمجھ وال ہے کہ فتنہ یا بدنامی کا اندیشہ نہ ہو اور تادیب کی ضرورت نہ ہو تو جہاں چاہے وہاں رہے اور اگر ان باتوں کا اندیشہ ہو اور تادیب کی ضرورت ہو تو باپ دادا وغیرہ کے پاس رہے گا خود مختار نہ ہوگا مگر بالغ ہونے کے

بعد باپ پر نفقہ واجب نہیں اب اگر اخراجات کا متکفل ہو تو تبرع و احسان ہے (عالمگیری درمختار) یہ حکم فقہی ہے مگر نظر بحالی زمانہ خود مختار نہ رکھا جائے جبتک چال چلن اچھی طرح درست نہ ہولیں اور پورا وثوق نہ ہولے کہ اب اسکی وجہ سے فتنہ و عار نہ ہوگا کہ آج کل اکثر صحبتیں مخرب اخلاق ہوتی ہیں اور نوعمری میں فساد بہت جلد سرایت کرتا ہے **مسئلہ** لڑکی نو برس کے بعد سے جبتک کواری ہے باپ دادا بھائی وغیرہم کے یہاں رہے گی۔ مگر جبکہ عمر رسیدہ ہوجائے اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو اُسے اختیار ہے جہاں چاہے رہے اور لڑکی ثیب ہے مثلاً بیوہ ہے اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو اُسے اختیار ہے ورنہ باپ دادا وغیرہ کے یہاں رہے اور یہ ہم پہلے بیان کرچکے کہ چچا کے بیٹے کو لڑکی کیلئے حق پرورش نہیں یہی حکم اب بھی ہے کہ وہ محرم نہیں بلکہ ضرور ہے کہ محرم کے پاس رہے اور محرم نہ ہو تو کسی ثقہ امانت دار عورت کے پاس رہے جو اسکی عفت کی حفاظت کرسکے اور اگر لڑکی ایسی ہو کہ فساد کا اندیشہ نہ ہو اختیار ہے (درمختار ردالمحتار عالمگیری) **مسئلہ** لڑکا بالغ نہ ہوا مگر کام کے قابل ہوگیا ہے تو باپ اُسے کسی کام میں لگادے جو کام سکھانا چاہے اُس کے جاننے والوں کے پاس بھیجدے کہ ان سے کام سیکھے نوکری یا مزدوری کے قابل ہو اور باپ اُس سے نوکری یا مزدوری کرانا چاہے تو نوکری یا مزدوری کرائے اور جو کمائے اُس پر صرف کرے اور بچ رہے تو اس کے لئے جمع کرتا رہے اور اگر باپ جانتا ہے کہ میرے پاس خرچ ہوجائے گا تو کسی اور کے پاس امانت رکھ دے (درمختار) مگر سب سے مقدم یہ ہے کہ بچوں کو قرآن مجید پڑھائیں اور دین کی ضروری باتیں سکھائی جائیں۔ روزہ و نماز و طہارت اور بیع و اجارہ و دیگر معاملات کے مسائل جن کی روزمرہ حاجت پڑتی ہے اور ناواقفی سے خلاف شرع عمل کرنے کے جرم میں مبتلا ہوتے ہیں انکی تعلیم ہو اگر دیکھیں کہ بچہ کو علم کی طرف رجحان ہے اور سمجھ دار ہے تو علم دین کی خدمت سے بڑھ کر کیا کام ہے اور اگر استطاعت نہ ہو تو تصحیح و تعلیم عقائد اور ضروری مسائل کے تعلیم کے بعد جس جائز کام میں لگائیں اختیار ہے

مسئلہ لڑکی کو بھی عقائد و ضروری مسائل سکھانے کے بعد کسی عورت سے سلائی اور نقش و نگار وغیرہ ایسے کام سکھائیں جن کی عورتوں کو اکثر ضرورت پڑتی ہے اور کھانا پکانے اور دیگر امور خانہ داری میں اُس کو باسلیقہ ہونے کی کوشش کریں کہ سلیقہ والی عورت جس خوبی سے زندگی بسر کرسکتی ہے بدسلیقہ نہیں کرسکتی۔ **مسئلہ** لڑکی کو نوکر نہ رکھائیں کہ جس کے پاس نوکر رہے گی کبھی ایسا بھی ہوگا کہ مرد کے پاس تنہا رہے اور یہ بڑے عیب کی بات ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** زمانۂ پرورش میں باپ یہ چاہتا ہے کہ عورت سے بچہ لے کر کہیں دوسری جگہ چلا جائے تو اُس کو یہ اختیار حاصل نہیں اور اگر عورت چاہتی ہے کہ بچہ کو لے کر دوسرے شہر کو چلی جائے اور دونوں شہروں میں اتنا فاصلہ ہے کہ باپ اگر بچہ کو دیکھنا چاہے تو دیکھ کر رات آنے سے پہلے واپس آسکتا ہے تو لے جاسکتی ہے اور اس سے زیادہ فاصلہ ہے تو خود بھی نہیں جاسکتی یہی حکم ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں سے شہر میں جانے کا قریب ہے تو جائز ہے ورنہ نہیں اور شہر سے گاؤں میں بغیر اجازت نہیں لے جا سکتی ہاں اگر جہاں جانا چاہتی ہے وہاں اُس کا میکہ ہے اور وہیں اُس کا نکاح ہوا ہے تو لے جاسکتی ہے اور اگر اُس کا میکا ہے مگر وہاں نکاح نہیں ہوا بلکہ نکاح کہیں اور ہوا ہے تو نہ میکے لے جاسکتی ہے نہ وہاں جہاں نکاح ہوا ماں کے علاوہ کوئی اور پرورش کرنے والی لے جانا چاہتی ہو تو باپ کی اجازت سے لے جاسکتی ہے مسلمان یا ذمی عورت بچہ کو دارالحرب میں مطلقاً نہیں لے جاسکتی اگرچہ وہیں نکاح ہوا ہو (درمختار ردالمحتار عالمگیری وغیرہا) **مسئلہ** عورت کو طلاق دیدی اُس نے کسی اجنبی سے نکاح کرلیا تو باپ بچہ کو اُس سے لے کر سفر میں لے جاسکتا ہے جبکہ کوئی اور پرورش کا حقدار نہ ہو ورنہ نہیں (درمختار) **مسئلہ** جب پرورش کا زمانہ پورا ہوچکا اور بچہ باپ کے پاس آگیا تو باپ پر یہ واجب نہیں کہ بچہ کو اُس کی ماں کے پاس بھیجے نہ پرورش کے زمانہ میں

ماں پر باپ کے پاس بھیجنا لازم تھا ہاں اگر ایک کے پاس ہے اور دوسرا اُسے دیکھنا چاہتا ہے تو دیکھنے سے منع نہیں کیا جاسکتا (درمختار) **مسئلہ** عورت بچہ کو گہوارے میں لٹا کر باہر چلی گئی گہوارہ گرا اور بچہ مرگیا تو عورت پر تاوان نہیں کہ اُس نے خود ضائع نہیں کیا (خانیہ) +

نفقہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۱ھ مالدار شخص اپنی وسعت کے لائق خرچ کرے اور جس کی روزی تنگ ہے وہ اس میں خرچ کرے جو اُسے خدا نے دیا اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی ہی جتنی اُسے طاقت دی ہے قریب ہے کہ اللہ سختی کے بعد آسانی پیدا کردے۔ اور فرماتا ہے وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ ۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔ جس کا بچہ ہے اُس پر عورتوں کا کھانا اور پہننا ہے دستور کے موافق کسی جان پر تکلیف نہیں دی جاتی مگر اُس کی گنجائش کے لائق ماں کو اُس کے بچہ کے سبب ضرر نہ دیا جائے اور نہ باپ کو اُس کی اولاد کے سبب اور جو باپ کے قائم مقام ہے اُس پر بھی ایسا ہی واجب ہے اور فرماتا ہے اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ۔ عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہو اپنی طاقت بھر اور انہیں ضرر نہ دو کہ اُن پر تنگی کرو۔ **حدیث ۱:** صحیح مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا عورتوں کے بارے میں خدا سے ڈرو کہ وہ تمہارے پاس قیدی کی مثل ہیں اللہ کی امانت کے ساتھ تم نے ان کو لیا اور اللہ کے کلمہ کے ساتھ اُن کے فروج کو حلال کیا۔ تمہارا اُن پر یہ حق ہے کہ تمہارے بچھونوں پر (مکانوں میں) ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسکو تم ناپسند رکھتے ہو اور اگر ایسا کریں تو تم اس طرح مار سکتے ہو جس سے ہڈی نہ ٹوٹے اور اُن کا تم پر یہ حق ہے کہ انہیں کھانے اور پہننے کو دستور کے موافق دو۔ **حدیث ۲** ۔ صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کی یا رسول اللہ ابوسفیان (میرے شوہر) بخیل ہیں وہ مجھے اتنا نفقہ نہیں دیتے جو مجھے اور میری اولاد کو کافی ہو مگر اُس صورت میں کہ اُن کی اطلاع میں کچھ لے لوں (تو آیا اس طرح لینا جائز ہے) فرمایا کہ اُسکے مال میں سے اتنا تو لے سکتی ہے جو تجھے اور تیرے بچوں کو دستور کے موافق خرچ کیلئے کافی ہو۔ **حدیث ۳** ۔ صحیح مسلم میں جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب خدا کسی کو مال دے تو خود اپنے اور گھر والوں پر خرچ کرے۔ **حدیث ۴** ۔ صحیح بخاری میں ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضورؐ نے فرمایا مسلمان جو کچھ اپنے اہل پر خرچ کرے اور نیت ثواب کی ہو تو یہ اُس کے لئے صدقہ ہے۔ **حدیث ۵** ۔ بخاری شریف میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضورؐ نے فرمایا جو کچھ تو خرچ کریگا وہ تیرے لئے صدقہ ہے یہاں تک کہ لقمہ جو بی بی کے منہ میں اُٹھا کر دیدے۔ **حدیث ۶** ۔ صحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کو گنہگار ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ جس کا کھانا اُس کے ذمہ ہو اُسے کھانے کو نہ دے۔ **حدیث ۷** ۔ ابوداؤد و ابن ماجہ بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض

کی کہ میرے پاس مال ہے اور میرے والد کو میرے مال کی حاجت ہے فرمایا تو تیرا مال تیرے باپ کے لئے ہیں تمہاری اولاد تمہاری عمدہ کمائی سے ہیں اپنی اولاد کی کمائی کھاؤ **مسئلہ** نفقہ سے مراد کھانا کپڑا رہنے کا مکان ہے اور نفقہ واجب ہونے کے تین سبب ہیں زوجیت نسب ملک۔ (جوہرہ درمختار) **مسئلہ** جس عورت سے نکاح صحیح ہوا اُس کا نفقہ شوہر پر واجب ہے عورت مسلمان ہو یا کافرہ آزاد ہو یا مکاتبہ محتاج ہو یا مالدار دخول ہوا ہو یا نہیں بالغہ ہو یا نابالغہ مگر نابالغہ میں شرط یہ ہے کہ جماع کی طاقت رکھتی ہو یا مشتہاۃ ہو اور شوہر کی جانب کوئی شرط نہیں بلکہ صغیر السن ہو اُس پر نفقہ واجب ہے اُس کے مال سے دیا جائیگا اور اگر اسکی ملک میں مال نہ ہو تو اُسکی عورت کا نفقہ اُس کے باپ پر واجب نہیں ہاں اگر اُس کے باپ نے نفقہ کی ضمانت کی ہو تو باپ پر واجب ہے شوہر عنین ہے یا اُس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہے یا مریض ہے کہ جماع کی طاقت نہیں رکھتا یا حج کو گیا ہے جب بھی نفقہ واجب ہے (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** نابالغہ جو قابل جماع نہ ہو اُس کا نفقہ شوہر پر واجب نہیں خواہ شوہر کے یہاں ہو یا اپنے باپ کے گھر جبتک قابل وطی نہ ہو جائے ہاں اگر اس قابل ہو کہ خدمت کر سکے یا اُس سے اُنس حاصل ہو سکے اور شوہر نے اپنے مکان میں رکھا تو نفقہ واجب ہے اور نہیں رکھا تو نہیں (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** عورت کا مقام بند ہے جسکے سبب سے وطی نہیں ہو سکتی یا دیوانی ہے یا بوہری تو نفقہ واجب ہے (درمختار) **مسئلہ** زوجہ کنیز ہے یا مدبرہ یا ام ولد تو نفقہ واجب ہونے کیلئے تبویہ شرط ہے یعنی اگر مولیٰ کے گھر رہتی ہے تو واجب نہیں (جوہرہ) **مسئلہ** نکاح فاسد مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح ہو تو اس میں یا اسکی عدت میں نفقہ واجب نہیں یونہیں وطی بالشبہہ میں اور اگر بظاہر نکاح صحیح ہوا اور قاضی شرع نے نفقہ مقرر کر دیا بعد کو معلوم ہوا کہ نکاح صحیح نہیں مثلاً وہ عورت اسکی رضاعی بہن ثابت ہوئی تو جو کچھ نفقہ میں دیا ہے واپس لے سکتا ہے اور اگر بطور خود بلا حکم قاضی دیا ہے تو نہیں لے سکتا (جوہرہ ردالمحتار) **مسئلہ** انجانی میں عورت کی بہن یا پھوپی یا خالہ سے نکاح کیا بعد کو معلوم ہوا

اور تفریق ہوئی تو جب تک اسکی عدت پوری نہ ہوگی عورت سے جماع نہیں کر سکتا مگر عورت کا نفقہ واجب ہے اور اُس کی بہن پھوپی خالہ کا نہیں اگرچہ ان عورتوں پر عدت واجب ہے (عالمگیری) **مسئلہ** بالغہ عورت جب اپنے نفقہ کا مطالبہ کرے اور ابھی رخصت نہیں ہوئی ہے تو اس کا مطالبہ درست ہے جبکہ شوہر نے اپنے مکان پر لے جانے کو اُس سے نہ کہا ہو اور اگر شوہر نے کہا تو میرے یہاں چل اور عورت نے انکار نہ کیا جب بھی نفقہ کی مستحق ہے اور اگر عورت نے انکار کیا تو اسکی دو صورتیں ہیں اگر کہتی ہو جب تک مہر معجل نہ دوگے نہیں جاؤں گی جب بھی نفقہ پائیگی کہ اُس کا انکار ناحق نہیں اور اگر انکار ناحق ہے مثلاً مہر معجل ادا کر چکا ہے یا مہر معجل تھا ہی نہیں یا عورت معاف کر چکی ہے تو اب نفقہ کی مستحق نہیں جب تک شوہر کے مکان پر نہ آئے (عالمگیری) **مسئلہ** دخول ہونے کے بعد اگر عورت شوہر کے یہاں آنے سے انکار کرتی ہے تو اگر مہر معجل کا مطالبہ کرتی ہے کہ دیدو تو چلوں تو نفقہ کی مستحق ہے ورنہ نہیں (درمختار) **مسئلہ** شوہر کے مکان میں رہتی ہے مگر اُس کے قابو میں نہیں آتی تو نفقہ ساقط نہیں اور اگر جس مکان میں رہتی ہے وہ عورت کی ملک ہے اور شوہر کا آنا وہاں بند کر دیا تو نفقہ نہیں پائے گی ہاں اگر اُس نے شوہر سے کہا کہ مجھے اپنے مکان میں لے چلو یا میرے لئے کرایہ پر کوئی مکان لے دو اور شوہر نہ لے گیا تو قصور شوہر کا ہے لہٰذا نفقہ کی مستحق ہے یوہیں اگر شوہر نے پرایا مکان غصب کر لیا ہے اُس میں رہتا ہے عورت وہاں رہنے سے انکار کرتی ہے تو نفقہ کی مستحق ہے (عالمگیری) **مسئلہ** شوہر عورت کو سفر میں لے جانا چاہتا ہے اور عورت انکار کرتی ہے یا عورت مسافت سفر پر ہے شوہر نے کسی اجنبی شخص کو بھیجا کہ اُسے یہاں اپنے ساتھ لے آ عورت اُس کے ساتھ جانے سے انکار کرتی ہے تو نفقہ ساقط نہ ہوگا اور اگر عورت کے محرم کو بھیجا اور آنے سے انکار کرے تو نفقہ ساقط ہے (درمختار)

مسئلہ عورت شوہر کے گھر بیمار ہوئی یا بیمار ہو کر اُس کے یہاں گئی یا اپنے ہی گھر رہی مگر شوہر کے یہاں جانے سے انکار نہ کیا تو نفقہ واجب ہے اور اگر شوہر کے یہاں بیمار ہوئی اور اپنے باپ کے یہاں چلی گئی اگر اتنی بیمار ہے کہ ڈولی وغیرہ پر بھی نہیں آسکتی تو نفقہ کی مستحق ہے اور اگر آسکتی ہے مگر نہیں آئی تو نہیں (درمختار) **مسئلہ** عورت شوہر کے یہاں سے ناحق چلی گئی تو نفقہ نہیں پائے گی جب تک واپس نہ آئے اور اگر اُس وقت واپس آئی کہ شوہر مکان پر نہیں بلکہ پردیس چلا گیا ہے جب بھی نفقہ کی مستحق ہے اور اگر عورت یہ کہتی ہے کہ میں شوہر کی اجازت سے گئی تھی اور شوہر انکار کرتا ہے یا یہ ثابت ہو گیا کہ بلا اجازت چلی گئی تھی مگر عورت کہتی ہے گئی تو تھی بغیر اجازت مگر کچھ دنوں بعد شوہر نے وہاں رہنے کی اجازت دیدی تھی تو بظاہر عورت کا قول معتبر نہ ہوگا (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** چند مہینے کا نفقہ شوہر پر باقی تھا عورت اُس کے مکان سے بغیر اجازت چلی گئی تو یہ نفقہ بھی ساقط ہو گیا اور لوٹ کر آئے جب بھی اُس کی مستحق نہ ہوگی اور اگر با اجازت اس نے قرض لے کر نفقہ میں صرف کیا تھا اور اب چلی گئی تو ساقط نہ ہوگا (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** عورت اگر قید ہو گئی اگرچہ ظلماً تو شوہر پر نفقہ واجب نہیں ہاں اگر خود شوہر کا عورت پر دین تھا اُسی نے قید کرایا تو ساقط نہ ہوگا یونہی اگر عورت کو کوئی اُٹھا لے گیا جب بھی شوہر پر نفقہ واجب نہیں (جوہرہ) **مسئلہ** عورت حج کیلئے گئی اور شوہر ساتھ نہ ہو تو نفقہ واجب نہیں اگرچہ محرم کے ساتھ گئی ہو اگرچہ حج فرض ہو اگرچہ شوہر کے مکان پر نہ تھی اور اگر شوہر کے ہمراہ ہے تو نفقہ واجب ہے حج فرض ہو یا نفل مگر سفر کے مطابق نفقہ واجب نہیں بلکہ حضر کا نفقہ واجب ہے لہٰذا کرایہ وغیرہ مصارف سفر شوہر پر واجب نہیں (جوہرہ خانیہ) **مسئلہ** کسی عورت کو حمل ہے لوگوں کو شبہ ہے کہ فلاں شخص کا حمل ہے لہٰذا عورت کے باپ نے اُسی سے نکاح کر دیا مگر وہ کہتا ہے کہ حمل مجھ سے نہیں تو نکاح ہو جائیگا مگر نفقہ شوہر پر واجب

نہیں اور اگر حمل کا اقرار کرتا ہے تو نفقہ واجب ہے (عالمگیری) **مسئلہ** جس عورت کو طلاق دی گئی ہے بہرحال عدت کے اندر نفقہ پائیگی طلاق رجعی ہو یا بائن یا تین طلاقیں عورت کو حمل ہو یا نہیں (خانیہ) **مسئلہ** جو عورت بے اجازت شوہر کے گھر سے چلی جایا کرتی ہے اس بنا پر اُسے طلاق دیدی تو عدت کا نفقہ نہیں پائے گی ہاں اگر بعد طلاق شوہر کے گھر میں رہی اور باہر جانا چھوڑ دیا تو پائے گی (عالمگیری) **مسئلہ** جب تک سن ایاس کو نہ پہنچے اُس کی عدت تین حیض ہے جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا اور اگر اس عمر سے پہلے کسی وجہ سے جوان عورت کو حیض نہیں آتا تو اس کی عدت کتنی ہی طویل ہو زمانۂ عدت کا نفقہ واجب ہے یہاں تک کہ اگر سن ایاس تک حیض نہ آیا تو بعد ایاس تین ماہ گزرنے پر عدت ختم ہوگئی اور اُس وقت تک نفقہ دینا ہوگا ہاں اگر شوہر گواہوں سے ثابت کر دے کہ عورت نے اقرار کیا ہے کہ تین حیض آئے اور عدت ختم ہوگئی تو نفقہ ساقط کہ عدت پوری ہو چکی اور اگر عورت کو طلاق ہوئی اُس نے اپنے کو حاملہ بتایا تو وقت طلاق سے دو برس تک وضع حمل کا انتظار کیا جائے وضع حمل تک نفقہ واجب ہے اور دو برس پر بھی بچہ نہ ہوا اور عورت کہتی ہے کہ مجھے حیض نہیں آیا اور حمل کا گمان تھا تو نفقہ برابر لیتی رہے گی یہاں تک کہ تین حیض آئیں یا سن ایاس آکر تین مہینے گزر جائیں (خانیہ) **مسئلہ** عدت کے نفقہ کا نہ دعویٰ کیا نہ قاضی نے مقرر کیا تو عدت گزرنے کے بعد نفقہ ساقط ہوگیا **مسئلہ** مفقود کی عورت نے نکاح کر لیا اور اسکے دوسرے شوہر نے دخول بھی کر لیا ہے اب پہلا شوہر آیا تو عورت اور دوسرے شوہر میں تفریق کردی جائیگی اور عورت عدت گزاریگی مگر اس عدت کا نفقہ نہ پہلے شوہر پر ہے نہ دوسرے پر (خانیہ) **مسئلہ** اپنی مدخولہ عورت کو تین طلاقیں دے دیں عورت نے عدت میں دوسرے سے نکاح کر لیا اور دخول بھی ہوا تو تفریق کردی جائے اور پہلے شوہر پر نفقہ ہے اور منکوحہ نے دوسرے سے نکاح کیا اور دخول کے بعد معلوم ہوا اور تفریق

کرائی گئی پھر شوہر کو معلوم ہوا اُس نے تین طلاقیں دیدیں تو عورت پر دونوں کی عدت واجب ہے اور نفقہ کسی پر نہیں (خانیہ) **مسئلہ** عدت اگر مہینوں سے ہو تو کسی مقدار معین پر صلح ہوسکتی ہے اور حیض یا وضع حمل سے ہو تو نہیں کہ یہ معلوم نہیں کتنے دنوں میں عدت پوری ہوگی (درمختار) **مسئلہ** وفات کی عدت میں نفقہ واجب نہیں خواہ عورت کو حمل ہو یا نہیں یوہیں جو فرقت عورت کی جانب سے معصیت کے ساتھ ہو اس میں بھی نہیں مثلاً مرتدہ ہوگئی یا شہوت کے ساتھ شوہر کے بیٹے یا باپ کا بوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ چھُوا ہاں اگر مجبور کی گئی تو ساقط نہ ہوگا یوہیں اگر عدت میں مرتدہ ہوگئی تو نفقہ ساقط ہوگیا پھر اگر اسلام لائی تو نفقہ عود کر آئیگا اور اگر عدت میں شوہر کے بیٹے یا باپ کا بوسہ لیا تو نفقہ ساقط نہ ہوا اور جو فرقت زوجہ کی جانب سے سبب مباح سے ہو اُس میں نفقہ عدت ساقط نہیں مثلاً خیار بلوغ عورت کو حاصل ہوا اُس نے اپنے نفس کو اختیار کیا بشرطیکہ دخول کے بعد ہو ورنہ عدت ہی نہیں اور خلع میں نفقہ ہے ہاں اگر خلع اس شرط پر ہوا کہ عورت نفقہ و سکنے معاف کرے تو نفقہ اب نہیں پائے گی مگر سکنے سے شوہر اب بھی بری نہیں کہ عورت اس کو معاف کرنے کا اختیار نہیں رکھتی (جوہرہ) **مسئلہ** عورت سے ایلا یا ظہار یا لعان کیا یا شوہر مرتد ہوگیا یا شوہر نے عورت کی ماں سے جماع کیا یا عنین کی عورت نے فرقت اختیار کی تو ان سب صورتوں میں نفقہ پائے گی (عالمگیری) **مسئلہ** عورت نے کسی کے بچہ کو دودھ پلانے کی نوکری کی مگر دودھ پلانے جاتی نہیں بلکہ بچہ کو یہاں لاتے ہیں تو نفقہ ساقط نہیں البتہ شوہر کو اختیار ہے کہ اس سے روک دے بلکہ اگر اپنے بچہ کو جو دوسرے شوہر سے ہے دودھ پلائے تو شوہر کو منع کردینے کا اختیار حاصل ہے بلکہ ہر ایسے کام سے منع کرسکتا ہے جس سے اُسے ایذا ہوتی ہے یہاں تک کہ سلائی وغیرہ ایسے کاموں سے بھی منع کرسکتا ہے۔

بلکہ اگر شوہر کو مہندی کی بو ناپسند ہے تو مہندی لگانے سے بھی منع کر سکتا ہے اور اگر دودھ پلانے وہاں جاتی ہے خواہ دن میں وہاں رہتی ہے یا رات میں تو نفقہ ساقط ہے یوہیں اگر عورت مُردہ نہلانے یا دائی کا کام کرتی ہے اور اپنے کام کے لئے باہر جاتی ہے مگر رات میں شوہر کے یہاں رہتی ہے اگر شوہر نے منع کیا اور بغیر اجازت گئی تو نفقہ ساقط ہے (درمختار) **مسئلہ** اگر مرد و عورت دونوں مالدار ہوں تو نفقہ مالداروں کا سا ہوگا اور دونوں محتاج ہوں تو محتاجوں کا سا اور ایک مالدار ہے دوسرا محتاج تو متوسط درجہ کا یعنی محتاج جیسا کھاتے ہوں اُس سے عُمدہ اور اغنیا جیسا کھاتے ہوں اُس سے کم اور شوہر مالدار ہو اور عورت محتاج تو بہتر یہ ہے کہ جیسا آپ کھاتا ہو عورت کو بھی کھلائے مگر یہ واجب نہیں واجب متوسط ہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** نفقہ کا تعین روپوں سے نہیں کیا جاسکتا کہ ہمیشہ اتنے ہی روپے دئے جائیں اسلئے کہ نرخ بدلتا رہتا ہے ارزانی و گرانی دونوں کے مصارف یکساں نہیں ہو سکتے بلکہ گرانی میں اُس کے لحاظ سے تعداد بڑھائی جائے گی اور ارزانی میں کم کی جائیگی (عالمگیری) **مسئلہ** عورت آٹا پیسنے روٹی پکانے سے انکار کرتی ہے اگر وہ ایسے گھرانے کی ہے کہ ان کے یہاں کی عورتیں اپنے آپ یہ کام نہیں کرتیں یا وہ بیمار یا کمزور ہے کہ کر نہیں سکتی تو پکا ہوا کھانا دینا ہوگا یا کوئی ایسا آدمی دے جو کھانا پکادے پکانے پر مجبور نہیں کی جاسکتی اور اگر نہ ایسے گھرانے کی ہے نہ کوئی سبب ایسا ہے کہ کھانا نہ پکا سکے تو شوہر پر یہ واجب نہیں کہ پکا ہوا اُسے دے اور اگر عورت خود پکاتی ہے مگر پکانے کی اُجرت مانگتی ہے تو اُجرت نہیں دی جائیگی (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** کھانے پکانے کے تمام برتن اور سامان شوہر پر واجب ہے مثلاً چکّی۔ ہانڈی۔ توا۔ چمٹا۔ رکابی۔ پیالہ۔ چمچہ وغیرہ جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے حسبِ حیثیت اعلیٰ۔ ادنیٰ متوسط یوہیں حسبِ حیثیت اثاث البیت دینا واجب مثلاً چٹائی۔ دری۔ قالین۔ چارپائی۔ لحاف۔ توشک۔ تکیہ

تکیہ۔ چادر وغیرہا۔ یوہیں کنگھا۔ تیل۔ سر دھونے کے لئے کھلی وغیرہ اور صابون یا بیسن میل دور کرنے کے لئے۔ اور سرمہ مسی۔ مہندی دینا شوہر پر واجب نہیں اگر لائے تو عورت کو استعمال ضروری ہے عطر وغیرہ خوشبو کی اتنی ضرورت ہے جس سے بغل اور پسینہ کی بو کو دفع کر سکے (جوہرہ وغیرہا) **مسئلہ** غسل و وضو کا پانی شوہر کے ذمہ ہے عورت غنی ہو یا فقیر (عالمگیری) **مسئلہ** عورت اگر چائے یا حقہ پیتی ہے تو ان کے مصارف شوہر پر واجب نہیں اگرچہ نہ پینے سے اسکو ضرر پہنچے گا (ردالمحتار) یوہیں پان۔ چھالیہ۔ تمباکو شوہر پر واجب نہیں **مسئلہ** عورت بیمار ہو تو اس کی دوا کی قیمت اور طبیب کی فیس شوہر پر واجب نہیں۔ فصد یا پچھنے کی ضرورت ہو تو یہ بھی شوہر پر نہیں (جوہرہ) **مسئلہ** بچہ پیدا ہو تو جنائی کی اجرت شوہر پر ہے اگر شوہر نے بلایا اور عورت پر ہے اگر عورت نے بلوایا اور اگر وہ خود بغیر ان دونوں میں کسی کے بلائے آ جائے تو ظاہر یہ ہے کہ شوہر پر ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** سال میں دو جوڑے کپڑے دینا واجب ہے ہر ششماہی پر ایک جوڑا۔ جب ایک جوڑا کپڑا دیدیا تو جب تک مدت پوری نہ ہو دینا واجب نہیں اور اگر مدت کے اندر پھاڑ ڈالا اور عادۃً جس طرح پہنا جاتا ہے اس طرح پہنتی تو نہیں پھٹتا تو دوسرے کپڑے اس ششماہی میں واجب نہیں ورنہ واجب ہیں اور اگر مدت پوری ہو گئی اور جوڑا باقی ہے تو اگر پہنا ہی نہیں یا کبھی اسکو پہنتی اور کبھی اور کپڑے اس وجہ سے باقی ہے تو اب دوسرا جوڑا دینا واجب ہے اور اگر یہ وجہ نہیں بلکہ کپڑا مضبوط تھا اس وجہ سے نہیں پھٹا تو دوسرا جوڑا واجب نہیں (جوہرہ) **مسئلہ** جاڑوں میں جاڑے کے مناسب اور گرمیوں میں گرمی کے مناسب کپڑے دے مگر بہر حال اس کا لحاظ ضروری ہے کہ اگر دونوں مالدار ہوں تو مالداروں کے سے کپڑے ہوں اور محتاج ہوں تو غریبوں کے سے اور ایک مالدار ہو اور ایک محتاج تو متوسط جیسے کھانے میں تینوں باتوں کا لحاظ ہے۔

اور لباس میں اُس شہر کے رواج کا اعتبار ہے جاڑے گرمی میں جیسے کپڑوں کا وہاں چلن ہے وہ دے چمڑے کے موزے عورت کے لئے شوہر پر واجب نہیں مگر عورت کی باندی کے موزے شوہر پر واجب ہیں اور سوتی۔ اُونی موزے جو جاڑوں میں سردی کی وجہ سے پہنے جاتے ہیں یہ دینے ہوں گے (در مختار رد المحتار) **مسئلہ** عورت جب رخصت ہوکر آئی تو اُسی وقت سے شوہر کے ذمے اُس کا لباس ہے اس کا انتظار نہ کرے گا کہ چھ مہینے گزرلیں تو کپڑے بنوائے اگرچہ عورت کے پاس کتنے ہی جوڑے ہوں نہ عورت پر یہ واجب کہ میکے سے جو کپڑے لائی ہے وہ پہنے بلکہ اب سب شوہر کے ذمہ ہے (رد المحتار) **مسئلہ** شوہر کو خود ہی چاہیئے کہ عورت کے مصارف اپنے ذمہ لے یعنی جس چیز کی ضرورت ہو لاکر یا منگا کر دے اور اگر لانے میں ڈھیل ڈالتا ہے تو قاضی کوئی مقدار وقت اور حال کے لحاظ سے مقرر کردے کہ شوہر وہ رقم دیدیا کرے اور عورت اپنے طور پر خرچ کرے اور اگر اپنے اوپر تکلیف اُٹھا کر عورت اس میں سے کچھ بچالے تو وہ عورت کا ہے واپس نہ کرے گی نہ آئندہ کے نفقہ میں مجرا دیگی اور اگر شوہر بقدر کفایت عورت کو نہیں دیتا تو بغیر اجازت شوہر عورت اُس کے مال سے لیکر صرف کر سکتی ہے (بحر رد المحتار) **مسئلہ** نفقہ کی مقدار معیّن کی جائے تو اس میں جو طریقہ آسان ہو وہ برتا جائے مثلاً مزدوری کرنے والے کیلئے یہ حکم دیا جائیگا کہ وہ عورت کو روزانہ شام کو اتنا دے دیا کرے کہ دوسرے دن کے لئے کافی ہو کہ مزدور ایک مہینے کے تمام مصارف ایک ساتھ نہیں دے سکتا اور تاجر اور نوکری پیشہ جو ماہوار تنخواہ پاتے ہیں مہینے کا نفقہ ایک ساتھ دیدیا کریں اور ہفتہ میں تنخواہ ملتی ہے تو ہفتہ وار اور کھیتی کرنے والے ہر سال یا ربیع و خریف دو فصلوں میں دیا کریں (در مختار) **مسئلہ** اگر شوہر باہر چلا جاتا ہو اور عورت کو خرچ کی ضرورت پڑتی ہو تو اُسے یہ حق ہے کہ شوہر سے کہے کہ کسی کو ضامن بنادو کہ مہینے پر اُس سے خرچ لے لوں پھر اگر عورت کو معلوم ہے کہ شوہر

ایک مہینے تک باہر رہے گا تو ایک مہینے کے لئے ضامن طلب کرے اور یہ معلوم ہے کہ زیادہ دنوں سفر میں رہے گا مثلاً حج کو جاتا ہے تو جتنے دنوں کیلئے جاتا ہے اتنے دنوں کے لئے ضامن مانگے اور اُس شخص نے اگر یہ کہہ دیا کہ میں ہر مہینے میں دید یا کروں گا تو ہمیشہ کے لئے ضامن ہو گیا (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** شوہر عورت کو جتنے روپے کھانے کیلئے دیتا ہے اپنے اوپر تکلیف اُٹھا کر ان میں سے کچھ بچا لیتی ہے اور خوف ہے کہ لاغر ہو جائیگی تو شوہر کو حق ہے کہ اُسے تنگی کرنے سے روک دے نہ مانے تو قاضی کے یہاں اُس کا دعویٰ کر کے رکوا سکتا ہے کہ اسکی وجہ سے جمال میں فرق آئیگا اور یہ شوہر کا حق ہے (درمختار) **مسئلہ** اگر باہم رضامندی سے کوئی مقدار معین ہوئی یا قاضی نے معین کر دی اور چند ماہ تک وہ رقم نہ دی تو عورت وصول کر سکتی ہے اور معاف کرنا چاہے تو کر سکتی ہے بلکہ جو مہینہ آگیا ہے اُس کا بھی نفقہ معاف کر سکتی ہے جبکہ ماہ بماہ نفقہ دینا ٹھہرا ہو اور سالانہ مقرر ہوا تو اس سنہ اور سال گزشتہ کا معاف کر سکتی ہے پہلی صورت میں بعد والے مہینے کا دوسری میں اُس سال کا جو ابھی نہیں آیا معاف نہیں کر سکتی اور اگر نہ باہم کوئی مقدار معین ہوئی نہ قاضی نے معین کی تو گزشتہ زمانہ کا نفقہ نہ طلب کر سکتی ہے نہ معاف کر سکتی ہے کہ وہ شوہر کے ذمہ واجب ہی نہیں ہاں اگر اس شرط پر خلع ہوا کہ عورت عدت کا نفقہ معاف کر دے تو یہ معاف ہو جائے گا (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** عورت کو مثلاً مہینے بھر کا نفقہ دیدیا اُس نے فضول خرچی سے مہینہ پورا ہونے سے پہلے خرچ کر ڈالا یا چوری جاتا رہا یا کسی اور وجہ سے ہلاک ہو گیا تو اس مہینے کا نفقہ شوہر پر واجب نہیں (درمختار) **مسئلہ** عورت کیلئے اگر کوئی خادم مملوک ہو یعنی لونڈی یا غلام تو اُس کا نفقہ بھی شوہر پر ہے بشرطیکہ شوہر تنگدست نہ ہو اور عورت آزاد ہو اور اگر عورت کو چند خادموں کی ضرورت ہو کہ عورت صاحب اولاد ہے ایک سے کام نہیں چلتا تو دو تین جتنے کی ضرورت ہے ان کا نفقہ شوہر کے ذمّہ ہے

(عالمگیری، درمختار) **مسئلہ** شوہر اگر ناداری کے سبب نفقہ دینے سے عاجز ہے تو اس کی وجہ سے تفریق نہ کی جائے یونہیں اگر مالدار ہے مگر مال یہاں موجود نہیں جب بھی تفریق نہ کریں بلکہ اگر نفقہ مقرر ہو چکا ہے تو قاضی حکم دے کہ قرض لے یا کچھ کام کر کے صرف کرے اور وہ سب شوہر کے ذمہ ہے کہ اُسے دینا ہوگا (درمختار) **مسئلہ** عورت نے قاضی کے پاس آکر بیان کیا کہ میرا شوہر کہیں گیا ہے اور مجھے نفقہ کے لئے کچھ دیکر نہ گیا تو اگر کچھ روپے یا غلہ چھوڑ گیا ہے اور قاضی کو معلوم ہے کہ یہ اُسکی عورت ہے تو قاضی حکم دیگا کہ اُس میں سے خرچ کرے مگر فضول خرچ نہ کرے مگر یہ قسم لے لے کہ اُس سے نفقہ نہیں پایا ہے اور کوئی ایسی بات بھی نہیں ہوئی ہے جس سے نفقہ ساقط ہو جاتا ہے اور عورت سے کوئی ضامن بھی لے (خانیہ) **مسئلہ** شوہر کہیں چلا گیا ہے اور نفقہ نہیں دے گیا مگر گھر میں اسباب وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جو نفقہ کی جنس سے نہیں تو عورت ان چیزوں کو بیچ کر کھانے وغیرہ میں صرف نہیں کر سکتی (عالمگیری) **مسئلہ** جس مقدار پر رضامندی ہوئی یا قاضی نے مقرر کی عورت کہتی ہے کہ یہ ناکافی ہے تو مقدار بڑھا دی جائے یا شوہر کہتا ہے کہ یہ زیادہ ہے اس سے کم میں کام چل جائیگا کیونکہ اب ارزانی ہے یا مقرر ہی زیادہ ہوئی اور قاضی کو بھی معلوم ہو گیا کہ یہ رقم زائد ہے تو کم کر دی جائے (درمختار) **مسئلہ** چھ مہینے کا نفقہ باقی تھا اور دونوں میں سے کوئی مر گیا تو نفقہ ساقط ہو گیا ہاں اگر قاضی نے عورت کو حکم دیا تھا کہ قرض لے کر صرف کرے پھر کوئی مر گیا تو ساقط نہ ہوگا طلاق سے پیشتر کا نفقہ ساقط ہو جاتا ہے مگر جب کہ اسی لئے طلاق دی ہو کہ نفقہ ساقط ہو جائے تو ساقط نہ ہوگا (درمختار) **مسئلہ** عورت کو پیشگی نفقہ دے دیا تھا پھر ان میں سے کسی کا انتقال ہو گیا یا طلاق ہو گئی تو وہ دیا ہوا واپس نہیں ہو سکتا یونہیں اگر شوہر کے باپ نے اپنی بہو کو پیشگی نفقہ دیدیا تو موت یا طلاق کے بعد وہ بھی واپس نہیں لے سکتا (درمختار) **مسئلہ** مرد نے عورت

کے پاس کپڑے یا روپے بھیجے عورت کہتی ہے ہدیۃً بھیجے تو شوہر کا قول معتبر ہے ہاں اگر عورت گواہوں سے ثابت کردے کہ ہدیۃً بھیجے یا یہ کہ شوہر نے اس کا اقرار کیا تھا اور گواہوں نے اُس کے اقرار کی شہادت دی تو گواہی مقبول ہے (عالمگیری) **مسئلہ** غلام نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا ہے تو اگر غلام خالص ہے یعنی مدبر و مکاتب نہ ہو تو اُسے بیچ کر اُس کی عورت کا نفقہ ادا کریں پھر بھی باقی رہ جائے تو یکے بعد دیگرے بیچتے رہیں یہاں تک کہ نفقہ ادا ہو جائے بشرطیکہ خریدار کو معلوم ہو کہ نفقہ کی وجہ سے بیچا جارہا ہے اور اگر خریدتے وقت اُسے معلوم نہ تھا بعد کو معلوم ہوا تو خریدار کو بیع رد کرنے کا اختیار ہے اور اگر بیع کو قائم رکھا تو ثابت ہوا کہ راضی ہے لہٰذا اب اسے کوئی عذر نہیں اور اگر مولیٰ بیچنے سے انکار کرتا تو مولیٰ کے سامنے قاضی بیع کر دے گا مگر نفقہ میں بیچنے کے لئے یہ شرط ہے کہ نفقہ اتنا اُس کے ذمہ باقی ہو کہ ادا کرنے سے عاجز ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مولیٰ اپنے پاس سے نفقہ دیکر غلام کو چھوڑا لے اور اگر وہ غلام مدبر یا مکاتب ہو جو بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز نہیں تو بیچا نہ جائے بلکہ کما کر نفقہ کی مقدار پوری کرے اور اگر جس عورت سے نکاح کیا ہے وہ اسکے مولا کی کنیز ہے تو اس پر بھی نفقہ واجب نہیں (خانیہ مختار) **مسئلہ** بغیر اجازت مولیٰ نے نکاح کیا اور ابھی مولیٰ نے رد نہ کیا تھا کہ آزاد کر دیا تو نکاح صحیح ہو گیا اور آزاد ہونے کے بعد سے نفقہ واجب ہوگا (عالمگیری) **مسئلہ** لونڈی نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا اور دن بھر مولیٰ کی خدمت کرتی ہے اور رات میں اپنے شوہر کے پاس رہتی ہے تو دن کا نفقہ مولیٰ پر ہے اور رات کا شوہر پر (عالمگیری) **مسئلہ** غلام یا مدبر یا مکاتب نے نکاح کیا اور اولاد ہوئی تو اولاد کا نفقہ ان پر نہیں بلکہ زوجہ اگر مکاتبہ ہے تو اس پر ہے اور مدبرہ یا ام ولد ہے تو ان کے مولیٰ پر اور آزاد ہے تو خود عورت پر اور اس کے

پاس بھی کچھ نہ ہو تو بچّہ کا جو سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو اُس پر ہے اور اگر شوہر آزاد ہے اور عورت کنیز جب بھی یہی سب احکام ہیں جو مذکور ہوئے (عالمگیری) **مسئلہ** غلام نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا تھا اور عورت کا نفقہ واجب ہونے کے بعد مرگیا یا مار ڈالا گیا تو نفقہ ساقط ہوگیا (درمختار) **مسئلہ** نفقہ کا تیسرا جز سُکنیٰ ہے یعنی رہنے کا مکان شوہر جو مکان عورت کو رہنے کے لئے دے وہ خالی ہو یعنی شوہر کے متعلقین وہاں نہ رہیں ہاں اگر شوہر کا اتنا چھوٹا بچہ ہو کہ جماع سے آگاہ نہیں تو وہ مانع نہیں یونہیں شوہر کی کنیز یا ام ولد کا رہنا بھی کچھ مضر نہیں اور اگر اُس مکان میں شوہر کے متعلقین رہتے ہوں اور عورت نے اسی کو اختیار کیا کہ سب کے ساتھ رہے تو متعلقین شوہر سے خالی ہونے کی شرط نہیں اور عورت کا بچہ اگرچہ بہت چھوٹا ہو اگر شوہر روکنا چاہے تو روک سکتا ہے عورت کو اس کا اختیار نہیں کہ خواہ مخواہ اُسے وہاں رکھے (عامہ کتب) **مسئلہ** عورت اگر تنہا مکان چاہتی ہے یعنی اپنی سوت یا شوہر کے متعلقین کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو اگر مکان میں کوئی ایسا دالان اُس کو دیدے جس میں دروازہ ہو اور بند کرسکتی ہو تو وہ دے سکتا ہے دوسرا مکان طلب کرنے کا اُس کو اختیار نہیں بشرطیکہ شوہر کے رشتہ دار عورت کو تکلیف نہ پہنچاتے ہوں رہا یہ امر کہ پاخانہ غسلخانہ ۔ باورچی خانہ بھی علیحدہ ہونا چاہیئے اس میں تفصیل ہے اگر شوہر مالدار ہو تو ایسا مکان دے جس میں یہ ضروریات ہوں اور غریبوں میں خالی ایک کمرہ دے دینا کافی ہے اگرچہ غسلخانہ وغیرہ مشترک ہو (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** یہ بات ضروری ہے کہ عورت کو ایسے مکان میں رکھے جس کے پڑوسی صالحین ہوں کہ فاسقوں میں خود بھی رہنا اچھا نہیں نہ کہ ایسے مقام پر عورت کا ہونا اور اگر مکان بہت بڑا ہو کہ عورت وہاں تنہا رہنے سے گھبراتی اور ڈرتی ہے تو وہاں کوئی ایسی نیک عورت رکھے جس سے دل بستگی ہو یا عورت کو کوئی دوسرا مکان دے جو اتنا بڑا نہ ہو اور اُس کے ہمسایہ

نیک لوگ ہوں (درمختار ردالمختار) **مسئلہ** عورت کے والدین ہر ہفتہ میں ایک بار اپنی لڑکی کے یہاں آسکتے ہیں شوہر منع نہیں کرسکتا ہاں اگر رات میں وہاں رہنا چاہتے ہیں تو شوہر کو منع کرنے کا اختیار ہے اور والدین کے علاوہ اور محارم سال بھر میں ایک بار آسکتے ہیں یونہیں عورت اپنے والدین کے یہاں ہر ہفتہ میں ایک بار اور دیگر محارم کے یہاں سال میں ایک بار جاسکتی ہے مگر رات میں بغیر اجازت شوہر وہاں نہیں رہ سکتی دن ہی دن میں آئے اور والدین یا محارم اگر فقط دیکھنا چاہیں تو اس سے کسی وقت منع نہیں کرسکتا اور غیروں کے یہاں جانے یا اُنکی عیادت کرنے یا شادی وغیرہ تقریبوں کی شرکت سے منع کرے بغیر اجازت جائیگی تو گنہگار ہوگی اور اجازت سے گئی تو دونوں گنہگار ہوئے (درمختار عالمگیری) **مسئلہ** عورت اگر کوئی ایسا کام کرتی ہے جس سے شوہر کا حق فوت ہوتا ہے یا اُس میں نقصان آتا ہے یا اُس کیلئے باہر جانا پڑتا ہے تو شوہر کو منع کردینے کا اختیار ہے (درمختار) بلکہ بنظر بحال زمانہ ایسے کام سے تو منع ہی کرنا چاہیئے جس کے لئے باہر جانا پڑے **مسئلہ** جس کام میں شوہر کی حق تلفی نہ ہوتی ہو نہ نقصان ہو اگر عورت گھر میں وہ کام کرلیا کرے جیسے کپڑا سینا یا اگلے زمانہ میں چرخہ کاتنے کا رواج تھا تو ایسے کام سے منع کرنے کی حاجت نہیں خصوصاً جبکہ شوہر گھر نہ ہو کہ ان کاموں سے جی بہلتا رہے گا اور بیکار بیٹھے گی تو وسوسے اور خطرے پیدا ہوتے رہیں گے اور لایعنی باتوں میں مشغول ہوگی (ردالمختار) **مسئلہ** نابالغ اولاد کا نفقہ باپ پر واجب ہے جبکہ اولاد فقیر ہو یعنی خود اس کی ملک میں مال نہ ہو اور آزاد ہو اور بالغ بیٹا اگر اپاہج یا مجنون یا نابینا ہو کمانے سے عاجز ہو اور اُس کے پاس مال نہ ہو تو اُس کا نفقہ بھی باپ پر ہے اور لڑکی جبکہ مال نہ رکھتی ہو تو اُس کا نفقہ بہر حال باپ پر ہے اگرچہ اُس کے اعضا سلامت ہوں اور اگر نابالغ کی ملک میں مال ہے مگر یہاں مال موجود نہیں تو باپ کو حکم دیا جائے گا کہ اپنے پاس سے خرچ کرے جب مال آئے تو جتنا خرچ کیا ہے اُس میں سے

لے لے اور اگر بطورِ خود خرچ کیا ہے اور چاہتا ہے کہ مال کے بعد اُس میں سے لے لے تو لوگوں کو گواہ بنا لے کہ جب مال آئیگا لے لونگا اور گواہ نہ کیئے تو دیانۃً لے سکتا ہے قضاءً نہیں (جوہرہ) **مسئلہ** نابالغ کا باپ تنگدست ہے اور ماں مالدار جب بھی نفقہ باپ پر ہی ہے مگر ماں کو حکم دیا جائیگا کہ اپنے پاس سے خرچ کرے اور جب شوہر کے پاس ہو تو وصول کرلے (جوہرہ) **مسئلہ** اگر باپ مُفلس ہے تو کمائے اور بچوں کو کھلائے اور کمانے سے بھی عاجز ہے مثلاً اپاہج ہے تو دادا کے ذمہ نفقہ ہے کہ خود باپ کا نفقہ بھی اس صورت میں اُسی کے ذمہ ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** طالب علم کہ علم دین پڑھتا ہو اور نیک چلن ہو اُس کا نفقہ بھی اُس کے والد کے ذمہ ہے وہ طلبہ مراد نہیں جو فضولیات و لغویات فلاسفہ میں مشتغل ہوں اگر یہ باتیں ہوں تو نفقہ باپ پر نہیں (عالمگیری درمختار) وہ طلبہ بھی اس سے مراد نہیں جو بظاہر علم دین پڑھتے اور حقیقۃً دین ڈھانا چاہتے ہیں مثلاً وہابیوں سے پڑھتے ہیں اُن کے پاس اُٹھتے بیٹھتے ہیں کہ ایسوں سے عموماً یہی مشاہدہ ہو رہا ہے کہ بد باطنی و خباثت اور اللہ و رسول کی جناب میں گستاخی کرنے میں اپنے اساتذہ سے بھی سبقت لے گئے ایسوں کا نفقہ درکنار ان کو پاس بھی نہ آنے دینا چاہیئے ایسی تعلیم سے تو جاہل رہنا اچھا تھا کہ اس نے تو مذہب و دین سب کو برباد کیا اور نہ فقط اپنا بلکہ وہ تم کو بھی لے ڈوبے گا ؎

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

مسئلہ بچہ کی مِلک میں کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو اور نفقہ کی حاجت ہو تو بیچ کر خرچ کی جائے اگرچہ سب رفتہ رفتہ کر کے خرچ ہو جائے (عالمگیری) **مسئلہ** لڑکی جب جوان ہو گئی اور اُسکی شادی کردی تو اب شوہر پر نفقہ ہے باپ سبکدوش ہو گیا (عالمگیری) **مسئلہ** بچہ جبتک ماں کی پرورش میں ہے اخراجات بچہ کی ماں

کے حوالہ کرے یا ضرورت کی چیزیں مہیا کردے اور اگر کوئی مقدار معین کرلی گئی تو اس میں بھی حرج نہیں اور جو مقدار معین ہوئی اگر وہ اتنی زیادہ ہے کہ اندازہ سے باہر ہے تو کم کردی جائے اور اگر اندازہ سے باہر نہیں تو معاف ہے اور کم ہے تو کمی پوری کی جائے (عالمگیری) **مسئلہ** کسی اور کی کنیز سے نکاح کیا اور بچہ پیدا ہوا تو بچہ اسی کی ملک ہے جس کی مِلک میں اس کی ماں ہے اور اس کا نفقہ باپ پر نہیں بلکہ مولیٰ پر ہے اس کا باپ آزاد ہو یا غلام باپ پر نہیں اگرچہ مالدار ہو اور اگر غلام یا مدبر یا مکاتب نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا اور اولاد پیدا ہوئی تو ان پر نہیں بلکہ اگر ماں مدبرہ یا ام ولد یا کنیز ہے تو مولیٰ پر ہے اور آزاد یا مکاتبہ ہے تو ماں پر اور اگر ماں کے پاس مال نہ ہو تو سب رشتہ داروں میں جو قریب تر ہے اس پر ہے (عالمگیری) **مسئلہ** ماں نے اگر بچہ کا نفقہ اس کے باپ سے لیا اور چوری گیا یا اور کسی طریقہ سے ہلاک ہوگیا تو پھر دوبارہ نفقہ لے گی اور بچ رہا تو واپس کرے گی (درمختار) **مسئلہ** باپ مرگیا اس نے نابالغ بچے اور اموال چھوڑے تو بچوں کا نفقہ ان کے حصوں میں سے دیا جائیگا یوہیں ہر وارث کا نفقہ اس کے حصہ میں سے دیا جائیگا پھر اگر میت نے کسی کو وصی کیا ہے تو یہ کام وصی کا ہے کہ ان کے حصوں سے نفقہ دے اور وصی کسی کو نہ کیا ہو تو قاضی کا کام ہے کہ نابالغوں کا نفقہ ان کے حصوں سے دے یا قاضی کو وصی بنادے کہ وہ خرچ کرے اور اگر وہاں قاضی نہ ہو اور میت کے بالغ لڑکوں نے نابالغوں پر ان کے حصوں سے خرچ کیا تو قضاءً ان کو تاوان دینا ہوگا اور دیانۃً نہیں یوہیں اگر سفر میں دو شخص ہیں ان میں ایک بیہوش ہوگیا دوسرے نے اس کا مال اس پر صرف کیا یا ایک مرگیا دوسرے نے اس کے مال سے تجہیز و تکفین کی تو دیانۃً تاوان لازم نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** بچہ کو دودھ پلانا ماں پر اس وقت واجب ہے کہ کوئی دوسری عورت دودھ پلانے والی نہ ملے یا بچہ دوسری کا دودھ نہ لے یا اس کا باپ تنگ دست

ہے کہ اُجرت نہیں دے سکتا اور بچہ کی ملک میں بھی مال نہ ہو ان صورتوں میں دودھ
پلانے پر ماں مجبور کی جائیگی اور اگر یہ صورتیں نہ ہوں تو بائنہ ماں کے ذمہ دودھ پلانا
مجبور نہیں کی جاسکتی (درمختار) **مسئلہ** بچہ کو دائی نے دودھ پلایا یا کچھ دنوں کے بعد
دودھ پلانے سے انکار کرتی ہے اور بچہ دوسری عورت کا دودھ نہیں لیتا یا کوئی اور
پلانے والی نہیں ملتی یا ابتدا ہی میں کوئی عورت اس کو دودھ پلانے والی نہیں تو یہی
متعین ہے دودھ پلانے پر مجبور کی جائے گی (ردالمحتار) **مسئلہ** بچہ چونکہ ماں کی پرورش
میں ہوتا ہے لہذا جو دائی مقرر کی جائے وہ ماں کے پاس دودھ پلایا کرے گی نوکر رکھتے
وقت یہ شرط نہ کر لی گئی ہو کہ تجھے یہاں رہ کر دودھ پلانا ہوگا تو دائی پر واجب نہ ہوگا کہ وہیں
رہے بلکہ دودھ پلا کر چلی جاسکتی ہے یا کہہ سکتی ہے کہ میں وہاں نہ پلاؤں گی یہاں پلاؤں
گی یا گھر لے جا کر پلاؤں گی (خانیہ) **مسئلہ** اگر لونڈی سے بچہ پیدا ہوا تو وہ دودھ پلانے
سے انکار کر سکتی ہے (عالمگیری) **مسئلہ** باپ کو اختیار ہے کہ دائی سے دودھ
پلوائے اگرچہ ماں پلانا چاہتی ہو (عالمگیری) **مسئلہ** بچہ کی ماں نکاح میں ہو یا طلاق
رجعی کی عدت میں اگر دودھ پلائے تو اس کی اُجرت نہیں لے سکتی اور طلاق بائن
کی عدت میں لے سکتی ہے اور اگر دوسری عورت کے بچہ کو جو اسی شوہر کا ہے دودھ پلائے تو
مطلقاً اُجرت لے سکتی ہے اگرچہ نکاح میں ہو (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** عدت گزرنے کے بعد
مطلقاً اُجرت لے سکتی ہے اور اگر شوہر نے دوسری عورت کو مقرر کیا اور ماں مفت
پلانے کو کہتی ہے یا اتنی ہی اُجرت مانگتی ہے جتنی دوسری مانگتی ہے تو ماں کو زیادہ
حق ہے اور اگر ماں اُجرت مانگتی ہے اور دوسری عورت مفت پلانے کو کہتی
ہے یا ماں سے کم اُجرت مانگتی ہے تو وہ دوسری زیادہ مستحق ہے (درمختار) **مسئلہ**
عدت کے بعد عورت نے اُجرت پر اپنے بچہ کو دودھ پلایا اور ان دونوں کا نفقہ بھی
لیا تھا کہ شوہر کا یعنی بچہ کے باپ کا انتقال ہوگیا تو یہ نفقہ موت سے ساقط نہ ہوگا (درمختار)

مسئلہ باپ ماں دادا دادی نانا نانی اگر تنگدست ہوں تو ان کا نفقہ واجب ہے اگرچہ کمانے پر قادر ہوں جبکہ یہ مالدار ہو یعنی مالک نصاب ہو اگرچہ وہ نصاب نامی نہ ہو اور اگر یہ بھی محتاج ہے تو باپ کا نفقہ اس پر واجب نہیں البتہ اگر باپ اپاہج یا مفلوج ہے کہ کما نہیں سکتا تو بیٹے کے ساتھ نفقہ میں شریک ہے اگرچہ بیٹا فقیر ہو اور ماں کا نفقہ بھی بیٹے پر ہے اگرچہ اپاہج نہ ہو اگرچہ بیٹا فقیر ہو یعنی جبکہ بیوہ ہو اور اگر نکاح کر لیا ہے تو اس کا نفقہ شوہر پر ہے اور اگر اس کے باپ کے نکاح میں ہے اور باپ اور ماں دونوں محتاج ہوں تو دونوں کا نفقہ بیٹے پر ہے اور باپ محتاج نہ ہو تو باپ پر ہے اور باپ محتاج ہے اور ماں مالدار تو ماں کا نفقہ اب بیٹے پر نہیں بلکہ اپنے پاس سے خرچ کرے اور شوہر سے وصول کر سکتی ہے (جوہرہ درمختار ردالمختار) **مسئلہ** باپ وغیرہ کا نفقہ جیسے بیٹے پر واجب ہے یوہیں بیٹی پر بھی ہے اگر بیٹا بیٹی دونوں ہوں تو دونوں پر برابر برابر واجب ہے اور اگر دو بیٹے ہوں ایک فقط مالک نصاب ہے اور دوسرا بہت مالدار ہے تو باپ کا نفقہ دونوں پر برابر ہے (درمختار ردالمختار) **مسئلہ** باپ اور اولاد کے نفقہ میں قرابت و جزئیت کا اعتبار ہے وراثت کا نہیں مثلاً بیٹا ہے اور پوتا تو نفقہ بیٹے پر واجب ہے پوتے پر نہیں یوہیں بیٹی ہے اور پوتا تو بیٹی پر ہے پوتے پر نہیں اور پوتا ہے اور نواسی یا نواسہ تو دونوں پر برابر اور بیٹی ہے اور بہن یا بھائی تو بیٹی پر ہے اور نواسہ نواسی ہیں اور بھائی تو ان پر ہے اس پر نہیں اور باپ یا ماں ہے اور بیٹا تو بیٹے پر ہے ان پر نہیں اور دادا ہے اور پوتا تو ایک ثلث دادا پر اور باقی پوتے پر اور باپ ہے اور نواسی نواسہ تو باپ پر ہے ان پر نہیں (ردالمختار) **مسئلہ** باپ اگر تنگدست ہو اور اسکے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں اور یہ بچے محتاج ہوں اور بڑا بیٹا مالدار ہے تو باپ اور اسکی سب اولاد کا نفقہ اس پر واجب ہے (عالمگیری) **مسئلہ** بیٹا اگر ماں باپ دونوں کا نفقہ دے سکتا مگر ایک کا دے سکتا ہے تو ماں زیادہ مستحق ہے اور اگر باپ محتاج ہے اور چھوٹا بچہ بھی ہے اور دونوں کا نفقہ نہ دے

سکتا ہو مگر ایک کا دے سکتا ہے تو بیٹا زیادہ حقدار ہے اور اگر والدین میں کسی کا پورا نفقہ
نہ دے سکتا ہو تو دونوں کو اپنے ساتھ کھلائے جو خود کھاتا ہو اُسی میں سے اُنہیں بھی
کھلائے اور اگر باپ کو نکاح کرنے کی ضرورت ہے اور بیٹا مالدار ہے تو بیٹے
پر باپ کی شادی کرا دینا واجب ہے یا اُس کے لئے کوئی کنیز خرید دے
اور اگر باپ کی دو بیبیاں ہیں تو بیٹے پر فقط ایک کا نفقہ واجب ہے مگر باپ
کو دیدے کہ وہ دونوں کو تقسیم کر کے دے (جوہرہ) **مسئلہ** باپ بیٹے دونوں
نادار ہیں مگر بیٹا کمانے والا ہے تو بیٹے پر دیانۃً حکم کیا جائیگا کہ باپ کو بھی ساتھ
لے لے یہ جبکہ تنہا ہو اور اگر باپ بچوں والا ہے تو مجبور کیا جائیگا کہ باپ کو بھی ہمراہ لے
لے (عالمگیری) **مسئلہ** جو رشتہ دار محارم ہوں ان کا بھی نفقہ واجب ہے جبکہ محتاج ہوں اور
نابالغ یا عورت ہو اور رشتہ دار بالغ مرد ہو تو یہ بھی شرط ہے کہ کمانے سے عاجز ہو مثلاً
دیوانہ ہے یا اُس پر فالج گرا ہے یا اپاہج ہے یا اندھا اور اگر عاجز نہ ہو تو واجب نہیں اگرچہ
محتاج ہو اور عورت میں بالغہ نابالغہ کی قید نہیں اور ان کے نفقات بقدر میراث واجب
ہیں یعنی اُس کے ترکہ سے جتنی مقدار کا وارث ہوگا اُسی کے موافق اس پر نفقہ واجب
مثلاً کوئی شخص محتاج ہے اور اُس کی تین بہنیں ہیں ایک حقیقی ایک سوتیلی ایک اخیافی
تو نفقہ کے پانچ حصے تصور کریں تین حقیقی بہن پر اور ایک ایک ان دونوں پر
اور اگر اسی طرح کے تین بھائی ہیں تو چھ حصے تصور کریں ایک اخیافی بھائی پر اور باقی
حقیقی پر سوتیلے پر کچھ نہیں کہ وہ وارث نہیں اور اگر ماں اور دادا ہیں تو ایک حصہ
ماں پر اور دو دادا پر اور اگر ماں اور بھائی یا ماں اور چچا ہے جب بھی یہی صورت ہے اور
اگر ان کے ساتھ بیٹا بھی ہے مگر نابالغ نادار ہے یا بالغ ہے مگر عاجز تو اُس کا ہونا نہ ہونا دونوں
برابر کہ جب اُس پر نفقہ واجب نہیں تو کالعدم ہے اور اگر حقیقی چچا اور پھوپی یا حقیقی ماموں ہے تو
نفقہ چچا پر ہے پھوپی یا ماموں پر نہیں اور وراثت سے مراد محض اہل وراثت ہے کہ حقیقۃً

تو مرنے کے بعد ہو گی نہ اب (جوہرہ درمختار) **مسئلہ** یہ معلوم ہو چکا ہے کہ رشتہ دار عورت میں نابالغہ کی قید نہیں بلکہ اگر کمانے پر قادر ہے جب بھی نفقہ واجب ہے ہاں اگر کوئی کام کرتی ہے جس سے اُس کا خرچ چلتا ہے تو اب اس کا نفقہ رشتہ دار پر فرض نہیں یونہیں اندھا وغیرہ بھی کماتا ہو تو اب کسی اور پر نفقہ فرض نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** طالب علمِ دین اگرچہ تندرست ہے کام کرنے پر قادر ہے مگر اپنے کو طلب علمِ دین میں مشغول رکھتا ہے تو اُس کا نفقہ بھی رشتہ والوں پر فرض ہے (درمختار) **مسئلہ** قریبی رشتہ دار غائب ہے اور دور والا موجود ہے تو نفقہ اس دُور کے رشتہ دار پر ہے (درمختار) **مسئلہ** عورت کا شوہر تنگدست ہے اور بھائی مالدار ہے تو بھائی کو خرچ کرنے کا حکم دیا جائیگا پھر جب شوہر کے پاس مال ہو جائے تو واپس لے سکتا ہے (درمختار) **مسئلہ** اگر رشتہ دار محرم نہ ہو جیسے چچازاد بھائی یا محرم ہو مگر رشتہ دار نہ ہو جیسے رضاعی بھائی بہن یا رشتہ دار محرم ہو مگر حرمت قرابت کی نہ ہو جیسے چچازاد بھائی اور وہ رضاعی بھائی بھی ہے کہ حرمت رضاعت کی وجہ سے ہے نہ رشتہ کی وجہ سے تو ان صورتوں میں نفقہ واجب نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** محارم کا نفقہ دے دیا اور اُس کے پاس سے ضائع ہو گیا تو پھر دینا ہو گا اور اگر کچھ بچ رہا تو اتنا کم کر دیا جائے (عالمگیری) **مسئلہ** باپ محتاج ہے نفقہ کی ضرورت ہے اور بیٹا جوان مالدار ہے جو موجود نہیں تو باپ کو اختیار ہے کہ اُس کے اسباب کو بیچ کر اپنے نفقہ میں صرف کرے مگر جائداد غیر منقولہ کے بیچنے کی اجازت نہیں اور ماں اور رشتہ داروں کو کسی چیز کے بیچنے کی اجازت نہیں اور بیٹا موجود ہے تو باپ بھی کسی چیز کو نہیں بیچ سکتا یونہیں اگر بیٹا مجنوں ہو گیا اُس کے اور اُس کے بال بچوں کے خرچ کے لئے اُس کی چیزیں باپ فروخت کر سکتا ہے اگرچہ جائداد غیر منقولہ ہو اور اگر باپ کا بیٹے پر دین ہو اور بیٹا غائب ہو تو دین وصول کرنے کے لئے

اُس کے سامان کو بیچنے کی اجازت نہیں (درمختار) **مسئلہ** کسی کے پاس امانت رکھی ہے اور مالک غائب ہے اس نے بیچ کر اُس کے بال بچوں یا ماں باپ پر صرف کر دیا اگر مالک کی اجازت سے یا قاضی شرعی کے حکم سے نہیں دیا تو دیانۃً تاوان دینا پڑیگا اور امین نے جن پر خرچ کیا ہے اُن سے واپس نہیں لے سکتا اور اگر وہاں قاضی نہیں پایا ہے مگر شرعی نہیں یا مالک کی اجازت سے صرف کیا تو تاوان نہیں یوہیں اگر وہ مالک غائب مرگیا تو امین جس پر خرچ کیا ہے وہی اُس کا وارث ہے تو اب وارث تاوان نہیں لے سکتا کہ اس نے اپنا حق پا لیا یوہیں اگر دو شخص سفر میں ہوں ایک مرگیا دوسرے نے اُس کے مال سے تجہیز و تکفین کی یا مسجد کے متعلق جائیداد وقف ہے اور کوئی متولی نہیں کہ خرچ کرے اہل محلہ نے وقف کی آمدنی مسجد میں صرف کی یا میّت کے ذمہ دین تھا وصی کو معلوم ہوا اُس نے ادا کر دیا یا مال امانت تھا اور مالک مرگیا اور مالک پر دین تھا امین نے اس امانت سے ادا کر دیا یا قرض خواہ مرگیا اور اُس پر دین تھا قرض دار نے ادا کر دیا تو ان سب صورتوں میں۔ دیانۃً تاوان نہیں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** کوئی شخص غائب ہے اور اُس کے والدین یا اولاد یا زوجہ کے پاس اُس کی اشیا از قسم نفقہ موجود ہیں اُنھوں نے خرچ کر لیں تو تاوان نہیں اور اگر وہ شخص موجود ہے اور اپنے والدین حاجت مند کو نہیں دیتا اور وہاں کوئی قاضی بھی نہیں جس کے پاس دعویٰ کریں تو انھیں اختیار ہے اُس کا مال چھپا کر لے سکتے ہیں یوہیں اگر وہ دیتا ہے مگر بقدر کفایت نہیں دیتا جب بھی بقدر کفایت خفیۃً اس کا مال لے سکتے ہیں اور کفایت سے زیادہ لینا یا بغیر حاجت لینا جائز نہیں (درمختار عالمگیری) **مسئلہ** باپ کے پاس رہنے کا مکان اور سواری کا جانور ہے تو اُسے یہ حکم نہیں دیا جائیگا کہ ان چیزوں کو بیچ کر نفقہ میں صرف کرے بلکہ اس کا نفقہ اس کے بیٹے پر فرض ہے ہاں اگر مکان حاجت

سے زائد ہے کہ تھوڑے سے حصہ میں رہتا ہے تو جتنا حاجت سے زاید ہے اُسے بیچ کر نفقہ میں صرف کرے اور جب وہی حصہ باقی رہ گیا جس میں رہتا ہے اب نفقہ اُس کے بیٹے پر ہے یوہیں اگر اُس کے پاس اعلیٰ درجہ کی سواری ہے تو یہ حکم دیا جائیگا کہ بیچ کر کم درجہ کی سواری خرید لے اور جو بچے نفقہ میں صرف کرے پھر اُس کے بعد دوسرے پر نفقہ واجب ہوگا یہی احکام اولاد اور دیگر محارم کے بھی ہیں (عالمگیری) **مسئلہ** زوجہ کے سوا کسی اور کے نفقہ کا قاضی نے حکم دیا اور ایک مہینہ یا زیادہ زمانہ گزرا تو اس مدت کا نفقہ ساقط ہوگیا اور ایک مہینے سے کم زمانہ گزرا ہے تو وصول کر سکتے ہیں اور زوجہ بہر حال بعد حکم قاضی وصول کر سکتی ہے اور اگر نفقہ نہ دینے کی صورت میں ان لوگوں نے بھیک مانگ کر گزر کی جب بھی ساقط ہو جائیگا جو کچھ مانگ لے وہ ان کی ملک ہوگیا تو اب جب تک وہ خرچ نہ ہولے حاجت نہ رہی (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** غیر زوجہ جس کے نفقہ کا قاضی نے حکم دیا تھا اُس نے قاضی کے حکم سے قرض لے کر کام چلایا تو نفقہ ساقط نہ ہوگا یہاں تک کہ اگر قرض لینے کے بعد اس شخص کا انتقال ہوگیا جس پر نفقہ فرض ہوا تو وہ قرض ترکہ سے ادا کیا جائیگا (درمختار) **مسئلہ** لونڈی غلام نفقہ ان کے آقا پر ہے وہ مدبر ہوں یا خالص غلام چھوٹے ہوں یا بڑے اپاہج ہوں یا تندرست اندھے ہوں یا انکھیارے اور اگر آقا نفقہ دینے سے انکار کرے تو مزدوری وغیرہ کرکے اپنے نفقہ میں صرف کریں اور کمی پڑے تو مولیٰ سے لیں بچ رہے تو مولیٰ کو دیں اور کما بھی نہ سکتے ہوں تو غیر مدبر و ام ولد میں مولیٰ کو حکم دیا جائے گا کہ ان کو نفقہ دے یا بیچ ڈالے اور مدبر ام ولد میں نفقہ پر مجبور کیا جائیگا اور اگر لونڈی خوبصورت ہے کہ مزدوری کو جائیگی تو اندیشہ فتنہ ہے تو مولیٰ کو حکم دیا جائے گا کہ نفقہ دے یا بیچ ڈالے (عالمگیری) **مسئلہ** غلام کو اُس کا آقا خرچ نہیں دیتا اور کمانے پر بھی قادر نہیں یا مولیٰ کمانے کی اجازت نہیں دیتا تو مولیٰ کے مال سے بقدر کفایت

بلا اجازت لے سکتا ہے ورنہ بلا اجازت لینا جائز نہیں اور اگر مولیٰ کھانے کو دیتا ہے
مگر بقدر کفایت نہیں دیتا تو بلا اجازت مولیٰ کا مال نہیں لے سکتا ممکن ہو تو مزدوری
کرکے وہ کمی پوری کرے (درمختار) **مسئلہ** لونڈی غلام کا نفقہ یعنی سالن وغیرہ اور
لباس اُس شہر کی عام خوراک و پوشاک کے موافق ہونا چاہیے اور لونڈی کو صرف
اتنا ہی کپڑا دینا جو ستر کے لائق ہے جائز نہیں اور اگر مولیٰ اچھے کھانے کھاتا ہے
اچھے لباس پہنتا ہے تو یہ واجب نہیں کہ غلام کو بھی ویسا ہی کھلائے پہنائے
مگر مستحب ہے کہ ویسا ہی دے اور اگر مولیٰ بخل یا ریاضت کے سبب وہاں
کی عادت سے کم درجہ کا کھاتا یا پہنتا ہے تو یہ ضرور ہے کہ غلام کو وہاں کے
عام چلن کے موافق دے اور اگر غلام نے کھانا پکایا ہے تو مولیٰ کو چاہیے کہ
اُسے اپنے پاس بٹھا کر کھلائے اور اگر غلام ادب کی وجہ سے انکار کرتا ہے تو
اُس میں سے اُسے کچھ دیدے (عالمگیری) **مسئلہ** چند غلام ہوں تو سب کو
یکساں کھانا کپڑا دے لونڈی کا بھی یہی حکم ہے اور جس لونڈی سے وطی کرتا ہے
اُس کا لباس اوروں سے اچھا ہو (عالمگیری) **مسئلہ** غلام کے وضو غسل
وغیرہ کے لئے پانی خریدنے کی ضرورت ہو تو مولیٰ پر خریدنا واجب ہے (جوہرہ)
مسئلہ جس غلام کے کچھ حصہ کو آزاد کر دیا اُس کا اور مکاتب کا نفقہ مولیٰ
کے ذمہ نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** جس غلام کو بیچ ڈالا ہے اُس کا نفقہ بائع
پر ہے جب تک بائع کے قبضہ میں ہے اور اگر بیع میں کسی جانب خیار ہو تو نفقہ
اُس کے ذمہ ہے جس کی ملک بالآخر قرار پائے اور کسی کے پاس غلام کو امانت یا
رہن رکھا تو مالک پر ہے اور عاریۃً دیا تو کھانا عاریت لینے والے پر ہے اور کپڑا
مالک کے ذمہ اور اگر امین یا مرتہن نے قاضی سے اجازت چاہی جو کچھ خرچ ہو وہ
غلام کے ذمہ ڈالا جائے تو قاضی اس کا حکم نہ دے بلکہ یہ کہے کہ غلام مزدوری

کرے اور جو کمائے اُس کے نفقہ میں صرف کیا جائے یا قاضی غلام کو بیچ ڈالے اور ثمن مولیٰ کے لئے محفوظ رکھے اور اگر قاضی کے لئے یہی مصلحت ہے کہ نفقہ اُس پر ڈالا جائے تو یہ حکم بھی دے سکتا ہے یہی احکام اُس وقت بھی ہیں کہ بھاگے ہوئے غلام کو کوئی پکڑ لایا اور قاضی سے نفقہ کے بارے میں اجازت چاہی یا دو شریک تھے ایک حاضر ہے ایک غائب اور حاضر نے اجازت مانگی (عالمگیری درمختار)

مسئلہ کسی نے غلام غصب کر لیا تو نفقہ غاصب پر ہے جب تک واپس نہ کرے اور اگر غاصب نے قاضی سے نفقہ یا بیع کی اجازت مانگی تو اجازت نہ دے ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ غلام کو ضائع کر دے گا تو قاضی بیچ ڈالے اور ثمن محفوظ رکھے (درمختار) **مسئلہ** غلام مشترک کا ہر شریک پر بقدر حصہ لازم ہے اور اگر ایک شریک نفقہ دینے سے انکار کرے تو بحکم قاضی جو اُس کی طرف سے خرچ کرے گا اُس سے وصول کر سکتا ہے (درمختار) **مسئلہ** اگر غلام کو آزاد کر دیا تو اب مولیٰ پر نفقہ واجب نہیں اگرچہ وہ کمانے کے لائق نہ ہو مثلاً بہت چھوٹا بچہ یا بہت بوڑھا یا اپاہج یا مریض ہو بلکہ ان کا نفقہ بیت المال سے دیا جائیگا اگر کوئی ایسا نہ ہو جس پر نفقہ واجب ہو (عالمگیری) **مسئلہ** جانور پالے اور انہیں چارہ نہیں دیتا تو دیانۃً حکم دیا جائے گا کہ چارہ وغیرہ دے یا بیچ ڈالے اور اگر مشترک ہے اور ایک شریک اُسے چارہ وغیرہ دینے سے انکار کرتا ہے تو قضاءً بھی حکم دیا جائیگا کہ یا چارہ دے یا بیچ ڈالے (درمختار) **مسئلہ** اگر جانور کو چارہ کم دیتا ہے اور پورا دودھ دوہ لینا مضر ہو تو پورا دودھ دوہنا مکروہ ہے یوہیں بالکل نہ دوہے یہ بھی مکروہ ہے اور دوہنے میں یہ خیال رکھے کہ بچہ کے لئے بھی چھوڑنا چاہیئے اور ناخن بڑھے ہوں تو ترشوا دے کہ اُسے تکلیف نہ ہو (عالمگیری) **مسئلہ** جانور پر بوجھ لادنے اور سواری لینے میں یہ خیال کرنا چاہیئے کہ اُس کی طاقت

سے زیادہ نہ ہو (جوہرہ) باغ و زراعت و مکان میں اگر خرچ کرنے کی ضرورت ہو تو خرچ کرے اور خرچ نہ کیے ضائع نہ کرے کہ مال ضائع کرنا ممنوع ہے (درمختار) واللہ تعالٰی اعلم

شب بست و دوم ماہ فاخر ربیع الآخر شب پنجشنبہ ۱۳۳۸ھ

—— باتمام رسید ——

شیخ نیاز احمد تاجر کتب و پبلشر نے علمی پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام شیخ نیاز احمد پرنٹر چھپواکر کشمیری بازار لاہور سے شائع کیا

فہرست مضامین کتاب مستطاب بہار شریعت حصہ ہشتم

جملہ حقوق محفوظ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

آزاد کرنے کا بیان

عتق (یعنی غلام آزاد کرنے) کے مسائل کی ہندوستان و پاکستان میں ضرورت نہیں پڑتی کہ یہاں نہ لونڈی غلام ہیں نہ ان کے آزاد کرنے کا موقع۔ یوں ہی فقہ کے اور بھی ایسے ابواب ہیں جن کی زمانۂ حال میں یہاں کے مسلمانوں کو حاجت نہیں، اس وجہ سے خیال ہوتا تھا کہ ایسے مسائل اس کتاب میں ذکر نہ کیے جائیں مگر ان چیزوں کو بالکل چھوڑ دینا بھی ٹھیک نہیں کہ کتاب ناقص رہ جائے گی۔ نیز ہماری بس کتاب کے اکثر بیانات میں باندی غلام کے امتیازی مسائل کا تھوڑا تھوڑا ذکر ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس جگہ بالکل پہلو تہی کی جائے، لہٰذا مختصراً چند باتیں گذارش کروں گا کہ اس کے اقسام و احکام پر قدرے اطلاع ہو جائے۔ غلام آزاد کرنے کی فضیلت قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعَامٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ۔ احادیث اس بارے میں بکثرت ہیں بعض احادیث ذکر کی جاتی ہیں:

حدیث ۱: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان غلام کو آزاد کرے گا اُس کے ہر عضو کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اُس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد فرمائے گا۔ سعید بن مرجانہ

کہتے ہیں، میں نے یہ حدیث علی بن حسین (امام زین العابدین) رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو سُنائی، اُنہوں نے اپنا ایک ایسا غلام آزاد کیا جس کی قیمت عبداللہ بن جعفر دس ہزار دیتے تھے۔ **حدیث ۲**۔ نیز صحیحین میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے حضور سے عرض کی، کس گردن کو آزاد کرنا زیادہ بہتر ہے؟ فرمایا جس کی قیمت زیادہ ہو اور زیادہ نفیس ہو۔ میں نے کہا، اگر یہ نہ کرسکوں، فرمایا کہ کام کرنے والے کی مدد کرو یا جو کام کرنا نہ جانتا ہو اُس کا کام کردو۔ میں نے کہا اگر نہ کروں۔ فرمایا لوگوں کو ضرر پہنچانے سے بچو کہ اس سے بھی تم کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔ **حدیث ۳**۔ بیہقی شعب الایمان میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، ایک اعرابی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی مجھے ایسا عمل فرمایئے جو مجھے جنّت میں داخل کرے۔ ارشاد فرمایا اگرچہ تمہارے الفاظ کم ہیں، مگر جس بات کا سوال کیا ہے وہ بہت بڑی ہے (وہ عمل یہ ہے) کہ جان کو آزاد کرو اور گردن کو چھڑاؤ۔ عرض کی یہ دونوں ایک ہی ہیں۔ فرمایا ایک نہیں۔ جان کو آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اُسے تنہا آزاد کردے، اور گردن چھوڑانا یہ کہ اُس کی قیمت میں مدد کرے۔ **حدیث ۴**۔ ابوداؤد ونسائی واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں ہم حضور کی خدمت میں ایک شخص کے متعلق دریافت کرنے حاضر ہوئے جس نے قتل کی وجہ سے اپنے اوپر جہنم واجب کرلیا تھا، ارشاد فرمایا اُس کی طرف سے آزاد کرو اس کے ہر عضو کے بدلے میں اللہ تعالےٰ اُس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کریگا **حدیث ۵**۔ بیہقی شعب الایمان میں سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور نے فرمایا افضل صدقہ یہ ہے کہ گردن چھوڑانے میں سفارش کی جائے۔

مسائل فقہیہ۔ غلام کے آزاد ہونے کی چند صورتیں ہیں ایک یہ کہ اُس کے مالک نے کہہ دیا کہ تو آزاد ہے یا اس کے مثل اور کوئی لفظ جس سے آزادی ثابت ہوتی ہے

دوسری یہ کہ ذی رحم محرم اُس کا مالک ہوجائے تو ملک میں آتے ہی آزاد ہوجائے گا سوم یہ کہ حربی کافر مسلمان غلام کو دارالاسلام سے خرید کر دارالحرب میں لے گیا تو وہاں پہنچتے ہی آزاد ہوگیا (درمختار) **مسئلہ** - آزاد کرنے کی چار قسمیں ہیں۔ واجب۔ مندوب۔ مباح۔ کفر۔ قتل و ظہار و قسم اور روزہ توڑنے کے کفارے میں آزاد کرنا واجب ہے۔ مگر قسم میں اختیار ہے کہ غلام آزاد کرے یا دس مساکین کو کھانا کھلائے یا کپڑے پہنائے یہ نہ کرسکے تو تین روزے رکھ لے۔ باقی تین میں اگر غلام آزاد کرنے پر قدرت ہو تو یہی متعین ہے۔ مندوب وہ ہے کہ اللہ کے لئے آزاد کرے اُس وقت کہ جانب شرع سے اُس پر یہ ضروری نہ ہو۔ مباح یہ کہ بغیر نیت آزاد کیا۔ کفر وہ کہ بتوں یا شیطان کے نام پر آزاد کیا کہ غلام اب بھی آزاد ہوجائے گا مگر اُس کا یہ فعل کفر ہوا کہ اُن کے نام پر آزاد کرنا دلیل تعظیم ہے اور اُن کی تعظیم کفر (علمگیری جوہرہ) **مسئلہ** آزاد کرنے کے لئے مالک کا حر عاقل بالغ ہونا شرط ہے یعنی غلام اگرچہ ماذون یا مکاتب ہو آزاد نہیں کرسکتا اور مجنون یا بچہ نے اپنے غلام کو آزاد کیا تو آزاد نہ ہوا بلکہ جوانی میں بھی اگر کہے کہ میں نے بچپن میں اسے آزاد کردیا تھا یا ہوش میں کہے کہ جنون کی حالت میں میں نے آزاد کردیا تھا اور اُس کا مجنون ہونا معلوم ہو تو آزاد نہ ہوا بلکہ اگر بچہ یہ کہے کہ جب میں بالغ ہوجاؤں تو تو آزاد ہے تو اس کہنے سے بھی بالغ ہونے پر آزاد نہ ہوگا (علمگیری) **مسئلہ** اگر نشہ میں یا مسخرہ پن سے آزاد کیا یا غلطی سے زبان سے نکل گیا تو آزاد ہے تو آزاد ہے یا یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ میرا غلام ہے اور آزاد کردیا جب بھی آزاد ہوگیا۔ (درمختار) **مسئلہ** آزاد کرنے کو اگر ملک یا سبب ملک پر معلق کیا مثلاً جو غلام کہ فی الحال اس کی ملک میں نہیں اس سے کہا کہ اگر میں تیرا مالک ہوجاؤں یا تجھے خریدوں تو تو آزاد ہے۔ اس صورت میں جب اُس کی ملک میں آئے گا آزاد ہوجائے گا

اور اگر مورث کی موت کی طرف اضافت کی یعنی جو غلام مورث کی مِلک میں ہے اُس سے کہا کہ اگر میرا مورث مر جائے تو آزاد ہے تو آزاد نہ ہوگا کہ موت مورث سبب مِلک نہیں (درمختار) **مسئلہ** زبان سے کہنا شرط نہیں بلکہ لکھنے سے اور گونگا ہو تو اشارہ کرنے سے بھی آزاد ہو جائے گا (درمختار) **مسئلہ** طلاق کی طرح اس میں بعض الفاظ صریح ہیں بعض کنایہ۔ صریح میں نیت کی ضرورت نہیں بلکہ اگر کسی اور نیت سے کہے جب بھی آزاد ہو جائے گا۔ صریح کے بعض الفاظ یہ ہیں تو آزاد ہے۔ حر ہے اے آزاد۔ اے حر میں نے تجھ کو آزاد کیا۔ ہاں اگر اُس کا نام ہی آزاد ہے اور اے آزاد کہا یا نام حر ہے اور اے حر کہہ کر پکارا تو آزاد نہ ہوا، اور اگر نام آزاد ہے اور اے حر کہہ کر پکارا یا نام حر ہے اور اے آزاد کہہ کر پکارا تو آزاد ہو جائیگا۔ یہ الفاظ بھی صریح کے حکم میں ہیں نیت کی ضرورت نہیں میں نے تجھے تجھ پر صدقہ کیا یا تجھے تیرے نفس کو ہبہ کیا میں نے تجھے تیرے ہاتھ بیچا ان میں اس کی بھی ضرورت نہیں کہ غلام قبول کرے۔ اور اگر یوں کہا کہ میں نے تجھے تیرے ہاتھ اتنے کو بیچا تو اب قبول کی ضرورت ہوگی اگر قبول کرے گا تو آزاد ہوگا اور اُتنے دیتے پڑیں گے۔ آزادی کو کسی ایسے جز کی طرف منسوب کیا جو پورے سے تعبیر ہے۔ مثلاً تیرا سر۔ تیری گردن۔ تیری زبان آزاد ہے۔ تو آزاد ہو گیا اور اگر ہاتھ پاؤں کو آزاد کہا تو آزاد نہ ہوا۔ اور اگر تہائی چوتھائی نصف وغیرہ کو آزاد کیا تو اُتنا آزاد ہو گیا۔ اگر غلام کو کہا یہ میرا بیٹا ہے یا لونڈی کو کہا یہ میری بیٹی ہے اگرچہ عمر میں زیادہ ہوں یا غلام کو کہا کہ یہ میرا باپ یا دادا ہے یا لونڈی کو کہا کہ یہ میری ماں ہے اگرچہ ان کی عمر اتنی نہ ہو کہ باپ یا دادا یا ماں ہونے کے قابل ہوں تو ان سب صورتوں میں آزاد ہیں اگرچہ اس نیت سے نہ کہا ہو اور اگر کہا اے میرے بیٹے، اے میرے بھائی، اے میری بہن، اے میرے باپ تو بغیر نیت آزاد نہیں۔ کنایہ کے بعض الفاظ یہ ہیں۔ تو میری مِلک نہیں۔ تجھ پر مجھے

ناہ نہیں تو میری ملک سے نکل گیا۔ ان میں بغیر نیت آزاد نہ ہوگا۔ اگر کہا تو آزادی کی مثل ہے تو اس میں بھی نیت کی ضرورت ہے (عالمگیری درمختار وغیرہما) **مسئلہ** طلاق سے آزاد نہ ہوگا اگرچہ نیت ہو۔ یعنی یہ آزادی کے لئے کنایہ بھی نہیں (درمختار)

مسئلہ۔ ذی رحم محرم یعنی ایسا قریب کا رشتہ والا کہ اگر ان میں سے ایک مرد ہو اور ایک عورت ہو تو نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہو جیسے باپ ماں بیٹا بیٹی بھائی بہن چچا پھوپھی ماموں خالہ بھتیجا بھتیجی بھانجہ بھانجی ان میں کسی کا مالک ہو تو فوراً ہی آزاد ہو جائے گا اور اگر ان کے کسی حصہ کا مالک ہو تو اُتنا آزاد ہو گیا۔ اس میں مالک کے عاقل بالغ ہونے کی بھی شرط نہیں بلکہ بچہ یا مجنوں بھی ذی رحم محرم مالک ہو تو آزاد ہو جائیگا (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** اگر آزادی کو کسی شرط پر معلق کیا مثلاً اگر تو فلاں کام کرے تو آزاد ہے اور وہ شرط پائی گئی تو غلام آزاد ہے جبکہ شرط پائی جانے کے وقت اُسکی ملک میں ہو اور اگر ایسی شرط پر معلق کیا جو فی الحال موجود ہے۔ مثلاً اگر میں تیرا مالک ہو جاؤں تو آزاد ہے تو فوراً آزاد ہو جائیگا (درمختار) **مسئلہ** لونڈی حاملہ تھی اسے آزاد کیا تو اُس کے شکم میں جو بچہ ہے وہ بھی آزاد ہے اور اگر صرف پیٹ کے بچہ کو آزاد کیا تو وہی آزاد ہوگا لونڈی آزاد نہ ہوگی۔ مگر جب تک بچہ پیدا نہ ہولے لونڈی کو بیچ نہیں سکتا (درمختار) **مسئلہ** لونڈی کی اولاد جو شوہر سے ہوگی وہ اُس لونڈی کے مالک کی ملک ہوگی اور جو اولاد مولیٰ سے ہوگی وہ آزاد ہوگی (عامہ کتب)

مسئلہ یہ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ اگر کسی حصہ کو آزاد کیا تو اُتنا ہی آزاد ہوگا یہ اُس صورت میں ہے کہ جب وہ حصہ معین ہو مثلاً آدھا، تہائی، چوتھائی اور اگر غیر معین ہو مثلاً تیرا ایک حصہ آزاد ہے تو اِس صورت میں بھی آزاد ہوگا مگر چونکہ حصہ غیر معین ہے لہٰذا مالک سے تعیین کرائی جائے گی کہ تیری مُراد کیا ہے جو وہ بتائے اُتنا آزاد قرار پائے گا اور دونوں صورتوں میں بعض معین یا غیر معین

میں جتنا باقی ہے اُس میں سعایت کرائیں گے یعنی اُس غلام کی اُس روز جو قیمت بازار کے نرخ سے ہو اُس قیمت کا جتنا حصہ غیر آزاد شدہ کے مقابل ہو اُتنا مزدوری وغیرہ کرا کر وصول کریں۔ جب قیمت کا وہ حصہ وصول ہو جائے اُس وقت پورا آزاد ہو جائیگا (عامہ کتب) **مسئلہ** یہ غلام جس کا کوئی حصہ آزاد ہو چکا ہے اُس کے احکام یہ ہیں کہ اُس کو نہ بیچ سکتے ہیں نہ یہ دوسرے کا وارث ہوگا نہ اُس کا کوئی وارث ہو نہ دو سے زیادہ نکاح کر سکے نہ مولیٰ کی اجازت کے بغیر نکاح کر سکے نہ اُن معاملات میں گواہی دے سکے جن میں غلام کی گواہی نہیں لی جاتی نہ ہبہ کر سکے نہ صدقہ دے سکے مگر تھوڑی مقدار کی اجازت ہے اور نہ کسی کو قرض دے سکے نہ کسی کی کفالت کر سکے اور نہ مولیٰ اس سے خدمت لے سکتا ہے نہ اس کو اپنے قبضہ میں رکھ سکتا ہے (ردالمحتار عالمگیری) **مسئلہ** جو غلام دو شخصوں کی شرکت میں ہے اُن میں سے ایک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو دوسرے کو اختیار ہے کہ اگر آزاد کرنے والا مالدار ہے (یعنی مکان وخادم وسامان خانہ داری اور بدن کے کپڑوں کے علاوہ اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اپنے شریک کے حصہ کی قیمت ادا کر سکے) تو اُس سے اپنے حصہ کا تاوان لے یا یہ بھی اپنے حصہ کو آزاد کر دے یا اپنے حصہ کی قدر سعایت کرائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کو مدبر کر دے مگر اس صورت میں بھی فی الحال سعایت کرائی جائے اور مولیٰ کے مرنے کے پہلے اگر سعایت سے قیمت ادا کر چکا تو ادا کرتے ہی آزاد ہو گیا ورنہ اُس کے مرنے کے بعد اگر تہائی مال کے اندر ہو تو آزاد ہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** جب ایک شریک نے آزاد کر دیا تو دوسرے کو اُس کے بیچنے یا ہبہ کرنے یا مہر میں دینے کا حق نہیں۔ (عالمگیری) **مسئلہ** شریک کے آزاد کرنے کے بعد اُس نے سعایت شروع کرا دی تو اب تاوان نہیں لے سکتا۔ ہاں اگر غلام اثنائے سعایت میں مر گیا تو بقیہ کا اب تاوان

لے سکتا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** تاوان لینے کا حق اس وقت ہے کہ اُس نے بغیر اجازت شریک آزاد کر دیا اور اجازت کے بعد آزاد کیا تو نہیں (عالمگیری)

مسئلہ کسی نے اپنے دو غلاموں کو مخاطب کر کے کہا تم میں کا ایک آزاد ہے تو اُسے بیان کرنا ہوگا جس کو بتائے کہ میں نے اسے مراد لیا وہ آزاد ہو جائیگا اور بیان سے قبل ایک کو بیع کیا یا رہن رکھا یا مکاتب یا مدبر کیا تو دوسرا آزاد ہونے کے لئے معین ہو گیا اور اگر نہ بیان کیا نہ اس قسم کا کوئی تصرف کیا اور ایک مرگیا تو جو باقی ہے وہ آزاد ہو گیا اور اگر مولیٰ خود مر گیا تو وارث کو بیان کرنے کا حق نہیں بلکہ ہر ایک میں سے آدھا آدھا آزاد ہے اور آدھے باقی میں دونوں سعایت کریں (عالمگیری)

مسئلہ غلام سے کہا تو اتنے مال پر آزاد ہے اور اُس نے اُسی مجلس میں یا جس مجلس میں اس کا علم ہوا قبول کر لیا تو اُسی وقت آزاد ہو گیا یہ نہیں کہ جب ادا کریگا اُسوقت آزاد ہوگا اور اگر یوں کہا کہ اتنا ادا کر دے تو آزاد ہے تو یہ غلام ماذون ہو گیا یعنی اسے تجارت کی اجازت ہو گئی اور اس صورت میں قبول کرنے کی حاجت نہیں بلکہ اگر انکار کر دے جب بھی ماذون رہیگا اور جبتک اُتنے ادا نہ کر دے مولیٰ اُسے بیچ سکتا ہے (درمختار)

مدبّر و مکاتب و اُمِّ ولد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ جن لوگوں کے تم مالک ہو (تمہارے لونڈی غلام) وہ کتابت چاہیں تو انہیں مکاتب کر دو اگر اُن میں بھلائی دیکھو اور اُس مال میں سے جو خدا نے تمہیں دیا ہے کچھ اُنہیں دیدو۔ **حدیث ۱** - ابوداؤد بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مکاتب پر جب تک ایک درہم بھی باقی ہے غلام ہی ہے۔ **حدیث ۲**۔ ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ حضورؐ ارشاد فرماتے ہیں۔ جب تم میں کسی کے مکاتب کے پاس پورا بدل کتابت جمع ہو جائے تو اُس سے پردہ کرے **حدیث ۳**۔ ابن ماجہ و حاکم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں جس کنیز کے بچہ اُس کے مولیٰ سے پیدا ہو وہ مولیٰ کے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ **حدیث ۴**۔ دارقطنی و بیہقی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی فرماتے ہیں مدبّر نہ بیچا جائے نہ ہبہ کیا جائے وہ تہائی مال سے آزاد ہے۔ **مسائل فقہیہ**۔ مدبّر اُس کو کہتے ہیں جس کی نسبت مولیٰ نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے یا یوں کہا کہ اگر میں مر جاؤں یا جب میں مروں تو تُو آزاد ہے غرض اسی قسم کے وہ الفاظ جن سے مرنے کے بعد اُس کا آزاد ہونا ثابت ہوتا ہے۔ **مسئلہ** مدبّر کی دو قسمیں ہیں۔ مدبّر مطلق۔ مدبّر مقید۔ مدبّر مطلق وہ جس میں کسی ایسے امر کا اضافہ نہ کیا ہو جس کا ہونا ضروری نہ ہو یعنی مطلقاً موت پر آزاد ہونا قرار دیا۔ مثلاً میں مروں تو تُو آزاد ہے اور اگر کسی وقت معین پر یا وصف کے ساتھ موت پر آزاد ہونا کہا تو مقید ہے مثلاً اس سال مروں یا اس مرض میں مروں کہ اُس سال یا اس مرض سے مرنا ضرور نہیں اور اگر کوئی ایسا وقت مقرر کیا کہ غالب گمان اُس سے پہلے مر جاتا ہے۔ مثلاً بوڑھا شخص کہے کہ آج سے سو برس پر مروں تو تُو آزاد ہے تو یہ مدبّر مطلق ہی ہے کہ یہ وقت کی قید بیکار ہے کیونکہ غالب گمان یہی ہے کہ اب سے سو برس تک زندہ نہ رہے گا۔ (عالمگیری) **مسئلہ** اگر یہ کہا کہ جس دن مروں تو آزاد ہے تو اگرچہ رات میں مرے وہ آزاد ہوگا کہ دن سے مُراد یہاں مطلق وقت ہے ہاں اگر وہ کہے کہ دن سے میری مُراد صبح سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے یعنی رات کے علاوہ تو یہ نیت اُس کی مانی جائے گی مگر اب یہ مدبّر مقید ہوگا (درمختار) **مسئلہ** مدبّر

کرنے کے بعد اب اپنے اُس قول کو واپس نہیں لے سکتا۔ مدبّر مطلق کو نہ بیچ سکتے ہیں نہ ہبہ کر سکتے نہ رہن رکھ سکتے نہ صدقہ کر سکتے ہیں (عالمگیری) **مسئلہ** مدبّر غلام ہی ہے یعنی اپنے مولیٰ کی مِلک ہے اُس کو آزاد کر سکتا ہے مکاتب بنا سکتا ہے۔ اُس سے خدمت لے سکتا ہے، مزدوری پر دے سکتا ہے اپنی ولایت سے اُس کا نکاح کر سکتا ہے۔ اور اگر لونڈی مدبّرہ ہے تو اُس سے وطی کر سکتا ہے۔ اُس کا دوسرے سے نکاح کر سکتا ہے۔ اور مدبّرہ سے اگر مولیٰ کی اولاد ہوئی تو وہ ام ولد ہوگئی (درمختار)

مسئلہ جب مولیٰ مرے گا تو اُس کے تہائی مال سے مدبّر آزاد ہو جائے گا یعنی اگر یہ تہائی مال کا ہے یا اس سے کم تو بالکل آزاد ہوگیا اور اگر تہائی سے زائد قیمت کا ہے تو تہائی کی قدر آزاد ہوگیا باقی کے لئے سعایت کرے اور اگر اس کے علاوہ مولیٰ کے پاس اور کچھ نہ ہو تو اس کی تہائی آزاد باقی دو تہائی میں سعایت کرے۔ یہ اُس وقت ہے کہ ورثاء اجازت نہ دیں اور اگر اجازت دیدیں یا اُس کا کوئی وارث ہی نہیں تو کل آزاد ہے اور اگر مولیٰ پر دین ہے کہ یہ غلام اُس دین میں مستغرق ہے تو کل قیمت میں سعایت کرکے قرض خواہوں کو ادا کرے (درمختار وغیرہ)

مسئلہ مدبّر مقید کا مولیٰ مرا اور اُسی وصف پر موت واقع ہوئی مثلاً جس مرض یا وقت میں مرنے پر اُس کا آزاد ہونا کہا تھا وہی ہوا تو تہائی مال سے آزاد ہو جائے گا ورنہ نہیں اور ایسے مدبّر کو بیع و ہبہ و صدقہ وغیرہا کر سکتے ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ مولیٰ نے کہا تو میرے مرنے سے ایک مہینہ پہلے آزاد ہے۔ اور اس کے کہنے کے بعد ایک مہینہ کے اندر مولیٰ مرگیا تو آزاد نہ ہوا اور اگر ایک مہینہ یا زائد پر مرا تو غلام پورا آزاد ہوگیا اگرچہ مولیٰ کے پاس اس کے علاوہ کچھ مال نہ ہو (عالمگیری)

مسئلہ مولیٰ نے کہا تو میرے مرنے کے ایک دن بعد آزاد ہے تو مدبّر نہ ہوا لہٰذا آزاد بھی نہ ہوگا (عالمگیری)

مسئلہ مدبّرہ کے بچہ پیدا ہوا تو یہ بھی مدبّر ہے۔

جبکہ وہ مدبرہ مطلقہ ہو اور اگر مقیدہ ہو تو نہیں (درمختار) **مسئلہ** مدبرہ لونڈی کے بچہ پیدا ہوا اور وہ بچہ مولیٰ کا ہو تو وہ اب مدبرہ نہ رہی بلکہ ام ولد ہوگئی کہ مولیٰ کے مرنے کے بعد بالکل آزاد ہو جائے گی۔ اگرچہ اُس کے پاس اس کے سوا کچھ مال نہ ہو (درمختار) **مسئلہ** غلام اگر نیک چلن ہو اور بظاہر معلوم ہوتا ہو کہ آزاد ہونے کے بعد مسلمانوں کو ضرر پہنچائے گا تو ایسا غلام اگر مولیٰ سے عقد کتابت کی درخواست کرے تو اُس کی درخواست قبول کر لینا بہتر ہے۔ عقد کتابت کے یہ معنی ہیں کہ آقا اپنے غلام سے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہہ دے کہ اتنا ادا کر دے تو آزاد ہے اور غلام اسے قبول بھی کر لے اب یہ مکاتب ہو گیا جب کل ادا کر دیگا آزاد ہو جائیگا اور جب تک اُس میں سے کچھ بھی باقی ہے غلام ہی ہے (جوہرہ وغیرہا) **مسئلہ** مکاتب نے جو کچھ کمایا اُس میں تصرف کر سکتا ہے جہاں چاہے تجارت کے لئے جا سکتا ہے مولیٰ اُسے پردیس جانے سے نہیں روک سکتا اگرچہ عقد کتابت میں شرط لگا دی ہو کہ پردیس نہیں جائیگا کہ یہ شرط باطل ہے (مبسوط) **مسئلہ** عقد کتابت میں مولیٰ کو اختیار ہے کہ معاوضہ فی الحال ادا کرنا شرط کر دے یا اُسکی قسطیں مقرر کر دے اور پہلی صورت میں اگر اسی وقت ادا نہ کیا اور دوسری صورت میں پہلی قسط ادا نہ کی تو مکاتب نہ رہا (مبسوط) **مسئلہ** نابالغ غلام اگر اتنا چھوٹا ہے کہ خریدنا بیچنا نہیں جانتا تو اُس سے عقد کتابت نہیں ہو سکتا اور اگر اتنی تمیز ہے کہ خرید و فروخت کر سکے تو ہو سکتا ہے (جوہرہ) **مسئلہ** مکاتب کو خریدنے بیچنے سفر کرنے کا اختیار ہے اور مولیٰ کی بغیر اجازت اپنا یا اپنے غلام کا نکاح نہیں کر سکتا اور مکاتبہ لونڈی بھی بغیر مولیٰ کی اجازت کے اپنا نکاح نہیں کر سکتی اور ان کو ہبہ اور صدقہ کرنے کا بھی اختیار نہیں ہاں تھوڑی سی چیز تصدق کر سکتے ہیں جیسے ایک روٹی یا تھوڑا سا نمک اور کفالت اور قرض کا بھی اختیار نہیں (جوہرہ) **مسئلہ** مولیٰ نے اپنے غلام کا نکاح اپنی لونڈی

سے کر دیا پھر دونوں سے عقد کتابت کیا اب اُن کے بچہ ہوا تو یہ بچہ بھی مکاتب ہے اور یہ بچہ جو کچھ کمائے گا اُس کی ماں کو ملے گا اور بچہ کا نفقہ اُسکی ماں پر ہے اور اُسکی ماں کا نفقہ اس کے باپ پر (جوہرہ) **مسئلہ** مکاتبہ لونڈی سے مولیٰ وطی نہیں کرسکتا اگر وطی کریگا تو عقر لازم آئیگا اور اگر لونڈی کے مولیٰ سے بچہ پیدا ہو تو اُسے اختیار ہے کہ عقد باقی رکھے اور مولیٰ سے عقر لے یا عقد کتابت سے انکار کر کے ام ولد ہو جائے (جوہرہ) **مسئلہ** مولیٰ نے مکاتب کا مال ضائع کر دیا تو تاوان لازم ہوگا (جوہرہ) **مسئلہ** ام ولد کو بھی مکاتبہ کرسکتا ہے اور مکاتب کو آزاد کر دیا تو بدل کتابت ساقط ہو گیا (جوہرہ) **مسئلہ** ام ولد اُس لونڈی کو کہتے ہیں جس کے بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے خواہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اُس نے اقرار کیا یا زمانۂ حمل میں اقرار کیا ہو کہ یہ حمل مجھ سے ہے اور اس صورت میں یہ ضروری ہے کہ اقرار کے وقت سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہو (درمختار جوہرہ) **مسئلہ** بچہ زندہ پیدا ہوا یا مُردہ بلکہ کچا بچہ پیدا ہوا جس کے کچھ اعضا بن چکے ہیں سب کا ایک حکم ہے یعنی اگر مولیٰ اقرار کرلے تو لونڈی ام ولد ہے (جوہرہ) **مسئلہ** ام ولد کے جب دوسرا بچہ پیدا ہو تو یہ مولیٰ ہی کا قرار دیا جائیگا جبکہ اُس کے تصرف میں ہو اب اس کے لئے اقرار کی حاجت نہ ہوگی البتہ اگر مولیٰ انکار کر دے اور کہدے کہ یہ میرا نہیں تو اب اُس کا نسب مولیٰ سے نہ ہوگا اور اُس کا بیٹا نہیں کہلائیگا (درمختار) **مسئلہ** ام ولد سے صحبت کرسکتا ہے خدمت لے سکتا ہے اُس کو اجارہ پر دے سکتا ہے یعنی اوروں کے کام کاج مزدوری پر کرے اور جو مزدوری ملے اپنے مالک کو لا کر دے۔ اُم ولد کا کسی شخص کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے مگر اس کے لئے استبرا ضرور ہے اور ام ولد کو نہ بیچ سکتا ہے نہ ہبہ کرسکتا ہے نہ گروی رکھ سکتا ہے نہ اُسے خیرات کرسکتا ہے بلکہ کسی طرح دوسرے کی ملک

میں نہیں دے سکتا (جوہرہ عالمگیری) **مسئلہ** مولیٰ کی موت کے بعد ام ولد بالکل آزاد ہوجائے گی اُس کے پاس اور مال ہو یا نہ ہو۔ (عامہ کتب)

قسم کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَیْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَیْنَ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (پ۲ رکوع ۱۲) اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو کہ نیکی اور پرہیزگاری اور لوگوں میں صلح کرانے کی قسم کھالو یعنی ان امور کے نہ کرنے کی قسم نہ کھالو اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ اور فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ط اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں اُن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ نہ اُن سے بات کرے نہ اُنکی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ اُنہیں پاک کرے اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے اور فرماتا ہے وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَیْكُمْ كَفِیْلًا ط اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ہ اللہ کا عہد پورا کرو جب آپس میں معاہدہ کرو اور قسموں کو مضبوط کرنے کے بعد نہ توڑو حالانکہ تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن کرچکے ہو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ جانتا ہے اور فرماتا ہے وَلَا تَتَّخِذُوْا اَیْمَانَكُمْ دَخَلًا بَیْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا اپنی قسمیں آپس میں بے اصل بہانہ نہ بناؤ کہ کہیں جمنے کے بعد پاؤں پھسل نہ جائے۔ اور فرماتا ہے وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْٓا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰكِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ط اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ہ تم میں سے فضیلت والے اور وسعت والے اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنیوالوں کو نہ دینگے

کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری مغفرت کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ **حدیث ۱**: صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ تم کو باپ کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے۔ جو شخص قسم کھائے تو اللہ کی قسم کھائے یا چپ رہے۔ **حدیث ۲**: صحیح مسلم شریف میں عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بتوں کی اور اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ۔ **حدیث ۳**: صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص لات و عزیٰ کی قسم کھائے (یعنی جاہلیت کی عادت کی وجہ سے یہ لفظ اُس کی زبان پر جاری ہوجائے) وہ لاالٰہ الا اللہ کہہ لے اور جو اپنے ساتھی سے کہے آؤ جُوا کھیلیں وہ صدقہ کرے۔ **حدیث ۴**: صحیحین میں ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غیر ملت اسلام پر جھوٹی قسم کھائے (یعنی یوں کہے کہ اگر یہ کام کرے تو یہودی یا نصرانی ہوجائے یا یوں کہے کہ اگر یہ کام کیا ہو تو یہودی یا نصرانی ہے) تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اُس نے کہا (یعنی کافر ہے) اور ابن آدم پر اس چیز کی نذر نہیں جس کا وہ مالک نہیں۔ اور جو شخص اپنے کو جس چیز سے قتل کریگا اُسی کے ساتھ قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔ اور مسلمان پر لعنت کرنا ایسا ہے جیسا اُسے قتل کردینا اور جو شخص جھوٹا دعویٰ اسلئے کرتا ہے کہ اپنے مال کو زیادہ کرے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے قلت میں اضافہ کرے گا۔ **حدیث ۵**: ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ کہے (کہ اگر میں نے یہ کام کیا ہے یا کروں) تو اسلام سے بری ہوں وہ اگر جھوٹا ہے تو جیسا کہا ویسا ہی ہے اور اگر سچا ہے جب بھی اسلام کی طرف سلامت نہ لوٹے گا۔ **حدیث ۶**: ابن جریر ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹی قسم سے سودا فروخت ہو جاتا ہے اور برکت مٹ جاتی ہے۔ **حدیث ۷**۔ دیلمی اُنہیں سے راوی کہ فرمایا یمین غموس مال کو زائل کر دیتی ہے اور آبادی کو ویرانہ کر دیتی ہے۔ **حدیث ۸**۔ ترمذی و ابوداؤد ونسائی و ابن ماجہ و دارمی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھائے اور اُس کے ساتھ انشاء اللہ کہہ لے تو حانث نہ ہو گا۔ **حدیث ۹**۔ بخاری و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خدا کی قسم انشاء اللہ تعالیٰ میں کوئی قسم کھاؤں اور اُس کے غیر میں بھلائی دیکھوں تو وہ کام کروں گا جو بہتر ہے اور قسم کا کفارہ دیدوں گا۔ **حدیث ۱۰**۔ امام مسلم و امام احمد و ترمذی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص قسم کھائے اور دوسری چیز اُس سے بہتر پائے تو قسم کا کفارہ دیدے اور وہ کام کرے۔ **حدیث ۱۱**۔ صحیحین میں اُنہیں سے مروی حضورؐ نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم جو شخص اپنے اہل کے بارے میں قسم کھائے اور اُس پر قائم رہے تو اللہ کے نزدیک زیادہ گنہگار ہے بہ نسبت اس کے کہ قسم توڑ کر کفارہ دیدے۔ **حدیث ۱۲**۔ قسم اُس پر محمول ہوگی جو قسم کھلانے والے کی نیت میں ہو۔ **مسائل فقہیہ**۔ قسم کھانا جائز ہے۔ مگر جہاں تک ہو کمی بہتر ہے اور بات بات پر قسم کھانی نہ چاہیئے۔ اور بعض لوگوں نے قسم کو تکیہ کلام بنا رکھا ہے کہ قصد و بے قصد زبان سے جاری ہوتی ہے اور اس کا بھی خیال نہیں رکھتے کہ بات سچی ہے یا جھوٹی۔ یہ سخت معیوب ہے اور غیر خدا کی قسم مکروہ ہے اور یہ شرعاً قسم بھی نہیں یعنی اس کے توڑنے سے کفارہ لازم نہیں (تبیین وغیرہ)

مسئلہ۔ قسم کی تین قسم ہے۔ غموس[۱]۔ لغو[۲]۔ منعقدہ[۳]۔ اگر کسی ایسی

چیز کے متعلق قسم کھائی جو ہو چکی ہے یا اب ہے یا نہیں ہوئی ہے یا اب نہیں ہے مگر وہ قسم جھوٹی ہے مثلاً قسم کھائی کہ فلاں شخص آیا اور وہ اب تک نہیں آیا ہے یا قسم کھائی کہ نہیں آیا اور وہ آگیا ہے یا قسم کھائی کہ فلاں شخص یہ کام کر رہا ہے اور حقیقۃً وہ اس وقت نہیں کر رہا ہے یا قسم کھائی کہ یہ پتھر ہے اور واقع میں وہ پتھر نہیں غرض یہ کہ اس طرح جھوٹی قسم کی دو صورتیں ہیں۔ جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی یعنی مثلاً جس کے آنے کی نسبت جھوٹی قسم کھائی تھی وہ خود بھی جانتا ہے کہ نہیں آیا ہے تو ایسی قسم کو غموس کہتے ہیں اور اگر اپنے خیال سے تو اُس نے سچی قسم کھائی تھی مگر حقیقت میں وہ جھوٹی ہے مثلاً جانتا تھا کہ نہیں آیا اور قسم کھائی کہ نہیں آیا اور حقیقت میں وہ آگیا ہے تو ایسی قسم کو لغو کہتے ہیں اور اگر آئندہ کے لیے قسم کھائی مثلاً خدا کی قسم میں یہ کام کروں گا یا نہ کروں گا تو اس کو منعقدہ کہتے ہیں۔ جب ہر ایک کو خوب جان لیا تو ہر ایک کے اب احکام سنیئے **مسئلہ** غموس میں سخت گنہگار ہوا استغفار و توبہ فرض ہے مگر کفارہ لازم نہیں اور لغو میں گناہ بھی نہیں اور منعقدہ میں اگر قسم توڑے گا تو کفارہ دینا پڑے گا اور بعض صورتوں میں گنہگار بھی ہوگا۔ (درمختار عالمگیری وغیرہما) **مسئلہ** بعض قسمیں ایسی ہیں کہ اُن کا پورا کرنا ضروری ہے، مثلاً کسی ایسے کام کے کرنے کی قسم کھائی جس کا بغیر قسم کرنا ضروری تھا یا گناہ سے بچنے کی قسم کھائی تو اس صورت میں قسم سچی کرنا ضرور ہے۔ مثلاً خدا کی قسم ظہر پڑھوں گا یا چوری یا زنا نہ کروں گا۔ دوسری وہ کہ اُس کا توڑنا ضروری ہے مثلاً گناہ کرنے یا فرائض و واجبات نہ کرنے کی قسم کھائی جیسے قسم کھائی کہ نماز نہ پڑھوں گا یا چوری کروں گا یا ماں باپ سے کلام نہ کروں گا تو قسم توڑ دے تیسری وہ کہ اُس کا توڑنا مستحب ہے۔ مثلاً ایسے امر کی قسم کھائی کہ اُس کے غیر میں بہتری ہے تو ایسی قسم کو توڑ کر وہ کرے جو بہتر ہے۔ چوتھی وہ کہ مباح کی

قسم کھائی یعنی کرنا اور نہ کرنا دونوں یکساں ہیں اس میں قسم کا باقی رکھنا افضل ہے (مبسوط) **مسئلہ** منعقدہ جب توڑے گا کفارہ لازم آئے گا۔ اگرچہ اُس کا توڑنا شرع نے ضروری قرار دیا ہو **مسئلہ** منعقدہ تین قسم ہے۔ یمینِ فور۔ مرسل۔ موقت۔ اگر کسی خاص وجہ سے یا کسی بات کے جواب میں قسم کھائی جس سے اُس کام کا فوراً کرنا یا نہ کرنا سمجھا جاتا ہے اُس کو یمینِ فور کہتے ہیں۔ ایسی قسم میں اگر فوراً وہ بات ہو گئی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کچھ دیر کے بعد ہو تو اس کا کچھ اثر نہیں۔ مثلاً عورت گھر سے باہر جانے کا تہیّہ کر رہی ہے اُس نے کہا اگر تو گھر سے باہر نکلی تو تجھے طلاق ہے اُس وقت عورت ٹھہر گئی پھر دوسرے وقت گئی تو طلاق نہیں ہوئی یا ایک شخص کسی کو مارنا چاہتا تھا اُس نے کہا اگر تو نے اسے مارا تو میری عورت کو طلاق ہے۔ اُس وقت اُس نے نہیں مارا تو طلاق نہیں ہوئی۔ اگرچہ کسی اور وقت میں مارے یا کسی نے اس کو ناشتہ کے لئے کہا کہ میرے ساتھ ناشتہ کرلو تو اُس نے کہا خدا کی قسم ناشتہ نہیں کروں گا اور اُس کے ساتھ ناشتہ نہ کیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ گھر جا کر اُسی روز ناشتہ کیا ہو اور موقت وہ ہے جس کے لئے کوئی وقت ایک دن دو دن یا کم و بیش مقرر کر دیا اس میں اگر وقت معین کے اندر قسم کے خلاف کیا تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں مثلاً قسم کھائی کہ اس گھڑے میں جو پانی ہے اُسے آج پیوں گا اور آج نہ پیا تو قسم ٹوٹ گئی اور کفارہ دینا ہوگا اور پی لیا تو قسم پوری ہو گئی اور اگر اُس وقت کے پورا ہونے سے پہلے وہ شخص مر گیا یا اُس کا پانی گرا دیا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر قسم کھانے کے وقت اُس گھڑے میں پانی تھا ہی نہیں مگر قسم کھانے والے کو یہ معلوم نہ تھا کہ اس میں پانی نہیں ہے جب بھی قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اسے معلوم تھا کہ پانی اس میں نہیں ہے اور قسم کھائی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر قسم میں کوئی وقت مقرر نہ کیا اور قرینہ سے فوراً کرنا یا نہ کرنا نہ سمجھا جاتا ہو تو اُسے مرسل کہتے ہیں کسی کام کے کرنے کی قسم کھائی اور نہ کیا مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کو

ماروں گا اور نہ مارا یہاں تک کہ دونوں میں سے ایک مر گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور جب تک دونوں زندہ ہوں تو اگرچہ نہ مارا قسم نہیں ٹوٹی اور نہ کرنے کی قسم کھائی تو جب تک کرے گا نہیں قسم نہیں ٹوٹے گی۔ مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کو نہ ماروں گا اور مارا تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں (جوہرہ نیرہ) **مسئلہ** غلطی سے قسم کھا بیٹھا مثلاً کہنا چاہتا تھا کہ پانی لاؤ یا پانی پیوں گا اور زبان سے نکل گیا کہ خدا کی قسم پانی نہیں پیوں گا یا یہ قسم کھا نہ چاہتا تھا دوسرے نے قسم کھانے پر مجبور کیا تو وہی حکم ہے جو قصداً اور بلا مجبور کیے قسم کھانے کا ہے یعنی توڑے گا تو کفّارہ دینا ہوگا۔ قسم توڑنا اختیار سے ہو یا دوسرے کے مجبور کرنے سے قصداً ہو یا بھول چوک سے ہر صورت میں کفّارہ ہے بلکہ اگر بیہوشی یا جنون میں قسم توڑنا ہوا جب بھی کفّارہ واجب ہے۔ جب کہ ہوش میں قسم کھائی ہو اور اگر بیہوشی یا جنون میں قسم کھائی تو قسم نہیں کہ عاقل ہونا شرط ہے اور یہ عاقل نہیں (تبیین) **مسئلہ** قسم کے لئے چند شرطیں ہیں کہ اگر وہ نہ ہوں تو کفّارہ نہیں۔ قسم کھانے والا مسلمان عاقل بالغ ہو کافر کی قسم قسم نہیں یعنی اگر زمانۂ کفر میں قسم کھائی پھر مسلمان ہوا تو اُس قسم کے توڑنے پر کفّارہ واجب نہ ہوگا اور معاذ اللہ قسم کھانے کے بعد مرتد ہوگیا تو قسم باطل ہوگئی یعنی اگر پھر مسلمان ہوا اور قسم توڑ دی تو کفارہ نہیں۔ آزاد ہونا شرط نہیں یعنی غلام کی قسم قسم ہے توڑنے سے کفارہ واجب ہوگا مگر کفارہ مالی نہیں دے سکتا کہ کسی چیز کا مالک ہی نہیں ہاں روزہ سے کفارہ ادا کر سکتا ہے مگر مولیٰ اس روزہ سے اُسے روک سکتا ہے لہٰذا اگر روزہ کے ساتھ کفارہ ادا نہ کیا ہو تو آزاد ہونے کے بعد کفارہ دے۔ اور قسم میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ چیز جس کی قسم کھائی عقلاً ممکن ہو یعنی ہو سکتی ہو اگرچہ محال عادی ہو۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ قسم اور جس چیز کی قسم کھائی دونوں کو ایک ساتھ کہا ہو درمیان میں فاصلہ ہوگا تو قسم نہ ہوگی۔ مثلاً

کسی نے اُس سے کہا یا کہ نہیں خدا کی قسم اس نے کہا خدا کی قسم اُس نے کہا کہ فلاں کام کروں گا اس نے کہا تو یہ قسم نہ ہوئی (علمگیری رد المحتار) **مسئلہ** اللہ عزوجل کے جتنے نام ہیں اُن میں سے جس نام کے ساتھ قسم کھائے گا قسم ہو جائیگی خواہ بول چال میں اُس نام کے ساتھ قسم کھاتے ہوں یا نہیں۔ مثلاً اللہ کی قسم۔ خدا کی قسم۔ رحمٰن کی قسم۔ رحیم کی قسم۔ پروردگار کی قسم۔ یونہیں خدا کی جس صفت کی قسم کھائی جاتی ہو اُس کی قسم کھائی گئی ہو۔ مثلاً خدا کی عزت و جلال کی قسم۔ اُس کی کبریائی کی قسم۔ اُس کی بزرگی یا بڑائی کی قسم۔ اُس کی عظمت کی قسم۔ اُس کی قدرت و قوت کی قسم۔ قرآن کی قسم۔ کلام اللہ کی قسم۔ ان الفاظ سے بھی قسم ہو جاتی ہے۔ حلف کرتا ہوں۔ قسم کھاتا ہوں۔ میں شہادت دیتا ہوں۔ خدا گواہ ہے۔ خدا کو گواہ کرکے کہتا ہوں۔ مجھ پر قسم ہے۔ لا الہ الا اللہ میں یہ کام نہ کروں گا۔ اگر یہ کام کرے یا کیا ہو تو یہودی ہے یا نصرانی یا کافر یا کافروں کا شریک۔ مرتے وقت ایمان نصیب نہ ہو۔ بے ایمان مرے کافر ہو کر مرے۔ اور یہ الفاظ بہت سخت ہیں کہ اگر جھوٹی قسم کھائی یا قسم توڑ دی تو بعض صورت میں کافر ہو جائے گا۔ جو شخص اس قسم کی جھوٹی قسم کھائے اُس کی نسبت حدیث میں فرمایا وہ ویسا ہی ہے جیسا اُس نے کہا۔ یعنی یہودی ہونے کی قسم کھائی تو یہودی ہوگیا۔ یونہی اگر کہا خدا جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا ہے اور یہ بات اُس نے جھوٹ کہی ہے تو اکثر علماء کے نزدیک کافر ہے (علمگیری در مختار رد المحتار وغیرہا) **مسئلہ** یہ الفاظ قسم نہیں اگرچہ ان کے بولنے سے گنہگار ہوگا جبکہ اپنی بات میں جھوٹا ہے اگر ایسا کروں تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو۔ اُس کی لعنت ہو۔ اُس کا عذاب ہو۔ خدا کا قہر ٹوٹے۔ مجھ پر آسمان پھٹ پڑے۔ مجھے زمین نگل جائے۔ مجھ پر خدا کی مار ہو۔ خدا کی پھٹکار ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نہ ملے۔ مجھے خدا کا دیدار نصیب نہ ہو۔ مرتے وقت کلمہ نہ نصیب ہو۔

مسئلہ - جو شخص کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرے مثلاً کہے کہ فلاں چیز مجھ پر حرام ہے تو اس کہہ دینے سے وہ شے حرام نہیں ہو گی کہ اللہ نے جس چیز کو حلال کیا اُسے کون حرام کر سکے مگر اُس کے برتنے سے کفّارہ لازم آئے گا یعنی یہ بھی قسم ہے (تبیین)

مسئلہ تجھ سے بات کرنا حرام ہے یہ یمین ہے بات کریگا تو کفارہ لازم ہو گا۔

مسئلہ اگر اس کو کھاؤں تو سوئر کھاؤں یا مُردار کھاؤں یہ قسم نہیں یعنی کفارہ لازم نہ ہو گا۔ (مبسوط) (عالمگیری)

مسئلہ غیر خدا کی قسم قسم نہیں مثلاً تمہاری قسم۔ اپنی قسم۔ تمہاری جان کی قسم۔ اپنی جان کی قسم۔ تمہارے سر کی قسم۔ اپنے سر کی قسم۔ آنکھوں کی قسم۔ جوانی کی قسم۔ ماں باپ کی قسم۔ اولاد کی قسم۔ مذہب کی قسم۔ دین کی قسم۔ علم کی قسم۔ کعبہ کی قسم۔ عرش الٰہی کی قسم۔ رسول اللہ کی قسم

مسئلہ خدا و رسول کی قسم یہ کام نہ کروں گا یہ قسم نہیں۔ اگر کہا میں نے قسم کھائی ہے کہ یہ کام نہ کروں گا اور واقع میں قسم کھائی ہے تو قسم ہے اور جھوٹ کہا تو قسم نہیں جھوٹ بولنے کا گناہ ہوا اور اگر کہا خدا کی قسم کہ اس سے بڑھ کر کوئی قسم نہیں یا اُس کے نام سے بزرگ کوئی نام نہیں یا اُس سے بڑھ کر کوئی نہیں میں اس کام کو نہ کروں گا تو یہ قسم ہوگئی اور درمیان کا لفظ فاصل قرار نہ دیا جائیگا (عالمگیری)

مسئلہ اگر یہ کام کروں تو خدا سے مجھے جتنی اُمیدیں ہیں سب سے نا اُمید ہوں یہ قسم ہے اور توڑنے پر کفارہ لازم (عالمگیری)

مسئلہ اگر یہ کام کروں تو کافروں سے بدتر ہو جاؤں تو قسم ہے اور اگر کہا کہ یہ کام کرے تو کافر کو اُس پر شرف ہو تو قسم نہیں (عالمگیری)

مسئلہ اگر کسی کام کی چند قسمیں کھائیں اور اس کے خلاف کیا تو جتنی قسمیں ہیں اُتنے ہی کفارے لازم ہوں گے مثلاً کہا کہ واللہ باللہ میں یہ نہیں کروں گا یا کہا خدا کی قسم۔ پروردگار کی قسم تو یہ دو قسمیں ہیں۔ کسی کام کی نسبت قسم کھائی کہ میں اسے کبھی نہ کروں گا پھر دوبارہ اُسی مجلس میں قسم کھا کر کہا کہ میں اس کام کو کبھی نہ کروں گا پھر

اُس کام کو کیا تو دو کفارے لازم (عالمگیری) **مسئلہ** واللہ اُس سے ایک دن کلام نہ کرونگا۔ خدا کی قسم اُس سے مہینہ بھر کلام نہ کروں گا۔ خدا کی قسم اُس سے سال بھر بات نہ کرونگا پھر تھوڑی دیر بعد کلام کیا تو تین کفارے دے اور ایک دن کے بعد بات کی تو دو کفارے اور مہینہ بھر کے بعد کلام کیا تو ایک کفارہ اور سال بھر کے بعد کیا تو کچھ نہیں قسم کھائی کہ فلاں بات میں نہ کہونگا نہ ایک دن نہ دو دن تو یہ ایک ہی قسم ہے جسکی میعاد دو دن تک ہے (عالمگیری)

مسئلہ دوسرے کے قسم دلانے سے قسم نہیں ہوتی مثلاً کہا تمہیں خدا کی قسم یہ کام کر دو تو اس کہنے سے اس پر قسم نہ ہوئی یعنی نہ کرنے سے کفارہ لازم نہیں۔ ایک شخص کسی کے پاس گیا اُس نے اُٹھنا چاہا اس نے کہا خدا کی قسم نہ اُٹھنا اور وہ کھڑا ہو گیا تو اُس قسم کھانے والے پر کفارہ نہیں (عالمگیری)

مسئلہ ایک نے دوسرے سے کہا تم فلاں کے گھر کل گئے تھے اُس نے کہا ہاں پھر اُس پوچھنے والے نے کہا خدا کی قسم تم گئے تھے اُس نے کہا ہاں تو اُس کا ہاں کہنا قسم ہے۔ ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم نے فلاں شخص سے بات چیت کی تو تمہاری عورت کو طلاق ہے اُس نے جواب میں کہا مگر تمہاری اجازت سے تو اُس کے کہنے کا مقصد یہ ہوا کہ بغیر اُس کی اجازت کے کلام کریگا تو عورت کو طلاق ہے لہٰذا بغیر اجازت کلام کرنے سے عورت کو طلاق ہو جائے گی (عالمگیری)

مسئلہ ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم تم یہ کام کروگے اگر اس سے خود قسم کھانا مراد ہے تو قسم ہو گئی اور اگر قسم کھلانا مقصود ہے یا نہ خود کھانا مقصود ہے نہ کھلانا تو قسم نہیں یعنی اگر دوسرے نے اُس کام کو نہ کیا تو کسی پر کفارہ نہیں (عالمگیری)

مسئلہ ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم تمہیں یہ کام کرنا ہوگا، خدا کی قسم تمہیں یہ کام کرنا ہوگا دوسرے نے کہا ہاں اگر پہلے کا مقصود قسم کھانا ہے اور دوسرے کا بھی ہاں کہنے سے قسم کھانا مقصود ہے تو دونوں کی قسم ہو گئی اور

اگر پہلے کا مقصود قسم کھلانا ہے اور دوسرے کا قسم کھانا تو دوسرے کی قسم ہوگئی اور اگر پہلے کا مقصود قسم کھلانا ہے اور دوسرے کا مقصود ہاں کہنے سے قسم کھانا نہیں بلکہ وعدہ کرنا ہے تو کسی کی قسم نہ ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ** ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم میں تمہارے یہاں دعوت میں نہیں آؤں گا تیسرے نے کہا کیا میرے یہاں بھی نہ آؤ گے اُس نے کہا ہاں تو یہ ہاں کہنا بھی قسم ہے یعنی اس تیسرے کے یہاں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

کفّارہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ اللہ ایسی قسموں میں تم سے مؤاخذہ نہیں کرتا جو غلط فہمی سے ہو جائیں ہاں اُن پر گرفت کرتا ہے جو تمہارے دلوں نے کام کئے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے اور فرماتا ہے قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ج وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ بیشک اللہ نے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کیا ہے اور اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور وہ علم والا اور حکمت والا ہے۔ اور فرماتا ہے لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ج فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ط فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ط ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ط وَاحْفَظُوْۤا اَيْمَانَكُمْ ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اللہ تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر تم سے مؤاخذہ نہیں کرتا ہاں اُن قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسموں کا کفارہ دس مسکین کو کھانا دینا ہے اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اُس کے اوسط میں سے یا اُنہیں کپڑا دینا یا ایک غلام

آزاد کرنا اور جوان میں سے کسی بات پر قدرت نہ رکھتا ہو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفّارہ ہے جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ اپنی نشانیاں تمہارے لئے بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔ یہ تو معلوم ہو چکا کہ قسم توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے۔ اب یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ قسم توڑنے کا کیا کفارہ ہے اور اُس کی کیا کیا صورتیں ہیں۔ لہٰذا اب اُس کے احکام کی تفصیل سنیئے۔ **مسئلہ** قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا اُن کو کپڑے پہنانا ہے۔ یعنی یہ اختیار ہے کہ ان تین باتوں میں سے جو چاہے کرے **مسئلہ** غلام آزاد کرنے یا مساکین کو کھانا کھلانے میں اُن تمام باتوں کی جو کفارۂ ظہار میں مذکور ہوئیں یہاں بھی رعایت کرے مثلاً کس قسم کا غلام آزاد کیا جائے کہ کفارہ ادا ہو اور کیسے غلام کے آزاد کرنے سے ادا نہ ہوگا اور مساکین کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھلانا ہوگا اور جن مساکین کو صبح کے وقت کھلایا انھیں کو شام کے وقت بھی کھلائے دوسرے دس مساکین کو کھلانے سے ادا نہ ہوگا، اور یہ ہوسکتا ہے کہ دسوں کو ایک ہی دن کھلاوے یا ہر روز ایک ایک کو یا ایک ہی کو دس دن تک دونوں وقت کھلائے اور مساکین جن کو کھلایا ان میں کوئی بچہ نہ ہو اور کھلانے میں اباحت و تملیک دونوں صورتیں ہوسکتی ہیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کھلانے کے عوض ہر مسکین کو نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جَو یا ان کی قیمت کا مالک کر دے یا دس روز تک ایک ہی مسکین کو ہر روز بقدر صدقۂ فطر دیدیا کرے یا بعض کو کھلائے اور بعض کو دیدے۔ غرض یہ کہ اُس کی تمام صورتیں وہیں سے معلوم کریں فرق اتنا ہے کہ وہاں ساٹھ مسکین تھے یہاں دس ہیں۔ **مسئلہ** کپڑے سے وہ کپڑا مراد ہے جو اکثر بدن کو چھپا سکے اور وہ کپڑا ایسا ہو جس کو متوسط درجہ کے لوگ پہنتے ہوں اور تین مہینے سے زیادہ تک پہنا جا سکے لہٰذا اگر اتنا کپڑا ہے جو

اکثر بدن کو چھپانے کے لئے کافی نہیں مثلاً صرف پاجامہ یا ٹوپی یا چھوٹا کرتہ یوں ہی ایسا گھٹیا کپڑا دینا جسے متوسط لوگ نہ پہنتے ہوں ناکافی ہے یونہی ایسا کمزور کپڑا دینا جو تین ماہ تک استعمال نہ کیا جاسکتا ہو جائز نہیں (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** کپڑے کی جو مقدار ہونی چاہیئے اُس کا نصف دیا اور اُس کی قیمت نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو کے برابر ہے تو جائز ہے یوہیں ایک کپڑا دس مسکینوں کو دیا جو تقسیم ہو کر ہر ایک کو اتنا ملتا ہے جس کی قیمت صدقۂ فطر کے برابر ہے تو جائز ہے یوہیں اگر مسکین کو پگڑی دی اور وہ کپڑا اتنا ہے جس کی مقدار مذکور ہوئی یا اُس کی قیمت صدقۂ فطر کے برابر ہے تو جائز ہے ورنہ نہیں (مبسوط وغیرہ) **مسئلہ** نیا کپڑا ہونا ضروری نہیں پُرانا بھی دیا جاسکتا ہے جبکہ تین مہینے سے زیادہ تک استعمال کرسکتے ہوں اور نیا ہو مگر کمزور ہو تو جائز نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** عورت کو اگر کپڑا دیا تو سر پر باندھنے کا رومال یا دوپٹا بھی دینا ہوگا کیونکہ اُسے سر کا چھپانا بھی فرض ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** پانچ مسکینوں کو کھانا کھلایا اور پانچ کو کپڑے دیدئے اگر کھانا کپڑے سے سستا ہے یعنی مسکین کا کپڑا ایک کھانے سے زیادہ یا برابر قیمت کا ہے تو جائز ہے یعنی یہ کپڑے پانچ کھانے کے قائم مقام ہو کر کل کھانا دینا قرار پائیگا اور اگر کپڑا کھانے سے ارزاں ہو تو جائز نہیں مگر جبکہ کھانے کا مساکین کو مالک کردیا ہو تو یہ بھی جائز ہے یعنی یہ کھانے پانچ مساکین کے کپڑے کے برابر ہوئے تو گویا دسوں کو کپڑے دیئے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ اگر ایک مسکین کو دسوں کپڑے ایک دن میں ایک ساتھ یا متفرق طور پر دیدئے تو کفارہ ادا نہ ہوا اور دس دن میں دیئے یعنی ہر روز ایک کپڑا تو ہوگیا (مبسوط) **مسئلہ** مسکین کو کپڑا یا غلہ یا قیمت دی پھر وہ مسکین مرگیا اور اس کے پاس وہ چیز وراثۃً پہنچی یا اُس نے اسے ہبہ کردیا یا اس نے اُس سے وہ شے خریدلی تو ان سب صورتوں میں کفارہ صحیح ہوگیا (عالمگیری) **مسئلہ** پانچ صاع

گیہوں دس مسکینوں کے سامنے رکھ دیئے انہوں نے لوٹ لیے تو صرف ایک مسکین کو دینا قرار پائیگا (عالمگیری) **مسئلہ** کفّارہ ادا ہونے کے لیے نیّت شرط ہے۔ بغیر نیّت ادا نہ ہوگا۔ ہاں اگر وہ شے جو مسکین کو دی اور دیتے وقت نیّت نہ کی مگر وہ چیز ابھی مسکین کے پاس موجود ہے اور اب نیت کر لی تو ادا ہو گیا جیسا کہ زکوٰۃ میں فقیر کو دینے کے بعد نیت کرنے میں یہی شرط ہے کہ ہنوز وہ چیز فقیر کے پاس باقی ہو تو نیت کام کرے گی ورنہ نہیں (طحطاوی) **مسئلہ** اگر کسی نے کفارہ میں غلام بھی آزاد کیا اور مساکین کو کھانا بھی کھلایا اور کپڑے بھی دیئے خواہ ایک ہی وقت میں یہ سب کام ہوئے یا آگے پیچھے تو جس کی قیمت زیادہ ہے وہ کفارہ قرار پائے گا اور اگر کفارہ دیا ہی نہیں تو صرف اُس کا مؤاخذہ ہوگا جو کم قیمت ہے (درمختار) **مسئلہ** گیہوں جو خرما منقّے کے علاوہ اگر کوئی دوسرا غلہ دینا چاہے تو آدھے صاع گیہوں یا ایک صاع جو کی قیمت کا ہونا ضرور ہے۔ اُس میں آدھا صاع یا ایک صاع ہونے کا اعتبار نہیں (جوہرہ) **مسئلہ** رمضان میں اگر کفارہ کا کھانا کھلانا چاہتا ہے تو شام و سحری دونوں وقت کھلائے یا ایک مسکین کو بیس دن شام کا کھانا کھلائے (جوہرہ) **مسئلہ** اگر غلام آزاد کرنے یا دس مسکین کو کھانا یا کپڑا دینے پر قادر نہ ہو تو پے در پے تین روزے رکھے (عامہ کتب) **مسئلہ** عاجز ہونا اُس وقت کا معتبر ہے جب کفارہ ادا کرنا چاہتا ہے مثلاً جس وقت قسم توڑی تھی اُس وقت مالدار تھا مگر کفارہ ادا کرنے کے وقت محتاج ہے تو روزہ سے کفارہ ادا کر سکتا ہے اور اگر توڑنے کے وقت مفلس تھا اور اب مالدار ہے تو روزے سے نہیں ادا کر سکتا (جوہرہ وغیرہا) **مسئلہ** اپنا تمام مال ہبہ کر دیا اور قبضہ بھی دیدیا اُس کے بعد کفارہ کے روزے رکھے پھر ہبہ سے رجوع کی تو کفارہ ادا ہو گیا (درمختار) **مسئلہ** جب غلام اپنی ملک میں ہے یا اتنا مال رکھتا ہے کہ مساکین کو کھانا یا کپڑا دے سکے اگرچہ خود مقروض یا مدیون ہو تو عاجز نہیں یعنی ایسی

حالت میں روزے سے کفارہ ادا نہ ہوگا۔ ہاں اگر قرض اور دین ادا کرنے کے بعد کفارہ کے روزے رکھے تو ہو جائیگا اور مبسوط میں امام سرخسی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر کل مال دین میں مستغرق ہو تو دین ادا کرنے سے پہلے بھی روزہ سے کفارہ ادا کر سکتا ہے اور اگر غلام ملک میں ہے مگر اُس کی احتیاج ہے تو روزے سے کفارہ ادا نہ ہوگا (جوہرہ)

مسئلہ ایک ساتھ تین روزے نہ رکھے یعنی درمیان میں فاصلہ کر دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔ اگرچہ کسی مجبوری کے سبب ناغہ ہوا ہو یہاں تک کہ عورت کو اگر حیض آگیا تو پہلے کے روزے کا اعتبار نہ ہوگا یعنی اب پاک ہونے کے بعد لگاتار تین روزے رکھے (درمختار)

مسئلہ روزوں سے کفارہ ادا ہونے کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ ختم تک مال پر قدرت نہ ہو یعنی مثلاً اگر دو روزے رکھنے کے بعد اتنا مال مل گیا کہ کفارہ ادا کرے تو اب روزوں سے نہیں ہو سکتا بلکہ اگر تیسرا روزہ بھی رکھ لیا ہے اور غروب آفتاب سے پہلے مال پر قادر ہو گیا تو روزے ناکافی ہیں۔ اگرچہ مال پر قادر یوں ہوا کہ اس کے مورث کا انتقال ہو گیا اور اُسکو ترکہ اتنا ملے گا جو کفارہ کے لئے کافی ہے (درمختار) **مسئلہ** کفارہ کا روزہ رکھا تھا اور افطار سے پہلے مال پر قادر ہو گیا تو اُس روزے کا پورا کرنا ضروری نہیں ہاں بہتر پورا کرنا ہے اور توڑ دے تو قضا ضرور نہیں (جوہرہ) **مسئلہ** اپنی ملک میں مال تھا مگر اسے معلوم نہیں یا بھول گیا ہے اور کفارہ میں روزے رکھے بعد میں یاد آیا تو کفارہ ادا نہ ہوا یوہیں اگر مورث مر گیا اور اُسے مرنے کی خبر نہیں اور کفارہ میں روزے رکھے بعد کو اُس کا مرنا معلوم ہوا تو کفارہ مال سے ادا کرے (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** اس کے پاس خود اس وقت مال نہیں ہے مگر اس کا اوروں پر دین ہے تو اگر وصول کر سکتا ہے وصول کر کے کفارہ ادا کرے روزے ناکافی ہیں یوہیں اگر عورت کے پاس مال نہیں ہے مگر شوہر پر دین مہر باقی ہے اور شوہر دین مہر دینے پر قادر ہے یعنی اگر عورت لینا چاہے تو دے سکتا ہے تو روزوں سے کفارہ نہ ہوگا۔

اور اگر اس کی ملک میں مال ہے مگر غائب ہے یہاں موجود نہیں ہے تو روزوں سے کفارہ ہوسکتا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** عورت مال سے کفارہ ادا کرنے سے عاجز ہو اور روزہ رکھنا چاہتی ہو تو شوہر اُسے روزہ رکھنے سے روک سکتا ہے (جوہرہ) **مسئلہ** ان روزوں میں رات سے نیت شرط ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ کفارہ کی نیت سے ہوں مطلق روزہ کی نیت کافی نہیں (مبسوط) **مسئلہ** قسم کے دو کفارے اس کے ذمہ تھے اس نے چھ روزے رکھ لئے اور یہ معین نہ کیا کہ یہ تین فلاں کے ہیں اور یہ تین فلاں کے تو دونوں کفارے ادا ہو گئے اور اگر دونوں کفاروں میں ہر مسکین کو دو فطرہ کے برابر دیا یا دو کپڑے دئے تو ایک ہی کفارہ ادا ہوا (مبسوط) **مسئلہ** اُس کے ذمہ دو کفارے تھے اور فقط ایک کفارہ میں کھانا کھلا سکتا ہے اُس نے پہلے تین روزے رکھ لئے پھر دوسرے کفارے کے لئے کھانا کھلایا تو روزے پھر رکھے کہ کھلانے پر قادر تھا اُس وقت روزوں سے کفارہ ادا کرنا جائز نہ تھا (مبسوط) **مسئلہ** دو کفارے تھے ایک کے لئے کھانا کھلایا اور ایک کے لئے کپڑے دئے اور معین نہ کیا تو دونوں ادا ہو گئے (عالمگیری) **مسئلہ** پانچ مسکین کو کھانا کھلایا اب خود فقیر ہو گیا کہ باقی پانچ کو نہیں کھلا سکتا تو وہی تین روزے رکھ لے (عالمگیری) **مسئلہ** اس کے ذمہ قسم کا کفارہ ہے اور محتاج ہے کہ نہ کھانا دے سکتا ہے نہ کپڑا اور یہ شخص اتنا بوڑھا ہے کہ نہ اب روزہ رکھ سکتا ہے نہ آئندہ روزہ رکھنے کی اُمید ہے تو اگر کوئی چاہے اُس کی طرف سے دس مسکین کو کھانا دے یعنی اس کی اجازت سے کفارہ ادا ہو جائے گا یہ نہیں ہوسکتا کہ اس کے ذمہ چونکہ تین روزے تھے تو ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے (عالمگیری) **مسئلہ** موت سے قسم کا کفارہ ساقط نہ ہوگا یعنی اُس پر لازم ہے کہ وصیت کر جائے اور تہائی مال سے کفارہ ادا کرنا وارثوں پر لازم ہوگا اور اُس نے خود وصیت نہ کی اور وارث دینا چاہتا ہے

تو دے سکتا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** قسم توڑنے سے پہلے کفارہ نہیں ادا ہوتا اور دیا تو ادا نہ ہوا یعنی اگر کفارہ دینے کے بعد قسم توڑی تو اب پھر دے کہ جو پہلے دیا ہے وہ کفارہ نہیں مگر فقیر سے دئیے ہوئے کو واپس نہیں لے سکتا (عالمگیری) **مسئلہ** کفارہ اُنہیں مساکین کو دے سکتا ہے جن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے یعنی اپنے باپ ماں اولاد وغیرہ کو جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا کفارہ بھی نہیں دے سکتا (درمختار) **مسئلہ** کفارۂ قسم کی قیمت مسجد میں صرف نہیں کر سکتا نہ مُردہ کے کفن میں لگا سکتا ہے یعنی جہاں مالِ زکوٰۃ نہیں خرچ کر سکتا وہاں کفارہ کی قیمت نہیں دی جا سکتی۔ (عالمگیری)

منّت کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ط جو کچھ تم خرچ کرو یا منت مانو اللہ اُس کو جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں اور فرماتا ہے يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَ يَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۔ نیک لوگ وہ ہیں جو اپنی منت پوری کرتے ہیں اور اُس دن سے ڈرتے ہیں جس کی بُرائی پھیلی ہوئی ہے **حدیث ۱** ۔ امام بخاری و امام احمد و حاکم ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو یہ منت مانے کہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو اُس کی اطاعت کرے یعنی منت پوری کرے اور جو اُس کی نافرمانی کرنے کی منت مانے تو اُس کی نافرمانی نہ کرے یعنی اس منت کو پورا نہ کرے۔ **حدیث ۲** ۔ صحیح مسلم شریف میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضورؐ نے فرمایا اُس منت کو پورا نہ کرے جو اللہ کی نافرمانی کے متعلق ہو اور نہ اُس کو جس کا بندہ مالک نہیں۔ **حدیث ۳** ۔ ابو داؤد ثابت بن

ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں منت مانی تھی کہ بوانہ میں ایک اونٹ کی قربانی کرے گا۔ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اُس نے دریافت کیا، ارشاد فرمایا کہ وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت ہے جس کی پرستش کی جاتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی، نہیں، ارشاد فرمایا کیا وہاں جاہلیت کی عیدوں میں سے کوئی عید ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں۔ ارشاد فرمایا اپنی منت پوری کر اس لیے کہ معصیت کے متعلق جو منت ہے اُس کو پورا نہ کیا جائے اور وہ منت جس کا انسان مالک نہیں۔ **حدیث ۴**۔ نسائی نے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ منت دو قسم کی ہے جس نے طاعت کی منت مانی وہ اللہ کے لیے ہے اور اُسے پورا کیا جائے اور جس نے گناہ کرنے کی منت مانی وہ شیطان کے سبب سے ہے اور اُسے پورا نہ کیا جائے۔ **حدیث ۵**۔ صحیح بخاری شریف میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے کہ ایک شخص کو کھڑا ہوا دیکھا اُس کے متعلق دریافت کیا؟ لوگوں نے عرض کی یہ ابو اسرائیل ہے اس نے منت مانی ہے کہ کھڑا رہے گا بیٹھے گا نہیں اور اپنے اوپر سایہ نہ کریگا اور کلام نہ کریگا اور روزہ رکھے گا۔ ارشاد فرمایا کہ اسے حکم کردو کہ کلام کرے اور سایہ میں جائے اور بیٹھے اور اپنے روزہ کو پورے کرے۔ **حدیث ۶**۔ ابو داؤد و ترمذی و نسائی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ کی منت نہیں (یعنی اُس کا پورا کرنا نہیں) اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ **حدیث ۷**۔ ابو داؤد و ابن ماجہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی

منت مانی اور اُسے ذکر نہ کیا (یعنی فقط اتنا کہا کہ مجھ پر نذر ہے اور کسی چیز کو معین نہ کیا مثلاً یہ نہ کہا کہ اتنے روزے رکھونگا یا اتنی نماز پڑھونگا یا اتنے فقیر کھلاؤں گا وغیرہ وغیرہ) تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے گناہ کی منت مانی تو اُس کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی منت مانی جس کی طاقت نہیں رکھتا تو اُس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی منت مانی جسکی طاقت رکھتا ہے تو اُسے پورا کرے۔ **حدیث ۸** صحاح ستہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا کہ اُن کی ماں کے ذمہ منت تھی اور پوری کرنے سے پہلے اُن کا انتقال ہوگیا۔ حضور نے فتویٰ دیا کہ یہ اُسے پورا کریں۔

حدیث ۹۔ ابوداؤد و دارمی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے فتح مکہ کے دن حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی یا رسول اللہ میں نے منت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالےٰ آپ کے لئے مکہ کو فتح کرے گا تو میں بیت المقدس میں دو رکعت نماز پڑھوں گا۔ اُنہوں نے ارشاد فرمایا کہ یہیں پڑھ لو۔ دوبارہ پھر اُس نے وہی سوال کیا، فرمایا کہ یہیں پڑھ لو۔ پھر سوال کا اعادہ کیا حضور نے جواب دیا اب تم جو چاہو کرو۔ **حدیث ۱۰**۔ ابوداؤد ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے منت مانی تھی کہ پیدل حج کرے گی اور اُس میں اس کی طاقت نہ تھی حضور نے ارشاد فرمایا کہ تیری بہن کی تکلیف سے اللہ کو کیا فائدہ ہے وہ سواری پر حج کرے اور قسم کا کفارہ دیدے۔

حدیث ۱۱۔ رزین نے محمد بن منتشر سے روایت کی کہ ایک شخص نے یہ منت مانی تھی کہ اگر خدا نے دشمن سے نجات دی تو میں اپنے کو قربانی کردوں گا یہ سوال حضرت عبد اللہ بن عباس کے پاس پیش ہوا، اُنہوں نے فرمایا کہ مسروق سے پوچھو۔

مسروق سے دریافت کیا تو یہ جواب دیا کہ اپنے کو ذبح نہ کر اسلئے کہ اگر تو مومن ہے تو مومن کو قتل کرنا لازم آئے گا اور اگر تو کافر ہے تو جہنّم کو جانے میں جلدی کیوں کرتا ہے ایک مینڈھا خرید کر ذبح کر کے مساکین کو دیدے۔

مسایل فقہیہ۔ چونکہ منت کی بعض صورتوں میں بھی کفارہ ہوتا ہے اس لئے اس کو یہاں ذکر کیا جاتا ہے اس کے بعد قسم کی باقی صورتیں بیان کی جائیں گی۔ اس بیان میں جہاں کفارہ کہا جائیگا اُس سے وہی کفارہ مراد ہے جو قسم توڑنے میں ہوتا ہے۔ روزہ کے بیان میں ہم نے منت کی شرطیں لکھدی ہیں۔ اُن شرطوں کو وہاں سے معلوم کرلیں۔ **مسئلہ** منت کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اس کے کرنے کو کسی چیز کے ہونے پر موقوف رکھے مثلاً میرا فلاں کام ہوجائے تو میں روزہ رکھوں گا یا خیرات کرونگا دوم یہ کہ ایسا نہ ہو مثلاً مجھ پر اللہ کے لئے اتنے روزے رکھنے ہیں یا میں نے اتنے روزوں کی منت مانی۔ پہلی صورت یعنی جس میں کسی شے کے ہونے پر اُس کام کو معلق کیا ہو اسکی دو صورتیں ہیں اگر ایسی چیز پر معلق کیا کہ اُس کے ہونے کی خواہش ہے مثلاً اگر میرا لڑکا تندرست ہوجائے یا پردیس سے آجائے یا میں روزگار سے لگ جاؤں تو اتنے روزے رکھوں گا یا اتنا خیرات کروں گا۔ ایسی صورت میں جب شرط پائی گئی یعنی بیمار اچھا ہوگیا یا لڑکا پردیس سے آگیا یا روزگار لگ گیا تو اتنے روزے رکھنا یا خیرات کرنا ضرور ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ یہ کام نہ کرے اور اس کے عوض میں کفارہ دیدے۔ اور اگر ایسی شرط پر معلق کیا جس کا ہونا نہیں چاہتا مثلاً اگر میں تم سے بات کروں یا تمہارے گھر آؤں تو مجھ پر اتنے روزے ہیں کہ اُس کا مقصد یہ ہے کہ میں تمہارے یہاں نہیں آؤں گا۔ تم سے بات نہ کروں گا۔ ایسی صورت میں اگر شرط پائی گئی یعنی اُس کے یہاں گیا یا اُس سے بات کی تو اختیار ہے کہ جتنے

روزے کہے تھے وہ روزے رکھ لے یا کفارہ دے (درمختار) **مسئلہ** منت میں ایسی شرط ذکر کی جس کا کرنا گناہ ہے اور وہ شخص بدکار ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کا قصد اُس گناہ کے کرنے کا ہے اور پھر اُس گناہ کو کر لیا تو منت کو پورا کرنا ضرور ہے اور وہ شخص نیک بخت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ منت اُس گناہ سے بچنے کے لئے ہے مگر وہ گناہ اُس سے ہو گیا تو اختیار ہے کہ منت پوری کرے یا کفارہ دے (ردالمحتار) **مسئلہ** جس منت میں شرط ہو اُس کا حکم تو معلوم ہو چکا کہ ایک صورت میں منت پوری کرنا ہے اور ایک صورت میں اختیار ہے کہ منت پوری کرے یا کفارہ دے اور اگر شرط کا ذکر نہ ہو تو منت کا پورا کرنا ضروری ہے حج یا عمرہ یا روزہ یا نماز یا خیرات یا اعتکاف جس کی منت مانی ہو وہ کرے (عالمگیری) **مسئلہ** منت میں اگر کسی چیز کو معین نہ کیا مثلاً کہا اگر میرا یہ کام ہو جائے تو مجھ پر منت ہے یہ نہیں کہا کہ نماز یا روزہ یا حج وغیرہا تو اگر دل میں کسی چیز کو معین کیا ہو تو جو نیت کی وہ کرے اور اگر دل میں بھی کچھ مقرر نہ کیا تو کفارہ دے (بحر) **مسئلہ** منت مانی اور زبان سے منت کو معین نہ کیا مگر دل میں روزہ کا ارادہ ہے تو جتنے روزوں کا ارادہ ہے اُتنے رکھ لے اور اگر روزہ کا ارادہ ہے مگر یہ مقرر نہیں کیا کہ کتنے روزے، تو تین روزے رکھے اور اگر صدقہ کی نیت کی اور مقرر نہ کیا تو دس مسکین کو بقدر صدقۂ فطر کے دے یوہیں اگر فقیروں کو کھلانے کی منت مانی تو جتنے فقیر کھلانے کی نیت تھی اُتنوں کو کھلائے اور تعداد اُس وقت دل میں بھی نہ ہو تو دس فقیر کھلائے اور دونوں وقت کھلانے کی نیت تھی تو دونوں وقت کھلائے اور ایک وقت کا ارادہ ہے تو ایک وقت اور کچھ ارادہ نہ ہو تو دونوں وقت کھلائے یا صدقۂ فطر کی مقدار اُن کو دے اور فقیر کھلانے کی منت مانی تو ایک فقیر کو کھلائے یا صدقۂ فطر

کی مقدار دیدے (بحر، عالمگیری) **مسئلہ** یہ منت مانی کہ اگر میرا بیمار اچھا ہوجائے تو میں ان لوگوں کو کھانا کھلاؤں گا اور وہ لوگ مالدار ہوں تو منت صحیح نہیں اُس کا پورا کرنا اُس پر ضرور نہیں (بحر) **مسئلہ** نماز پڑھنے کی منت مانی اور رکعتوں کو معین نہ کیا تو دو رکعت پڑھنی ضروری ہے اور ایک یا آدھی رکعت کی منت مانی جب بھی دو پڑھنی ضرور ہے اور تین رکعت کی منت ہے تو چار پڑھے اور پانچ کی تو چھ پڑھے (عالمگیری) **مسئلہ** بے وضو نماز پڑھنے کی منت مانی تو صحیح نہ ہوئی اور بغیر قرأت یا ننگے نماز پڑھنے کی منت مانی تو منت صحیح ہے قرأت کے ساتھ اور کپڑا پہن کر نماز پڑھے (عالمگیری) **مسئلہ** آٹھ رکعت ظہر کی منت مانی تو آٹھ واجب نہ ہونگی بلکہ چار ہی پڑھنی پڑینگی اور اگر یہ کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ دو سو روپے دیدے تو مجھ پر ان دس روپے زکوٰۃ ہے تو دس روپے زکوٰۃ کے فرض نہ ہونگے بلکہ وہی پانچ روپے ہی فرض رہینگے (عالمگیری)
مسئلہ سو روپے خیرات کرنیکی منت مانی اور اُسکے پاس اُسوقت اتنے نہیں ہیں تو جتنے ہیں اُتنے ہی کی خیرات واجب ہے ہاں اگر اُس کے پاس اسباب ہے کہ بیچے تو سو روپے ہوجائینگے تو سو کی خیرات ضرور ہے اور اسباب بیچنے پر بھی سو نہ ہونگے تو جو کچھ نقد ہے وہ تمام سامان کی جو کچھ قیمت ہو وہ سب خیرات کردے منت پوری ہوگئی اور اگر اس کے پاس کچھ نہ ہو تو کچھ واجب نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** یہ منت مانی کہ جمعہ کے دن اتنے روپے فلاں فقیر کو خیرات دوں گا اور جمعرات ہی کو خیرات کردئے یا اُسکے سوا کسی دوسرے فقیر کو دیدئے منت پوری ہوگئی یعنی خاص اُسی فقیر کو دینا ضرور نہیں نہ جمعہ کے دن دینا ضرور یوہیں اگر مکہ معظمہ یا مدینہ طیبہ کے فقرا پر خیرات کرنیکی منت مانی تو وہیں کے فقرا کو دینا ضروری نہیں بلکہ یہاں خیرات کردینے سے بھی منت پوری ہوجائیگی یوہیں اگر منت میں کہا یہ روپے فقیروں پر خیرات کرونگا تو خاص اُنہیں روپوں کا خیرات کرنا ضرور نہیں اُتنے ہی دوسرے روپے دیدے منت پوری ہوگئی (درمختار) **مسئلہ** جمعہ کے دن نماز پڑھنے کی منت مانی اور جمعرات کو پڑھ لی منت پوری ہوگئی یعنی اُس منت میں شرط نہ ہو جس میں وقت کی تعین کا اعتبار نہیں یعنی جو وقت مقرر کیا ہے اُس سے پہلے بھی ادا کرسکتا ہے اور جسمیں شرط ہے اُسمیں

ضرور ہے کہ شرط پائی جائے بغیر شرط پائی جانے کے ادا کیا تو منت پوری نہ ہوئی شرط پائی جانے پر پھر کرنا پڑے گا مثلاً کہا اگر بیمار اچھا ہو جائے تو دس روپے خیرات کرونگا اور اچھا ہونے سے پہلے ہی خیرات کر دیئے تو منت پوری نہ ہوئی اچھا ہونے کے بعد پھر کرنا پڑیگا باقی جگہ اور روپے اور فقیروں کی تخصیص دونوں میں بیکار ہے خواہ شرط ہو یا نہ ہو (در مختار رد المختار) **مسئلہ** اگر میرا یہ کام ہو جائے تو دس روپے کی روٹی خیرات کرونگا تو روٹیوں کا خیرات کرنا لازم نہیں یعنی کوئی دوسری چیز غلہ وغیرہ دس روپے کا خیرات کر سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دس روپے نقد دیدے (در مختار) **مسئلہ** دس روپے دس مسکین پر خیرات کرنے کی منت مانی اور ایک ہی فقیر کو دسوں روپے دیدئے منت پوری ہو گئی (عالمگیری) **مسئلہ** یہ کہا کہ مجھ پر اللہ کے لئے دس مسکین کا کھانا ہے تو اگر دس مسکین کو دینے کی نیت نہ ہو تو اتنا کھانا جو دس کے لئے کافی ہو ایک مسکین کو دینے سے منت پوری ہو جائیگی (عالمگیری) **مسئلہ** اونٹ یا گائے ذبح کرکے اُس کے گوشت کو خیرات کرنے کی منت مانی اور اُس کی جگہ سات بکریاں ذبح کرکے گوشت خیرات کر دیا منت پوری ہو گئی اور یہ گوشت مالداروں کو نہیں دے سکتا دے گا تو اتنا خیرات کرنا پڑیگا ورنہ منت پوری نہ ہوگی (عالمگیری) **مسئلہ** اپنی اولاد کو ذبح کرنے کی منت مانی تو ایک بکری ذبح کر دے منت پوری ہو جائیگی اور اگر بیٹے کو مار ڈالنے کی منت مانی تو منت صحیح نہ ہوئی اور اگر خود اپنے کو یا اپنے باپ، ماں دادا دادی یا غلام کو ذبح کرنے کی منت مانی تو یہ منت نہ ہوئی اُس کے ذمہ کچھ لازم نہیں (در مختار عالمگیری) **مسئلہ** مسجد میں چراغ جلانے یا طاق بھرنے یا فلاں بزرگ کے مزار پر چادر چڑھانے یا گیارھویں کی نیاز دلانے یا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ یا شاہ عبدالحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ کرنے یا حضرت جلال بخاری کا کونڈا کرنے یا محرم کی نیاز یا شربت یا سبیل لگانے یا میلاد شریف کرنے کی منت مانی تو یہ شرعی منت نہیں مگر یہ کام منع نہیں ہیں۔ کرے تو اچھا ہے ہاں البتہ اس کا خیال رہے کہ کوئی بات خلاف شرع اس کے ساتھ نہ ملائے مثلاً طاق بھرنے میں رت جگا ہوتا ہے جسمیں کنبہ اور رشتہ کی عورتیں اکٹھا ہو کر گاتی بجاتی ہیں۔

کہ یہ حرام ہے یا چادر چڑھانے کے لیے بعض لوگ تاشے باجے کے ساتھ جاتے ہیں یہ ناجائز
ہے یا مسجد میں چراغ جلاتے ہیں بعض لوگ آٹے کا چراغ جلاتے ہیں یہ خواہ مخواہ مال ضائع کرنا
ہے اور ناجائز ہے مٹی کا چراغ کافی ہے اور گھی کی بھی ضرورت نہیں مقصود روشنی ہے وہ تیل
سے حاصل ہے۔ رہا یہ کہ میلاد شریف میں فرش و روشنی کا اچھا انتظام کرنا اور مٹھائی تقسیم کرنا
یا لوگوں کو بلاوا دینا اور اس کے لیے تاریخ مقرر کرنا اور پڑھنے والوں کا خوش الحانی سے پڑھنا
یہ سب باتیں جائز ہیں البتہ غلط اور جھوٹی روایتوں کا پڑھنا منع ہے پڑھنے والے اور سننے والے
دونوں گنہگار ہونگے **مسئلہ** علم اور تعزیہ بنانے اور پیک بننے اور محرم میں بچوں کو فقیر بنانے
اور بدھی پہنانے اور مرثیہ کی مجلس کرنے اور تعزیوں پر نیاز دلوانے وغیرہ خرافات جو روافض اور
تعزیہ دار لوگ کرتے ہیں اُنکی منت سخت جہالت ہے ایسی منت ماننی نہ چاہیے اور مانی ہو تو
پوری نہ کرے اور ان سب سے بدتر شیخ سدّو کا مرغا اور کڑاہی ہے **مسئلہ** بعض جاہل
عورتیں لڑکوں کے کان ناک چھدوانے اور بچوں کی چوٹیا رکھنے کی منت مانتی ہیں یا اور طرح طرح
کی ایسی منتیں مانتی ہیں جن کا جواز کسی طرح ثابت نہیں اوّلاً ایسی واہیات منتوں سے بچیں اور مانی
ہوں پوری نہ کریں اور شریعت کے معاملہ میں اپنے لغو خیالات کو دخل نہ دیں نہ یہ کہ ہمارے بڑے
بوڑھے یونہیں کرتے چلے آئے ہیں اور یہ کہ پوری نہ کرینگے تو بچّہ مر جائیگا بچّہ مرنے والا ہوگا تو یہ
ناجائز منتیں بچا نہ لیں گی منّت ماننا کرو تو نیک کام نماز روزہ خیرات درود شریف کلمہ شریف
قرآن مجید پڑھنے فقیروں کو کھانا دینے کپڑا پہنانے وغیرہ کی منّت مانو اور اپنے یہاں کے
کسی سُنّی عالم سے دریافت بھی کر لو کہ یہ منّت ٹھیک ہے یا نہیں۔ وہابی سے نہ پوچھنا
کہ وہ گمراہ بے دین ہے وہ صحیح مسئلہ نہ بتائے گا بلکہ اینچ پینچ سے جائز امر
کو ناجائز کہہ دے گا **مسئلہ** منّت یا قسم میں انشاء اللہ کہا تو اُس کا پورا کرنا واجب
نہیں بشرطیکہ انشاء اللہ کا لفظ ن کلام سے متصل ہو اور اگر فاصلہ ہو گیا مثلاً قسم
کھا کر چپ ہو گیا یا درمیان میں کچھ اور بات کی پھر انشاء اللہ کہا تو قسم باطل نہ

ہوئی۔ یوہیں ہر وہ کام جو کلام کرنے سے ہوتا ہے مثلاً طلاق اقرار وغیرہا یہ سب انشاء اللہ کہہ دینے سے باطل ہو جاتے ہیں ہاں اگر یوں کہا کہ میری فلاں چیز اگر خدا چاہے بیچ دو تو یہاں اسکو بیچنے کا اختیار رہے گا اور وکالت صحیح ہے یا یوں کہا کہ میرے مرنے کے بعد اتنا مال انشاء اللہ خیرات کر دینا تو وصیت صحیح ہے اور جو کام دل سے متعلق ہیں وہ باطل نہیں ہوتے مثلاً نیت کی کہ کل انشاء اللہ روزہ رکھوں گا تو یہ نیت درست ہے (درمختار)

مکان میں جانے اور رہنے وغیرہ کے متعلق قسم کا بیان

یہاں ایک قاعدہ یاد رکھنا چاہیے جس کا قسم میں ہر جگہ لحاظ ضرور ہے وہ یہ کہ قسم کے تمام الفاظ سے وہ معنے لئے جائیں گے جن میں اہل عرف استعمال کرتے ہوں مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ کسی مکان میں نہیں جائیگا اور مسجد میں یا کعبہ معظمہ میں گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ یہ بھی مکان ہیں یوہیں حمام میں جانے سے بھی قسم نہیں ٹوٹے گی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم میں الفاظ کا لحاظ ہوگا۔ اس کا اعتبار نہ ہوگا کہ اس قسم سے غرض کیا ہے یعنی لفظوں کے بول چال میں جو معنی ہیں وہ مراد لئے جائیں گے قسم کھانے والے کی نیت اور مقصد کا اعتبار نہ ہوگا مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کے لئے ایک پیسہ کی کوئی چیز نہیں خریدوں گا اور ایک روپیہ کی خریدی تو قسم نہیں ٹوٹی حالانکہ اس کلام سے مقصد یہ ہوا کرتا ہے کہ نہ پیسے کی خریدوں گا نہ روپیہ کی مگر چونکہ لفظ سے یہ نہیں سمجھا جاتا لہٰذا اس کا اعتبار نہیں یا قسم کھائی کہ دروازہ سے باہر نہ جاؤں گا اور دیوار کود کر یا سیڑھی لگا کر باہر چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ اس سے مراد یہ ہے کہ گھر سے باہر نہ جاؤں گا (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اس گھر میں نہ جاؤنگا پھر وہ مکان بالکل گر گیا اب اس میں گیا تو نہیں ٹوٹی یوہیں اگر گرنے کے بعد پھر عمارت بنائی گئی اور اب گیا جب بھی قسم نہیں ٹوٹی اور اگر صرف چھت گری ہے دیواریں بدستور باقی ہیں تو قسم ٹوٹ گئی (درمختار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اس مسجد میں نہ جاؤں گا پھر وہ مسجد شہید

ہو گئی اور گیا تو قسم ٹوٹ گئی یوہیں اگر گرنے کے بعد پھر سے بنی تو جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اس مسجد میں نہ جاؤنگا اور اُس مسجد میں کچھ اضافہ کیا گیا اور یہ شخص اُس حصہ میں گیا جو اب بڑھایا گیا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر یہ کہا کہ فلاں محلہ کی مسجد میں نہیں جاؤنگا یا وہ مسجد جن لوگوں کے نام سے مشہور ہے اُس نام کا ذکر کیا تو اس حصہ میں جو بڑھایا گیا ہے جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں جائیگا اور وہ مکان بڑھایا گیا تو اسی حصہ میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر یہ کہا کہ فلاں کے مکان میں نہیں جائے گا تو ٹوٹ جائیگی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اس مکان میں نہ جاؤنگا پھر اُس مکان کی چھت یا دیوار پر کسی دوسرے مکان پر سے یا سیڑھی لگا کر چڑھ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ بول چال میں اسے مکان میں جانا نہ کہیں گے یوہیں اگر مکان کے باہر درخت ہے اُس پر چڑھا اور جس شاخ پر ہے وہ اُس مکان کی سیدھ میں ہے کہ اگر گرے تو اُس مکان میں گریگا تو اس شاخ پر چڑھنے سے بھی قسم نہیں ٹوٹی یوہیں کسی مسجد میں نہ جانے کی قسم کھائی اور اُس کی دیوار یا چھت پر چڑھا تو قسم نہیں ٹوٹی (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں جاؤنگا اُس کے نیچے تہ خانہ ہے جس سے گھر والے نفع اُٹھاتے ہیں تو تہ خانہ میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی (درمختار) **مسئلہ** دو مکان ہیں اور اُن دونوں پر ایک بالاخانہ ہے اگر بالاخانہ کا راستہ اُس مکان سے ہو تو اس میں شمار ہو گا اگر راستہ دوسرے مکان سے ہے تو اُس میں شمار کیا جائیگا (عالمگیری) **مسئلہ** مکان میں نہ جانے کی قسم کھائی تو جس طرح بھی اُس مکان میں جائے قسم ٹوٹ جائیگی خواہ دروازہ سے داخل ہو یا سیڑھی لگا کر دیوار سے اُترے اور اگر قسم کھائی کہ دروازہ سے نہیں جائیگا تو سیڑھی لگا کر دیوار سے اُترنے میں قسم نہیں ٹوٹی یوہیں اگر کسی جانب کی دیوار ٹوٹ گئی ہے وہاں سے مکان کے اندر گیا جب بھی قسم نہیں ٹوٹی، ہاں اگر دروازہ بنانے کے لئے دیوار توڑی گئی ہے

اُس میں سے گیا تو ٹوٹ گئی۔ اگر یوں قسم کھائی کہ اس دروازہ سے نہ جائیگا تو جو دروازہ بعد میں بنایا پہلے ہی سے کوئی دوسرا دروازہ تھا اس سے گیا تو قسم نہیں ٹوٹی (درمختار طحطاوی)

مسئلہ قسم کھائی کہ مکان میں نہ جائیگا اور اسکی چوکھٹ پر کھڑا ہُوا اگر وہ چوکھٹ اس طرح ہے کہ دروازہ بند کرنے پر مکان سے باہر ہو جیسا عموماً مکان کے بیرونی دروازے ہوتے ہیں تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر دروازہ بند کرنے سے چوکھٹ اندر رہے تو قسم ٹوٹ گئی۔ غرض یہ کہ مکان میں جانے کے یہ معنی ہیں کہ ایسی جگہ پہنچ جائے کہ دروازہ بند کرنے کے بعد وہ جگہ اندر ہو (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ایک قدم مکان کے اندر رکھا اور دوسرا باہر ہے یا چوکھٹ پر ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ اندر کا حصّہ نیچا ہو یونہی اگر قدم باہر ہوں اور سر اندر یا ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مکان میں سے اُٹھا لی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ صورت مذکورہ میں اگر چت یا پٹ یا کروٹ سے لیٹ کر مکان میں گیا اگر اکثر حصّہ بدن کا اندر ہے تو قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں (عالمگیری)

مسئلہ قسم کھائی تھی کہ مکان میں نہ جائیگا اور دوڑتا ہُوا آرہا تھا دروازہ پر پہنچ کر پھسلا اور مکان کے اندر جا رہا یا آندھی کے دھکے سے بے اختیار مکان میں جا رہا یا کوئی زبردستی پکڑ کر مکان کے اندر لے گیا تو ان سب صورتوں میں قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اس کے حکم سے کوئی شخص اُسے اُٹھا کر مکان میں لایا یا سواری پر آیا تو ٹوٹ گئی (جوہرہ عالمگیری) مگر پہلی صورت میں کہ بغیر اختیار جاتا ہُوا ہے اس سے قسم ابھی اس کے ذمہ باقی ہے یعنی اگر مکان سے نکل کر پھر خود جائے تو قسم ٹوٹ جائے گی (درمختار)

مسئلہ قسم کھائی کہ اس مکان میں داخل نہ ہوگا اور قسم کے وقت وہ اس مکان کے اندر ہے تو جب تک مکان کے اندر ہے قسم نہیں ٹوٹی مکان سے باہر آنے کے بعد پھر جائے گا تو ٹوٹ جائے گی (عالمگیری)

مسئلہ اگر قسم کھائی کہ اس گھر سے باہر نہ نکلے گا اور چوکھٹ پر کھڑا ہُوا اگر چوکھٹ دروازہ سے باہر ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور اندر ہے تو نہیں۔ یونہی اگر ایک پاؤں باہر ہے

دوسرا اندر تو نہیں ٹوٹی یا مکان کے اندر درخت ہے اُس پر چڑھا اور جس شاخ پر ہے وہ شاخ مکان سے باہر ہے جب بھی نہیں ٹوٹی (درمختار) **مسئلہ** ایک شخص نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم تیرے گھر آج کوئی نہیں آئیگا تو گھروالوں کے سوا اگر دوسرا کوئی آیا یا یہ قسم کھانے والا خود اُس کے یہاں گیا تو قسم ٹوٹ گئی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ تیرے گھر میں قدم نہیں رکھوں گا اس سے مراد گھر میں داخل ہونا ہے نہ کہ صرف قدم رکھنا لہٰذا اگر سواری پر مکان کے اندر گیا یا جوتے پہنے ہوتے جب بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر دروازہ کے باہر لیٹ کر صرف پاؤں مکان کے اندر کر دیئے تو قسم نہیں ٹوٹی (درمختار)

مسئلہ قسم کھائی کہ مسجد سے نہ نکلے گا اگر خود نکلا یا اس نے کسی کو حکم دیا وہ اسے اُٹھا کر مسجد سے باہر لایا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر زبردستی کسی نے مسجد سے کھینچ کر باہر کر دیا تو نہیں ٹوٹی اگرچہ دل میں نکالنے پر خوش ہو زبردستی کے معنی یہاں صرف اتنے ہیں کہ نکلنا اپنے اختیار سے نہ ہو یعنی کوئی ہاتھ پکڑ کر یا اُٹھا کر باہر کر دے اگرچہ یہ نہ جانا چاہتا تو وہ باہر نہ کر سکتا ہو اور اگر اُس نے دھمکی دی اور ڈر کر یہ خود نکل گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر زبردستی نکالنے کے بعد پھر مسجد میں گیا اور اپنے آپ باہر ہوا تو قسم ٹوٹ گئی اور مکان سے نہ نکلنے کی قسم کھائی جب بھی یہی احکام ہیں (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ میری عورت فلاں شخص کی شادی میں نہیں جائیگی اور وہ عورت اس کے یہاں شادی سے قبل گئی تھی اور شادی میں بھی رہی تو قسم نہ ٹوٹی کہ شادی میں نہ جانا ہوا (درمختار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ تمہارے پاس آؤں گا تو اس کے مکان یا اُس کی دوکان پر جانا ضرور ہے خواہ ملاقات ہو یا نہ ہو اُس کی مسجد میں جانا کافی نہیں اور اگر اُس کے مکان یا دوکان پر نہ گیا یہاں تک کہ اُن میں کا ایک مر گیا تو اُس کی زندگی کے آخر وقت میں قسم ٹوٹے گی کہ اب اس کے پاس آنا نہیں ہو سکتا۔ (درمختار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ میں تمہارے پاس کل آؤنگا اگر آنے پر قادر ہوا تو اس سے

مراد یہ ہے کہ بیمار نہ ہوا یا کوئی مانع مثلاً جنون یا نسیان یا بادشاہ کی ممانعت وغیرہا پیش نہ آئے تو آؤنگا لہٰذا اگر بلاوجہ نہ آیا تو قسم ٹوٹ گئی (درمختار)۔ **مسئلہ** عورت سے کہا اگر میری اجازت کے بغیر گھر سے نکلی تو تجھے طلاق ہے تو ہر بار نکلنے کیلئے اجازت کی ضرورت ہے اور اجازت یوں ہوگی کہ عورت اسے سُنے اور سمجھے اگر اُس نے اجازت دی مگر عورت نے نہیں سُنا اور چلی گئی تو طلاق ہوگئی۔ یوہیں اگر اُس نے ایسی زبان میں اجازت دی کہ عورت اُسکو سمجھتی نہیں ہے مثلاً عربی یا فارسی میں کہا اور عورت عربی یا فارسی نہیں جانتی تو طلاق ہوگئی یوہیں اگر اجازت دی مگر کسی قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اجازت مراد نہیں ہے تو اجازت نہیں مثلاً غصہ میں جھڑکنے کے لئے کہا تو اجازت نہیں یا کہا جا مگر گئی تو خدا تیرا بھلا نہ کرے گا تو یہ اجازت نہیں یا جانے کے لئے کھڑی ہوئی اُس نے لوگوں سے کہا چھوڑ و اسے جانے دو تو اجازت نہ ہوئی اور اگر دروازہ پر فقیر بولا اُس نے کہا فقیر کو ٹکڑا دیدے اگر دروازہ سے نکلے بغیر نہیں دے سکتی تو نکلنے کی اجازت ہے ورنہ نہیں اور اگر رشتہ دار کے ہاں جانے کی اجازت دی مگر اُس وقت نہ گئی دوسرے وقت گئی تو طلاق ہوگئی اور اگر ماں کے یہاں جانے کے لئے اجازت لی اور بھائی کے یہاں چلی گئی تو طلاق نہ ہوئی اور اگر عورت سے کہا اگر میری خوشی کے بغیر نکلی تو تجھ کو طلاق ہے تو اس میں سُننے اور سمجھنے کی ضرورت نہیں اور اگر کہا بغیر میرے جانے ہوئے گئی تو طلاق ہے پھر عورت نکلی اور شوہر نے نکلتے دیکھا یا اجازت دی مگر اُس وقت نہ گئی بعد میں گئی تو طلاق نہ ہوئی (درمختار ردالمحتار)۔ **مسئلہ** اس کے مکان میں کوئی رہتا ہے اُس سے کہا خدا کی قسم تو بغیر میری اجازت کے گھر سے نہیں نکلے گا تو ہر بار نکلنے کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں۔ پہلی بار اجازت لے لی قسم پوری ہوگئی۔ ہر بار اجازت زوجہ کے لئے درکار ہے اور زوجہ کو بھی اگر ایک بار اجازت عام دے دی کہ میں تجھے اجازت دیتا ہوں جب کبھی تو چاہے جائے تو یہ اجازت

ہر بار کے لئے کافی ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ بغیر اجازت زید میں نہیں نکلونگا اور زید مر گیا تو قسم جاتی رہی (ردالمحتار) **مسئلہ** عورت سے کہا خدا کی قسم تو بغیر میری اجازت کے نہیں نکلے گی تو ہر بار اجازت کی ضرورت اُسی وقت تک ہے کہ عورت اُس کے نکاح میں ہے نکاح جاتے رہنے کے بعد اب اجازت کی ضرورت نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** اگر میری اجازت کے بغیر نکلی تو تجھ کو طلاق ہے اور عورت بغیر اجازت نکلی تو ایک طلاق ہو گئی پھر اب اجازت لینے کی ضرورت نہ رہی کہ قسم پوری ہو گئی لہٰذا اگر دوبارہ نکلی تو اب پھر طلاق نہ پڑیگی (درمختار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ جنازہ کے سوا کسی کام کے لئے گھر سے نہ نکلونگا اور جنازہ کیلئے نکلا چاہے جنازہ کے ساتھ گیا یا نہ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ گھر سے نکلنے کے بعد اور بھی کام کئے (درمختار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں محلہ میں نہ جائیگا اور ایسے مکان میں گیا جسمیں دو دروازے ہیں ایک دروازہ اُس محلہ میں ہے جسکی نسبت قسم کھائی اور دوسرا دوسرے محلہ میں تو قسم ٹوٹ گئی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ لکھنؤ نہیں جاؤنگا تو لکھنؤ کے ضلع میں جو قصبات یا گاؤں ہیں اُن میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی یوہیں اگر قسم کھائی کہ فلاں گاؤں میں نہیں جاؤں گا تو آبادی میں جانے سے قسم ٹوٹے گی اُس گاؤں کے متعلق جو اراضی بستی سے باہر ہے وہاں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر کسی ملک کی نسبت قسم کھائی مثلاً پنجاب بنگال اودھ روہیلکھنڈ وغیرہا تو گاؤں میں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ دہلی نہیں جاؤنگا اور پنجاب کے ارادہ سے گھر سے نکلا اور دہلی راستہ میں پڑتی ہے اگر اپنے شہر سے نکلتے وقت نیت تھی کہ دہلی ہوتا ہوا پنجاب جاؤں گا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر یہ نیت تھی کہ دہلی نہ جاؤنگا مگر ایسی جگہ پہنچ کر دہلی ہو کر جانے کا ارادہ ہوا کہ وہاں سے نماز میں قصر شروع ہو گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم میں یہ نیت تھی کہ خاص دہلی نہ جاؤنگا اور پنجاب جانے کے لئے نکلا اور دہلی ہو کر جانے کا ارادہ کیا تو قسم نہیں ٹوٹی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں کے گھر نہیں جاؤنگا تو جس گھر میں

وہ رہتا ہے اُس میں جانے سے قسم ٹوٹ گئی اگرچہ وہ مکان اُس کا نہ ہو بلکہ کرایہ پر یا عاریۃً اُس میں رہتا ہو یوہیں جو مکان اُسکی ملک میں ہے اگرچہ اُس میں رہتا نہ ہو اُس میں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں کی دوکان میں نہیں جاؤنگا تو اگر اس شخص کی دو دوکانیں ہیں ایک میں خود بیٹھتا ہے اور ایک کرایہ پر دیدی ہے تو کرایہ والی میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر ایک دوکان ہے جسمیں وہ بیٹھتا بھی نہیں ہے تو اب اُس میں جانے سے قسم ٹوٹ جائیگی کہ اس صورت میں دوکان سے مراد سکونت کی جگہ نہیں ہیں بلکہ وہ جو اسکی ملک میں ہے (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائیگا اور ایسے مکان میں گیا جو زید اور دوسرے کی شرکت میں ہے اگر زید اُس مکان میں رہتا ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور رہتا نہ ہو تو نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** ایک شخص کسی مکان میں بیٹھا ہوا ہے اور قسم کھائی کہ اس مکان میں اب نہیں آؤنگا تو اُس مکان کے کسی حصہ میں داخل ہونے سے قسم ٹوٹ جائیگی خاص وہی دالان جس میں بیٹھا ہوا ہے مراد نہیں اگرچہ وہ کہے کہ میری مراد یہ یہ دالان تھی ہاں اگر دالان یا کمرہ کہا تو خاص وہی کمرہ مراد ہوگا جسمیں وہ بیٹھا ہوا ہے (بحر عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائیگا اور زید کے دو مکان ہیں ایک میں رہتا ہے اور دوسرا گودام ہے یعنی اُس میں تجارت کا سامان رکھتا ہے خود زید کی اس میں سکونت نہیں تو اس دوسرے مکان میں جانے سے قسم نہ ٹوٹے گی ہاں اگر کسی قرینہ سے یہ بات معلوم ہو کہ یہ دوسرا مکان بھی مراد ہے تو اس میں داخل ہونے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔ (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ زید کے خریدے ہوئے مکان میں نہیں جائے گا اور زید نے ایک مکان خریدا پھر اُس سے اس قسم کھانے والے نے خرید لیا تو اس میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور اگر زید نے خرید کر اُس کو ہبہ کر دیا تو جانے سے قسم ٹوٹ جائیگی (خانیہ بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائیگا اور زید نے آدھا مکان بیچ ڈالا تو اگر اب تک زید اُس میں رہتا ہے تو جانے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور نہیں تو نہیں اور اگر قسم

کھائی کہ اپنی زوجہ کے مکان میں نہیں جاؤں گا اور عورت نے مکان بیچ ڈالا اور خریدار سے شوہر نے وہ مکان کرایہ پر لیا اگر قسم کھانا عورت کی وجہ سے تھا تواب جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اُس مکان کی ناپسندی کی وجہ سے تھا تو ٹوٹ گئی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائیگا اور زید نے لوگوں کو کھانا کھلانے کے لئے کسی سے مکان عاریۃً لیا تو اُس میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی ہاں اگر مالک مکان نے اپنا کُل سامان وہاں سے نکال لیا اور زید اسباب سکونت اُس مکان میں لے گیا تو قسم ٹوٹ جائیگی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائیگا اور زید کا خود کوئی مکان نہیں بلکہ اپنی زوجہ کے مکان میں رہتا ہے تو اُس مکان میں جانے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر زید کا خود بھی کوئی مکان ہے تو عورت کے مکان میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ یونہیں اگر قسم کھائی کہ فلاں عورت کے مکان میں نہیں جائیگا اور عورت کا خود کوئی مکان نہیں ہے بلکہ شوہر کے مکان میں رہتی ہے تو اس مکان میں جانے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور خود عورت کا بھی مکان ہے تو شوہر والے مکان میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ حمام میں نہانے کے لئے نہیں جائے گا تو اگر مالک حمام سے ملاقات کرنے کیلئے گیا پھر نہا بھی لیا تو قسم نہیں ٹوٹی (خانیہ) **مسئلہ** قسم کھائی کہ میں فلاں شخص کو اس مکان میں آنے سے روکوں گا وہ شخص اُس مکان میں جانا چاہتا تھا اُس نے روک دیا قسم پوری ہوگئی اب اگر پھر کبھی اُس کو جاتے ہوئے دیکھا اور منع نہ کیا تو اس پر کفّارہ وغیرہ کچھ نہیں (بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں کو اس گھر میں نہیں آنے دونگا اگر وہ مکان قسم کھانے والے کی ملک میں نہیں ہے تو زبان سے منع کرنا کافی ہے اور ملک ہے تو زبان سے اور ہاتھ پاؤں سے منع کرنا ضرور ہے ورنہ قسم ٹوٹ جائیگی (بحر) **مسئلہ** زید و عمر سفر میں ہیں زید نے قسم کھائی کہ عمرو کے مکان میں نہیں جائیگا عمرو کے ڈیرے اور خیمے یا جس مکان میں اُترا ہے اگر زید گیا تو قسم ٹوٹ گئی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اس خیمہ میں نہ جائیگا اور وہ خیمہ

کسی جگہ نصب کیا ہوا ہے اب وہاں سے اوکھاڑ کر دوسری جگہ کھڑا کیا گیا اور اُس کے اندر گیا تو قسم ٹوٹ گئی یوہیں لکڑی کا زینہ یا منبر ایک جگہ سے اُکھاڑ کر دوسری جگہ قائم کیا گیا تو اب بھی وہی قرار پائیگا یعنی جس نے اس پر نہ چڑھنے کی قسم کھائی ہے اب چڑھا تو قسم ٹوٹ گئی (عالمگیری) **مسئلہ** زید نے قسم کھائی کہ میں عمرو کے پاس نہ جاؤنگا اور عمرو نے بھی قسم کھائی کہ میں زید کے پاس نہ جاؤں گا اور دونوں مکان میں ایک ساتھ گئے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ میں اُس کے پاس نہ جاؤں گا اور اُس کے مرنے کے بعد گیا تو قسم نہیں ٹوٹی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ جب تک زید اس مکان میں ہے میں اس مکان میں نہ جاؤنگا اور زید اپنے بال بچوں کو لے کر اُس مکان سے چلا گیا پھر اُس مکان میں آگیا تو اب اُس میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں مکان میں نہیں جائے گا اور اُس کے اصطبل میں گیا تو قسم نہیں ٹوٹی (بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اس گلی میں نہ آئیگا اور اُس گلی کے کسی مکان میں گیا مگر اُس گلی سے نہیں بلکہ چھت پر چڑھ کر یا کسی اور راستہ سے تو قسم نہیں ٹوٹی بشرطیکہ اُس مکان سے نکلنے میں بھی گلی میں نہ آئے (بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں کے مکان میں نہیں جائیگا اور مالک مکان کے مرنے کے بعد گیا تو قسم نہیں ٹوٹی (بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں مکان میں یا فلاں محلہ یا کوچہ میں نہیں رہے گا اور اُس مکان یا محلہ میں فی الحال رہتا ہے اور اب خود اُس مکان یا محلہ سے چلا گیا بال بچوں اور سامان کو وہیں چھوڑا تو قسم ٹوٹ گئی یعنی قسم اُس وقت پوری ہوگی کہ خود بھی چلا جائے اور بال بچوں کو بھی لے جائے اور خانہ داری کے سامان اُس قدر لے جائے جو سکونت کے لئے ضروری ہیں اور اگر قسم کے وقت اُس میں سکونت نہ ہو تو جب خود بال بچے اور خانہ داری کے ضروری سامان کو لے کر اُس مکان میں جائے گا قسم ٹوٹ جائے گی مگر یہ اُس وقت ہے کہ قسم عربی زبان میں ہو کیونکہ عربی زبان میں اگر خود اُس مکان سے چلا گیا اور بال بچے یا سامان خانہ داری ابھی وہیں ہیں تو وہ مکان اسکی سکونت

کا قرار پائیگا اگرچہ اُس میں رہنا چھوڑ دیا ہو اور جس مکان میں تنہا جا کر رہتا ہے وہ سکونت کا مکان نہیں اور فارسی یا اُردو میں اگر خود اُس مکان کو چھوڑ دیا تو یہ نہیں کہا جائیگا کہ اُس مکان میں رہتا ہے اگرچہ بال بچے وہاں رہتے ہوں یا خانہ داری کا کل سامان اُس مکان میں موجود ہو اور جس مکان میں چلا گیا اُس مکان میں اس کا رہنا قرار دیا جاتا ہے اگرچہ یہاں نہ بال بچے ہوں نہ سامان اور قسم میں اعتبار وہاں کی بول چال کا ہے لہٰذا عربی کا وہ حکم ہے اور فارسی اُردو کا یہ (عالمگیری بحر درمختار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں رہے گا اور قسم کے وقت اُسی مکان میں سکونت ہے تو اگر سکونت میں دوسرے کا تابع ہے مثلاً بالغ لڑکا کہ باپ کے مکان میں رہتا ہے یا عورت کہ شوہر کے مکان میں رہتی ہے اور قسم کھانے کے بعد فوراً خود اُس مکان سے چلا گیا اور بال بچوں کو اور سامان کو وہیں چھوڑا تو قسم نہیں ٹوٹی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں رہیگا اور نکلنا چاہتا تھا مگر دروازہ بند ہے کسی طرح کھول نہیں سکتا یا کسی نے اُسے مقید کر لیا کہ نہیں نکل سکتا تو قسم نہیں ٹوٹی پہلی صورت میں اسکی ضرورت نہیں کہ دیوار توڑ کر باہر نکلے یعنی اگر دروازہ بند ہے اور دیوار توڑ کر نکل سکتا ہے اور توڑ کر نہ نکلا تو قسم نہیں ٹوٹی یوہیں اگر قسم کھانے والی عورت ہے اور رات کا وقت ہے تو رات میں رہ جانے سے قسم نہ ٹوٹے گی اور مرد نے قسم کھائی اور رات کا وقت ہے تو جب تک چور وغیرہ کا ڈر نہ ہو عذر نہیں **مسئلہ** قسم کھائی کہ اس مکان میں نہ رہیگا اگر دوسرے مکان کی تلاش میں ہے تو مکان نہ چھوڑنے کی وجہ سے قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ کئی دن گذر جائیں بشرطیکہ مکان کی تلاش میں پوری کوشش کرتا ہو یوہیں اگر اُسی وقت سے سامان اُٹھوانا شروع کر دیا مگر سامان زیادہ ہونے کے سبب کئی دن گذر گئے یا سامان کے لئے مزدور تلاش کیا اور نہ ملا یا سامان خود ڈھو کر لے گیا اس میں دیر ہوئی اور مزدور کرتا تو جلد ڈھل جاتا اور مزدور کرنے پر قدرت بھی رکھتا ہے تو ان سب صورتوں

میں دیر ہو جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اُردو میں قسم ہے تو اُس کا مکان سے نکل جانا اس نیت سے کہ اب اس میں رہنے کو نہ آؤں گا قسم سچی ہونے کے لئے کافی ہے اگرچہ سامان وغیرہ لے جانے میں کتنی ہی دیر ہو اور کسی وجہ سے دیر ہو (درمختار خانیہ) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اس شہر یا گاؤں میں نہیں رہیگا اور خود وہاں سے فوراً چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ بال بچے اور کل سامان وہیں چھوڑ گیا ہو پھر جب کبھی وہاں رہنے کے ارادہ سے آئے گا تو قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر کسی سے ملنے کو یا بال بچوں اور سامان لینے کو وہاں آئیگا تو اگرچہ کئی دن ٹھہر جائے قسم نہیں ٹوٹی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ میں پورے سال اس گاؤں میں نہ رہونگا یا اس مکان میں اس مہینے بھر سکونت نہ کرونگا اور سال میں یا مہینے میں ایک دن باقی تھا کہ وہاں سے چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں شہر میں نہیں رہے گا اور سفر کرکے وہاں پہنچا اگر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی قسم ٹوٹ گئی اور اس سے کم میں نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ اس مکان میں نہیں رہے گا اور اُس مکان کے ایک حصّہ میں وہ رہا اور دوسرے میں یہ تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ دیوار اُٹھوا کر اُس مکان کے دو حصّے جُدا جُدا کر دئے گئے اور ہر ایک نے اپنی اپنی آمدورفت کا دروازہ علیحدہ علیحدہ کھول لیا اور اگر قسم کھانے والا اُس مکان میں رہتا تھا وہ شخص زبردستی اُس مکان میں آکر رہنے لگا اگر یہ فوراً اُس مکان سے نکل گیا تو قسم نہیں ٹوٹی ورنہ ٹوٹ گئی اگرچہ اُس کا اس مکان میں رہنا اسے معلوم نہ ہوا اور اگر مکان کو معین نہ کیا مثلاً کہا فلاں کے ساتھ کسی مکان میں یا ایک مکان میں نہ رہے گا اور ایک ہی مکان کی تقسیم کرکے دونوں دو مختلف حصّوں میں ہوں تو قسم نہیں ٹوٹی جبکہ بیچ میں دیوار قائم کر دی گئی یا وہ مکان بہت بڑا ہو کہ ایک محلہ کے برابر ہو (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ نہ رہیگا، پھر

یہ قسم کھانے والا سفر کرکے اُس کے مکان پر جاکر اُترا اگر پندرہ دن ٹھہریگا تو قسم ٹوٹ جائیگی اور کم میں نہیں (خانیہ) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اُس کے ساتھ فلاں شہر میں نہ رہیگا تو اس کا یہ مطلب ہے کہ اُس شہر کے ایک مکان میں دونوں نہ رہیں گے لہٰذا دونوں اگر اُس شہر کے دو مکانوں میں رہیں تو قسم نہیں ٹوٹی ہاں اگر اس قسم سے اُس کی یہ نیت ہو کہ دونوں اُس شہر میں مطلقاً نہ رہیں گے تو اگرچہ دونوں دو مکانوں میں ہوں قسم ٹوٹ گئی یہی حکم گاؤں میں ایک ساتھ نہ رہنے کی قسم کا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ ایک مکان میں نہ رہے گا اور دونوں بازار میں ایک دوکان میں بیٹھ کر کام کرتے یا تجارت کرتے ہیں تو قسم نہیں ٹوٹی ہاں اگر اُسکی نیت میں یہ بھی ہو کہ دونوں ایک دوکان میں کام نہ کریں گے یا قسم سے پہلے کوئی ایسا کلام ہوا ہے جس سے یہ سمجھا جاتا ہو یا دوکان ہی میں رات کو بھی رہتے ہوں تو قسم ٹوٹ جائیگی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں کے مکان میں نہ رہیگا اور مکان کو معین نہ کیا کہ یہ مکان اور اُس شخص نے اُسکے قسم کھانے کے بعد اپنا مکان بیچ ڈالا تو اب اُس میں رہنے سے قسم نہ ٹوٹیگی اور اگر اُسکی قسم کے بعد اُس نے کوئی مکان خرید لیا اور اُس جدید مکان میں قسم کھانے والا رہا تو ٹوٹ گئی اور اگر وہ مکان اُس شخص کا تنہا نہیں ہے بلکہ دوسرے کا بھی اُس میں حصّہ ہے تو اُس میں رہنے سے نہیں ٹوٹیگی اور اگر قسم میں مکان کو معین کر دیا تھا کہ فلاں کے اِس مکان میں نہ رہونگا اور نیت یہ ہے کہ اس مکان میں نہ رہونگا اگرچہ کسی کا ہو تو اگرچہ بیچ ڈالا اُس میں رہنے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر یہ نیت ہو کہ چونکہ یہ فلاں کا ہے اس وجہ سے نہ رہونگا یا کچھ نیت نہ ہو تو بیچنے کے بعد رہنے سے نہ ٹوٹی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ زید جو مکان خریدے گا اُس میں نہ رہونگا اور زید نے ایک مکان عمرو کیلئے خریدا قسم کھانے والا اُس مکان میں رہیگا تو قسم ٹوٹ جائیگی ہاں اگر وہ کہے کہ میرا مقصد یہ تھا کہ زید جو مکان اپنے لئے خریدے میں اُس میں نہ رہونگا اور یہ مکان تو عمرو کے لئے خریدا ہے تو اُس کا قول مان لیا جائیگا (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ سوار نہ ہوگا تو جس جانور پر

وہاں کے لوگ سوار ہوتے ہیں اُس پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹے گی لہٰذا اگر آدمی کی پیٹھ پر سوار ہُوا تو قسم نہیں ٹوٹی یوہیں گائے بیل بھینس کی پیٹھ پر سوار ہونے سے قسم نہ ٹوٹیگی یوہیں گدھے اور اونٹ پر سوار ہونے سے بھی قسم نہ ٹوٹے گی کہ ہندوستان اور پاکستان میں ان پر لوگ سوار نہیں ہُوا کرتے ہاں اگر قسم کھانے والا اُن لوگوں میں سے ہو جو اُن پر سوار ہوتے ہیں جیسے گدھے والے یا اونٹ والے کہ یہ سوار ہُوا کرتے ہیں تو قسم ٹوٹ جائیگی اور گھوڑے ہاتھی پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ جائیگی کہ یہ جانور یہاں لوگوں کی سواری کے ہیں یوہیں اگر قسم کھانے والا اُن لوگوں میں تو نہیں ہے جو گدھے یا اونٹ پر سوار ہوتے ہیں مگر قسم وہاں کھائی جہاں لوگ ان پر سوار ہوتے ہیں مثلاً ملک عرب شریف کے سفر میں ہے تو گدھے اور اونٹ پر سوار ہونے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی (مستفاد من الدر وغیرہ) **مسئلہ** قسم کھائی کہ کسی سواری پر سوار نہ ہوگا تو گھوڑا اچھر ہاتھی پالکی ڈولی بہلی ریل یکہ تانگہ ٹسکرم وغیرہا ہر قسم کی سواری گاڑیاں اور کشتی پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ جائے گی **مسئلہ** قسم کھائی کہ کسی جانور پر سوار نہ ہوگا تو زین یا پاجامہ رکھ کر سوار ہُوا یا ننگی پیٹھ پر بہر حال قسم ٹوٹ گئی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اس زین پر سوار نہ ہوگا پھر اُس میں کچھ بیشی کی جب بھی اُس پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ جائیگی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ کسی جانور پر سوار نہ ہوگا تو آدمی پر سوار ہونے سے قسم نہ ٹوٹے گی کہ عرف میں آدمی کو جانور نہیں کہتے (فتح) **مسئلہ** قسم کھائی کہ عربی گھوڑے پر سوار نہ ہوگا تو اور گھوڑوں پر سوار ہونے سے قسم نہیں ٹوٹے گی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ گھوڑے پر سوار نہ ہوگا پھر زبردستی کسی نے سوار کردیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اُس نے زبردستی کی اور اُس کے مجبور کرنے سے یہ خود سوار ہُوا تو قسم ٹوٹ گئی (عالمگیری ردمحتار) **مسئلہ** جانور پر سوار ہے اور قسم کھائی کہ سوار نہ ہوگا تو فوراً اُتر جائے ورنہ قسم ٹوٹ جائیگی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ زید کے اس گھوڑے پر سوار نہ ہوگا پھر زید نے اُس گھوڑے کو بیچ ڈالا تو اب اُس پر سوار ہونے سے قسم نہ ٹوٹے گی یوہیں اگر قسم کھائی کہ زید کے گھوڑے

پر سوار نہ ہوگا اور اُس گھوڑے پر سوار ہوا جو زید و عمرو میں مشترک ہے تو قسم نہیں ٹوٹی (عالمگیری)
مسئلہ قسم کھائی کہ فلاں کے گھوڑے پر سوار نہ ہوگا اور اُس کے غلام کے گھوڑے پر سوار ہوا اگر قسم کے وقت یہ نیت تھی کہ غلام کے گھوڑے پر بھی سوار نہ ہوگا اور غلام پر اتنا دین نہیں جو مستغرق ہو تو قسم ٹوٹ گئی خواہ غلام پر بالکل دین نہ ہو یا ہے مگر مستغرق نہیں اور نیت نہ ہو تو قسم نہیں ٹوٹی اور دین مستغرق ہو تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ نیت ہو (درمختار) +

کھانے پینے کی قسم کا بیان

جو چیز ایسی ہو کہ چبا کر حلق سے اُتاری جاتی ہو اُس کے حلق سے اُتارنے کو کھانا کہتے ہیں اگرچہ اُس نے بغیر چبائے اُتار لی اور پتلی چیز بہتی کو حلق سے اُتارنے کو پینا کہتے ہیں مگر صرف اتنی ہی بات پر اقتصار نہ کرنا چاہیئے بلکہ محاورات کا ضرور خیال کرنا ہوگا کہ کہاں کھانے کا لفظ بولتے ہیں اور کہاں پینے کا کہ قسم کا دارومدار بول چال پر ہے **مسئلہ** اردو میں دودھ پینے کو بھی دودھ کھانا کہتے ہیں لہٰذا اگر قسم کھائی کہ دودھ نہیں کھاؤنگا تو پینے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر کوئی ایسی چیز کھائی جس میں دودھ ملا ہوا ہے مگر اُس کا مزہ محسوس نہیں ہوتا تو اس کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی **مسئلہ** قسم کھائی کہ دودھ یا سرکہ یا شوربا نہیں کھائیگا اور روٹی سے لگا کر کھایا تو قسم ٹوٹ گئی اور خالی سرکہ پی گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ اس کو کھانا نہ کہیں گے بلکہ یہ پینا ہے (بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ یہ روٹی نہ کھائیگا اور اسے سکھا کر کوٹ کر پانی میں گھول کر پی گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ یہ کھانا نہیں ہے پینا ہے (بحر)
مسئلہ اگر کسی چیز کو مُنہ میں رکھ کر اوگل دیا تو یہ نہ کھانا ہے نہ پینا مثلاً قسم کھائی کہ یہ روٹی نہیں کھائیگا اور مُنہ میں رکھکر اوگل دی یا یہ پانی نہیں پیئے گا اور اُس سے کلّی کی تو قسم نہیں ٹوٹی (بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ یہ انڈا یا یہ اخروٹ نہیں کھائیگا اور اسے بغیر چبائے ہوئے نگل گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر قسم کھائی کہ یہ انگور یا انار نہیں کھائیگا اور چوس کر عرق پی گیا اور فضلہ پھینک دیا

تو قسم ٹوٹ گئی کہ اس کو عرف میں کھانا کہتے ہیں یوہیں اگر شکر نہ کھانے کی قسم کھائی تھی اور اُسے مُنہ میں رکھ کر جو گھُلتی گئی حلق سے اُتارتا گیا قسم ٹوٹ گئی (درمختار) **مسئلہ** چکھنے کے معنی ہیں کسی چیز کو مُنہ میں رکھ کر اُس کا مزہ معلوم کرنا اور اُردو محاورہ میں اکثر مزہ دریافت کرنے کیلئے تھوڑا سا کھا لینے یا پی لینے کو چکھنا کہتے ہیں اگر قرینہ سے یہ بات معلوم ہو کہ اس کلام میں چکھنے سے مراد تھوڑا سا کھا کر مزہ معلوم کرنا ہے تو یہ مراد لیں گے مثلاً کوئی شخص کچھ کھا رہا ہے اُس نے دوسرے کو بُلایا اس نے انکار کیا اُس نے کہا ذرا چکھ کر تو دیکھو کیسی ہے تو یہاں چکھنے سے مُراد تھوڑی سی کھا لینا ہے اور اگر قرینہ نہ ہو تو مطلقاً مزہ معلوم کرنے کے لئے مُنہ میں رکھنا مراد ہوگا کہ اس معنی میں بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے مگر اگر پانی کی نسبت قسم کھائی کہ اُسے نہ چکھوں گا پھر نماز کیلئے اُس سے کُلّی کی تو قسم نہیں ٹوٹی کہ کُلّی کرنا نماز کیلئے ہے مزہ معلوم کرنے کیلئے نہیں اگرچہ مزہ بھی معلوم ہو جائے **مسئلہ** قسم کھائی کہ یہ ستّو نہیں کھائیگا اور اُسے گھول کر پیا یا قسم کھائی کہ یہ ستّو نہیں پئے گا اور گوندھ کر کھایا یا ویسا ہی پھانک لیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ **مسئلہ** آم وغیرہ کسی درخت کی نسبت کہا کہ اس میں سے کچھ نہ کھاؤنگا تو اُس کے پھل کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی کہ خود درخت کھانے کی چیز نہیں لہٰذا اُس سے مُراد اُس کا پھل کھانا ہے یونہیں پھل کو نچوڑ کر جو نکلا وہ کھایا جب بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر پھل کو نچوڑ کر اُس کی کوئی چیز بنالی گئی ہو جیسے انگور سے سرکہ بناتے ہیں تو اس کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر صورت مذکورہ میں تکلّف کر کے کسی نے اُس درخت کا کچھ حصّہ چھال وغیرہ کھا لیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ یہ نیت بھی ہو کہ درخت کا کوئی جز نہ کھاؤنگا اور اگر وہ درخت ایسا ہو جس میں پھل ہوتا ہی نہ ہو یا ہوتا ہے مگر کھایا نہ جاتا ہو تو اُس کی قیمت سے کوئی چیز خرید کر کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی کہ اُس کے کھانے سے مراد اُسکی قیمت سے کوئی چیز خرید کر کھانا ہے (درمختار، بحر وغیرہ)

مسئلہ قسم کھائی کہ اس آم کے درخت کی کیری نہ کھاؤنگا اور پکے ہوئے کھالئے یا قسم کھائی کہ اس درخت کے انگور نہ کھاؤں گا اور منقے کھائے یا دودھ نہ کھاؤنگا اور دہی کھایا

تو قسم نہیں ٹوٹی (عامۂ کتب) **مسئلہ** قسم کھائی اس گائے یا بکری سے کچھ نہ کھائیگا تو اس کا دودھ دہی یا مکھن یا گھی کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور گوشت کھانے سے ٹوٹ جائیگی (بحر وغیرہ) **مسئلہ** قسم کھائی کہ یہ آٹا نہیں کھائیگا اور اُسکی روٹی یا اور کوئی بنی ہوئی چیز کھائی تو قسم ٹوٹ گئی اور خود آٹا ہی پھانک لیا تو نہیں (بحر، ردالمحتار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ روٹی نہیں کھائے گا تو اُس جگہ جس چیز کی روٹی لوگ کھاتے ہیں اُسکی روٹی سے قسم ٹوٹیگی مثلاً ہندوستان اور پاکستان میں گیہوں۔ جو۔ جوار۔ باجرہ۔ مکا کی روٹی پکائی جاتی ہے تو چاول کی روٹی سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور جہاں چاول کی روٹی لوگ کھاتے ہوں وہاں کے کسی شخص نے قسم کھائی تو چاول کی روٹی کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی (بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ یہ سرکہ نہیں کھائیگا اور چٹنی یا سکنجبین کھائی جس میں وہ سرکہ پڑا ہوا تھا تو قسم نہیں ٹوٹی یا قسم کھائی کہ اس انڈے سے نہیں کھائے گا اور اُس میں سے بچہ نکلا اور اُسے کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی (عالمگیری، بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اس درخت سے کچھ نہ کھائے گا اور اس کی قلم لگائی تو اس قلم کے پھل کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی (ردالمحتار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اس بچھیا کا گوشت نہیں کھائے گا پھر جب وہ جوان ہوگئی اُسوقت اُس کا گوشت کھایا تو قسم ٹوٹ گئی (درمختار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ گوشت نہیں کھائیگا تو مچھلی کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور اونٹ گائے بھینس بھیڑ بکری اور پرند وغیرہ جن کا گوشت کھایا جاتا ہے اگر اُن کا گوشت کھایا تو ٹوٹ جائیگی خواہ شوربے دار ہو یا بھنا ہوا یا کوفتہ اور کچا گوشت یا صرف شوربا کھایا تو نہیں ٹوٹی یونہیں کلیجی تلی پھیپھڑا دل گردہ اوجھڑی دُنبہ کی چکّی کے کھانے سے بھی نہیں ٹوٹے گی کہ ان چیزوں کو عرف میں گوشت نہیں کہتے اور اگر کسی جگہ ان چیزوں کا بھی گوشت میں شمار ہو تو وہاں ان کے کھانے سے بھی ٹوٹ جائے گی۔ (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ بیل کا گوشت نہیں کھائے گا تو گائے کے گوشت سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور گائے کے گوشت نہ کھانے کی قسم کھائی تو بیل کا گوشت کھانے سے

ٹوٹ جائیگی کہ بیل کے گوشت کو بھی لوگ گائے کا گوشت کہتے ہیں اور بھینس کے گوشت سے نہیں ٹوٹے گی اور بھینس کے گوشت کی قسم کھائی اور گائے بیل کے گوشت سے نہیں ٹوٹیگی اور بڑا گوشت کہا تو ان سب کو شامل ہے اور بکری کا گوشت کہا تو بکرے کے گوشت سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی کہ دونوں کو بکری کا گوشت کہتے ہیں یوہیں بھیڑ کا گوشت کہا تو مینڈھے کا بھی شامل ہے اور دُنبہ ان میں داخل نہیں اگرچہ دُنبہ اسی کی ایک قسم ہے اور چھوٹا گوشت ان سب میں شامل ہے **مسئلہ** قسم کھائی کہ چربی نہیں کھائیگا تو پیٹ میں اور آنتوں پر جو چربی لپٹی رہتی ہے اُسکے کھانے سے قسم ٹوٹیگی پیٹھ کی چربی جو گوشت کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے اُس کے کھانے سے یا دُنبہ کی چکی کھانے سے نہیں ٹوٹے گی (درمختار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ گوشت نہیں کھائے گا اور کسی خاص گوشت کی نیّت ہے تو اُس کے سوا دوسرا گوشت کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی یوہیں قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائے گا اور خاص کھانا مراد لیا تو دوسرا کھانا کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ تل نہیں کھائے گا تو تل کے تیل کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور گیہوں نہ کھانے کی قسم کھائی تو بھُنے ہوئے گیہوں کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور گیہوں کی روٹی یا آٹا یا ستو یا کچے گیہوں کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی مگر جبکہ اُسکی یہ نیت ہو کہ گیہوں کی روٹی نہیں کھائیگا تو روٹی کھانے سے بھی ٹوٹ جائیگی (بحر عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ یہ گیہوں نہیں کھائے گا پھر انہیں بویا اب جو پیدا ہوئے اُن کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی کہ یہ وہ گیہوں نہیں ہیں (درمختار)

مسئلہ قسم کھائی کہ روٹی نہیں کھائے گا تو پراٹھے پوریاں سنبوسے بسکٹ شیرمال کلچے گلگلے نان پاؤ کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی کہ ان کو روٹی نہیں کہتے اور تنوری روٹی یا چپاتی یا موٹی روٹی یا بیلن سے بنائی ہوئی روٹی کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی (در مختار ردالمحتار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں کا کھانا نہیں کھائے گا اور اُس کے یہاں کا سرکہ یا نمک کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی (ردالمحتار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ

فلاں شخص کا کھانا نہیں کھائے گا اور شخص کھانا بیچا کرتا ہے اُس نے خرید کر کھالیا تو قسم ٹوٹ
گئی کہ اُس کے کھانے سے مُراد اُس سے خرید کر کھانا کھانا ہے اور اگر کھانا بیچنا اُس کا کام
نہ ہو تو مراد وہ کھانا ہے جو اُسکی ملک میں ہے لہٰذا خرید کر کھانے سے قسم نہیں ٹوٹیگی (ردالمحتار)
مسئلہ فلاں عورت کی پکائی ہوئی روٹی نہیں کھائیگا اور اُس عورت نے خود روٹی پکائی ہے
یعنی اُس نے توے پر ڈالی اور سینکی ہے تو اسکے کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر اس نے فقط
آٹا گوندھا ہے یا روٹی بنائی ہے اور کسی دوسرے نے توے پر ڈالی اور سینکی اسکے کھانے سے نہیں ٹوٹے
گی کہ آٹا گوندھنے یا روٹی بنانے کو پکانا نہیں کہیں گے اور اگر کہا فلاں عورت کی روٹی نہیں کھاؤنگا تو اسمیں
دو صورتیں ہیں اگر یہ مراد ہے کہ اُسکی پکائی ہوئی روٹی نہیں کھاؤنگا تو وہی حکم ہے جو بیان کیا گیا اور
اگر یہ مطلب ہے کہ اُسکی ملک میں جو روٹی ہے وہ نہیں کھاؤنگا تو اگرچہ کسی اور نے آٹا گوندھا یا روٹی پکائی
ہو مگر جب اُسکی ملک ہے تو کھانے سے ٹوٹ جائیگی (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ یہ کھانا کھائیگا
تو اُسمیں دو صورتیں ہیں کوئی وقت مقرر کر دیا ہے یا نہیں اگر وقت نہیں مقرر کیا ہے پھر وہ کھانا کسی اور نے کھا
لیا یا ہلاک ہو گیا یا قسم کھانیوالا مر گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر وقت مقرر کر دیا ہے مثلاً آج اسکو کھائے
گا اور دن گذرنے سے پہلے قسم کھانیوالا مر گیا یا کھانا تلف ہو گیا تو قسم نہیں ٹوٹی (عالمگیری) **مسئلہ**
قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائیگا تو وہ کھانا مُراد ہے جسکو عادتاً کھاتے ہیں لہٰذا اگر مردار کا گوشت کھایا
تو قسم نہیں ٹوٹی (درمختار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ سری نہیں کھائیگا اور اُس کی یہ نیّت ہو کہ
بکری گائے مرغ مچھلی وغیرہا کسی جانور کا سر نہیں کھائے گا تو جس چیز کا سر کھائے گا قسم
ٹوٹ جائیگی اور اگر نیّت کچھ نہ ہو تو گائے اور بکری کے سر کھانے سے قسم ٹوٹے گی اور چڑیا
ٹڈی مچھلی وغیرہا جانوروں کے سر کھانے سے نہیں ٹوٹے گی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم
کھائی کہ انڈا نہیں کھائے گا اور نیّت کچھ نہ ہو تو مچھلی کے انڈے کھانے سے نہیں ٹوٹے
گی (عالمگیری) **مسئلہ** میوہ نہ کھانے کی قسم کھائی تو مراد سیب، ناشپاتی،
آڑو، انگور، انار، آم، امرود وغیرہا جن کو عرفاً میوہ کہتے ہیں۔ کھیرا، ککڑی

گاجر وغیرہا کو میوہ نہیں کہتے **مسئلہ** مٹھائی سے مراد امرتی جلیبی۔ پیڑا۔ بالوشاہی۔ گلاب جامن نقل، قند۔ برفی۔ لڈو وغیرہا جن کو عرف میں مٹھائی کہتے ہیں ہاں اس طرف بعض گاؤں میں گڑ کو مٹھائی کہتے ہیں لہٰذا اگر اس گاؤں والے نے مٹھائی نہ کھانے کی قسم کھائی تو گڑ کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور جہاں کا یہ محاورہ نہیں ہے وہاں والے کی نہیں ٹوٹے گی۔ عربی میں حلوا ہر میٹھی چیز کو کہتے ہیں یہاں تک کہ انجیر اور کھجور کو بھی مگر ہندوستان اور پاکستان میں ایک خاص طرح سے بنائی ہوئی چیز کو حلوا کہتے ہیں کہ سوجی میدہ چاول کے آٹے وغیرہ سے بناتے ہیں اور یہاں بریلی میں اس کو میٹھا بھی بولتے ہیں غرض جس جگہ کا جو عرف ہو وہاں اسی کا اعتبار ہے سالن عموماً ہندوستان میں گوشت کو کہتے ہیں جس سے روٹی کھائی جائے اور بعض جگہ میں نے دال کو بھی سالن کہتے سُنا اور عربی زبان میں تو سرکہ کو بھی ادام (سالن) کہتے ہیں۔ آلو۔ رتالو اروی۔ ترئی۔ بھنڈی۔ ساگ۔ کدو۔ شلجم۔ گوبھی اور دیگر سبزیوں کو ترکاری کہتے ہیں جن کو گوشت میں ڈالتے ہیں یا تنہا پکاتے ہیں اور بعض گاؤں میں جہاں ہندو کثرت سے رہتے ہیں گوشت کو بھی ترکاری بولتے ہیں **مسئلہ** قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائیگا اور کوئی چیز ایسی کھائی جسے عرف میں کھانا نہیں کہتے ہیں مثلاً دودھ پی لیا مٹھائی کھالی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ **مسئلہ** قسم کھائی کہ نمک نہیں کھائیگا اور ایسی چیز کھائی جسمیں نمک پڑا ہوا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ نمک کا مزا محسوس ہوتا ہو اور روٹی وغیرہ کو نمک لگا کر کھایا تو قسم ٹوٹ جائیگی ہاں اگر اُسکے کلام سے یہ سمجھا جاتا ہو کہ نمکین کھانا مراد ہے تو پہلی صورت میں بھی قسم ٹوٹ جائیگی (ردالمحتار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ مرچ نہیں کھائے گا اور گوشت وغیرہ کوئی ایسی چیز کھائی جس میں مرچ ہے اور مرچ کا مزہ محسوس ہوتا ہے تو قسم ٹوٹ گئی اسکی ضرورت نہیں کہ مرچ کھائے تو قسم ٹوٹے (درمختار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ پیاز نہیں کھائیگا اور کوئی چیز ایسی کھائی جس میں پیاز پڑی ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ پیاز کا مزہ معلوم ہوتا ہو (درمختار) **مسئلہ** جس کھانے کی نسبت قسم کھائی کہ اس کو نہیں کھائے گا یا پانی کی نسبت کہ اس کو نہیں

پئیے گا اگر وہ اتنا ہے کہ ایک مجلس میں کھا سکتا ہے اور ایک پیاس میں پی سکتا ہے تو جب تک کل نہ کھائے پیئے قسم نہیں ٹوٹیگی مثلاً قسم کھائی کہ یہ روٹی نہیں کھائیگا اور روٹی ایسی ہے کہ ایک مجلس میں پوری کھا سکتا ہے تو اُس روٹی کا ٹکڑا کھانے سے قسم نہیں ٹوٹیگی یونہیں قسم کھائی کہ اس گلاس کا پانی نہیں پیئے گا تو ایک گھونٹ پینے سے نہیں ٹوٹی اور اگر کھانا اتنا ہے کہ ایک مجلس میں نہیں کھا سکتا تو اُس میں سے ذرا سا کھانے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی مثلاً قسم کھائی کہ اس گائے کا گوشت نہیں کھائیگا اور ایک بوٹی کھائی قسم ٹوٹ گئی یونہیں قسم کھائی کہ اس مٹکے کا پانی نہیں پیونگا اور مٹکا پانی سے بھرا ہے تو ایک گھونٹ سے بھی ٹوٹ جائیگی اور اگر یوں کہا کہ یہ روٹی مجھ پر حرام ہے تو اگرچہ ایک مجلس میں وہ روٹی کھا سکتا ہو مگر اُس کا ٹکڑا کھانے سے بھی کفارہ لازم ہوگا یونہیں یہ پانی مجھ پر حرام ہے اور ایک گھونٹ پی لیا تو کفارہ واجب ہوگیا اگرچہ وہ ایک پیاس کا بھی نہ ہو (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ یہ روٹی نہیں کھائیگا اور کل کھا گیا ایک ذراسی چھوڑ دی تو قسم ٹوٹ گئی کہ روٹی کا ذرا سا حصّہ چھوڑ دینے سے بھی عرف میں یہی کہا جائیگا کہ روٹی کھا لی ہاں اگر اُسکی یہ نیت تھی کہ کل نہیں کھائیگا تو ذراسی چھوڑ دینے سے قسم نہیں ٹوٹی (عالمگیری)

مسئلہ قسم کھائی کہ اس انار کو نہیں کھاؤں گا اور سب کھا لیا ایک دو دانے چھوڑ دئیے تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر اتنے زیادہ چھوڑ دیئے کہ عادۃً اتنے نہیں چھوڑے جاتے تو نہیں ٹوٹی (عالمگیری)

مسئلہ قسم کھائی کہ حرام نہیں کھائیگا اور غصب کئے ہوئے روپے سے کوئی چیز خرید کر کھائی تو قسم نہیں ٹوٹی مگر گنہگار ہوا اور جو چیز کھائی اگر وہ خود غصب کی ہوئی ہے تو قسم ٹوٹ گئی (عالمگیری)

مسئلہ قسم کھائی کہ زید کی کمائی نہیں کھائیگا اور زید کو کوئی چیز وراثت میں ملی تو اُس کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور اگر زید نے کوئی چیز خریدی یا ہبہ یا صدقہ میں کوئی چیز ملی اور زید نے اُسے قبول کر لیا تو اُس کے کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر زید سے میں نے کوئی چیز خرید کر کھائی تو نہیں ٹوٹی اور اگر زید مر گیا اور اُسکی کمائی کا مال زید کے وارث کے یہاں کھایا یا یہ

قسم کھانے والا خود ہی وارث ہے اور کھالیا تو قسم ٹوٹ گئی (عالمگیری) **مسئلہ** کسی کے پاس روپے ہیں قسم کھائی کہ انکو نہیں کھائیگا پھر روپے کے پیسے بھنا لیے یا اشرفیاں کرلیں پھر ان پیسوں یا اشرفیوں سے کوئی چیز خریدکر کھائی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر ان پیسوں یا اشرفیوں سے زمین خریدی پھر اسے بیچ کر کھایا تو نہیں ٹوٹی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم اُس وقت صحیح ہوگی کہ جس چیز کی قسم کھائی ہو وہ زمانہ آئندہ میں پائی جاسکے یعنی عقلاً ممکن ہو اگرچہ عادۃً محال ہو مثلاً یہ قسم کھائی کہ میں آسمان پر چڑھونگا یا اس مٹی کو سونا کردونگا تو قسم ہوگئی اور اُسی وقت ٹوٹ بھی گئی یوہیں قسم کے باقی رہنے کی بھی یہ شرط ہے کہ وہ کام اب بھی ممکن ہو لہذا اگر اب ممکن نہ رہا تو قسم جاتی رہی مثلاً قسم کھائی کہ میں تمہارا روپیہ کل ادا کردونگا اور کل کے آنے سے پہلے ہی مرگیا تو اگرچہ قسم صحیح ہوگئی تھی مگر اب قسم نہ رہی کہ وہ رہا ہی نہیں اس قاعدہ کے جاننے کے بعد اب یہ دیکھیے کہ اگر قسم کھائی کہ میں اس کوزہ کا پانی آج پیوں گا اور کوزہ میں پانی نہیں ہے یا تھا مگر رات کے آنے سے پہلے اُس میں کا پانی گر گیا یا اس نے گرادیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ پہلی صورت میں قسم صحیح نہ ہوئی اور دوسری صورت میں صحیح تو ہوئی مگر باقی نہ رہی یوہیں اگر کہا میں اس کوزہ کا پانی پیونگا اور اُس میں پانی اسوقت نہیں ہے تو نہیں مگر جبکہ یہ معلوم ہے کہ پانی نہیں ہے اور پھر قسم کھائی تو گنہگار ہوا اگرچہ کفارہ لازم نہیں اور اگر پانی تھا اور گر گیا یا گرادیا تو قسم ٹوٹ گئی اور کفارہ لازم (درمختار ردالمحتار بحر) **مسئلہ** عورت سے کہا اگر تُو نے کل نماز نہ پڑھی تو تجھ کو طلاق ہے اور صبح کو عورت کو حیض آگیا تو طلاق نہ ہوئی یوہیں عورت سے کہا کہ جو روپیہ تو نے میری جیب سے لیا ہے اگر اُس میں نہ رکھے گی تو طلاق ہے اور دیکھا تو روپیہ جیب ہی میں موجود ہے طلاق نہ ہوئی (درمختار) +

کلام کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ یہ کہا کہ تم سے یا فلاں سے کلام کرنا مجھ پر حرام ہے اور کچھ بھی بات کی تو کفارہ لازم ہوگیا (درمختار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اس بچہ سے کلام نہ کریگا اور اُس کے جوان یا

بوڑھے ہونے کے بعد کلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کہا کہ بچہ سے کلام نہ کروں گا اور جوان یا بوڑھے سے کلام کیا تو نہیں ٹوٹی (درمختار عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کریگا اور زید سو رہا تھا اُس نے پکارا اگر پکارنے سے جاگ گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور بیدار نہ ہوا تو نہیں اور اگر جاگ رہا تھا اور اُس نے پکارا اگر اتنی آواز تھی کہ سُن سکے اگرچہ بہرے ہونے یا کام میں مشغول ہونے یا شور کی وجہ سے نہ سُنا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر وہ دُور تھا اور اتنی آواز سے پکارا کہ سُن نہیں سکتا تو نہیں ٹوٹی اور اگر زید کسی مجمع میں تھا اُس نے اُس مجمع کو سلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی ہاں اگر نیت یہ ہو کہ زید کے سوا اوروں کو سلام کرتا ہے تو نہیں ٹوٹی اور نماز کا سلام کلام نہیں ہے لہٰذا اس سے قسم نہیں ٹوٹے گی خواہ زید داہنی طرف ہو یا بائیں طرف۔ یونہیں اگر زید امام تھا اور یہ مقتدی اس نے اسکی غلطی پر سبحان اللہ کہا یا لقمہ دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر یہ نماز میں نہ تھا اور لقمہ دیا یا اُسکی غلطی پر سبحان اللہ کہا تو قسم ٹوٹ گئی (بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ زید سے بات نہ کروں گا اور کسی کام کو اُس سے کہنا ہے اُس نے کسی دوسرے کو مخاطب کرکے کہا اور مقصود زید کو سُنانا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی یونہیں اگر عورت سے کہا کہ تو نے اگر میری شکایت اپنے بھائی سے کی تو تجھ کو طلاق ہے عورت کا بھائی آیا اُس کے سامنے عورت نے بچہ سے اپنے شوہر کی شکایت کی اور مقصود بھائی کو سُنانا ہے تو طلاق نہ ہوئی (بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ میں تجھ سے ابتداءً کلام نہ کروں گا اور راستے میں دونوں کی ملاقات ہوئی دونوں نے ایک ساتھ سلام کیا تو قسم نہیں ٹوٹی بلکہ جاتی رہی کہ اب ابتداءً کلام کرنے میں حرج نہیں۔ یونہیں اگر عورت سے کہا اگر میں تجھ سے ابتداءً کلام کروں تو تجھ کو طلاق ہے اور عورت نے بھی قسم کھائی کہ میں تجھ سے کلام کی پہل نہ کرونگی تو مرد کو چاہیئے کہ عورت سے کلام کرے کہ اُسکی قسم کے بعد جب عورت نے قسم کھائی تو اب مرد کا کلام کرنا ابتداءً نہ ہوگا۔ (بحر) **مسئلہ** کلام نہ کرنے کی قسم کھائی تو خط بھیجنے یا کسی کے ہاتھ کچھ کہلا کر بھیجنے یا اشارہ کرنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی (عالمگیری) **مسئلہ** اقرار و بشارت

اور خبر دینا یہ سب لکھنے سے ہو سکتے ہیں اور اشارہ سے نہیں مثلاً قسم کھائی کہ تم کو فلاں بات کی خبر نہ دونگا اور لکھ کر بھیجدیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اشارہ سے بتایا تو نہیں اور اگر قسم کھائی کہ تمہارا یہ راز کسی پر ظاہر نہ کروں گا اور اشارہ سے بتایا تو قسم ٹوٹ گئی کہ ظاہر کرنا اشارہ سے بھی ہو سکتا ہے (درمختار بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کریگا اور زید نے دروازہ پر آکر کنڈی کھٹکھٹائی اس نے کہا کون ہے یا کون تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر کہا آپ کون صاحب ہیں یا تم کون ہو تو ٹوٹ گئی۔ یوہیں اگر زید نے پکارا اور اُس نے کہا ہاں یا کہا حاضر ہُوا یا اُس نے کچھ پوچھا اس نے جواب میں ہاں کہا تو قسم ٹوٹ گئی (عالمگیری)

مسئلہ قسم کھائی کہ بی بی سے کلام نہ کریگا اور گھر میں عورت کے سوا دوسرا کوئی نہیں ہے یہ گھر میں آیا اور کہا یہ چیز کس نے رکھی ہے یا کہا یہ چیز کہاں ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور گھر میں کوئی اور بھی ہے تو نہیں ٹوٹی یعنی جبکہ اُسکی نیت عورت سے پوچھنے کی نہ ہو (عالمگیری) **مسئلہ** کلام نہ کرنے کی قسم کھائی اور ایسی زبان میں کلام کیا جسکو مخاطب نہیں سمجھتا جب بھی قسم ٹوٹ گئی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ زید سے بات نہ کرونگا جبتک فلاں شخص اجازت نہ دے اور اُس نے اجازت دی مگر اسے خبر نہیں اور کلام کر لیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر اجازت دینے سے پہلے وہ شخص مر گیا تو قسم باطل ہو گئی یعنی اب کلام کرنے سے نہیں ٹوٹے گی کہ قسم ہی نہ رہی اور یوں کہا تھا کہ بغیر فلاں کی مرضی کے کلام نہ کرونگا اور اُسکی مرضی تھی مگر اُسے معلوم نہ تھا اور کلام کر لیا تو نہیں ٹوٹی (درمختار) **مسئلہ** یہ قسم کھائی کہ فلاں کو خط نہ لکھونگا اور کسی کو لکھنے کے لئے اشارہ کیا تو اگر یہ قسم کھانے والا اُمراء میں سے ہے تو قسم ٹوٹ گئی کہ ایسے لوگ خود نہیں لکھا کرتے بلکہ دوسرں سے لکھوایا کرتے ہیں اور ان لوگوں کی عادت یہ ہوتی ہے کہ اشارہ سے حکم کیا کرتے ہیں (درمختار بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں کا خط نہ پڑھے گا اور خط کو دیکھا اور جو کچھ لکھا ہے اسے سمجھا تو قسم ٹوٹ گئی کہ خط پڑھنے سے یہی مقصود ہے زبان سے پڑھنا مقصود نہیں یہ امام محمد رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جبتک زبان سے تلفظ نہ کریگا قسم

نہیں ٹوٹے گی اور اسی قول ثانی پر فتویٰ ہے (بحر) مگر یہاں کا عام محاورہ یہی ہے کہ خط دیکھا اور لکھے ہوئے کو سمجھا تو یہ کہتے ہیں ہیں نے پڑھا لہٰذا یہاں کے محاورہ میں قسم ٹوٹنے پر فتویٰ ہونا چاہیے[1] واللہ تعالیٰ اعلم یہاں کے محاورہ میں یہ لفظ کہ زید کا خط نہ پڑھونگا ایک دوسرے معنے کے لئے بھی بولا جاتا ہے وہ یہ کہ زید بے پڑھا شخص ہے اُس کے پاس جب کہیں سے خط آتا ہے تو کسی سے پڑھوا تا ہے تو اگر یہ پڑھنا مقصود ہے تو اس میں دیکھنا اور سمجھنا قسم ٹوٹنے کیلئے کافی نہیں بلکہ پڑھ کر سُنانے سے ٹوٹے گی **مسئلہ** قسم کھائی کہ کسی عورت سے کلام نہ کریگا اور بچی سے کلام کیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ کسی عورت سے نکاح نہ کریگا اور چھوٹی لڑکی سے نکاح کیا تو ٹوٹ گئی (بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فقیروں اور مسکینوں سے کلام نہ کریگا اور ایک سے کلام کرلیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر یہ نیت ہے کہ تمام فقیروں اور مسکینوں سے کلام نہ کریگا تو نہیں ٹوٹی یونہی اگر قسم کھائی کہ بنی آدم سے کلام نہ کریگا تو ایک سے کلام کرنے میں قسم ٹوٹ جائیگی اور نیت میں تمام اولاد آدم ہے تو نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں سے ایک سال کلام نہ کروں گا تو اس وقت سے ایک سال یعنی بارہ مہینے تک کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر کہا کہ ایک مہینہ کلام نہ کریگا تو جس وقت سے قسم کھائی ہے اُس وقت سے ایک مہینہ یعنی تیس دن مراد ہیں اور اگر دن میں قسم کھائی کہ ایک دن کلام نہ کروں گا تو جس وقت سے قسم کھائی ہے اُس وقت سے دوسرے دن کے اُسی وقت تک کلام سے قسم ٹوٹے گی اور اگر رات میں قسم کھائی کہ ایک رات کلام نہ کرونگا تو اُس وقت سے دوسرے دن کے بعد والی رات کے اُسی وقت تک مراد ہے، لہٰذا درمیان کا دن بھی شامل ہے اور اگر رات میں کہا کہ قسم خدا کی فلاں سے ایک دن کلام نہ کرونگا تو اُس وقت سے غروب آفتاب تک کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر دن میں کہا کہ فلاں شخص سے ایک رات کلام نہ کرونگا تو اُس وقت سے طلوع فجر تک کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور ایک مہینہ یا ایک دن کے روزہ یا اعتکاف کی قسم کھائی تو اُسے اختیار ہے جب چاہے ایک مہینہ ایک دن بکار روزہ یا اعتکاف کرلے

---

[1] ثم رأیت فی رد المحتار قال ۵ وقول محمد ہو الموافق لعرفنا کما لا یخفیٰ اھ فللہ الحمد ۱۲ منہ

اور اگر کہا اس سال کلام نہ کروں گا تو سال پورا ہونے میں جتنے دن باقی ہیں وہ لئے جائینگے یعنی اُس وقت سے ختم ذی الحجہ تک یوہیں اگر کہا کہ اس مہینہ میں کلام نہ کرونگا تو جتنے دن اس مہینے میں باقی ہیں وہ لئے جائینگے اور اگر یوں کہا کہ آج دن میں کلام نہ کرونگا تو اس وقت سے غروب آفتاب تک اور اگر رات میں کہا کہ آج رات میں کلام نہ کرونگا تو رات کا جتنا حصہ باقی ہے وہ مراد لیا جائیگا اور اگر کہا آج اور کل اور پرسوں کلام نہ کرونگا تو درمیان کی راتیں بھی داخل ہیں یعنی رات میں کلام کرنے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر کہا کہ نہ آج کلام کرونگا اور نہ کل اور نہ پرسوں تو راتوں میں کلام کرسکتا ہے کہ یہ ایک قسم نہیں ہے بلکہ تین قسمیں ہیں کہ تین دنوں کیلئے علیحدہ علیحدہ ہیں (بحرالرائق) **مسئلہ** قسم کھائی کہ کلام نہ کریگا تو قرآن مجید پڑھنے یا سبحان اللہ کہنے یا اور کوئی وظیفہ پڑھنے یا کتاب پڑھنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور اگر قسم کھائی کہ قرآن مجید نہ پڑھیگا تو نماز میں یا بیرون نماز پڑھنے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر اس صورت میں بسم اللہ پڑھی اور نیت میں وہ بسم اللہ ہے جو سورۂ نمل کی جز ہے تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں (درمختار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ قرآن کی فلاں سورت نہ پڑھے گا اور اُسے اوّل سے آخر تک دیکھتا گیا اور جو کچھ لکھا ہے اُسے سمجھا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کتاب نہ پڑھے گا اور یوہیں کیا تو امام محمد رحمۃ اللہ تعالی کے نزدیک ٹوٹ جائیگی اور ہمارے یہاں کے عرف سے یہی مناسب (ردالمحتار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کریگا جبتک فلاں جگہ پر ہے تو وہاں سے چلے جانے کے بعد قسم ختم ہوگئی لہذا اگر پھر واپس آیا اور کلام کیا تو کچھ حرج نہیں کہ قسم اب باقی نہ رہی (ردالمحتار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اُسے کچہری میں لیجا کر حلف دونگا مدعی علیہ نے جا کر اُس کے حق کا اقرار کرلیا حلف کی نوبت ہی نہ آئی تو قسم نہیں ٹوٹی یوہیں اگر قسم کھائی کہ تیری شکایت فلاں سے کروں گا پھر دونوں میں صلح ہوگئی اور شکایت نہ کی تو قسم نہیں ٹوٹی یا قسم کھائی کہ اُس کا قرض آج ادا کر دیگا اور اُس نے معاف کر دیا تو قسم جاتی رہی۔ (درمختار ردالمحتار بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں کے غلام یا اس کے دوست یا اس کی عورت سے کلام نہ کرونگا اور اُس نے غلام کو بیچ ڈالا اور کسی طرح اُسکی ملک سے نکل گیا اور دوست سے

عداوت ہوگئی اور عورت کو طلاق دیدی تو اب کلام کرنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی غلام میں چاہے یوں کہا کہ فلاں کے اس غلام سے یا فلاں کے غلام سے دونوں کا ایک حکم ہے اور اگر قسم کے وقت وہ اُس کا غلام تھا اور کلام کرنے کے وقت بھی ہے یا قسم کے وقت یہ اُس کا غلام نہ تھا اور اب ہے دونوں صورتوں میں ٹوٹ جائیگی (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ اگر کہا فلاں کی اس عورت سے یا فلاں کی فلاں عورت سے یا فلاں کے اس دوست سے یا فلاں کے فلاں دوست سے کلام نہ کرونگا اور طلاق یا عداوت کے بعد کلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر نہ اشارہ ہو نہ معین کیا ہو اور اس نے اب کسی عورت سے نکاح کیا یا کسی سے دوستی کی تو کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائے گی (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ قسم کھائی کہ فلاں کے بھائیوں سے کلام نہ کرونگا اور اس کا ایک ہی بھائی ہے تو اگر اسے معلوم تھا کہ ایک ہی ہے تو کلام سے قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں (عالمگیری)

مسئلہ قسم کھائی کہ اس کپڑے والے سے کلام نہ کریگا اُس نے کپڑے بیچ ڈالے پھر اس نے کلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی اور جس نے کپڑے خریدے اس سے کلام کیا تو نہیں (عالمگیری)

مسئلہ قسم کھائی کہ میں اسکے پاس نہیں بیٹھونگا تو یہ بھی یہی حکم رکھتا ہے جیسے یہ کہا کہ میں اُس سے کلام نہ کرونگا (عالمگیری)

مسئلہ کسی نے اپنی عورت کو اجنبی شخص سے کلام کرتے دیکھا اُس نے کہا اگر تو اب کسی اجنبی سے کلام کریگی تو تجھ کو طلاق ہے پھر عورت نے کسی ایسے شخص سے کلام کیا جو اُس گھر میں رہتا ہے مگر محارم میں سے نہیں یا کسی رشتہ دار غیر محرم سے کلام کیا تو طلاق ہوگئی (عالمگیری)

مسئلہ کچھ لوگ کسی جگہ بیٹھے ہوئے بات کر رہے تھے اُن میں سے ایک نے کہا جو شخص اب بولے اُسکی عورت کو طلاق ہے پھر خود ہی بولا تو اُسکی عورت کو طلاق ہوگئی (عالمگیری)

مسئلہ قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کرونگا پھر زید نے اُسے خوشی کی کوئی خبر سُنائی اُس نے کہا الحمد للہ یا رنج کی سُنائی اُس نے کہا اِنّا للہ تو قسم نہیں ٹوٹی اور زید کی چھینک پر یرحمک اللہ کہا تو ٹوٹ گئی (عالمگیری)

مسئلہ قسم کھائی کہ جب تک شب قدر نہ گذرے کلام نہ کرونگا اگر یہ شخص عام لوگوں میں سے ہے تو رمضان کی ستائیسویں رات گذرنے پر کلام کر سکتا ہے اور اگر جانتا ہو کہ شب قدر میں ائمہ کا اختلاف ہے تو جبتک قسم کے بعد پورا رمضان نہ گذر لے

کلام نہیں کر سکتا یعنی اگر رمضان سے پہلے قسم کھائی تو اس رمضان کے گزرنے کے بعد کلام کر سکتا ہے اور رمضان کی ایک رات گزرنے کے بعد قسم کھائی تو جب تک دوسرا رمضان پورا نہ گزر جائے کلام نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری) +

طلاق دینے اور آزاد کرنے کی یمین

مسئلہ اگر کہا کہ پہلا غلام کہ خریدوں آزاد ہے تو اس کہنے کے بعد جسکو پہلے خرید لیگا آزاد ہو جائے گا اور دو غلام ایک ساتھ خریدے تو کوئی آزاد نہ ہوگا کہ ان میں سے کوئی پہلا نہیں اور اگر کہا کہ پہلا غلام جس کا میں مالک ہونگا آزاد ہے اور یہ ڈیڑھ غلام کا مالک ہوا تو جو پورا ہے آزاد ہے اور آدھا کچھ نہیں یوہیں اگر کپڑے کی نسبت کہا کہ پہلا تھان جو خریدوں صدقہ ہے اور ڈیڑھ تھان ایک ساتھ خریدا تو ایک پورے کو تصدق کرے (درمختار) **مسئلہ** اگر کہا کہ پچھلا غلام جسکو میں خریدوں آزاد ہے اور اُسکے بعد چند غلام خریدے تو سب میں پچھلا آزاد ہے اور اُس کا پچھلا ہونا اُس وقت معلوم ہوگا جب یہ شخص مرے اس واسطے کہ جبتک زندہ ہے کسی کو پچھلا نہیں کہہ سکتے اور یہ اب سے آزاد نہ ہوگا بلکہ جس وقت اُس نے خریدا ہے اُسی وقت سے آزاد قرار دیا جائیگا لہٰذا اگر صحت میں خریدا جب تو بالکل آزاد ہے اور مرض الموت میں خریدا تو تہائی مال سے آزاد ہوگا اور اگر اس کہنے کے بعد صرف ایک ہی غلام خریدا ہے تو آزاد نہ ہوگا کہ یہ پچھلا تو جب ہوگا جب اس سے پہلے اور بھی خریدا ہوتا (درمختار) **مسئلہ** اگر کہا پہلی عورت جو میرے نکاح میں آئے اُسے طلاق ہے تو اس کہنے کے بعد جس عورت سے پہلے نکاح ہوگا اُسے طلاق پڑجائے گی اور نصف مہر واجب ہوگا **مسئلہ** اگر کہا کہ پچھلی عورت جو میرے نکاح میں آئے اُسے طلاق ہے اور دو یا زیادہ نکاح کئے تو جس سے آخر میں نکاح ہوا نکاح ہوتے ہی اُسے طلاق پڑجائیگی مگر اس کا علم اُس وقت ہوگا جب وہ شخص مرے کیونکہ جب تک زندہ ہے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ پچھلی ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس کے بعد اور نکاح کرلے

لہٰذا اُس کے مرنے کے بعد جب معلوم ہُوا کہ یہ پچھلی ہے تو نصف مہر بوجہ طلاق پائیگی اور اگر وطی ہوئی ہے تو پورا مہر بھی لیگی اور اس کی عدت حیض سے شمار ہوگی اور عدت میں سوگ نہ کریگی اور شوہر کی میراث نہ پائے گی اور اگر صورت مذکورہ میں اُس نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر دوسری سے کیا پھر پہلی کو طلاق دیدی پھر اس سے نکاح کیا تو اگرچہ اس سے ایک بار نکاح آخر میں کیا ہے مگر اسکو طلاق نہ ہوگی بلکہ دوسری کو ہوگی کہ جب اس سے پہلے ایک بار نکاح کیا تو یہ پہلی ہو چکی اسے پچھلی نہیں کہہ سکتے اگرچہ دوبارہ نکاح اس سے آخر میں ہُوا ہے (بحر و درمختار)

مسئلہ یہ کہا کہ اگر مَیں گھر میں جاؤں تو میری عورت کو طلاق ہے پھر قسم کھائی کہ عورت کو طلاق نہیں دیگا اس کے بعد گھر میں گیا تو عورت کو طلاق ہوگئی مگر قسم نہیں ٹوٹی اور اگر پہلے طلاق نہ دینے کی قسم کھائی پھر یہ کہا کہ اگر گھر میں جاؤں تو عورت کو طلاق ہے اور گھر میں گیا تو قسم بھی ٹوٹی اور طلاق بھی ہوگئی (عالمگیری)

مسئلہ کسی شخص کو اپنی عورت کو طلاق دینے کا وکیل بنایا پھر یہ قسم کھائی کہ عورت کو طلاق نہیں دیگا اب اس قسم کے بعد وکیل نے اُسکی عورت کو طلاق دی تو قسم ٹوٹ گئی یوہیں اگر عورت سے کہا تو اگر چاہے تو تجھے طلاق ہے اس کے بعد قسم کھائی کہ طلاق نہ دیگا قسم کھانے کے بعد عورت نے کہا مَیں نے طلاق چاہی تو طلاق بھی ہوگئی اور قسم بھی ٹوٹی (عالمگیری)

مسئلہ قسم کھائی کہ نکاح نہ کریگا اور دوسرے کو اپنے نکاح کا وکیل کیا تو قسم ٹوٹ جائے گی اگرچہ یہ کہے کہ میرا مقصد یہ تھا کہ اپنی زبان سے ایجاب و قبول نہ کروں گا (عالمگیری)

مسئلہ عورت سے کہا اگر تو جنے تو تجھے طلاق ہے اور مُردہ یا کچّا بچہ پیدا ہُوا تو طلاق ہوگئی ہاں اگر ایسا کچا بچہ پیدا ہُوا جس کے اعضا نہ بنے ہوں تو طلاق نہ ہوئی (بحر)

مسئلہ جو میرا غلام فلاں بات کی خوشخبری سُنائے وہ آزاد ہے اور متفرق طور پر کئی غلاموں نے آکر خبر دی تو پہلے جس نے خبر دی ہے وہ آزاد ہوگا کہ خوشخبری سنانے کے یہ معنی ہیں کہ خوشی کی خبر دینا جسکو وہ نہ جانتا ہو تو دوسرے اور تیسرے نے جو خبر دی یہ جاننے کے بعد ہے لہٰذا آزاد نہ ہونگے اور جھوٹی خبر دی تو کوئی آزاد نہ ہوگا کہ جھوٹی خبر کو خوشخبری نہیں کہتے اور اگر سب نے ایک ساتھ خبر دی تو سب آزاد ہو جائیں گے (تنویر الابصار)

خرید و فروخت و نکاح وغیرہ کی تقسیم

مسئلہ بعض عقد اس قسم کے ہیں کہ ان کے حقوق اسکی طرف رجوع کرتے ہیں جس سے وہ عقد صادر ہوا اور اس میں وکیل کو اسکی حاجت نہیں کہ یہ کہے میں فلاں کیطرف سے عقد کرتا ہوں جیسے خریدنا بیچنا کرایہ پر دینا کرایہ پر لینا اور بعض فعل ایسے ہیں جن میں وکیل کو موکل کیطرف نسبت کرنیکی حاجت ہوتی ہے جیسے مقدمہ لڑانا کہ وکیل کو کہنا پڑیگا کہ یہ دعوی میں اپنے فلاں موکل کیطرف سے کرتا ہوں اور بعض فعل ایسے ہوتے ہیں جن میں اصل فائدہ اسی کو ہوتا ہے جو اس فعل کا محل ہے یعنی جس پر وہ فعل واقع ہے جیسے اولاد کو مارنا ان تینوں قسموں میں اگر خود کرے تو قسم ٹوٹے گی اور اس کے حکم سے دوسرے نے کیا تو نہیں مثلاً قسم کھائی کہ یہ چیز میں نہیں خریدونگا اور دوسرے سے خریدوائی یا قسم کھائی کہ گھوڑا کرایہ پر نہیں دوں گا اور دوسرے سے یہ کام لیا یا دعوی نہ کرونگا اور وکیل سے دعوی کرایا یا اپنے لڑکے کو نہیں ماروں گا اور دوسرے سے مارنے کو کہا تو ان سب صورتوں میں قسم نہیں ٹوٹی اور جو عقد اس قسم کے ہیں ان کے حقوق اس کے لئے نہیں جس سے وہ عقد صادر ہوں کہ یہ شخص محض متوسط ہوتا ہے بلکہ حقوق اس کیلئے ہوں جس نے حکم دیا ہے اور جو موکل ہے جیسے نکاح۔ غلام آزاد کرنا۔ ہبہ۔ صدقہ۔ وصیت۔ قرض لینا۔ امانت رکھنا۔ عاریت دینا۔ عاریت لینا یا جو فعل ایسے ہوں کہ ان کا نفع اور مصلحت حکم کرنے والے کیلئے ہے جیسے غلام کو مارنا۔ ذبح کرنا۔ دین کا تقاضا۔ دین کا قبضہ کرنا۔ کپڑا پہننا۔ کپڑا سلوانا۔ مکان بنوانا تو ان سب میں خواہ خود کرے یا دوسرے سے کرائے بہرحال قسم ٹوٹ جائیگی مثلاً قسم کھائی کہ نکاح نہیں کریگا اور کسی کو اپنے نکاح کا وکیل کردیا اس وکیل نے نکاح کردیا یا ہبہ و صدقہ و وصیت اور قرض لینے کیلئے دوسرے کو وکیل کیا اور وکیل نے یہ کام انجام دئے یا قسم کھائی کہ کپڑا نہیں پہنے گا اور دوسرے سے کہا اس نے پہنادیا یا قسم کھائی کہ کپڑے نہیں سلوائیگا اس کے حکم سے دوسرے نے سلوائے یا مکان نہیں بنائیگا اور اس کے حکم سے دوسرے نے بنایا تو قسم ٹوٹ

گئی (فتح القدیر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں چیز نہیں خریدیگا یا نہیں بیچے گا اور نیت یہ ہے کہ نہ خود اپنے ہاتھ سے خریدے بیچے گا نہ دوسرے سے یہ کام لے گا اور دوسرے سے خریدائی یا بیچوائی تو قسم ٹوٹ گئی کہ ایسی نیت کرکے اس نے خود اپنے اوپر سختی کرلی یونہی اگر نیت تو نہیں ہے مگر یہ قسم کھانیوالا اُن لوگوں میں ہے کہ ایسی چیز اپنے ہاتھ سے خریدتے بیچتے نہیں ہیں تو اب بھی دوسرے سے خریدوانے بیچوانے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر وہ شخص کبھی خود خریدتا اور کبھی دوسرے سے خریدواتا ہے تو اگر اکثر خود خریدتا ہے تو وکیل کے خریدنے سے نہیں ٹوٹے گی اور اگر اکثر خریدواتا ہے تو ٹوٹ جائیگی (بحر، عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں چیز نہیں خریدیگا یا نہیں بیچے گا اور دوسرے کیطرف سے خریدی یا بیچی تو قسم ٹوٹ گئی (ردالمحتار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ نہیں خریدیگا یا نہیں بیچے گا اور بیع فاسد کے ساتھ خریدی یا بیچی تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ قبضہ نہ ہوا ہو یونہی اگر بائع یا مشتری نے اختیار واپسی کا اپنے لئے رکھا ہو جب بھی قسم ٹوٹ گئی ہبہ و اجارہ کا بھی یہی حکم ہے کہ فاسد سے بھی ٹوٹ جائیگی (عالمگیری، درمختار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ یہ چیز نہیں بیچے گا اور اُسکو کسی معاوضہ کی شرط پر ہبہ کردیا اور دونوں جانب سے قبضہ بھی ہوگیا تو قسم ٹوٹ گئی (عالمگیری)

مسئلہ صورت مذکورہ میں اگر بیع باطل کے ذریعہ سے خریدی یا بیچی یا خریدنے کے بعد قسم کھائی کہ اسے نہیں بیچے گا اور وہ چیز بائع کو پھیردی یا عیب ظاہر ہوا اور پھیردی تو قسم نہیں ٹوٹی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ نہیں بیچے گا اور کسی شخص نے بے اس کے حکم کے بیچدی اور اس نے اسکو جائز کردیا تو قسم نہیں ٹوٹی ہاں اگر وہ قسم کھانے والا ایسا ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے ایسی چیز نہیں بیچتا ہے تو ٹوٹ گئی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ بیچنے کیلئے غلہ نہیں خریدے گا اور گھر کے خرچ کیلئے خریدا پھر کسی وجہ سے بیچ ڈالا تو قسم نہیں ٹوٹی (بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ مکان نہیں بیچے گا اور اُسے عورت کے مہر میں دیا اسمیں دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ یہ مکان ہی مہر ہو کہ نکاح میں یہ کہا ہو کہ بعوض اس مکان کے تیرے نکاح میں دی جب تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر روپے کا مہر بندھا تھا مثلاً اتنے سو یا اتنے ہزار روپے دین مہر کے عوض تیرے نکاح

میں دی اور روپے کے عوض اس نے مکان دیدیا تو قسم ٹوٹ گئی (بحر، ردالمحتار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں سے نہیں خریدیگا اور اس سے بیع سلم کے ذریعہ سے کوئی چیز خریدی تو قسم ٹوٹ گئی (بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ یہ جانور بیچ ڈالیگا اور وہ چوری ہو گیا تو جبتک اس کے مرنے کا یقین نہ ہو قسم نہیں ٹوٹیگی (عالمگیری) **مسئلہ** کسی چیز کا بھاؤ کیا بائع نے کہا میں بارہ روپے سے کم میں نہیں دونگا اس نے کہا اگر بارہ روپیہ میں لوں تو میری عورت کو طلاق ہے پھر وہی چیز تیرہ میں یا بارہ روپے اور کوئی کپڑا وغیرہ روپے پر اضافہ کرکے خریدی یعنی بارہ سے زیادہ دئے تو طلاق ہو گئی اور اگر گیارہ روپے اور اُن کے ساتھ کچھ کپڑا وغیرہ دیا تو نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ کپڑا نہیں خریدیگا تو کملی یا ٹاٹ یا بچھونا یا ٹوپی یا قالین خریدا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ نیا کپڑا نہیں خریدیگا تو استعمالی کپڑا جو دُھلا ہوا ابھی خریدنے سے قسم ٹوٹ جائیگی (بحر) مگر بعض کپڑے اس زمانہ میں ایسے ہیں کہ ان کے دُھلنے کی نوبت نہیں آتی وہ اگر اتنے استعمالی ہیں کہ انہیں پرانا کہتے ہوں تو پرانے ہیں **مسئلہ** قسم کھائی کہ سونا چاندی نہیں خریدیگا اور ان کے برتن یا زیور خریدے تو قسم ٹوٹ گئی اور روپیہ یا اشرفی خریدی تو نہیں کہ ان کے خریدنے کو عرف میں سونا چاندی خریدنا نہیں کہتے یونہی قسم کھائی کہ تانبا نہیں خریدیگا اور پیسے مول لئے تو نہیں ٹوٹی (بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ جو نہ خریدے گا اور گیہوں خریدے ان میں کچھ دانے جو کے بھی ہیں تو قسم نہیں ٹوٹی یونہی اگر اینٹ تختہ کڑی وغیرہ کے نہ خریدنے کی قسم کھائی اور مکان خریدا جسمیں یہ سب چیزیں ہیں تو نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ گوشت نہیں خریدیگا اور زندہ بکری خریدی یا قسم کھائی کہ دودھ نہیں خریدیگا اور بکری وغیرہ کوئی جانور خریدا جس کے تھن میں دودھ ہے تو قسم نہیں ٹوٹی (بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ پیتل یا تانبا نہیں خریدیگا اور ان کے برتن طشت وغیرہ خریدے تو قسم ٹوٹ گئی (بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ تیل نہیں خریدیگا اور نیت کچھ نہ ہو تو وہ تیل مراد لیا جائیگا جسکے استعمال کی وہاں عادت ہو خواہ کھانے میں یا سر کے ڈالنے میں (بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں عورت سے نکاح نہ کریگا اور نکاح فاسد کیا مثلاً بغیر گواہوں کے یا عدت کے اندر تو قسم نہیں ٹوٹی کہ نکاح

فاسد نکاح نہیں (درمختار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ لڑکے یا لڑکی کا نکاح نہ کریگا اور نابالغ ہو تو
خود کرے یا دوسرے کو وکیل کرے دونوں صورتوں میں قسم ٹوٹ گئی اور بالغ ہو تو خود پڑھانے سے
ٹوٹے گی دوسرے کو وکیل کرنے سے نہیں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ نکاح نہ
کریگا پھر یہ پاگل یا بوہرا ہو گیا اور اس کے باپ نے نکاح کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی (عالمگیری) **مسئلہ**
قسم کھائی کہ یہ نکاح نہ کریگا اور قسم سے پہلے فضولی نے نکاح کیا تھا اور بعد قسم اس نے نکاح کو
جائز کر دیا تو نہیں ٹوٹی اور قسم کے بعد فضولی نے نکاح کر دیا ہے تو اگر قول سے جائز کریگا ٹوٹ جائیگی
اور فعل سے جائز کیا مثلاً عورت کے پاس مہر بھیجدیا تو نہیں ٹوٹی اور اگر فضولی یا وکیل نے نکاح فاسد
کیا ہے تو نہیں ٹوٹے گی (عالمگیری) **مسئلہ** نکاح نہ کرنے کی قسم کھائی اور کسی نے مجبور کر کے نکاح
کرا دیا تو قسم ٹوٹ گئی (خانیہ) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اتنے سے زیادہ مہر پر نکاح نہ کریگا اور اتنے
ہی پر نکاح کیا بعد کو مہر میں اضافہ کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ پوشیدہ
نکاح کریگا اور دو گواہوں کے سامنے نکاح کیا تو نہیں ٹوٹی اور تین کے سامنے کیا تو ٹوٹ گئی۔
(عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں کو قرض نہ دیگا اور بغیر مانگے اس نے قرض دیا اس نے لینے سے
انکار کر دیا جب بھی قسم ٹوٹ جائیگی یوہیں اگر قسم کھائی کہ فلاں سے قرض نہ لیگا اور اس نے مانگا اس نے
نہ دیا قسم ٹوٹ گئی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں سے کوئی چیز عاریت نہ لے گا اس نے
اپنے گھوڑے پر اسے بٹھا لیا تو نہیں ٹوٹی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اس قلم سے نہیں
لکھیگا اور اسے توڑ کر دوبارہ بنایا اور لکھا تو قسم ٹوٹ گئی کہ عرف میں اس ٹوٹے ہوئے کو بھی قلم کہتے ہیں (ردالمحتار)

نماز و روزہ و حج کی قسم کا بیان

مسئلہ نماز نہ پڑھنے یا روزہ نہ رکھنے یا حج نہ کرنے کی قسم کھائی اور فاسد ادا کیا تو قسم نہیں
ٹوٹی جبکہ شروع ہی سے فاسد ہو مثلاً بغیر طہارت نماز پڑھی یا طلوع فجر کے بعد کھانا کھایا اور روزہ
کی نیت کی اور اگر شروع صحت کے ساتھ کیا بعد کو فاسد کر دیا مثلاً ایک رکعت نماز پڑھ کر توڑ دی یا روزہ

رکھ کر توڑ دیا اگرچہ نیت کرنے کے تھوڑے ہی وقفہ بعد توڑ دیا تو قسم ٹوٹ گئی (ردالمحتار) **مسئلہ** نماز نہ پڑھنے کی قسم کھائی اور قیام و قرات و رکوع کر کے توڑ دی تو قسم نہیں ٹوٹی اور سجدہ کر کے توڑی تو ٹوٹ گئی (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ ظہر کی نماز نہ پڑھیگا تو جبتک قعدہ اخیرہ میں التحیات نہ پڑھ لے قسم نہ ٹوٹے گی یعنی اس سے قبل فاسد کرنے میں قسم نہیں ٹوٹی (درمختار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ کسی کی امامت نہ کریگا اور تنہا شروع کر دی پھر لوگوں نے اسکی اقتدا کر لی مگر اس نے امامت کی نیت نہ کی تو مقتدیوں کی نماز ہو جائیگی اگرچہ جمعہ کی نماز ہو اور اسکی قسم نہ ٹوٹی یونہی اگر جنازہ یا سجدۂ تلاوت میں لوگوں نے اسکی اقتدا کی جب بھی قسم نہ ٹوٹی اور اگر قسم کے یہ لفظ ہوں کہ نماز میں امامت نہ کرونگا تو نماز جنازہ میں امامت کی نیت سے بھی نہیں ٹوٹیگی (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں کے پیچھے نماز نہیں پڑھے گا اور اُسکی اقتدا کی مگر پیچھے کھڑا نہ ہوا بلکہ برابر داہنے یا بائیں کھڑے ہو کر نماز پڑھی یا قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ نماز نہ پڑھے گا اور اسکی اقتدا کی اگرچہ ساتھ نہ کھڑا ہوا بلکہ پیچھے کھڑا ہوا قسم ٹوٹ گئی (بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ نماز وقت گذار کر نہ پڑھے گا اور سو گیا یہاں تک کہ وقت ختم ہو گیا اگر وقت آنے سے پہلے سویا اور وقت جانے کے بعد آنکھ کھلی تو قسم نہیں ٹوٹی اور وقت ہو جانے کے بعد سویا تو ٹوٹ گئی (ردالمحتار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں نماز جماعت سے پڑھے گا اور آدھی سے کم جماعت سے ملی یعنی چار یا تین رکعت والی میں ایک رکعت جماعت سے پائی یا قعدہ میں شریک ہوا تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ جماعت کا ثواب پائیگا (شرح وقایہ) **مسئلہ** عورت سے کہا اگر نماز چھوڑے گی تو تجھ کو طلاق اور نماز قضا ہو گئی مگر پڑھ لی تو طلاق نہ ہوئی کہ عرف میں نماز چھوڑنا اسے کہتے ہیں کہ بالکل نہ پڑھے اگرچہ شرعاً قصداً قضا کر دینے کو بھی چھوڑنا کہتے ہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اس مسجد میں نماز نہ پڑھے گا اور مسجد بڑھائی گئی اُس نے اُس حصہ میں نماز پڑھی جو اب زیادہ کیا گیا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم میں یہ کہا کہ فلاں محلہ کی مسجد یا فلاں

شخص کی مسجد میں نماز نہ پڑھیگا اور مسجد میں کچھ اضافہ ہوا اُس نے اس جگہ پڑھی تو قسم ٹوٹ گئی (بحر)

لباس کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ قسم کھائی کہ اپنی عورت کے کاتے ہوئے سوت کا کپڑا نہ پہنے گا اور عورت نے سوت کاتا اور وہ بُن کر کپڑا تیار ہوا اگر وہ روئی جس کا سوت بنا ہے قسم کھاتے وقت شوہر کی تھی تو پہننے سے قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کے کاتے ہوئے سوت کا کپڑا نہ پہنے گا اور کچھ اُس کا کاتا ہے اور کچھ دوسرے کا دونوں کو ملا کر کپڑا بُنوایا تو قسم نہ ٹوٹی اور اگر کُل سوت اُسی کا کاتا ہوا ہے دوسرے کے کاتے ہوئے ڈورے سے کپڑا سیا گیا ہے تو قسم ٹوٹ گئی (بحر، ردالمحتار) **مسئلہ** انگرکھا اچکن شیروانی تینوں میں فرق ہے لہٰذا اگر قسم کھائی کہ شیروانی نہ پہنے گا تو انگرکھا پہننے سے قسم نہ ٹوٹی یوہیں قمیص اور کُرتے میں بھی فرق ہے لہٰذا ایک کی قسم کھائی اور دوسرا پہنا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ عربی میں قمیص کُرتے کو کہتے ہیں یوہیں پتلون اور پاجامہ میں بھی فرق ہے اگرچہ انگریزی میں پتلون پاجامہ ہی کو کہتے ہیں یوہیں بوٹ نہ پہننے کی قسم کھائی اور ہندوستانی جوتا پہنا قسم نہ ٹوٹی کہ اس کو بوٹ نہیں کہتے **مسئلہ** قسم کھائی کہ کپڑا نہیں پہنے گا یا نہیں خریدیگا تو مراد اتنا کپڑا ہے جس سے ستر چھپا سکیں اور اسکو پہن کر نماز جائز ہو سکے اس سے کم مثلاً ٹوپی پہننے میں نہیں ٹوٹیگی اور اگر عمامہ باندھا اور وہ اتنا ہے کہ ستر اُس سے چھپ سکے تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں یوہیں ٹاٹ یا دری یا قالین پہن لیتے یا خریدنے سے قسم نہ ٹوٹیگی اور پوستین سے ٹوٹ جائیگی اور اگر قسم کھائی کہ کُرتہ نہ پہنے گا اور اس صورت میں کُرتے کو تہبند کیطرح باندھ لیا یا چادر کیطرح اوڑھ لیا تو نہیں ٹوٹی اور اگر کہا کہ یہ کُرتا نہیں پہنے گا تو کسی طرح پہنے قسم ٹوٹ جائیگی (بحر، ردالمحتار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ زیور نہیں پہنے گا تو چاندی سونے کے ہر قسم کے گہنے اور موتیوں یا جواہر کے ہار اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور چاندی کی انگوٹھی سے نہیں جبکہ ایک نگ

کی ہو اور کسی نگ کی ہو تو اس سے بھی ٹوٹ جائیگی یونہی اگر سونے کا ملمع ہو تو ٹوٹ جائیگی (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** قسم کھائی کہ زمین پر نہیں بیٹھے گا اور زمین پر کوئی چیز بچھا کر بیٹھا مثلاً تختہ یا چمڑا یا بچھونا یا چٹائی تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر بغیر بچھائے ہوئے بیٹھ گیا اگرچہ کپڑا پہنے ہوئے ہے جسکی وجہ سے اس کا بدن زمین سے نہ لگا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کپڑے اُتار کر خود اس کپڑے پر بیٹھا تو نہیں ٹوٹی کہ اسے زمین پر بیٹھنا نہیں کہیں گے اور اگر گھاس پر بیٹھا تو نہیں ٹوٹی جبکہ زیادہ ہو (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اس بچھونے پر نہیں سوئے گا اور اُس پر دوسرا بچھونا بچھا دیا اور اُس پر سویا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر صرف چادر بچھائی تو ٹوٹ گئی۔ اس چٹائی پر نہ سونے کی قسم کھائی تھی اس پر دوسری چٹائی بچھا کر سویا تو نہیں ٹوٹی اور اگر یوں کہا تھا کہ بچھونے پر نہیں سوئے گا تو اگرچہ اُس پر دوسرا بچھونا بچھا دیا ہو ٹوٹ جائیگی (درمختار بحر عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اس تخت پر نہیں بیٹھے گا اور اس پر دوسرا تخت بچھایا تو نہیں ٹوٹی اور بچھونا یا بوریا بچھا کر بیٹھا تو ٹوٹ گئی۔ ہاں اگر یوں کہا کہ اس تخت کے تختوں پر نہ بیٹھے گا تو اس پر بچھا کر بیٹھنے سے نہیں ٹوٹیگی (درمختار عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ زمین پر نہیں چلے گا تو جوتے یا موزے پہن کر یا پتھر پر چلنے سے ٹوٹ جائیگی اور بچھونے پر چلنے سے نہیں (درمختار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں کے کپڑے یا بچھونے پر نہیں سوئے گا اور بدن کا زیادہ حصہ اُس پر کر کے سو گیا ٹوٹ گئی (درمختار)

مارنے کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ جو فعل ایسا ہے کہ اُس میں مردہ و زندہ دونوں شریک ہیں یعنی دونوں کے ساتھ متعلق ہو سکتا ہے تو اُس میں زندگی و موت دونوں حالتوں میں قسم کا اعتبار ہے جیسے نہلانا کہ زندہ کو بھی نہلا سکتے ہیں اور مُردہ کو بھی اور جو فعل ایسا ہے کہ زندگی کے ساتھ خاص ہے اُس میں خاص زندگی کی حالت کا اعتبار ہوگا مرنے کے بعد کرنے سے قسم ٹوٹ جائیگی یعنی جبکہ وہ اُس فعل کے کرنے کی قسم کھائی اور اگر نہ کرنے کی قسم کھائی اور مرنے کے بعد وہ فعل کیا تو نہیں ٹوٹے گی

جیسے وہ فعل جس سے لذت یا رنج یا خوشی ہوتی ہے کہ بظاہر یہ زندگی کے ساتھ خاص ہیں اگرچہ شرعاً مردہ بھی بعض چیزوں سے لذت پاتا ہے اُسے بھی رنج و خوشی ہوتی ہے مگر ظاہر میں نگاہیں اُسکے ادراک سے قاصر ہیں اور قسم کا مدار حقیقت شرعیہ پر نہیں بلکہ عرف پر ہے لہذا ایسے افعال میں خاص زندگی کی حالت معتبر ہے اس قاعدہ کے متعلق بعض مثالیں سنو مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کو نہیں نہلائیگا یا نہیں اُٹھائیگا یا کپڑا نہیں پہنائیگا اور مرنے کے بعد اُسے غسل دیا یا اُس کا جنازہ اُٹھایا یا اُسے کفن پہنایا تو قسم ٹوٹ گئی کہ یہ فعل اُسکی زندگی کے ساتھ خاص نہ تھے اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کو ماروں گا یا اُس سے کلام کرونگا یا اُسکی ملاقات کو جاؤنگا یا اُسے پیار کرونگا اور یہ افعال اُس کے مرنے کے بعد کیے یعنی اُسے مارا یا اُس سے کلام کیا یا اُسکے جنازہ یا قبر پر گیا یا اُسے پیار کیا تو قسم ٹوٹ گئی کہ اب وہ ان افعال کا محل نہ رہا (درمختار ردالمحتار وغیرہما) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اپنی عورت کو نہیں مار یگا اور اُس کے بال پکڑ کر کھینچے یا اُس کا گلا گھونٹ دیا یا دانت سے کاٹ لیا یا چٹکی لی اگر یہ افعال غصہ میں ہوئے تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر ہنسی ہنسی میں ایسا ہوا تو نہیں یوہیں اگر دل لگی میں مرد کا سر عورت کے سر سے لگا اور عورت کا سر ٹوٹ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی (عالمگیری بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ تجھے اتنا مارونگا کہ مرجائے ۔ ہزاروں گھونسے مارونگا تو اس سے مراد مبالغہ ہے نہ کہ مار ڈالنا یا ہزاروں گھونسے مارنا اور اگر کہا کہ مارتے مارتے بیہوش کردونگا یا اتنا مارونگا کہ لوٹنے لگے یا چلانے لگے یا پیشاب کردے تو قسم اُس وقت سچی ہوگی کہ جتنا کہا اُتنا ہی مارے اور اگر کہا کہ تلوار سے مارونگا یہاں تک کہ مرجائے تو یہ مبالغہ نہیں بلکہ مار ڈالنے سے قسم پوری ہوگئی (عالمگیری درمختار)

مسئلہ قسم کھائی کہ اُسے تلوار سے مارونگا اور نیت کچھ نہ ہو اور تلوار پٹ کرکے اُسے ماردی تو قسم پوری ہوگئی اور تلوار میان میں تھی ویسے ہی میان سمیت اُسے ماردی تو قسم پوری نہ ہوئی ہاں اگر تلوار نے میان کو کاٹ کر اُس شخص کو زخمی کردیا تو قسم پوری ہوگئی اور اگر نیت یہ ہے کہ تلوار کی دھار کی طرف سے مارے گا تو پٹ کرکے مارنے سے قسم پوری نہ ہوئی اور اگر قسم کھائی کہ اُسے کلہاڑی یا تبر سے ماروں گا اور اُس کے بلیٹ

سے مارا تو قسم پوری نہ ہوئی (عالمگیری، بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ سو کوڑے ماروں گا اور سو کوڑے جمع کرکے ایک مرتبہ میں مارا کہ سب اُس کے بدن پر پڑے تو قسم سچی ہوگئی جبکہ اُسے چوٹ بھی لگے اور اگر صرف چھوا دیا کہ چوٹ نہ لگی تو قسم پوری نہ ہوئی (بحر) **مسئلہ** کسی سے کہا اگر تم مجھے ملے اور میں نے تمہیں نہ مارا تو میری عورت کو طلاق ہے اور وہ شخص ایک میل کے فاصلہ سے اسے دکھائی دیا یا وہ چھت پر ہے اور یہ اُس پر چڑھ نہیں سکتا تو طلاق واقع نہ ہوئی (عالمگیری)

ادائے دین وغیرہ کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ قسم کھائی کہ اُس کا قرض فلاں روز ادا کردونگا اور کھوٹے روپے یا بڑی گولی کا روپیہ جو دوکاندار نہیں لیتے اُس نے قرض میں دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اُس روز روپیہ لیکر اُس کے مکان پر آیا مگر وہ ملا نہیں تو قاضی کے پاس داخل کر آئے ورنہ قسم ٹوٹ جائیگی۔ اگر یہ روپے اُسے دیتا ہے مگر وہ انکار کرتا ہے نہیں لیتا تو اگر اُسکے پاس اتنے قریب رکھدے کہ لینا چاہے تو ہاتھ بڑھا کر لے سکتا ہے تو قسم پوری ہوگئی (در مختار، بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں روز اُس کے روپے ادا کردونگا اور وقت پورا ہونے سے پہلے اُس نے معاف کردیا یا اُس دن کے آنے سے پہلے ہی اُس نے ادا کردیا تو قسم نہیں ٹوٹی یونہیں اگر قسم کھائی کہ یہ روٹی کل کھائیگا اور آج ہی کھالی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ مگر قرضخواہ نے قسم کھائی کہ فلاں روز روپیہ وصول کرلوں گا اور اُس دن سے پہلے معاف کردیا یا ہبہ کردیا تو نہیں ٹوٹی اور اگر دن مقرر نہ کیا تو ٹوٹ گئی (در مختار، عالمگیری) **مسئلہ** قرضخواہ نے قسم کھائی کہ بغیر اپنا حق لئے تجھے نہ چھوڑوں گا، پھر قرضدار سے اپنے روپے کے بدلے میں کوئی چیز خرید لی اور چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی یونہیں اگر کسی عورت پر روپے تھے اور قسم کھائی کہ بغیر حق لئے نہ ہٹونگا اور وہیں رہا یہاں تک کہ اُس روپے کو مہر قرار دے کر عورت سے نکاح کرلیا تو قسم نہیں ٹوٹی (بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ بغیر اپنا حق لئے تجھ سے جدا نہ ہونگا تو اگر وہ ایسی جگہ ہے کہ یہ اُسے دیکھ رہا ہے اور

اُس کی حفاظت میں ہے تو اگرچہ بچہ نظر سے غائب ہو مگر جُدا ہونا نہ پایا گیا یوہیں اگر مسجد کا ستون درمیان میں حائل ہو یا ایک مسجد کے اندر ہے دوسرا باہر اور مسجد کا دروازہ کھُلا ہوا ہے کہ اُسے دیکھتا ہے تو جُدا نہ ہوا اور اگر مسجد کی دیوار درمیان میں حائل ہے کہ اُسے نہیں دیکھتا اور ایک مسجد میں ہے اور دوسرا باہر تو جُدا ہو گیا اور قسم ٹوٹ گئی اور اگر قرضدار کو مکان میں بند کر کے باہر سے قفل لگا دیا اور دروازہ پر بیٹھا رہا اور قرضخواہ اُس کے پاس سے تو جُدا نہ ہوا اور قرضدار نے اسے پکڑ کر مکان میں بند کر دیا اور یہ قرضدار کے پاس سے ہٹ گیا تو ٹوٹ گئی (بحر) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اپنا روپیہ اُس سے وصول کر لونگا تو اختیار ہے کہ خود وصول کرے یا اس کا وکیل اور خواہ خود اسی سے لے یا اُس کے وکیل یا ضامن سے یا اُس سے جس پر اُس نے حوالہ کر دیا بہرحال قسم پوری ہو جائیگی (عالمگیری) **مسئلہ** قرضخواہ قرضدار کے دروازہ پر آیا اور قسم کھائی کہ بغیر لئے نہ ہٹوں گا اور قرضدار نے آکر اُسے دھکا دیکر ہٹا دیا مگر اُس کے دھکیلنے سے ہٹا خود اپنے قدم سے نہ چلا اور جب اُس جگہ سے ہٹا دیا گیا اب اُس کے بعد بغیر لئے چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ وہاں سے خود نہ ہٹا (عالمگیری) **مسئلہ** قسم کھائی کہ میں اپنا کل روپیہ ایک دفعہ لونگا تھوڑا تھوڑا نہیں لونگا اور ایک ہی مجلس میں دس دس یا پچیس پچیس گن گن کر اسے دیا گیا اور یہ لیتا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی یعنی گننے میں جو وقفہ ہوا اس کا قسم میں اعتبار نہیں اور اسکو تھوڑا تھوڑا لینا نہیں کہیں گے اور اگر تھوڑے تھوڑے روپے لئے تو قسم ٹوٹ جائے گی مگر جب تک کہ کل روپیہ پر قبضہ نہ کر لے نہیں ٹوٹے گی یعنی جس وقت سب پر قبضہ ہو جائیگا اُس وقت ٹوٹے گی اس سے پہلے اگرچہ کئی مرتبہ تھوڑے تھوڑے لئے ہیں مگر قسم نہیں ٹوٹی تھی (عالمگیری، درمختار) **مسئلہ** کسی نے کہا کہ اگر میرے پاس مال ہو تو عورت کو طلاق ہے اور اسکے پاس مکان اور اسباب ہیں جو تجارت کیلئے نہیں تو طلاق نہ ہوئی (درمختار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ یہ چیز فلاں کو ہبہ کرونگا اور اس نے ہبہ کیا مگر اُس نے قبول نہ کیا تو قسم سچی ہو گئی اور اگر قسم کھائی کہ اس کے ہاتھ بیچوں گا اور اس نے کہا کہ میں نے یہ چیز تیرے ہاتھ بیچی مگر اس نے

قبول نہ کی تو قسم ٹوٹ گئی (درمختار) **مسئلہ** قسم کھائی کہ خوشبو نہ سونگھے گا اور بلا قصد ناک میں گئی تو قسم نہیں ٹوٹی اور قصداً سونگھی تو ٹوٹ گئی (بحر وغیرہ) **مسئلہ** قسم کھائی کہ فلاں شخص جو حکم دیگا بجا لاؤنگا اور جس چیز سے منع کریگا باز رہونگا اور اُس نے بی بی کے پاس جانے سے منع کردیا اور یہ نہیں مانتا اگر وہاں کوئی قرینہ ایسا تھا جس سے یہ سمجھا جاتا ہو کہ اس سے منع کریگا تو اس سے بھی باز آئیگا جب تو قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں (عالمگیری)

حدود کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا ۙ یُّضٰعَفْ لَہُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیَخْلُدْ فِیْہٖ مُھَانًا ۙ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۔ اور اللہ کے بندے وہ خدا کے ساتھ دوسرے معبود کو شریک نہیں کرتے اور جان کو قتل نہیں کرتے جسے خدا نے حرام کیا اور زنا نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائیگا قیامت کے دن اُس پر عذاب بڑھایا جائے گا اور ہمیشہ ذلت کے ساتھ اُس میں رہیگا مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو اللہ اُنکی برائیوں کو نیکیوں کے ساتھ بدل دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے، اور فرماتا ہے: وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِھِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ فَاِنَّھُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۚ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا باندیوں سے ان پر ملامت نہیں اور جو اسکے سوا کچھ اور چاہے تو وہ حد سے گذرنے والے ہیں۔ اور فرماتا ہے: وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً ؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا ۔ زنا کے قریب نہ جاؤ کہ وہ بے حیائی ہے اور بری راہ ہے۔ اور فرماتا ہے اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ ۠ وَّلَا تَاْخُذْکُمْ بِھِمَا رَاْفَۃٌ

فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ عورت زانیہ اور مرد زانی ان میں ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور تمہیں اُن پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتے ہو اور چاہیئے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو اور فرماتا ہے وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَیٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَمَنْ یُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰہَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ اپنی باندیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو اگر وہ پارسائی چاہیں (اس لئے مجبور کرتے ہو) کہ دنیا کی زندگی کا کچھ سامان حاصل کرو اور جو ان کو مجبور کرے تو بعد اس کے کہ مجبور کی گئیں اللہ ان کو بخشنے والا مہربان ہے۔ **حدیث ۱:** ابن ماجہ عبداللہ بن عمر اور نسائی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی حدود میں کسی حد کا قائم کرنا چالیس رات کی عبادت سے بہتر ہے۔ **حدیث ۲:** ابن ماجہ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی حدود کو قریب و بعید سب میں قائم کرو اور اللہ کے حکم بجالانے میں ملامت کرنے والے کی ملامت تمہیں نہ روکے۔ **حدیث ۳:** بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی تھی جس کی وجہ سے قریش کو فکر پیدا ہوگئی (کہ اسکو کس طرح حد سے بچایا جائے) آپس میں لوگوں نے کہا کہ اس کے بارے میں کون شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کریگا پھر لوگوں نے کہا سوا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب ہیں کوئی شخص سفارش کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا، غرض اسامہ نے سفارش کی اس پر حضور نے ارشاد فرمایا کہ حد کے بارے میں سفارش کرتا ہے، پھر حضور خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور اس خطبہ میں یہ فرمایا کہ اگلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کیا کہ اگر ان میں کوئی شریف چوری کرتا تو اُسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور چوری کرتا تو اُس پر

حد قائم کرتے قسم ہے خدا کی اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (والعیاذ باللہ تعالیٰ) چوری کرتی تو اُس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔ **حدیث ۴**: امام احمد و ابوداؤد عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ جسکی سفارش حد قائم کرنے میں حائل ہو جائے اُس نے اللہ کی مخالفت کی اور جو جان کر باطل کے بارے میں جھگڑے وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی میں ہے جبتک اُس سے جدا نہ ہو جائے اور جو شخص مومن کے متعلق ایسی چیز کہے جو اُس میں نہ ہو اللہ تعالیٰ اُسے ردغۃ الخبال میں اُس وقت تک رکھے گا جب تک اُس کے گناہ کی سزا پوری نہ ہو لے۔ ردغۃ الخبال جہنم میں ایک جگہ ہے جہاں جہنمیوں کا خون اور پیپ جمع ہوگا۔ **حدیث ۵**: ابوداؤد و نسائی بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حد کو آپس میں تم معاف کر سکتے ہو (یعنی جبتک اس کا مقدمہ میرے پاس پیش نہ ہو تمھیں درگذر کرنے کا اختیار ہے) اور میری خدمت میں پہنچنے کے بعد واجب ہو جائیگی (یعنی اب ضرور قائم ہوگی) **حدیث ۶**: ابوداؤد ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ حضور نے فرمایا (اے ائمہ) عزت داروں کی لغزشیں دفع کردو مگر حدود کہ ان کو دفع نہیں کر سکتے۔ **حدیث ۷**: بخاری و مسلم ابوہریرہ و زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ دو شخصوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا ایک نے کہا ہمارے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ فرمائیے دوسرے نے بھی کہا ہاں یا رسول اللہ کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کیجیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجیے۔ ارشاد فرمایا عرض کرو۔ اُس نے کہا میرا لڑکا اس کے یہاں مزدور تھا اس نے اس کی عورت سے زنا کیا لوگوں نے مجھے خبر دی کہ میرے لڑکے پر رجم ہے میں نے سَو بکریاں اور ایک کنیز اپنے لڑکے کے فدیہ میں دی پھر جب میں نے اہل علم سے سوال کیا تو انھوں نے خبر دی کہ میرے لڑکے پر سَو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کیلئے جلاوطن کیا جائیگا اور اسکی عورت

پر رجم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا قسم ہے اسکی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں تم دونوں میں کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا۔ بکریاں اور کنیز واپس کی جائیں اور تیرے لڑکے کو سَو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کو شہر بدر کیا جائے (اسکے بعد انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا) اے انیس صبح کو تم اسکی عورت کے پاس جاؤ وہ اقرار کرے تو رجم کر دو۔ عورت نے اقرار کیا اور اسکو رجم کیا **حدیث ۸**۔ صحیح بخاری شریف میں زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو حکم فرماتے سنا کہ جو شخص زنا کرے اور محصن نہ ہو اسے سَو کوڑے مارے جائیں اور ایک برس کیلئے شہر بدر کر دیا جائے۔ **حدیث ۹** بخاری و مسلم راوی کہ امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے جو کتاب نازل فرمائی اس میں آیت رجم بھی ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے رجم کیا اور حضور کے بعد ہم نے رجم کیا اور رجم کتاب اللہ میں ہے اور یہ حق ہے، رجم اُس پر ہے جو زنا کرے اور محصن ہو خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ گواہوں سے زنا ثابت ہو یا حمل ہو یا اقرار ہو۔ **حدیث ۱۰**۔ بخاری و مسلم وغیرہما راوی کہ یہودیوں میں سے ایک مرد و عورت نے زنا کیا تھا یہ لوگ حضور کی خدمت میں مقدمہ لائے (شاید اس خیال سے کہ ممکن ہے کوئی معمولی اور ہلکی سزا حضور تجویز فرمائیں تو قیامت کے دن کہنے کو ہو جائیگا کہ یہ فیصلہ تیرے ایک نبی نے کیا تھا ہم اس میں بے قصور ہیں) حضور نے ارشاد فرمایا کہ توراۃ میں رجم کے متعلق کیا ہے یہودیوں نے کہا ہم زانیوں کو فضیحت اور رسوا کرتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں (یعنی توراۃ میں رجم کا حکم نہیں ہے) عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم جھوٹے ہو توراۃ میں بلاشبہ رجم ہے۔ توراۃ لاؤ۔ یہودی توراۃ لائے اور کھول کر ایک شخص پڑھنے لگا اُس نے آیت رجم پر ہاتھ رکھ کر ما قبل اور مابعد کو پڑھنا شروع کیا (آیت رجم کو چھپا لیا اور اُسکو نہیں پڑھا) عبد اللہ بن سلام

نے فرمایا اپنا ہاتھ اُٹھاؤ اُس نے ہاتھ اٹھایا تو آیت رجم اسکے نیچے چمک رہی تھی حضور نے زانی وزانیہ کے متعلق حکم فرمایا وہ دونوں رجم کئے گئے اور یہودیوں سے دریافت فرمایا کہ جب تمہارے ہاں رجم موجود ہے تو کیوں تم نے اسے چھوڑ دیا ہے۔ یہودیوں نے کہا وجہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں جب کوئی شریف و مالدار زنا کرتا تو اسے چھوڑ دیا کرتے تھے اور کوئی غریب ایسا کرتا تو اُسے رجم کرتے پھر ہم نے مشورہ کیا کہ کوئی ایسی سزا تجویز کرنی چاہیئے جو امیر و غریب سب پر جاری کی جائے لہٰذا ہم نے یہ سزا تجویز کی کہ اس کا مُنہ کالا کریں اور گدھے پر اُلٹا سوار کر کے شہر میں تشہیر کریں۔ اب ہم چاہتے ہیں کہ زنا کی مذمت اور قباحت میں جو احادیث وارد ہوئیں اُن میں سے بعض ذکر کریں۔ **حدیث ۱۱**۔ بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے مومن نہیں رہتا۔ اور نسائی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ جب ان افعال کو کرتا ہے تو اسلام کا پٹا اپنی گردن سے نکال دیتا ہے پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اُس شخص سے نور ایمان جدا ہو جاتا ہے۔ **حدیث ۱۲**۔ ابوداؤد و ترمذی و بیہقی و حاکم اُنہیں سے راوی کہ حضور نے فرمایا جب مرد زنا کرتا ہے اُس سے ایمان نکل کر سر پر مثل سائبان کے ہو جاتا ہے جب اس فعل سے جدا ہوتا ہے تو اُس کی طرف ایمان لوٹ آتا ہے۔
حدیث ۱۳۔ امام احمد عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ جس قوم میں زنا ظاہر ہوگا وہ قحط میں گرفتار ہوگی اور جس قوم میں رشوت کا ظہور ہوگا وہ رُعب میں گرفتار ہوگی
حدیث ۱۴۔ صحیح بخاری کی ایک طویل حدیث سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

کہ رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے زمین مقدس کی طرف لے گئے (اس حدیث میں چند مشاہدات بیان فرمائے اُن میں ایک یہ بات بھی ہے) ہم ایک سوراخ کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح اوپر سے تنگ ہے اور نیچے سے کشادہ اُسمیں آگ جل رہی ہے اور اُس آگ میں کچھ مرد اور عورتیں برہنہ ہیں جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے تو وہ لوگ اوپر آجاتے ہیں اور جب شعلے کم ہوجاتے ہیں تو شعلے کے ساتھ وہ بھی اندر چلے جاتے ہیں (یہ کون لوگ ہیں اُن کے متعلق بیان فرمایا) یہ زانی مرد اور عورتیں ہیں۔ **حدیث ۱۵**: حاکم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس بستی میں زنا اور سود ظاہر ہو جائے تو انہوں نے اپنے لئے اللہ کے عذاب کو حلال کر دیا۔ **حدیث ۱۶**: ابوداود ونسائی وابن حبان ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ جو عورت کسی قوم میں اُسکو داخل کر دے جو اُس قوم سے نہ ہو (یعنی زنا کرایا اور اُس سے اولاد ہوئی) تو اُسے اللہ کی رحمت کا حصہ نہیں اور اُسے جنت میں داخل نہ فرمائے گا۔ **حدیث ۱۷**: مسلم ونسائی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائے گا اور نہ اُنھیں پاک کرے گا اور نہ اُن کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ بوڑھا زنا کرنے والا اور جھوٹ بولنے والا بادشاہ اور فقیر متکبر۔ **حدیث ۱۸**: بزار بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں بوڑھے زانی پر لعنت کرتی ہیں اور زانیوں کی شرمگاہ کی بدبو جہنم والوں کو ایذا دیگی۔ **حدیث ۱۹**: بخاری ومسلم وترمذی ونسائی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے فرمایا یہ کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے حالانکہ تجھے اُس نے پیدا کیا، میں نے عرض کی بیشک یہ بہت بڑا ہے پھر اس کے

بعد کونسا گناہ، فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس لئے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائیگی، میں نے عرض کی پھر کونسا، فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرے۔ **حدیث ۲۰۔** امام احمد و طبرانی مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضورؐ نے صحابہ سے ارشاد فرمایا زنا کے بارے میں تم کیا کہتے ہو لوگوں نے عرض کی وہ حرام ہے اللہ و رسول نے اُسے حرام کیا وہ قیامت تک حرام رہیگا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنا اپنے پڑوسی کی عورت کے ساتھ زنا کرنے سے آسان ہے۔ **حدیث ۲۱۔** حاکم و بیہقی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے جوانانِ قریش اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو زنا نہ کرو جو شرمگاہوں کی حفاظت کریگا اُس کیلئے جنت ہے۔ **حدیث ۲۲۔** ابن حبان اپنی صحیح میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور پارسائی کرے اور شوہر کی طاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ **حدیث ۲۳۔** بخاری و ترمذی سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضورؐ نے فرمایا جو شخص اُس چیز کا جو جبڑوں کے درمیان ہے (زبان) اور اُس چیز کا جو دونوں پاؤں کے درمیان ہے (شرمگاہ) ضامن ہو (کہ ان سے خلاف شرع بات نہ کرے) میں اُس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ **حدیث ۲۴۔** امام احمد و ابن ابی الدنیا و ابن حبان و حاکم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا میرے لئے چھ چیز کے ضامن ہو جاؤ میں تمھارے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ بات بولو تو سچ بولو۔ وعدہ کرو تو پورا کرو۔ تمھارے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرو۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اور اپنی نگاہوں کو پست کرو اور اپنے ہاتھوں کو روکو۔ **حدیث ۲۵۔** ترمذی و ابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو قوم لوط کا عمل کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول بہ

دونوں کو قتل کر ڈالو۔ **حدیث ۲۶**۔ ترمذی و ابن ماجہ و حاکم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اُمت پر سب سے زیادہ جس چیز کا مجھے خوف ہے وہ عمل قوم لوط ہے۔ **حدیث ۲۷**۔ رزین ابن عباس و ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ملعون ہے وہ جو قوم لوط کا عمل کرے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کو جلا دیا اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن پر دیوار ڈھا دی۔ **حدیث ۲۸**۔ ترمذی و نسائی و ابن حبان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اُس مرد کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیگا جو مرد کے ساتھ جماع کرے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے۔ **حدیث ۲۹**۔ ابو یعلی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا حیا کرو کہ اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے باز نہ رہے گا اور عورتوں کے پیچھے کے مقام میں جماع نہ کرو۔ **حدیث ۳۰**۔ امام احمد و ابو داؤد ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں کہ جو شخص عورت کے پیچھے میں جماع کرے وہ ملعون ہے۔

احکام فقہیہ: حد ایک قسم کی سزا ہے جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مقرر ہے کہ اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی اس سے مقصود لوگوں کو ایسے کام سے باز رکھنا ہے جس کی یہ سزا ہے اور جس پر حد قائم کی گئی وہ جبتک توبہ نہ کرے محض حد قائم کرنے سے پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ جب حاکم کے پاس ایسا مقدمہ پہنچ جائے اور ثبوت گزر جائے تو سفارش جائز نہیں اور اگر کوئی سفارش کرے بھی تو حاکم کو چھوڑنا جائز نہیں اور اگر حاکم پاس پیش ہونے سے پہلے توبہ کرلے تو حد ساقط ہو جائیگی (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ حد قائم کرنا بادشاہ اسلام یا اُس کے نائب کا کام ہے یعنی باپ اپنے بیٹے پر یا آقا اپنے غلام پر نہیں قائم کرسکتا اور شرط یہ ہے کہ جس پر قائم ہو اُس کی عقل درست ہو اور بدن سلامت ہو لہذا پاگل اور نشہ والے اور مریض اور ضعیف الخلقت پر قائم

نہ کرینگے بلکہ پاگل اور نشہ والا جب ہوش میں آئے اور بیمار جب تندرست ہو جائے اُس وقت حد قائم کریں گے (عالمگیری)۔ حد کی چند صورتیں ہیں اُن میں سے ایک حدِ زنا ہے وہ زنا جسمیں حد واجب ہوتی ہے یہ ہے کہ مرد کا عورتِ مشتہاۃ کے آگے کے مقام میں بطورِ حرام بقدرِ حشفہ دخول کرنا اور وہ عورت نہ اسکی زوجہ ہو نہ باندی نہ ان دونوں کا شبہ ہو نہ شبہۂ اشتباہ ہو اور وہ وطی کرنے والا مکلّف ہو اور گونگا نہ ہو اور مجبور نہ کیا گیا ہو (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ حشفہ سے کم دخول میں حد واجب نہیں اور جس کا حشفہ کٹا ہو تو مقدارِ حشفہ کے دخول سے حد واجب ہوگی۔ مجنون و نابالغ نے وطی کی تو حد واجب نہیں اگرچہ نابالغ سمجھ دار ہو۔ یوہیں اگر گونگا ہو یا مجبور کیا گیا ہو یا اتنی چھوٹی لڑکی کے ساتھ کیا جو مشتہاۃ نہ ہو (ردالمحتار)

مسئلہ جس عورت سے بغیر گواہوں کے نکاح کیا یا لونڈی سے بغیر مولیٰ کی اجازت کے نکاح کیا یا غلام نے بغیر اذنِ مولیٰ نکاح کیا اور ان صورتوں میں وطی ہوئی تو حد نہیں یوہیں کسی نے اپنے لڑکے کی باندی یا غلام کی باندی سے جماع کیا تو حد نہیں کہ ان سب میں شبہۂ نکاح یا شبہۂ ملک ہے۔ اور جس عورت کو تین طلاقیں دیں عدت کے اندر اُس سے وطی کی یا لڑکے نے باپ کی باندی سے وطی کی اگر اُس کا یہ گمان تھا کہ وطی حلال ہے تو حد نہیں ورنہ ہے (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ حاکم کے نزدیک زنا اُس وقت ثابت ہوگا جب چار مرد ایک مجلس میں لفظ زنا کے ساتھ شہادت ادا کریں یعنی یہ کہیں کہ اس نے زنا کیا ہے اگر وطی یا جماع کا لفظ کہیں گے تو زنا ثابت نہ ہوگا (درمختار وغیرہ)

مسئلہ اگر چاروں گواہ یکے بعد دیگرے آکر مجلسِ قضا میں بیٹھے اور ایک ایک نے اُٹھ اُٹھ کر قاضی کے سامنے شہادت دی تو گواہی قبول کر لی جائے گی، اور اگر دار القضا کے باہر سب مجتمع تھے اور وہاں سے ایک ایک نے آکر گواہی دی تو گواہی مقبول نہ ہوگی اور ان گواہوں پر تہمت کی حد لگائی جائیگی (ردالمحتار)

مسئلہ دو گواہوں نے یہ گواہی دی کہ اس نے زنا کیا ہے اور دو یہ کہتے ہیں کہ اس نے

زنا کا اقرار کیا تو نہ اُس پر حد ہے نہ گواہوں پر اور اگر تین نے شہادت دی کہ زنا کیا ہے اور ایک نے یہ کہ اُس نے زنا کا اقرار کیا ہے تو اُن پر حد قائم کی جائیگی (بحر) **مسئلہ** اگر چار عورتوں نے شہادت دی تو نہ اُس پر حد ہے نہ اُن پر (عالمگیری) **مسئلہ** جب گواہ گواہی دے لیں تو قاضی اُن سے دریافت کریگا کہ زنا کس کو کہتے ہیں جب گواہ اسکو بتالیں گے اور یہ کہیں کہ ہم نے دیکھا کہ اُس کے ساتھ وطی کی جیسے سرمہ دانی میں سلائی ہوتی ہے تو اُن سے دریافت کریگا کہ کس طرح زنا کیا یعنی اکراہ و مجبوری میں تو نہ ہوا۔ جب یہ بھی بتالیں گے تو پوچھے گا کہ کب کیا کہ زمانہ دراز گذر کر تمادی تو نہ ہوئی۔ پھر پوچھے گا کس عورت کے ساتھ کیا کہ ممکن ہے وہ عورت ایسی ہو جس سے وطی پر حد نہیں۔ پھر پوچھے گا کہ کہاں زنا کیا کہ شاید دار الحرب میں ہوا ہو تو حد نہ ہوگی۔ جب گواہ ان سب سوالوں کا جواب دے لیں گے تو اب اگر ان گواہوں کا عادل ہونا قاضی کو معلوم ہے تو خیر ورنہ ان کی عدالت کی تفتیش کریگا یعنی پوشیدہ و اعلانیہ اس کو دریافت کریگا۔ پوشیدہ یوں کہ ان کے نام اور پورے پتے لکھ کر وہاں کے لوگوں سے دریافت کریگا اگر وہاں کے معتبر لوگ اس امر کو لکھ دیں کہ یہ عادل ہے اس کی گواہی قابل قبول ہے۔ اس کے بعد جس نے ایسا لکھا ہے قاضی اُسے بُلا کر گواہ کے سامنے دریافت کریگا جس شخص کی نسبت تم نے ایسا لکھا یا بیان کیا ہے وہ یہی ہے۔ جب وہ تصدیق کرلے گا تو اب گواہ کی عدالت ثابت ہوگئی اب اس کے بعد اُس شخص سے جس کی نسبت زنا کی شہادت گذری قاضی یہ دریافت کریگا تو محصن ہے یا نہیں (احصان کے معنی یہاں پر یہ ہیں کہ آزاد عاقل بالغ ہو جس نے نکاح صحیح کے ساتھ وطی کی ہو) اگر وہ اپنے محصن ہونے کا اقرار کرے یا اُس نے تو انکار کیا مگر گواہوں سے اُس کا محصن ہونا ثابت ہوا تو احصان کے معنی دریافت کریں گے یعنی اگر خود اس نے محصن ہونے کا اقرار کیا ہے تو اس سے احصان کے معنی پوچھیں گے اور گواہوں سے احصان ثابت ہوا تو

گواہوں سے دریافت کریں گے اگر اس کے صحیح معنے بتا دئے تو رجم کا حکم دیا جائے گا اگر اس نے کہا میں محصن نہیں ہوں اور گواہوں سے بھی اُس کا احصان ثابت نہ ہوا تو سَو دُرّے مارنے کا قاضی حکم دیگا (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** گواہوں سے قاضی نے جب زنا کی حقیقت دریافت کی تو اونھوں نے جواب دیا کہ ہم نے جو بیان کیا ہے اب اس سے زیادہ بیان نہ کریں گے یا بعض نے حقیقت بیان کی اور بعض نے نہیں تو ان دونوں صورتوں میں حد نہیں نہ اُس پر نہ گواہوں پر۔ یوہیں جب اُن سے پوچھا کہ کس عورت سے زنا کیا تو کہنے لگے ہم اُسے نہیں پہچانتے یا پہلے تو یہ کہا کہ ہم نہیں پہچانتے بعد میں کہا فلاں عورت کے ساتھ جب بھی حد نہیں (بحر) **مسئلہ** دوسرا طریقہ اس کے ثبوت کا اقرار ہے کہ قاضی کے سامنے چار بار چار مجلسوں میں ہوش کی حالت میں صاف اور صریح لفظ میں زنا کا اقرار کرے اور تین مرتبہ تک ہر بار قاضی اُس کے اقرار کو رَدّ کر دے جب چوتھی بار اُس نے اقرار کیا اب وہی پانچ سوال قاضی اس سے بھی کرے گا یعنی زنا کس کو کہتے ہیں اور کس کے ساتھ کیا اور کب کیا اور کہاں کیا اور کس طرح کیا۔ اگر سب سوالوں کا جواب ٹھیک طور پر دیدے تو حد قائم کریں گے اور اگر قاضی کے سوا کسی اور کے سامنے اقرار کیا یا نشہ کی حالت میں کیا یا جس عورت کے ساتھ بتاتا ہے وہ عورت انکار کرتی ہے یا عورت جس مرد کو بتاتی ہے وہ مرد انکار کرتا ہے یا وہ عورت گونگی یا مرد گونگا ہے یا وہ عورت کہتی ہے میرا اس کے ساتھ نکاح ہوا ہے یعنی جس وقت زنا کرنا بتاتا ہے اُس وقت میں اُسکی زوجہ تھی یا مرد کا عضو تناسل بالکل کٹا ہے یا عورت کا سوراخ بند ہے غرض جس کے ساتھ زنا کا اقرار ہے وہ منکر ہے یا خود اقرار کرنے والے میں صلاحیت نہ ہو یا جس کے ساتھ بتاتا ہے اُس سے زنا میں حد نہ ہو ان سب صورتوں میں حد نہیں (درمختار، عالمگیری وغیرہما) **مسئلہ** زنا کے بعد اگر ان دونوں کا باہم نکاح ہوا تو یہ نکاح

حد کو دفع نہ کرے گا یوہیں اگر عورت کنیز تھی اور زنا کے بعد اُسے خرید لیا تو اس سے حد جاتی نہ رہے گی (در مختار) **مسئلہ** اگر ایک ہی مجلس میں چار بار اقرار کیا تو یہ ایک ہی اقرار قرار دیا جائے گا اور اگر چار دنوں یا چار مہینوں میں چار اقرار ہوئے تو حد ہے جبکہ اور شرائط بھی پائی جائیں (عالمگیری) **مسئلہ** بہتر یہ ہے کہ قاضی اسے یہ تلقین کرے کہ شاید تونے بوسہ لیا ہوگا یا چھوا ہوگا یا شبہ کے ساتھ وطی کی ہوگی یا تونے اُس سے نکاح کیا ہوگا (عالمگیری)

مسئلہ اقرار کرنے والے سے جب پوچھا گیا کہ تونے کس عورت سے زنا کیا ہے تو اُس نے کہا میں پہچانتا نہیں یا جس عورت کا نام لیتا ہے وہ اس وقت یہاں موجود نہیں کہ اُس سے دریافت کیا جائے تو ایسے اقرار پر بھی حد قائم کریں گے (بحر) **مسئلہ** قاضی کو اگر ذاتی علم ہے کہ اس نے زنا کیا ہے تو اس کی بنا پر حد قائم نہیں کرسکتا جبتک چار مردوں کی گواہیاں نہ گزریں یا زانی چار بار اقرار نہ کرے اور اگر کہیں دوسری جگہ اُس نے اقرار کئے اور اس اقرار کی شہادت قاضی کے پاس گزری تو اس کی بنا پر حد نہیں (بحر) **مسئلہ** جب اقرار کرلیگا تو قاضی دریافت کریگا کہ وہ محصن ہے یا نہیں اگر وہ محصن ہونے کا بھی اقرار کرے تو احصان کے معنے پوچھے اگر بیان کردے تو رجم ہے اور اگر محصن ہونے سے انکار کیا اور گواہوں سے اُس کا محصن ہونا ثابت ہے جب بھی رجم ہے ورنہ دُرّے مارنا (عالمگیری) **مسئلہ** اقرار کرچکنے کے بعد اب انکار کرتا ہے حد قائم کرنے سے پہلے یا درمیان میں یا اثنائے حدّ میں بھاگنے لگا یا کہتا ہے کہ میں نے اقرار ہی نہ کیا تھا تو اُسے چھوڑ دینگے حد قائم نہ کریں گے اور اگر شہادت سے زنا ثابت ہوا ہو تو رجوع یا انکار یا بھاگنے سے حد موقوف نہ کرینگے اور اگر اپنے محصن ہونے کا اقرار کیا تھا پھر اس سے رجوع کر گیا تو رجم نہ کرینگے (در مختار)

مسئلہ گواہوں سے زنا ثابت ہوا اور حد قائم کی جارہی تھی اثنائے حد میں بھاگ گیا تو اسے دوڑ کر پکڑیں اگر فوراً مل جائے تو بقیہ حد قائم کریں اور چند روز کے بعد ملا تو حد ساقط ہے (عالمگیری) **مسئلہ** رجم کی صورت یہ ہے

کہ اُسے میدان میں لیجاکر اس قدر پتھر ماریں کہ مر جائے اور رجم کیلئے لوگ نماز کی طرح صفیں باندھ کر کھڑے ہوں جب ایک صف مار چکے تو یہ ہٹ جائے اب اور لوگ ماریں اگر رجم میں ہر شخص یہ قصد کرے کہ ایسا ماروں کہ مر جائے تو اس میں بھی حرج نہیں ہاں اگر یہ اُس کا ذی رحم محرم ہے تو ایسا قصد کرنے کی اجازت نہیں اور اگر ایسے شخص کو جس پر رجم کا حکم ہو چکا ہے کسی نے قتل کر ڈالا یا اُس کی آنکھ پھوڑدی تو اس پر نہ قصاص ہے نہ دیت مگر سزا دیں گے کہ اس نے کیوں پیش قدمی کی ہاں اگر حکم رجم سے پہلے ایسا کیا تو قصاص یا دیت واجب ہوگی (درمختار عالمگیری) **مسئلہ** اگر زنا گواہوں سے ثابت ہوا ہے تو رجم میں یہ شرط ہے کہ پہلے گواہ ماریں اگر گواہ رجم کرنے سے کسی وجہ سے مجبور ہیں مثلاً سخت بیمار ہیں یا اُن کے ہاتھ نہ ہوں تو اُن کے سامنے قاضی پہلے پتھر مارے اور اگر گواہ مارنے سے انکار کریں یا وہ سب کہیں چلے گئے یا مر گئے یا اُن میں سے ایک نے انکار کیا یا چلا گیا یا مر گیا یا گواہی کے بعد ان کے ہاتھ کسی وجہ سے کاٹے گئے تو ان سب صورتوں میں رجم ساقط ہو گیا (درمختار) **مسئلہ** سب گواہوں میں یا اُن میں سے ایک میں کوئی ایسی بات پیدا ہو گئی جس کی وجہ سے وہ اب اس قابل نہیں کہ گواہی قبول کی جائے مثلاً فاسق ہو گیا یا اندھا یا گونگا ہو گیا یا اُس پر تہمت زنا کی حد ماری گئی اگرچہ یہ عیوب حکم رجم کے بعد پائے گئے تو رجم ساقط ہو جائیگا یوہیں اگر زانی غیر محصن ہو تو کوڑے مارنا بھی ساقط ہے اور گواہ مر گیا یا غائب ہو گیا تو دُرّے مارنے کی حد ساقط نہ ہوگی (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** گواہوں کے بعد بادشاہ پتھر مارے گا پھر اور لوگ۔ اور اگر زنا کا ثبوت زانی کے اقرار سے ہوا ہو تو پہلے بادشاہ شروع کرے اُس کے بعد اور لوگ (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** اگر قاضی عادل فقیہ نے رجم کا حکم دیا ہے تو اس کی ضرورت نہیں کہ جو لوگ حکم دینے کے وقت موجود تھے وہی رجم کریں بلکہ اگرچہ ان کے سامنے شہادت نہ گذری ہو رجم کر سکتے ہیں اور اگر

قاضی اِس عفت کا نہ ہو تو جب تک شہادت سامنے نہ گذری ہو یا فیصلہ کی تفتیش کرکے موافق شرع نہ پالے اُس وقت تک رجم جائز نہیں (عالمگیری ردالمحتار) **مسئلہ** جسکو رجم کیا گیا اُسے غسل و کفن دینا اور اُس کی نماز پڑھنا ضروری ہے (تنویر) **مسئلہ** اگر وہ شخص جس کا زنا ثابت ہوا محصن نہ ہو تو اُسے دُرّے مارے جائیں اگر آزاد ہے تو سَو دُرّے اور غلام یا باندی ہے تو پچاس اور دُرّہ اِس قسم کا ہو جس کے کنارہ پر گرہ نہ ہو نہ اُس کا کنارہ سخت ہو اگر ایسا ہو تو اُس کو کوٹ کر ملائم کر لیں اور متوسط طور پر ماریں نہ آہستہ نہ بہت زور سے نہ دُرّے کو سر سے اونچا اُٹھا کر مارے نہ بدن پر پڑنے کے بعد اُسے کھینچے بلکہ اوپر کو اُٹھا لے اور بدن پر ایک ہی جگہ نہ مارے بلکہ مختلف جگہوں پر مگر چہرہ اور سر اور شرمگاہ پر نہ مارے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** دُرّہ مارنے کے وقت مرد کے کپڑے اُتار لئے جائیں مگر تہبند یا پاجامہ نہ اُتاریں کہ ستر ضرور ہے اور عورت کے کپڑے نہ اُتارے جائیں ہاں پوستین یا روئی بھرا ہوا کپڑا پہنے ہو تو اُسے اُتروالیں مگر جبکہ اُس کے نیچے کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو تو اُسے بھی نہ اُتروائیں اور مرد کو کھڑا کرکے اور عورت کو بٹھا کر دُرّے ماریں زمین پر لٹا کر نہ ماریں اور اگر مرد کھڑا نہ ہو تو اُسے ستون سے باندھ کر یا پکڑ کر کوڑے ماریں اور عورت کے لئے اگر گڑھا کھودا جائے تو جائز ہے یعنی جبکہ زنا گواہوں سے ثابت ہوا ہو اور مرد کے لئے نہ کھودیں (عالمگیری درمختار ردالمحتار)

مسئلہ اگر ایک دن پچاس کوڑے مارے دوسرے دن پھر پچاس مارے تو کافی ہیں اور اگر ہر روز ایک ایک یا دو دو کوڑے مارے اور یوں مقدار پوری کی تو کافی نہیں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** ایسا نہیں ہوسکتا کہ کوڑے بھی ماریں اور رجم بھی کریں اور یہ بھی نہیں کہ کوڑے مار کر کچھ دِنوں کے لئے شہر بدر کردیں ہاں اگر حاکم کے نزدیک شہر بدر کرنے میں کوئی مصلحت ہو تو کرسکتا ہے مگر یہ حد کے اندر داخل نہیں بلکہ امام کی جانب سے ایک علیحدہ سزا ہے

(درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** زانی اگر مریض ہے تو رجم کردیں گے مگر کوڑے نہ ماریں گے جب تک اچھا نہ ہو جائے ہاں اگر ایسا بیمار ہو کہ اچھے ہونے کی اُمید نہ ہو تو بیماری ہی کی حالت میں کوڑے ماریں مگر بہت آہستہ یا کوئی ایسی لکڑی جسمیں سو شاخیں ہوں اُس سے ماریں کہ سب شاخیں اُس کے بدن پر پڑیں (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** عورت کو حمل ہو تو جب تک بچّہ پیدا نہ ہولے حد قائم نہ کریں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد اگر رجم کرنا ہے تو فوراً کردیں ہاں اگر بچّہ کی تربیت کرنے والا کوئی نہ ہو تو دو برس بچّہ کی عمر ہونے کے بعد رجم کریں اور اگر کوڑے مارنے کا حکم ہو تو نفاس کے بعد مارے جائیں عورت کو حد کا حکم ہوا اُس نے اپنا حاملہ ہونا بیان کیا تو عورتیں اُس کا معائنہ کریں اگر یہ کہہ دیں کہ حمل ہے تو دو برس تک قید میں رکھی جائے اگر اس درمیان میں بچّہ پیدا ہو گیا تو وہی کریں جو اوپر مذکور ہوا اور بچہ پیدا نہ ہوا تو اب حد قائم کردیں (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** محصن ہونے کی سات شرطیں ہیں۔ (۱) آزاد ہونا۔ (۲) عاقل ہونا۔ (۳) بالغ ہونا (۴) مسلمان ہونا۔ (۵) نکاح صحیح ہونا۔ (۶) نکاح صحیح کے ساتھ وطی ہونا۔ (۷) میاں بی بی دونوں کا وقت وطی میں صفات مذکورہ کے ساتھ متصف ہونا۔ لہٰذا اگر باندی سے نکاح کیا ہے یا آزاد عورت نے غلام سے نکاح کیا تو محصن و محصنہ نہیں ہاں اگر اُس کے آزاد ہونے کے بعد وطی واقع ہوئی تو اب محصن ہو گئے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** مرد کے زنا پر چار گواہ گذرے اور وہ کہتا ہے کہ میں محصن نہیں حالانکہ اسکی عورت کے اس کے نکاح میں بچہ پیدا ہو چکا ہے تو رجم کیا جائے گا اور بی بی ہے مگر بچہ پیدا نہیں ہوا ہے تو جب تک گواہوں سے محصن ہونا ثابت نہ ہولے رجم نہ کریں گے (بحر) **مسئلہ** مرتد ہونے سے احصان جاتا رہتا ہے۔ پھر اس کے بعد اسلام لایا تو جبتک دخول نہ ہو محصن نہ ہوگا اور پاگل اور بوہرا ہونے سے بھی احصان جاتا رہتا ہے مگر ان دونوں میں اچھے ہونے کے بعد احصان لوٹ آئیگا اگرچہ افاقہ کی حالت میں وطی نہ کی ہو (عالمگیری) **مسئلہ** محصن ہونے کا ثبوت

دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کی گواہی سے ہو جائیگا (عالمگیری) **مسئلہ** محصن ہونے کے لئے نکاح کا باقی رہنا ضرور نہیں لہٰذا نکاح کے بعد وطی کر کے طلاق دیدی تو محصن ہی ہے اگرچہ عمر بھر مجرد رہے (درمختار)

کہاں حد واجب ہے اور کہاں نہیں

ترمذی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود دفع کرو (یعنی اگر حدود کے ثبوت میں کوئی شبہ ہو تو قائم نہ کرو) اگر کوئی راہ نکل سکتی ہو تو اُسے چھوڑ دو) کہ امام معاف کرنے میں خطا کرے یہ اُس سے بہتر ہے کہ سزا دینے میں غلطی کرے نیز ترمذی وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت سے جبراً زنا کیا گیا حضور نے اُس عورت پر حد نہیں لگائی اور اُس مرد پر حد قائم کی جس نے اُس کے ساتھ کیا تھا **مسئلہ** یہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ شبہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے وطی حرام کی نسبت یہ کہتا ہے کہ میں نے اسے حلال گمان کیا تھا تو حد ساقط ہو جائیگی اور اگر اُس نے ایسا ظاہر نہ کیا تو حد قائم کی جائیگی اور اُس کا اعتبار صرف اُس شخص کی نسبت کیا جاسکتا ہے جسکو ایسا شبہ ہو سکتا ہے اور جسکو نہیں ہو سکتا وہ اگر دعویٰ کرے تو مسموع نہ ہوگا اور اسمیں گمان کا پایا جانا ضرور ہے فقط وہم کافی نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** اکراہ کا دعویٰ کیا تو محض دعویٰ سے حد ساقط نہ ہوگی جب تک گواہوں سے یہ ثابت نہ کرلے کہ اکراہ پایا گیا (درمختار) **مسئلہ** جس عورت سے وطی کی گئی اُس میں ملک کا شبہ ہو تو حد قائم نہ ہوگی اگرچہ اُسکو حرام ہونے کا گمان ہو جیسے اپنی اولاد کی باندی جس عورت کو الفاظ کنایہ سے طلاق دی اور عدت میں ہو اگرچہ تین طلاق کی نیت کی ہو۔ بائع کا بیچی ہوئی لونڈی سے وطی کرنا جبکہ مشتری نے لونڈی پر قبضہ نہ کیا ہو بلکہ بیع اگر

فاسد ہو تو قبضہ کے بعد بھی۔ شوہر نے نکاح میں لونڈی کو مہر مقرر کیا اور ابھی وہ لونڈی عورت کو نہ دی تھی کہ اُس لونڈی سے وطی کی۔ لونڈی میں چند شخص شریک ہیں اُن میں سے کسی نے اُس سے وطی کی۔ اپنے مکاتب کی کنیز سے وطی کی۔ غلام ماذون جو خود اور اُس کا تمام مال دین میں مستغرق ہے اُسکی لونڈی سے وطی کی۔ غنیمت میں جو عورتیں حاصل ہوئیں تقسیم سے پہلے اُن میں سے کسی سے وطی کی بائع کا اُس لونڈی سے وطی کرنا جسمیں مشتری کو خیار تھا یا اپنی لونڈی سے استبرا سے قبل وطی کی یا اُس لونڈی سے وطی کی جو اُس کی رضاعی بہن ہے یا اُس کی بہن اُس کے تصرف میں ہے یا اپنی اُس لونڈی سے وطی کی جو مجوسیہ ہے۔ یا اپنی زوجہ سے وطی کی جو مرتدہ ہوگئی ہے یا اور کسی وجہ سے حرام ہوگئی مثلاً اُس کے بیٹے سے اُس کا تعلق ہوگیا یا اُس کی ماں یا بیٹی سے اس نے جماع کیا (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** شبہ جب محل میں ہو تو حد نہیں ہے اگرچہ وہ جانتا ہے کہ یہ وطی حرام ہے بلکہ اگرچہ اس کو حرام بتاتا ہو (ردالمحتار) **مسئلہ** شبہ فعل اسکو شبہ اشتباہ کہتے ہیں کہ محل تو مشتبہ نہیں مگر اس نے اُس وطی کو حلال گمان کرلیا تو جب ایسا دعویٰ کریگا تو دونوں میں کسی پر حد قائم نہ ہوگی اگرچہ دوسرے کو اشتباہ نہ ہو مثلاً ماں باپ کی لونڈی سے وطی کی یا عورت کو صریح لفظوں میں تین طلاقیں دیں اور زمانۂ عدت میں اُس سے وطی کی خواہ ایک لفظ سے تین طلاقیں دیں یا تین لفظوں سے۔ ایک مجلس میں یا متعدد مجلسوں میں یا اپنی عورت کی باندی یا مولیٰ کی باندی سے وطی کی یا مرتہن نے اُس لونڈی سے وطی کی جو اس کے پاس گروی ہے یا دوسرے کی لونڈی اس لئے عاریۃً لایا تھا کہ اس کو گروی رکھے گا اور اُس سے وطی کی یا عورت کو مال کے بدلے میں طلاق دی یا مال کے عوض خلع کیا اُس سے عدت میں وطی کی یا امِّ ولد کو آزاد کردیا اور زمانۂ عدت میں اُس سے وطی کی ان سب میں حد نہیں جبکہ دعویٰ کرے کہ میرے گمان میں وطی حلال تھی اور اگر

اس قسم کی وطی ہوئی اور وہ کہتا ہے کہ میں حرام جانتا تھا اور دوسرا موجود نہیں کہ اُس کا گمان معلوم ہو سکے تو جو موجود ہے اُس پر حد قائم کی جائیگی (درمختار عالمگیری) **مسئلہ** بھائی یا بہن یا چچا کی لونڈی یا خدمت کے لئے کسی کی لونڈی عاریۃً لایا تھا یا نوکر رکھ کر لایا تھا یا اس کے پاس امانۃً تھی اُس سے وطی کی تو حد ہے اگرچہ حلال ہونے کا دعویٰ کرتا ہو (عالمگیری) **مسئلہ** نکاح کے بعد پہلی شب میں جو عورت رخصت کر کے اس کے یہاں لائی گئی اور عورتوں نے بیان کیا کہ یہ تیری بی بی ہے اُس نے وطی کی بعد کو معلوم ہوا کہ بی بی نہ تھی تو حد نہیں (درمختار) یعنی جبکہ پیشتر سے یہ اُس عورت کو نہ پہچانتا ہو جس کے ساتھ نکاح ہوا ہے اور اگر پہچانتا ہے[1] اور دوسری عورت اس کے پاس لائی گئی تو اُن عورتوں کا قول کس طرح اعتبار کریگا۔ یوہیں اگر عورتیں نہ کہیں مگر سُسرال والوں نے جس عورت کو اس کے یہاں بھیجدیا ہے اُس میں بیشک یہی گمان ہوگا کہ اسی کے ساتھ نکاح ہوا ہے جبکہ پیشتر سے دیکھا نہ ہو اور بعض واقعے ایسے ہوتے بھی ہیں کہ ایک گھر میں دو براتیں آئیں اور رخصت کے وقت دونوں بہنیں بدل گئیں اسکی اُسکے یہاں اُس کی اس کے یہاں آگئی لہٰذا اشتباہ ضرور معتبر ہوگا واللّٰہ تعالیٰ اعلم **مسئلہ** شبہ عقد یعنی جس عورت سے نکاح نہیں ہو سکتا اُس سے نکاح کر کے وطی کی مثلاً دوسرے کی عورت سے نکاح کیا یا دوسرے کی عورت ابھی عدت میں تھی اس سے نکاح کیا تو اگرچہ یہ نکاح نکاح نہیں مگر حد ساقط ہو گئی مگر اسے سزا دی جائیگی یوہیں اگر اس عورت کے ساتھ نکاح تو ہو سکتا ہے مگر جس طرح نکاح کیا وہ صحیح نہ ہوا مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح کیا کہ یہ نکاح صحیح نہیں مگر ایسے نکاح کے بعد وطی کی تو حد ساقط ہو گئی (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** اندھیری رات میں اپنے بستر پر کسی عورت کو پایا اور اُسے زوجہ گمان کر کے وطی کی حالانکہ وہ کوئی دوسری عورت

---

[1] ثم رأیت فی ردالمحتار نقل عن الخانیۃ انہ لاحد علیہ وان کان ظاہر الدینی عن وجوب الحد وہٰذا بعید جداً لان الحدود تندفع بالشبہۃ وہٰذہ الشبہۃ اقوی فکیف لا تعتبر ثم نقل المسئلۃ عن الکافی انہ لم یقید المسئلۃ باخبار النساء انہا امرأتہ ۱۲ منہ حفظہ ربہ۔ وغفر اللّٰہ لہ ۱۲ م

تھی تو حد نہیں یونہیں اگر وہ شخص اندھا ہے اور اپنے بستر پر دوسری کو پایا اور زوجہ گمان کرکے وطی کی اگرچہ دن کا وقت ہے تو حد نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** عاقل بالغ نے پاگل عورت سے وطی کی یا اتنی چھوٹی لڑکی سے وطی کی جس کی مثل سے جماع کیا جاتا ہو یا عورت سو رہی تھی اُس سے وطی کی تو صرف مرد پر حد قائم ہوگی عورت پر نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** مرد نے چوپایہ سے وطی کی یا عورت نے بندر سے کرائی تو دونوں کو سزا دینگے اور اس جانور کو ذبح کرکے جلادیں اُس سے نفع اُٹھانا مکروہ ہے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** اغلام یعنی پیچھے کے مقام میں وطی کی تو اُس کی سزا یہ ہے کہ اس کے اوپر دیوار گرادیں یا اونچی جگہ سے اُسے اوندھا کرکے گرائیں اور اس پر پتھر برسائیں یا اُسے قید میں رکھیں یہانتک کہ مرجائے یا توبہ کرے یا چند بار ایسا کیا ہو تو بادشاہ اسلام اُسے قتل کرڈالے الغرض یہ فعل نہایت خبیث ہے بلکہ زنا سے بھی بدتر ہے اسی وجہ سے اس میں حد نہیں کہ بعضوں کے نزدیک حد قائم کرنے سے اُس گناہ سے پاک ہوجاتا ہے اور یہ اتنا بُرا ہے کہ جب تک توبہ خالصہ نہ ہو اس میں پاکی نہ ہوگی اور اغلام کو حلال جاننے والا کافر ہے یہی مذہب جمہور ہے (درمختار بحر وغیرہما) **مسئلہ** کسی کی لونڈی غصب کرلی اور اُس سے وطی کی پھر اس کی قیمت کا تاوان دیا تو حد نہیں اور اگر زنا کے بعد غصب کی اور تاوان دیا تو حد ہے یونہیں اگر زنا کے بعد عورت سے نکاح کرلیا تو حد ساقط نہ ہوگی (درمختار عالمگیری)

زنا کی گواہی دے کر رجوع کرنا

مسئلہ جو امر موجب حد ہے وہ بہت پہلے پایا گیا اور گواہی اب دیتا ہے تو اگر یہ تاخیر کسی عذر کے سبب ہے مثلاً بیمار تھا یا وہاں سے کچہری دور تھی یا اسکو خوف تھا یا راستہ اندیشہ ناک تھا تو یہ تاخیر مضر نہیں یعنی گواہی قبول کرلی جائیگی اور اگر بلا عذر تاخیر

کی تو گواہی مقبول نہ ہوگی مگر حد قذف میں اگرچہ بلا عذر تاخیر ہو گواہی مقبول ہے اور چوری کی گواہی دی اور تمادی ہو چکی ہے تو حد نہیں مگر چور سے تاوان دلوائیں گے (در مختار)

مسئلہ اگر وہ مجرم خود اقرار کرے تو اگرچہ تمادی ہو گئی ہو حد قائم ہوگی مگر شراب پینے کا اقرار کرے اور تمادی ہو تو حد نہیں (درمختار) **مسئلہ** شراب پینے کے بعد اتنا زمانہ گذرا کہ منہ سے بو اُڑ گئی تو تمادی ہو گئی اور اس کے علاوہ اوروں میں تمادی جب ہوگی کہ ایک مہینہ کا زمانہ گذر جائے (تنویر) **مسئلہ** تمادی عارض ہونے کے بعد چار گواہوں نے زنا کی شہادت دی تو نہ زانی پر حد ہے نہ گواہوں پر (درمختار) **مسئلہ** گواہی دی کہ اس نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا ہے اور وہ عورت کہیں چلی گئی ہے تو مرد پر حد قائم کریں گے یونہی اگر زانی خود اقرار کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون عورت تھی تو حد قائم کی جائیگی اور اگر گواہوں نے کہا معلوم نہیں وہ کون عورت تھی تو نہیں اور اگر گواہوں نے بیان کیا کہ اس نے چوری کی مگر جسکی چوری کی وہ غائب ہے تو حد نہیں (درمختار) **مسئلہ** چار گواہوں نے شہادت دی کہ فلاں عورت کے ساتھ اس نے زنا کیا ہے مگر دو نے ایک شہر کا نام لیا کہ فلاں شہر میں اور دو نے دوسرے شہر کا نام لیا یا دو کہتے ہیں کہ اس نے جبراً زنا کیا ہے اور دو کہتے ہیں کہ عورت راضی تھی یا دو نے کہا کہ فلاں مکان میں اور دو نے دوسرا مکان بتایا یا دو نے کہا مکان کے نیچے والے درجہ میں زنا کیا اور دو کہتے ہیں بالاخانہ پر یا دو نے کہا جمعہ کے دن زنا کیا اور دو ہفتہ کا دن بتاتے ہیں یا دو نے صبح کا وقت بتایا اور دو نے شام کا یا دو ایک عورت کو کہتے اور دو دوسری عورت کے ساتھ زنا ہونا بیان کرتے ہیں یا چاروں ایک شہر کا نام لیتے ہیں اور چار دوسرے دوسرے شہر میں زنا ہونا کہتے ہیں اور جو دن تاریخ وقت اُن چاروں نے بیان کیا وہی دوسرے چار بھی بیان کرتے ہیں تو ان سب صورتوں میں حد نہیں نہ ان پر نہ گواہوں پر (عالمگیری)

مسئلہ مرد و عورت کے کپڑوں میں گواہوں نے اختلاف کیا کوئی کہتا ہے فلاں

کپڑا پہنے ہوئے تھا اور کوئی دوسرے کپڑے کا نام لیتا ہے یا کپڑوں کے رنگ میں اختلاف کیا یا عورت کو کوئی دُبلی بتاتا ہے کوئی موٹی یا کوئی لمبی کہتا ہے اور کوئی ٹھنگنی تو اس اختلاف کا اعتبار نہیں یعنی حد قائم ہوگی (عالمگیری) **مسئلہ** چار گواہوں نے شہادت دی کہ اس نے فلاں دن تاریخ وقت میں فلاں شہر میں فلاں عورت سے زنا کیا اور چار کہتے ہیں کہ اُسی دن تاریخ وقت میں اس نے فلاں شخص کو (دوسرے شہر کا نام لیکر) فلاں شہر میں قتل کیا تو نہ زنا کی حد قائم ہوگی نہ قصاص یہ اُس وقت ہے کہ دونوں شہادتیں ایک ساتھ گذریں اور اگر ایک شہادت گذری اور حاکم نے اُس کے مطابق حکم کر دیا اب دوسری گذری تو دوسری باطل ہے (عالمگیری) **مسئلہ** چار گواہوں نے زنا کی شہادت دی تھی اور ان میں ایک شخص غلام یا اندھا یا نابالغ یا مجنون ہے یا اُس پر تہمت زنا کی حد قائم ہوچکی ہے یا کافر ہے تو اُس شخص پر حد نہیں مگر گواہوں پر تہمت زنا کی حد قائم ہوگی اور اگر ان کی شہادت کی بناء پر حد قائم کی گئی بعد کو معلوم ہوا کہ ان میں کوئی غلام یا محدود فی القذف وغیرہ ہے جب بھی گواہوں پر حد قائم کی جائے گی اور اُس شخص پر جو کوڑے مارنے سے چوٹ آئی بلکہ مر بھی گیا اس کا کچھ معاوضہ نہیں اور اگر رجم کیا بعد کو معلوم ہوا کہ گواہوں میں کوئی شخص ناقابل شہادت تھا تو بیت المال سے دیت دینگے (درمختار بحر) **مسئلہ** رجم کے بعد ایک گواہ نے رجوع کی تو صرف اسی پر حد قذف جاری کریں گے اور اُسے چوتھائی دیت دینی ہوگی اور رجم سے پہلے رجوع کی تو سب پر حد قذف قائم ہوگی اور اگر پانچ گواہ تھے اور رجم کے بعد ایک نے رجوع کی تو اس پر کچھ نہیں اور ان چار باقیوں میں ایک نے اور رجوع کی تو ان دونوں پر حد قذف ہے اور چوتھائی دیت دونوں مل کر دیں اگر پھر ایک نے رجوع کی تو اس اکیلے پر پوری چوتھائی دیت ہے اور اگر سب رجوع کر جائیں تو دیت کے پانچ حصے کریں ہر ایک ایک حصہ دے (بحر) **مسئلہ** جس شخص نے گواہوں کا تزکیہ کیا وہ اگر رجوع کر جائے یعنی کہے میں قصداً جھوٹ

بولا تھا واقع میں گواہ قابلِ شہادت نہ تھے تو مرحوم کی دیت اُسے دینی پڑیگی اور اگر وہ اپنے قول پر اڑا ہے یعنی کہتا ہے کہ گواہ قابلِ شہادت ہیں مگر واقع میں قابلِ شہادت نہیں تو بیت المال سے دیت دی جائیگی اور گواہوں پر نہ دیت ہے نہ حدِ قذف (درمختار)

مسئلہ گواہوں کا تزکیہ ہوا اور رجم کردیا گیا بعد کو معلوم ہوا کہ قابلِ شہادت نہ تھے تو بیت المال سے دیت دی جائے (درمختار) **مسئلہ** گواہوں نے بیان کیا کہ ہم نے قصداً اس طرف نظر کی تھی تو اس کی وجہ سے فاسق نہ ہوگئے اور گواہی مقبول ہے کہ اگرچہ دوسرے کی شرمگاہ کی طرف دیکھنا حرام ہے مگر بضرورت جائز ہے لہٰذا بغرض ادائے شہادت جائز ہے جیسے دائی اور ختنہ کرنیوالے اور حُقنہ دینے والے اور طبیب کو بوقتِ ضرورت اجازت ہے اور اگر گواہوں نے بیان کیا کہ ہم نے مزہ لینے کے لئے نظر کی تھی تو فاسق ہوگئے اور گواہی قابلِ قبول نہیں (درمختار بحر) **مسئلہ** مرد اپنے محصن ہونے سے انکار کرے تو دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے احصان ثابت ہوگا یا اُس کے بچہ پیدا ہو چکا ہے جب بھی محصن ہے اور اگر خلوت ہو چکی ہے اور مرد کہتا ہے کہ میں نے زوجہ سے وطی کی ہے مگر عورت انکار کرتی ہے تو مرد محصن ہے اور عورت نہیں (درمختار) +

شراب پینے کی حد کا بیان

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ احْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝

اے ایمان والو شراب اور جُوا اور بت اور تیروں سے فال نکالنا یہ سب ناپاکی ہیں شیطان کے کاموں سے ہیں ان سے بچو تاکہ فلاح پاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جُوئے کی وجہ سے تمہارے اندر عداوت اور بغض ڈالدے اور تم کو اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے تو کیا تم ہو باز آنے والے؟ طاعت کرو اللہ کی اور رسول کی اطاعت کرو اور پرہیز کرو اور اگر تم اعراض کروگے تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف صاف طور پہنچا دینا ہے شراب پینا حرام ہے اور اس کی وجہ سے بہت سے گناہ پیدا ہوتے ہیں لہٰذا اگر اسکو معاصی اور بے حیائیوں کی اصل کہا جائے تو بجا ہے حدیث میں اسکے پینے پر نہایت سخت وعیدیں آئی ہیں چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔ **حدیث ۱**۔ ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضورؐ نے فرمایا جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ لائے وہ تھوڑی بھی حرام ہے **حدیث ۲** ۔ ابوداؤد ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ حضورؐ نے مسکر اور مفتر (یعنی اعضاء کو سست کرنیوالی جو اس کُند کرنے والی مثلاً افیون) سے منع فرمایا۔ **حدیث ۳**۔ بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و بیہقی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا ہر نشہ والی چیز خمر ہے (یعنی خمر کے حکم میں ہے) اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور جو شخص دُنیا میں شراب پیئے اور اُس کی مداومت کرتا ہُوا مرے اور توبہ نہ کرے وہ آخرت کی شراب نہیں پیئے گا۔ **حدیث ۴**۔ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے بیشک اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے کہ جو شخص نشہ پیئے گا اسے طینۃ الخبال سے پلائے گا لوگوں نے عرض کی طینۃ الخبال کیا چیز ہے فرمایا کہ جہنمیوں کا پسینہ یا اُن کا عصارہ (نچوڑ)۔ **حدیث ۵**۔ صحیح مسلم میں ہے کہ طارق بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شراب کے متعلق سوال کیا حضورؐ نے منع فرمایا اُنہوں نے عرض کی ہم تو اسے دوا کے لئے

بناتے ہیں فرمایا یہ دوا نہیں ہے یہ تو خود بیماری ہے۔ **حدیث ۶**: ترمذی نے عبداللہ بن عمر اور نسائی و ابن ماجہ و دارمی نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شراب پیئے گا اُس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی پھر اگر توبہ کرے تو اللہ اُس کی توبہ قبول فرمائیگا پھر اگر پیئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو قبول ہے پھر اگر پیئے تو چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو اللہ قبول فرمائیگا پھر اگر چوتھی مرتبہ پیئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اب اگر توبہ کرے تو اللہ اُسکی توبہ قبول نہیں فرمائیگا اور نہر خبال سے اُسے پلائے گا۔ **حدیث ۷**: ابوداؤد نے دیلم حمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں مَیں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم سرد ملک کے رہنے والے ہیں اور سخت سخت کام کرتے ہیں اور ہم گیہوں کی شراب بناتے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں کام کرنے کی قوت حاصل ہوتی ہے اور سردی کا اثر نہیں ہوتا۔ ارشاد فرمایا کیا اُس میں نشہ ہوتا ہے؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا تو اس سے پرہیز کرو۔ مَیں نے عرض کی کہ لوگ اسے نہیں چھوڑیں گے فرمایا اگر نہ چھوڑیں تو اُن سے قتال کرو۔ **حدیث ۸**: دارمی نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا والدین کی نافرمانی کرنے والا اور جُوا کھیلنے والا اور احسان جتانے والا اور شراب کی مداومت کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ **حدیث ۹**: امام احمد نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قسم ہے میری عزت کی میرا جو بندہ شراب کی ایک گھونٹ بھی پیئے گا میں اُس کو اُتنی ہی پیپ پلاؤں گا اور جو بندہ میرے خوف سے اُسے چھوڑے گا میں اُس کو حوض قدس سے پلاؤں گا۔ **حدیث ۱۰**: امام احمد و نسائی و بزار و حاکم ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا تین شخصوں پر اللہ نے جنت حرام کردی شراب کی مداومت کرنیوالا اور والدین

کی نافرمانی کرنے والا اور دیوث جو اپنے اہل میں بے حیائی کی بات دیکھے اور منع نہ کرے

حدیث ۱۱: امام احمد و ابویعلیٰ و ابن حبان و حاکم نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا تین شخص جنت میں داخل نہ ہونگے شراب کی مداومت کرنے والا اور قاطع رحم اور جادو کی تصدیق کرنیوالا **حدیث ۱۲:** امام احمد نے ابن عباس سے اور ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا شراب کی مداومت کرنے والا مرنیگا تو خدا سے ایسے ملے گا جیسا بت پرست۔

حدیث ۱۳: ترمذی و ابن ماجہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس شخصوں پر لعنت کی بنانے والا اور بنوانے والا اور پینے والا اور اٹھانے والا اور جس کے پاس اٹھاکر لائی گئی اور پلانے والا اور بیچنے والا اور اُس کے دام کھانے والا اور خریدنے والا اور جس کے لیے خریدی گئی۔

حدیث ۱۴: طبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے وہ شراب نہ پیئے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہے۔

حدیث ۱۵: حاکم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا شراب سے بچو کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔ **حدیث ۱۶:** ابن ماجہ و بیہقی ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں مجھے میرے خلیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ خدا کے ساتھ شرک نہ کرنا اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جاؤ اگرچہ جلا دیے جاؤ اور نماز فرض کو قصداً ترک نہ کرنا کہ جو شخص اسے قصداً چھوڑے اُس سے ذمہ بری ہے اور شراب نہ پینا کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے **حدیث ۱۷:** ابن حبان و بیہقی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں ام الخبائث (شراب) سے بچو کہ گزشتہ زمانہ میں ایک شخص عابد تھا اور لوگوں سے الگ رہتا تھا ایک عورت اُس پر فریفتہ ہوگئی اس نے اسکے پاس ایک خادمہ

کو بھیجا کہ گواہی کے لئے اُسے بُلا کر لاوہ بُلا کر لائی جب مکان کے دروازوں میں داخل ہوتا گیا خادمہ بند کرتی گئی جب اندر کے مکان میں پہنچا دیکھا کہ ایک خوبصورت عورت بیٹھی ہے اور اس کے پاس ایک لڑکا ہے اور ایک برتن میں شراب ہے اس عورت نے کہا میں نے تجھے گواہی کے لئے نہیں بلایا ہے بلکہ اسلئے بلایا ہے کہ یا اس لڑکے کو قتل کر یا مجھ سے زنا کر یا شراب کا ایک پیالہ پی اگر تو ان باتوں سے انکار کرتا ہے تو میں شور کروں گی اور تجھے رُسوا کروں گی جب اُس نے دیکھا کہ مجھے ناچار کچھ کرنا ہی پڑیگا کہا ایک پیالہ شراب کا مجھے پلا دے جب ایک پیالہ پی چکا تو کہنے لگا اور دے جب خوب پی چکا تو زنا بھی کیا اور لڑکے کو قتل بھی کیا لہٰذا شراب سے بچو خدا کی قسم ایمان اور شراب کی مداومت مرد کے سینہ میں جمع نہیں ہوتے قریب ہے کہ ان میں کا ایک دوسرے کو نکال دے۔ **حدیث ۱۸** ابن ماجہ و ابن حبان ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری امت میں کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اُس کا نام بدل کر کچھ اور رکھیں گے اور اُن کے سروں پر باجے بجائیں گے اور گانے والیاں گائیں گی یہ لوگ زمین میں دھنسا دئے جائیں گے اور اُن میں کچھ لوگ بندر اور سوئر بنا دئے جائیں گے۔ **حدیث ۱۹**۔ ترمذی و ابو داؤد نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شراب پیئے اُسے کوڑے مارو اور اگر چوتھی مرتبہ پھر پیئے تو اُسے قتل کر ڈالو اور یہ حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ چوتھی بار حضور کی خدمت میں شراب خوار لایا گیا اُسے کوڑے مارے اور قتل نہ کیا یعنی قتل کرنا منسوخ ہے۔ **حدیث ۲۰** بخاری و مسلم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کے متعلق شاخوں اور جوتیوں سے مارنے کا حکم دیا۔ **حدیث ۲۱** صحیح بخاری میں سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ حضور کے زمانہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں اور حضرت عمر کے ابتدائی

زمانۂ خلافت میں شرابی لایا جاتا ہم اپنے ہاتھوں اور جوتوں اور چادروں سے اُسے مارتے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چالیس کوڑے کا حکم دیا پھر جب لوگوں میں سرکشی ہو گئی تو اسّی کوڑے کا حکم دیا۔ **حدیث ۲۲** : امام مالک نے ثور بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے حدِ خمر کے متعلق صحابہ سے مشورہ کیا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میری رائے یہ ہے کہ اسے اسّی کوڑے مارے جائیں کیونکہ جب پیئے گا نشہ ہوگا اور جب نشہ ہوگا بیہودہ بکے گا اور جب بیہودہ بکے گا افترا کرے گا لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسّی کوڑوں کا حکم دیا۔ **احکام فقہیہ۔ مسئلہ** مسلمان عاقل بالغ ناطق غیر مضطر بلا اکراہ شرعی خمر کا ایک قطرہ بھی پیئے تو اس پر حد قائم کی جائے گی جبکہ اُسے اس کا حرام ہونا معلوم ہو کافر یا مجنوں یا نابالغ یا گونگے نے پی تو حد نہیں یونہی اگر پیاس سے مرا جاتا تھا اور پانی نہ تھا کہ پی کر جان بچاتا اور اتنی پی کہ جان بچ جائے تو حد نہیں اور اگر ضرورت سے زیادہ پی تو حد ہے۔ یونہی اگر کسی نے شراب پینے پر مجبور کیا یعنی اکراہ شرعی پایا گیا تو حد نہیں۔ شراب کی حرمت کو جانتا ہو اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ واقع میں اُسے معلوم ہو کہ یہ حرام ہے دوسرے یہ کہ دارالاسلام میں رہتا ہو تو اگرچہ نہ جانتا ہو حکم یہی دیا جائے گا کہ اُسے معلوم ہے کیونکہ دارالاسلام میں جہل عذر نہیں لہٰذا اگر کوئی حربی دارالحرب سے آکر مشرف باسلام ہوا اور شراب پی اور کہتا ہے مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ حرام ہے تو حد نہیں (درمختار) **مسئلہ** شراب پی اور کہتا ہے میں نے دودھ یا شربت اسے تصور کیا تھا یا کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ شراب ہے تو حد ہے اور اگر کہتا ہے میں نے اسے نبیذ سمجھا تھا تو حد نہیں (بحر) **مسئلہ** انگور کا کچا پانی جب جوش کھانے لگے اور اُس میں جھاگ پیدا ہو جائے اُسے خمر کہتے ہیں اس کے ساتھ پانی ملا دیا ہو اور پانی کم ہو جب بھی خالص کے حکم میں ہے کہ ایک قطرہ پینے پر بھی حد قائم ہوگی اور پانی زیادہ ہے تو جب تک

نشہ نہ ہو حد نہیں اور اگر انگور کا پانی پکا لیا گیا تو جبتک اس کے پینے سے نشہ نہ ہو حد نہیں اور اگر خمر کا عرق کھینچا تو اس عرق کا بھی وہی حکم ہے کہ ایک قطرہ پر بھی حد ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** خمر کے علاوہ اور شرابیں پینے سے حد اُس وقت ہے کہ نشہ آجائے (درمختار) **مسئلہ** شراب پی کر حرم میں داخل ہوا تو حد ہے مگر جبکہ حرم میں پناہ لی تو حد نہیں اور حرم میں پی تو حد ہے دارالحرب میں پینے سے بھی حد نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** نشہ کی حالت میں حد قائم نہ کریں بلکہ نشہ جاتے رہنے کے بعد قائم کریں اور نشہ کی حالت میں قائم کردی تو نشہ جانے کے بعد پھر اعادہ کریں (درمختار) **مسئلہ** شراب خوار پکڑا گیا اور اس کے مُنہ میں ہنوز بُو موجود ہے اگرچہ افاقہ ہو گیا ہو یا نشہ کی حالت میں لایا گیا اور گواہوں سے شراب پینا ثابت ہو گیا تو حد ہے اور اگر جس وقت اونھوں نے پکڑا تھا اُس وقت نشہ تھا اور بُو تھی مگر عدالت دُور ہے وہاں تک لاتے لاتے نشہ اور بُو جاتی رہی تو حد ہے جبکہ گواہ بیان کریں کہ ہم نے جب پکڑا تھا اُس وقت نشہ تھا اور بُو تھی (عالمگیری) **مسئلہ** نشہ والا اگر ہوش آنے کے بعد شراب پینے کا خود اقرار کرے اور ہنوز بُو موجود ہے تو حد ہے اور بُو جاتی رہنے کے بعد اقرار کیا تو حد نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** نشہ یہ ہے کہ بات چیت صاف نہ کر سکے اور کلام کا اکثر حصہ ہذیان ہو اگرچہ کچھ باتیں ٹھیک بھی ہوں (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** شراب پینے کا ثبوت فقط مُنہ میں شراب کی سی بدبُو آنے بلکہ قے میں شراب نکلنے سے بھی نہ ہو گا یعنی اتنی بات سے کہ بُو پائی گئی یا شراب کی قے کی حد قائم نہ کریں گے کہ ہو سکتا ہے حالت اضطرار یا اکراہ میں پی ہو مگر بُو یا نشہ کی صورت میں تعزیر کریں گے جبکہ ثبوت نہ ہو۔ اور اس کا ثبوت دو مردوں کی گواہی سے ہو گا اور ایک مرد اور دو عورتوں نے شہادت دی تو حد قائم کرنے کے لئے یہ ثبوت نہ ہوا۔ (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** قاضی کے سامنے جب گواہوں نے کسی شخص کے شراب پینے کی شہادت دی تو قاضی اُن سے چند سوال کریگا خمر

کس کو کہتے ہیں اس نے کس طرح پی اپنی خواہش سے یا اکراہ کی حالت میں کب پی اور کہاں پی کیونکہ تمادی کی صورت میں یا دار الحرب میں پینے سے حد نہیں جب گواہ ان امور کے جواب دے لیں تو وہ شخص جس کے اوپر یہ شہادت گذری روک لیا جائے اور گواہوں کی عدالت کے متعلق سوال کرے اگر ان کا عادل ہونا ثابت ہوجائے تو حد کا حکم دیا جائے گواہوں کا بظاہر عادل ہونا کافی نہیں جب تک اس کی تحقیق نہ ہولے (درمختار) **مسئلہ** گواہوں نے جب بیان کیا اس نے شراب پی اور کسی نے مجبور نہ کیا تھا تو اس کا یہ کہنا کہ مجھے مجبور کیا گیا سُنا نہ جائیگا (بحر) **مسئلہ** گواہوں میں اگر باہم اختلاف ہوا ایک صبح کا وقت بتاتا ہے دوسرا شام کا ایک نے کہا شراب پی دوسرا کہتا ہے شراب کی قے کی یا ایک پینے کی گواہی دیتا ہے اور دوسرا اس کی کہ میرے سامنے اقرار کیا ہے تو ثبوت نہ ہوا اور حد قائم نہ ہوگی (درمختار) مگر ان سب صورتوں میں سزا دیں گے **مسئلہ** اگر خود اقرار کرتا ہو تو ایک بار اقرار کافی ہے حد قائم کردیں گے جبکہ اقرار ہوش میں کرتا ہو اور نشہ میں اقرار کیا تو کافی نہیں (درمختار) **مسئلہ** کسی فاسق کے گھر میں شراب پائی گئی یا چند شخص اکٹھے ہیں اور وہاں شراب بھی رکھی ہے اور اُن کی مجلس اس قسم کی ہے جیسے شراب پینے والے شراب پینے بیٹھا کرتے ہیں اگرچہ اُنھیں پیتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا تو ان پر حد نہیں مگر سب کو سزا دی جائے (ردالمحتار) **مسئلہ** اس کی حد میں اسی کوڑے مارے جائیں گے اور غلام کو چالیس اور بدن کے متفرق حصوں میں ماریں گے جس طرح حدِ زنا میں بیان ہوا (ردالمحتار) **مسئلہ** نشہ کی حالت میں تمام وہ احکام جاری ہوں گے جو ہوش میں ہوتے ہیں مثلاً اپنی زوجہ کو طلاق دیدی تو طلاق ہوگئی یا اپنا کوئی مال بیچ ڈالا تو بیع ہوگئی صرف چند باتوں میں اس کے احکام علیحدہ ہیں اگر کوئی کلمۂ کفر بکا تو اُسے مرتد کا حکم نہ دیں گے یعنی اُسکی عورت

بائن نہ ہوگی رہا یہ کہ عنداللہ بھی کافر ہوگا یا نہیں اگر قصداً کفر بکا ہے تو عنداللہ کافر ہے ورنہ نہیں۔ جو حدود خالص حق اللہ ہیں اُن کا اقرار کیا تو اقرار صحیح نہیں اسی وجہ سے اگر شراب پینے کا نشہ کی حالت میں اقرار کیا تو حد نہیں۔ اپنی شہادت پر دوسرے کو گواہ نہیں بنا سکتا۔ اپنے چھوٹے بچے کا مہر مثل سے زیادہ پر نکاح نہیں کر سکتا اپنی نابالغ لڑکی کا مہر مثل سے کم پر نکاح نہیں کر سکتا۔ کسی نے ہوش کے وقت اسے وکیل کیا تھا کہ یہ میرا سامان بیچ دے اور نشہ میں بیچا تو بیع نہ ہوئی۔ کسی نے ہوش میں وکیل کیا تھا کہ تو میری عورت کو طلاق دیدے اور نشہ میں اُس کی عورت کو طلاق دی تو طلاق نہ ہوئی (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** بھنگ اور افیون پینے سے نشہ ہو تو حد قائم نہ کریں گے مگر سزا دی جائے اور اُن سے نشہ کی حالت میں طلاق دی تو ہو جائے گی جبکہ نشہ کے لئے استعمال کی ہو اور اگر علاج کے طور پر استعمال کی ہو تو نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** حد ماری جارہی تھی اور بھاگ گیا پھر پکڑ کر لایا گیا اگر تمادی آگئی ہے تو چھوڑ دیں گے ورنہ بقیہ پوری کریں اور اگر دوبارہ پھر پی اور حد قائم کرنے کے بعد ہے تو دوسری مرتبہ پھر حد قائم کریں اور اگر پہلے بالکل نہیں ماری گئی یا کچھ کوڑے مارے تھے کچھ باقی تھے تو اب دوسری بار کیلئے حد ماریں پہلی اسی میں متداخل ہوگئی (درمختار ردالمحتار)۔

حدقذف کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا اور جو لوگ مسلمان مرد اور عورتوں کو ناکردہ باتوں سے ایذا دیتے ہیں اُنھوں نے بہتان اور کھلا ہوا گناہ اُٹھایا اور فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَ

اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ہ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ہ اور جو لوگ پارسا عورتوں کو تہمت لگاتے ہیں پھر چار گواہ نہ لائیں اُن کو اسی کوڑے مارو اور ابداً اُن کی گواہی قبول نہ کرو اور وہ لوگ فاسق ہیں مگر وہ کہ اس کے بعد توبہ کریں اور اپنی حالت درست کرلیں تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص اپنے مملوک پر زنا کی تہمت لگائے قیامت کے دن اُس پر حد لگائی جائے گی مگر جبکہ واقع میں وہ غلام ویسا ہی ہے جیسا اُس نے کہا۔ عبدالرزاق عکرمہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ایک عورت نے اپنی باندی کو زانیہ کہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تو نے زنا کرتے دیکھا ہے اُس نے کہا نہیں۔ فرمایا قسم ہے اُس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قیامت کے دن اس کی وجہ سے لوہے کے اسی کوڑے تجھے مارے جائیں گے۔ **مسئلہ** کسی کو زنا کی تہمت لگانے کو قذف کہتے ہیں اور یہ کبیرہ گناہ ہے یوہیں لواطت کی تہمت بھی کبیرہ گناہ ہے مگر لواطت کی تہمت لگائی تو حد نہیں بلکہ تعزیر ہے اور زنا کی تہمت لگانے والے پر حد ہے۔ حد قذف آزاد پر اسی کوڑے ہے اور غلام پر چالیس (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ زنا کے علاوہ اور کسی گناہ کے اتہام کو قذف نہ کہیں گے نہ اس پر حد ہے، البتہ بعض صورتوں میں تعزیر ہے جس کا بیان ان شاء اللہ تعالیٰ آئے گا (بحر)

مسئلہ قذف کا ثبوت دو مردوں کی گواہی سے ہوگا یا اُس تہمت لگانے والے کے اقرار سے اور اس جگہ عورتوں کی گواہی یا شہادت علی الشہادت کافی نہیں بلکہ ایک قاضی نے اگر دوسرے قاضی کے پاس لکھ بھیجا کہ میرے نزدیک قذف کا ثبوت ہو چکا ہے اور کتاب القاضی کے شرائط بھی پائے جائیں جب بھی یہ دوسرا قاضی حد قذف قائم نہیں کرسکتا یوہیں اگر قاذف نے حد قذف سے انکار کیا اور گواہوں سے ثبوت نہ ہوا

تو اُس سے حلف نہ لیں گے اور اگر اُس پر حلف رکھا گیا اور اُس نے قسم کھانے سے انکار کر دیا تو حد قائم نہ کریں گے اور اگر گواہوں میں باہم اختلاف ہوا ایک گواہ قذف کا کچھ وقت بتاتا ہے اور دوسرا گواہ دوسرا وقت کہتا ہے تو یہ اختلاف معتبر نہیں یعنی حد جاری کریں گے اور اگر ایک نے قذف کی شہادت دی اور دوسرے نے اقرار کی یا ایک کہتا ہے مثلاً فارسی زبان میں تہمت لگائی اور دوسرا یہ بیان کرتا ہے کہ اردو میں تو حد نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ** جب اس قسم کا دعویٰ قاضی کے یہاں ہو اور گواہ ابھی نہیں لایا ہے تو تین دن تک قاذف کو محبوس رکھیں گے اور اُس شخص سے گواہوں کا مطالبہ ہوگا اگر تین دن کے اندر گواہ لایا فبہا ورنہ اُسے رہا کر دیں گے (درمختار)

مسئلہ تہمت لگانے والے پر حد واجب ہونے کے لئے چند شرطیں ہیں جس پر تہمت لگائی وہ مسلمان عاقل بالغ آزاد پارسا ہو اور تہمت لگانے والے کا نہ وہ لڑکا ہو نہ پوتا اور نہ گونگا ہو نہ خصی نہ اُس کا عضو تناسل جڑ سے کٹا ہو نہ اُس نے نکاح فاسد کے ساتھ وطی کی اور اگر عورت کو تہمت لگائی تو وہ ایسی نہ ہو جس سے وطی نہ کی جا سکے اور وقت حد تک وہ شخص محصن ہو لہٰذا معاذ اللہ قذف کے بعد مرتد ہو گیا یا مجنون یا بوہرا ہو گیا یا وطی حرام کی یا گونگا ہو گیا تو حد نہیں (درمختار، عالمگیری) **مسئلہ** جس عورت کو اس نے تین طلاقیں یا طلاق بائن دی اور زمانۂ عدت میں اُس سے وطی کی یا کسی لونڈی سے وطی کی پھر اس کے خریدنے یا اُس سے نکاح کرنے کا دعویٰ کیا یا مشترک لونڈی تھی اُس سے وطی کی یا کسی عورت سے جبراً زنا کیا یا غلطی سے زوجہ کے بدلے دوسری عورت اس کے یہاں رخصت کر دی گئی اور اُس نے اس سے وطی کی یا زمانۂ کفر میں زنا کیا تھا پھر مسلمان ہوا یا حالت جنون میں زنا کیا یا جو باندی اس پر ہمیشہ کیلئے حرام تھی اُس سے وطی کی یا جو باندی اس

باپ کی موطوءہ تھی اُسے اُس نے خریدا اور وطی کی یا اُس کی ماں سے اُس نے خود وطی کی تھی اب اس لڑکی کو خریدا اور وطی کی ان سب صورتوں میں اگر کسی نے اس شخص پر زنا کی تہمت لگائی تو اُس پر حد نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** حرہ اس کے نکاح میں ہے اس کے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کیا یا ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع کیا جن کا جمع کرنا حرام تھا جیسے دو بہنیں یا پھوپھی یا بھتیجی اور وطی کی یا اس کے نکاح میں چار عورتیں موجود ہیں اور پانچویں سے نکاح کر کے جماع کیا یا کسی عورت سے نکاح کر کے وطی کی بعد کو معلوم ہوا کہ یہ عورت مصاہرت کی وجہ سے اس پر حرام تھی پھر کسی نے زنا کی تہمت لگائی تو تہمت لگانے والے پر حد نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** کسی عورت سے بغیر گواہوں کے نکاح کیا یا شوہر والی عورت سے جان بوجھ کر نکاح کیا یا جان بوجھ کر عدت کے اندر یا اُس عورت سے نکاح کیا جس سے نکاح حرام ہے اور ان سب صورتوں میں وطی بھی کی تو تہمت لگانے والے پر حد نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** جس عورت پر حد زنا قائم ہو چکی ہے اُس کو کسی نے تہمت لگائی یا ایسی عورت پر تہمت لگائی جس میں زنا کی علامت موجود ہے مثلاً میاں بی بی میں قاضی نے لعان کرایا اور بچہ کا نسب باپ سے منقطع کر کے عورت کی طرف منسوب کر دیا یا عورت کے بچہ ہے جس کا باپ معلوم نہیں تو ان سب صورتوں میں تہمت لگانے والے پر حد نہیں اور اگر لعان بغیر بچہ کے ہوا یا بچہ موجود تھا مگر اُس کا نسب باپ سے منقطع نہ کیا یا نسب بھی منقطع کر دیا مگر بعد میں شوہر نے اپنا جھوٹا ہونا بیان کیا اور بچہ باپ کی طرف منسوب کر دیا گیا تو ان صورتوں میں عورت پر تہمت لگانے سے حد ہے (عالمگیری) **مسئلہ** جس عورت کو اس نے شہوت کے ساتھ چھوا یا شرمگاہ کی طرف شہوت کے ساتھ نظر کی اب اُس کی ماں یا بیٹی کو خرید کر یا نکاح کر کے وطی کی یا جس عورت سے اسکے باپ یا بیٹے نے

اُسی طرح چھُوا یا نظر کی تھی اُس کو اس نے خرید کر یا نکاح کر کے وطی کی اور کسی نے زنا کی تہمت لگائی تو اُس پر حد ہے (عالمگیری)۔ **مسئلہ** اپنی عورت سے حیض میں جماع کیا یا عورت سے ظہار کیا تھا اور بغیر کفارہ دیئے جماع کیا یا عورت روزہ دار تھی اور شوہر کو معلوم بھی تھا اور جماع کیا تو ان صورتوں میں تہمت لگانے والے پر حد ہے (عالمگیری)۔ **مسئلہ** زنا کی تہمت لگائی اور حد قائم ہونے سے پہلے اُس شخص نے زنا کیا جس پر تہمت لگائی یا کسی ایسی عورت سے وطی کی جس سے وطی حرام تھی یا معاذ اللہ مرتد ہو گیا اگرچہ پھر مسلمان ہو گیا تو ان سب صورتوں میں حد ساقط ہو گئی (بحر)۔ **مسئلہ** حد قذف اُس وقت قائم ہو گی جب صریح لفظ زنا سے تہمت لگائی مثلاً تو زانی ہے یا تو نے زنا کیا یا تو زنا کار ہے اور اگر صریح لفظ نہ ہو مثلاً یہ کہ تُو نے وطی حرام کی یا تو نے حرام طور پر جماع کیا تو حد نہیں اور اگر یہ کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تو زانی ہے یا مجھے فلاں نے اپنی شہادت پر گواہ بنایا ہے کہ تو زانی ہے یا کہا تو فلاں کے پاس جا کر اُس سے کہہ کہ تو زانی ہے اور قاصد نے یوہیں جا کر کہہ دیا تو حد نہیں (درمختار، ردالمحتار)۔ **مسئلہ** اگر کہا کہ تو اپنے باپ کا نہیں یا اُس کے باپ کا نام لے کر کہا کہ تو فلاں کا بیٹا نہیں حالانکہ اُس کی ماں پاک دامن عورت ہے اگرچہ یہ شخص جسکو کہا گیا کیسا ہی ہو تو حد ہے جبکہ یہ الفاظ غصہ میں کہے ہوں اور اگر رضامندی میں کہے تو حد نہیں کیونکہ اس کے یہ معنی بن سکتے ہیں کہ تو اپنے باپ سے مشابہ نہیں مگر پہلی صورت میں شرط یہ ہے کہ جس پر تہمت لگائی وہ حد کا طالب ہُوا اگرچہ تہمت لگانے کے وقت وہاں موجود نہ تھا اور اگر کہا کہ تو اپنے باپ ماں کا نہیں یا تو اپنی ماں کا نہیں تو حد نہیں (درمختار)۔ **مسئلہ** اگر دادا یا چچا یا ماموں یا مربی کا نام لے کر کہا کہ تو اُس کا بیٹا ہے تو حد نہیں کیونکہ ان لوگوں کو بھی مجازاً باپ کہہ دیا کرتے ہیں (درمختار)۔ **مسئلہ** کسی شخص کو اُس کی

قوم کے سوا دوسری قوم کی طرف نسبت کرتا یا کہا کہ تو اُس قوم کا نہیں ہے سبب حد نہیں پھر اگر کسی ذلیل قوم کی طرف نسبت کیا تو مستحق تعزیر ہے جبکہ حالت غصہ میں کہا ہو کہ یہ گالی ہے اور گالی میں سزا ہے (درمختار ردالمحتار) اگر کسی شخص نے بہادری کا کام کیا اُس پر کہا یہ پٹھان ہے تو اس میں کچھ نہیں کہ یہ نہ تہمت ہے نہ گالی۔

مسئلہ کسی عفیفہ عورت کو رنڈی یا کسبی کہا تو یہ قذف ہے اور حد کا مستحق ہے کہ یہ لفظ اُنھیں کے لئے ہیں جنہوں نے زنا کو پیشہ کر لیا ہے **مسئلہ** ولد الزنا یا زنا کا بچہ کہا یا عورت کو زانی کہا تو حد ہے اور اگر کسی کو حرامزادہ کہا تو حد نہیں کیونکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ وطی حرام سے پیدا ہوا اور وطی حرام کے لئے زنا ہونا ضرور نہیں اس لئے کہ حیض میں وطی حرام ہے اور جب اپنی عورت سے ہے تو زنا نہیں (درمختار وغیرہ) اور حرامزادہ میں حد نہ ہونے کی یہ وجہ بھی ہے کہ عرف میں بعض لوگ شریر کے لئے یہ لفظ استعمال کرتے ہیں۔ یوہیں حرامی یا حیضی بچہ یا ولد الحرام کہنے پر بھی حد نہیں **مسئلہ** عورت کو اگر جانور۔ بیل۔ گھوڑے۔ گدھے سے فعل کرانے کی گالی دی تو اس میں سزا دی جائے گی۔

مسئلہ جس کو تہمت لگائی وہ اگر مطالبہ کرے تو حد قائم ہوگی ورنہ نہیں یعنی اُس کی زندگی میں دوسرے کو مطالبہ کا حق نہیں اگرچہ وہ موجود نہ ہو کہیں چلا گیا ہو یا تہمت کے بعد مرگیا بلکہ مطالبہ کے بعد بلکہ چند کوڑے مارنے کے بعد انتقال ہوا تو باقی ساقط ہے۔ ہاں اگر اُس کا انتقال ہوگیا اور اس کے ورثہ میں وہ شخص مطالبہ کرے جس کے نسب پر اس تہمت کی وجہ سے حرف آتا ہے تو اس کے مطالبہ پر بھی حد قائم کر دی جائے مثلاً اس کے دادا یا دادی یا باپ یا ماں یا بیٹا یا بیٹی پر تہمت لگائی اور جسے تہمت لگائی مرچکا ہے تو اُس کا مطالبہ کا حق ہے۔ وارث سے مراد وہی نہیں جسے ترکہ پہنچتا ہے یا محجوب یا محروم بھی مطالبہ کر سکتا ہے

مثلاً میت کا بیٹا اگر مطالبہ نہ کرے تو پوتا مطالبہ کرسکتا ہے اگرچہ محجوب ہے یا اس وارث نے اپنی مورث کو مار ڈالا ہے یا غلام یا کافر ہے تو ان کا مطالبہ کا استحقاق ہے اگرچہ محروم ہیں یونہیں نواسہ یا نواسی کو بھی مطالبہ کا حق ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ قریب رشتہ دار نے مطالبہ نہ کیا یا معاف کردیا تو دور کے رشتہ والے کا حق ساقط نہ ہوگا بلکہ مطالبہ کرسکتا ہے (درمختار) **مسئلہ** کسی کے باپ اور ماں دونوں پر تہمت لگائی اور دونوں مر چکے ہیں تو اس کے مطالبہ پر حد قائم ہوگی مگر ایک ہی حد ہوگی دو نہیں یونہیں اگر وہ دونوں زندہ ہیں جب بھی دونوں کے مطالبہ پر ایک ہی حد ہوگی کہ جب چند حدیں جمع ہوں تو ایک ہی قائم کی جائے گی (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** کسی پر ایک نے تہمت لگائی اور حد قائم ہوئی پھر دوسرے نے تہمت لگائی تو دوسرے پر بھی حد قائم کریں گے (عالمگیری) **مسئلہ** اگر چند حدیں مختلف قسم کی جمع ہوں مثلاً اُس نے تہمت بھی لگائی اور شراب بھی پی اور چوری بھی کی اور زنا بھی کیا تو سب حدیں قائم کی جائیں گی مگر ایک ساتھ سب قائم نہ کریں کہ اس میں ہلاک ہو جانے کا خوف ہے بلکہ ایک قائم کرنے کے بعد اتنے دنوں اسے قید میں رکھیں کہ اچھا ہو جائے پھر دوسری قائم کریں اور سب سے پہلے حد قذف جاری کریں اس کے بعد امام کو اختیار ہے کہ پہلے زنا کی حد قائم کرے یا چوری کی بنا پر ہاتھ پہلے کاٹے یعنی ان دونوں میں تقدیم و تاخیر کا اختیار ہے پھر سب کے بعد شراب پینے کی حد ماریں (درمختار) **مسئلہ** اگر اُس نے کسی کی آنکھ بھی پھوڑی ہے اور وہ چاروں چیزیں بھی کی ہیں تو پہلے آنکھ پھوڑنے کی سزا دی جائے یعنی اس کی بھی آنکھ پھوڑ دی جائے پھر حد قذف قائم کی جائے اس کے بعد رجم کر دیا جائے اگر محصن ہو اور باقی حدیں ساقط اور محصن نہ ہو تو اسی طرح عمل کریں اور اگر ایک ہی قسم کی چند حدیں ہوں مثلاً چند شخصوں پر تہمت لگائی یا ایک

شخص پر چند بار تو ایک حد ہے ہاں اگر پوری حد قائم کرنے کے بعد پھر دوسرے شخص پر تہمت لگائی تو اب دوبارہ حد قائم ہوگی اور اگر اُسی پر دوبارہ تہمت ہو تو نہیں (درمختار)
مسئلہ باپ نے بیٹے پر زنا کی تہمت لگائی یا مولی نے غلام پر تو لڑکے یا غلام کو مطالبہ کا حق نہیں یوہیں ماں یا دادا یا دادی نے تہمت لگائی یعنی اپنی اصل سے مطالبہ نہیں کر سکتا یوہیں اگر مری زوجہ پر تہمت لگائی تو بیٹا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر اس عورت کا دوسرے خاوند سے لڑکا ہے تو یہ لڑکا یا عورت کا باپ ہے تو یہ مطالبہ کر سکتا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** تہمت لگانے والے نے پہلے اقرار کیا کہ ہاں تہمت لگائی ہے پھر اپنے اقرار سے رجوع کر گیا یعنی اب انکار کرتا ہے تو اب رجوع معتبر نہیں یعنی مطالبہ ہو تو حد قائم کریں گے یوہیں اگر باہم صلح کر لیں اور کچھ معاوضہ لے کر معاف کر دے یا بلا معاوضہ معاف کر دے تو حد معاف نہ ہوگی یعنی اگر پھر مطالبہ کرے تو کر سکتا ہے اور مطالبہ پر حد قائم ہوگی (فتح القدیر وغیرہ) **مسئلہ** ایک شخص نے دوسرے سے کہا تو زانی ہے اُس نے جواب میں کہا کہ نہیں بلکہ تو ہے تو دونوں پر حد ہے کہ ہر ایک نے دوسرے پر تہمت لگائی اور اگر ایک نے دوسرے کو خبیث کہا دوسرے نے کہا نہیں بلکہ تو ہے تو کسی پر سزا نہیں کہ اس میں دونوں برابر ہو گئے اور تہمت میں چونکہ حق اللہ غالب ہے لہٰذا حد ساقط نہ ہوگی کہ وہ اپنے حق کو ساقط کر سکتے ہیں حق اللہ کو ساقط کرنا ان کے اختیار میں نہیں (بحر وغیرہ) **مسئلہ** شوہر نے عورت کو زانیہ کہا عورت نے جواب میں کہا کہ نہیں بلکہ تو تو عورت پر حد ہے مرد پر نہیں اور لعان بھی نہ ہوگا کہ حد قذف کے بعد عورت لعان کے قابل نہ رہی اور اگر عورت نے جواب میں کہا کہ میں نے تیرے ساتھ زنا کیا ہے تو حد و لعان کچھ نہیں کہ اس کلام کے دو احتمال ہیں ایک یہ کہ نکاح کے پہلے تیرے ساتھ زنا کیا دوسرا یہ کہ نکاح کے بعد تیرے ساتھ ہمبستری

ہوئی اور اس کو زنا سے تعبیر کیا تو جب کلام محتمل ہے تو حد ساقط۔ ہاں اگر جواب میں عورت نے تصریح کر دی کہ نکاح سے پہلے میں نے تیرے ساتھ زنا کیا تو عورت پر حد ہے اور اگر اجنبی عورت سے مرد نے یہ بات کہی اور اس عورت نے یہی جواب دیا تو عورت پر حد ہے کہ وہ زنا کا اقرار کرتی ہے اور مرد پر کچھ نہیں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** زنا کی تہمت لگائی اور چار گواہ زنا کے پیش کر دئے یا مقذوف نے زنا کا چار بار اقرار کر لیا تو جس پر تہمت لگائی ہے اُس پر زنا کی حد قائم کی جائے گی اور تہمت لگانیوالا بری ہے اور اگر فی الحال گواہ لانے سے عاجز ہے اور مہلت مانگتا ہے کہ وقت دیا جائے تو شہر سے گواہ تلاش کر لاؤں تو اُسے کچہری کے وقت تک مہلت دیجائے گی اور خود اُسے جانے نہ دیں گے بلکہ کہا جائے گا کہ کسی کو بھیج کر گواہوں کو بلا لے اور اگر چار فاسق گواہ پیش کر دئے تو سب سے حد ساقط ہے نہ قاذف پر حد ہے نہ مقذوف پر نہ گواہوں پر (درمختار) **مسئلہ** کسی نے دعوی کیا کہ مجھ پر فلاں نے زنا کی تہمت لگائی اور ثبوت میں دو گواہ پیش کئے مگر گواہوں کے مختلف بیان ہوئے ایک کہتا ہے فلاں جگہ تہمت لگائی اور دوسرا دوسری جگہ کا نام لیتا ہے تو حد قاذف قائم کریں گے۔ (عالمگیری) **مسئلہ** حد قذف میں سوا پوستین اور روئی بھرے ہوئے کپڑے کے کچھ نہ اُتاریں (بحر) **مسئلہ** جس شخص پر حد قذف قائم کی گئی اُسکی گواہی کسی معاملہ میں مقبول نہیں ہاں عبادات میں قبول کر لیں گے یوہیں اگر کافر پر حد قذف جاری ہوئی تو کافروں کے خلاف بھی اس کی گواہی مقبول نہیں ہاں اگر اسلام لائے تو اس کی گواہی مقبول ہے اور اگر کفر کے زمانہ میں تہمت لگائی اور مسلمان ہونے کے بعد حد قائم ہوئی تو اس کی گواہی بھی کبھی کسی معاملہ میں مقبول نہیں یوہیں غلام پر حد قذف جاری ہوئی پھر آزاد ہو گیا تو گواہی مقبول نہیں اور اگر کسی پر حد قائم کی جارہی تھی درمیان میں بھاگ گیا تو اگر

بعد میں باقی حد پوری کر لی گئی تو اب گواہی مقبول نہیں اور پوری نہیں کی گئی تو مقبول ہے حد قائم ہونے کے بعد اپنی سچائی پر چار گواہ پیش کیے جنھوں نے زنا کی شہادت دی تو اب اس تہمت لگانے والے کی گواہی آئندہ مقبول ہوگی (عالمگیری)

مسئلہ بہتر یہ ہے کہ جس پر تہمت لگائی گئی مطالبہ نہ کرے اور اگر دعوی کر دیا تو قاضی کے لیے مستحب یہ ہے کہ جب تک ثبوت نہ پیش ہو مدعی کو درگزر کرنے کی طرف توجہ دلاتے (عالمگیری)۔

تعزیر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اے ایمان والو نہ مرد مردوں سے مسخرہ پن کریں عجب نہیں وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ دو اور بُرے لقبوں سے نہ پکارو کیا ایمان کے بعد فاسق کہلانا بُرا نام ہے اور جو توبہ نہ کرے وہی ظالم ہے۔ ترمذی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک شخص دوسرے کو یہودی کہہ کر پکارے تو اُسے بیس کوڑے مارو اور مخنث کہہ کر پکارے تو بیس مارو اور اگر کوئی اپنے محارم سے زنا کرے تو اُسے قتل کر ڈالو۔ بیہقی نے روایت کی کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر ایک شخص دوسرے کو کہے، اے کافر۔ اے خبیث۔ اے فاسق۔ اے گدھے تو اس میں کوئی حد مقرر نہیں۔ حاکم کو اختیار ہے جو مناسب سمجھے سزا دے۔ بیہقی نعمان بن

بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص غیر کو حد تک پہنچادے (یعنی وہ سزا دے جو حد میں ہے) وہ حد سے گزرنے والوں میں ہے **مسئلہ** کسی گناہ پر بغرض تادیب جو سزا دی جاتی ہے اُس کو تعزیر کہتے ہیں شارع نے اس کے لئے کوئی مقدار معین نہیں کی ہے بلکہ اس کو قاضی کی رائے پر چھوڑا ہے جیسا موقع ہو اُس کے مطابق عمل کرے تعزیر کا اختیار صرف بادشاہ اسلام ہی کو نہیں بلکہ شوہر بی بی کو آقا غلام کو ماں باپ اپنی اولاد کو اُستاد شاگرد کو تعزیر کر سکتا ہے (ردالمحتار وغیرہ) اس زمانہ میں کہ ہندوستان میں اسلامی حکومت نہیں اور لوگ بے دھڑک بلاخوف وخطر معاصی کرتے اور اُن پر اصرار کرتے ہیں اور کوئی منع کرے تو باز نہیں آتے اگر مسلمان متفق ہو کر ایسی سزائیں تجویز کریں جن سے عبرت ہو اور بیباکی اور جرأت کا سلسلہ بند ہو جائے تو نہایت مناسب و انسب ہوگا بعض قوموں میں بعض معاصی پر ایسی سزائیں دی جاتی ہیں مثلاً حُقّہ پانی اُس کا بند کر دیتے اور نہ اُس کے یہاں کھاتے نہ اپنے یہاں اُس کو کھلاتے ہیں جب تک توبہ نہ کرلے اور اس کی وجہ سے اُن لوگوں میں ایسی باتیں کم پائی جاتی ہیں جن پر اُن کے یہاں سزا ہوا کرتی ہے مگر کاش وہ تمام معاصی کے انسداد میں ایسی ہی کوشش کرتے اور اپنے پنچایتی قانون کو چھوڑ کر شرع مطہر کے موافق فیصلے دیتے اور احکام سُناتے تو بہت بہتر ہوتا۔ نیز دوسری قومیں بھی اگر ان لوگوں سے سبق حاصل کریں اور یہ بھی اپنے اپنے مواقع اقتدار میں ایسا ہی کریں تو بہت ممکن ہے کہ مسلمانوں کی حالت درست ہو جائے بلکہ ایک یہی کیا اگر اپنے دیگر معاملات و متنازعات میں بھی شرع مطہر کا دامن پکڑیں اور روزمرہ کی تباہ کُن مقدمہ بازیوں سے دستبرداری کریں تو دینی فائدہ کے علاوہ ان کی دُنیوی حالت بھی سنبھل جائے اور بڑے بڑے فوائد حاصل کریں۔ مقدمہ بازی کے مصارف

سے زیر بار بھی نہ ہوں اور اس سلسلہ کے دراز ہونے سے بغض و عداوت جو دلوں میں گھر کر جاتی ہے اس سے بھی محفوظ رہیں **مسئلہ** گناہوں کی مختلف حالتیں ہیں کوئی بڑا کوئی چھوٹا اور آدمی بھی مختلف قسم کے ہیں کوئی حیادار باعزت اور غیرت والا ہوتا ہے بعض بیباک دلیر ہوتے ہیں لہٰذا قاضی جس موقع پر جو تعزیر مناسب سمجھے وہ عمل میں لائے کہ تھوڑے سے جب کام نکلے تو زیادہ کی کیا حاجت (ردالمحتار) **مسئلہ** سادات و علماء اگر وجاہت والے ہوں کہ کبیرہ تو کبیرہ صغیرہ بھی نادراً یا بطور لغزش اُن سے صادر ہو تو ان کی تعزیر ادنٰے درجہ کی ہوگی کہ قاضی ان سے اگر اتنا ہی کہہ دے کہ آپ نے ایسا کیا ایسوں کے لئے اتنا کہہ دینا ہی باز آنے کے لئے کافی ہے اور اگر یہ لوگ اس صفت پر نہ ہوں بلکہ ان کے اطوار خراب ہوگئے ہوں مثلاً کسی کو اس قدر مارا کہ خونا خون ہوگیا یا چند بار جرم کا ارتکاب کیا یا شراب خواری کے جلسہ میں بیٹھتا ہے یا لواطت میں مبتلا ہے تو اب جرم کے لائق سزا دی جائے گی ایسی صورتوں میں درّے لگائے جائیں یا قید کیا جائے اُن علماء و سادات کے بعد دوسرا مرتبہ زمیندار و تجار و مالداروں کا ہے کہ ان پر دعوٰی کیا جائے گا اور دربار قاضی میں طلب کئے جائیں گے پھر قاضی انھیں متنبہ کریگا کہ کیا تم نے ایسا کیا ہے ایسا نہ کرو، تیسرا درجہ متوسط لوگوں کا ہے یعنی بازاری لوگ کہ ایسے لوگوں کے لئے قید ہے۔ چوتھا درجہ ذلیلوں اور کمینوں کا ہے کہ اونھیں مارا بھی جائے مگر جرم جب اس قابل ہو جب ہی یہ سزا ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** تعزیر کی بعض صورتیں یہ ہیں: قید کرنا۔ کوڑے مارنا۔ گوشمالی کرنا۔ ڈانٹنا۔ ترشروئی سے اُن کی طرف غصہ کی نظر کرنا (زیلعی) **مسئلہ** اگر تعزیر ضرب سے ہو تو کم از کم تین کوڑے اور زیادہ سے زیادہ اُنتالیس کوڑے لگائے جائیں اس سے زیادہ کی اجازت نہیں یعنی قاضی کی رائے میں اگر دس

کوڑوں کی ضرورت معلوم ہو تو دس بیس کی ہو تو بیس۔ تیس کی ہو تو تیس لگائے یعنی جتنے کی ضرورت محسوس کرتا ہو اُس سے کمی نہ کرے ہاں اگر چالیس یا زیادہ کی ضرورت معلوم ہوتی ہے تو اُنتالیس سے زیادہ نہ ماریں باقی کے بدلے دوسری سزا کرے مثلاً قید کردے۔ کم از کم تین کوڑے یہ بعض متون کا قول ہے اور امام ابن ہمام وغیرہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک کوڑا مارنے سے کام چلے تو تین کی کچھ حاجت نہیں اور یہی قرین قیاس بھی ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** اگر چند کوڑے مارے جائیں تو بدن پر ایک ہی جگہ ماریں اور بہت سے مارنے ہوں تو متفرق جگہ مارے جائیں کہ عضو بیکار نہ ہو جائے (درمختار) **مسئلہ** تعزیر بالمال یعنی جرمانہ لینا جائز نہیں ہاں اگر دیکھے کہ بغیر لئے باز نہ آئے گا تو وصول کرلے پھر جب اُس کام سے توبہ کرلے واپس دیدے (بحر وغیرہ) پنچایت میں بھی بعض قومیں بعض جگہ جرمانہ لیتی ہیں اُنھیں اس سے باز آنا چاہیئے **مسئلہ** جس مسلمان نے شراب بیچی اُس کو سزا دی جائے یونہیں گویا اور ناچنے والے اور مخنث اور نوحہ کرنے والی بھی مستحق تعزیر ہے مقیم بلا عذر شرعی رمضان کا روزہ نہ رکھے تو مستحق تعزیر ہے اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ اب بھی نہیں رکھے گا تو قید کیا جائے (عالمگیری) **مسئلہ** کوئی شخص کسی عورت یا چھوٹی لڑکی بھگا لے گیا اور اُس کا کسی سے نکاح کر دیا تو اُس پر تعزیر ہے امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قید کیا جائے یہاں تک کہ مر جائے یا اُسے واپس کرے (عالمگیری) **مسئلہ** ایک شخص نے کسی مرد کو اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں دیکھا اگرچہ فعل قبیح میں مبتلا نہ دیکھا تو چاہیئے کہ شور کرے یا مار پیٹ کرنے سے بھاگ جائے تو یہی کرے اور اگر ان باتوں کا اُس پر اثر نہ پڑے تو اگر قتل کرسکے تو قتل کر ڈالے اور عورت اُس کے ساتھ راضی ہے تو عورت کو بھی مار ڈالے یعنی اُس کے مار ڈالنے پر قصاص نہیں یونہیں اگر عورت کو کسی نے زبردستی

پکڑا اور کسی طرح اُسے نہیں چھوڑتا اور آبرو جانے کا گمان ہے تو عورت سے اگر ہو سکے اُسے مار ڈالے (بحر و درمختار) **مسئلہ** چور کو چوری کرتے دیکھا اور چلّانے یا شور کرنے یا مار پیٹ کرنے پر بھی باز نہیں آتا تو قتل کرنے کا اختیار ہے یہی حکم ڈاکو اور عشّار اور ہر ظالم اور کبیرہ گناہ کرنے والے کا ہے اور جس گھر میں ناچ رنگ شراب خواری کی مجلس ہو اُس کا محاصرہ کرکے گھر میں گھس پڑیں اور خُم توڑ ڈالیں اور اُنھیں نکال کر باہر کر دیں اور مکان ڈھا دیں (درمختار بحر) **مسئلہ** یہ احکام جو بیان کئے گئے ان پر اُس وقت عمل کر سکتا ہے جب ان گناہوں میں مبتلا دیکھے اور بعد گناہ کر لینے کے اب اسے سزا دینے کا اختیار نہیں بلکہ بادشاہِ اسلام چاہے تو قتل کر سکتا ہے (درمختار) قتل وغیرہ کے متعلق جو کچھ بیان ہوا یہ اسلامی احکام ہیں جو اسلامی حکومت میں ہو سکتے ہیں مگر اب ہندوستان میں اسلامی سلطنت باقی نہیں اگر کسی کو قتل کرے تو خود قتل کیا جائے لہٰذا حالتِ موجودہ میں ان پر کیسے عمل ہو سکے اس وقت جو کچھ ہم کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے مقاطعہ کیا جائے اور ان سے میل جول نشست و برخاست وغیرہ ترک کریں **مسئلہ** اگر جرم ایسا ہے جس میں حد واجب ہوتی مگر کسی وجہ سے ساقط ہو گئی تو سخت درجہ کی تعزیر ہوگی مثلاً دوسرے کی لونڈی کو زانیہ کہا تو یہ صورت حدِ قذف کی تھی مگر چونکہ محصنہ نہیں ہے لہٰذا سخت قسم کی تعزیر ہوگی اور اس میں حد واجب نہیں مثلاً کسی کو خبیث کہا تو اس میں تعزیر کی مقدار رائے قاضی پر ہے (عالمگیری) **مسئلہ** دو شخصوں نے باہم مار پیٹ کی تو دونوں مستحق تعزیر ہیں اور پہلے اُسے سزا دیں گے جس نے ابتدا کی (درمختار) **مسئلہ** چوپایہ کے ساتھ بُرا کام کیا یا کسی مسلمان کو تھپڑ مارا یا بازار میں اس کے سر سے پگڑی اُتار لی تو مستحق تعزیر ہے (عالمگیری) **مسئلہ** تعزیر کے دُرّے سختی سے مارے جائیں اور زنا کی حد میں اس سے نرم اور شراب کی حد میں اور

نرم اور حدِ قذف میں سب سے نرم (درمختار) **مسئلہ** جو شخص مسلمان کو کسی فعل یا قول سے ایذا پہنچائے اگرچہ آنکھ یا ہاتھ کے اشارے سے وہ مستحقِ تعزیر ہے (درمختار) **مسئلہ** کسی مسلمان کو فاسق۔ فاجر۔ خبیث۔ لوطی۔ سُود خوار۔ شراب خوار۔ خائن۔ دیّوث مخنث۔ بھڑوا۔ چور۔ حرامزادہ۔ ولد الحرام۔ پلید۔ سفلہ۔ کمین۔ جواری کہنے پر تعزیر کی جائے یعنی جبکہ وہ شخص ایسا نہ ہو جیسا اس نے کہا اور اگر واقع میں یہ عیوب اُس میں پائے جاتے ہیں اور کسی نے کہا تو تعزیر نہیں کہ اس نے خود اپنے کو معیوب بنا رکھا ہے اس کے کہنے سے اُسے کیا عیب لگا (بحر وغیرہ) **مسئلہ** کسی مسلمان کو فاسق کہا اور قاضی کے یہاں جب دعویٰ ہوا اُس نے جواب دیا کہ میں نے اسے فاسق کہا ہے کیونکہ یہ فاسق ہے تو اُس کا فاسق ہونا گواہوں سے ثابت کرنا ہو گا اور قاضی اُس سے دریافت کرے کہ اس میں فسق کی کیا بات ہے اگر کسی خاص بات کا ثبوت دے اور گواہوں نے بھی گواہی میں اُس خاص فسق کو بیان کیا تو تعزیر ہے اور اگر خاص فسق بیان نہ کریں صرف یہ کہیں کہ فاسق ہے تو قول معتبر نہیں اور اگر گواہوں نے بیان کیا کہ یہ فرائض کو ترک کرتا ہے تو قاضی اُس شخص سے فرائضِ اسلام دریافت کریگا اگر نہ بتا سکا تو فاسق ہے یعنی وہ فرائض جن کا سیکھنا اُس پر فرض تھا اور سیکھا نہیں تو فاسق ہونے کے لئے یہی بس ہے اور اگر ایسے مسلمان کو فاسق کہا جو علانیہ فسق کرتا ہے مثلاً ناجائز نوکری کرتا ہے اور علانیہ سُود لیتا ہے وغیرہ وغیرہ تو کہنے والے پر کچھ الزام نہیں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** کسی مسلمان کو کافر کہا تو تعزیر ہے رہا یہ کہ وہ قائل خود کافر ہو گا یا نہیں اس میں دو صورتیں ہیں اگر اُسے مسلمان جانتا ہے تو کافر نہ ہوا اور اگر اُسے کافر اعتقاد کرتا ہے تو خود کافر ہے کہ مسلمان کو کافر جاننا دینِ اسلام کو کفر جاننا ہے اور دینِ اسلام کو کفر جاننا کفر ہے ہاں اگر اُس شخص میں کوئی ایسی بات پائی جاتی ہے جسکی بنا پر تکفیر ہو سکے اور اس نے اسے کافر کہا اور کافر جانا تو کافر

نہ ہوگا (درمختار ردالمحتار) یہ اُس صورت میں ہے کہ وہ وجہ جس کی بنا پر اس نے کافر کہا ظنّی ہو یعنی تاویل ہو سکے تو وہ مسلمان ہی کہا جائیگا مگر جس نے اُسے کافر کہا وہ بھی کافر نہ ہوا اور اگر اُس میں قطعی کفر پایا جاتا ہے جو کسی طرح تاویل کی گنجائش نہیں رکھتا تو وہ مسلمان ہی نہیں اور بیشک وہ کافر ہے اور اسکو کافر کہنا مسلمان کو کافر کہنا نہیں بلکہ کافر کو کافر کہنا ہے بلکہ ایسے کو مسلمان جاننا یا اس کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے **مسئلہ** کسی شخص پر حاکم کے یہاں دعویٰ کیا کہ اس نے چوری کی یا اس نے کفر کیا اور ثبوت نہ دے سکا تو مستحق تعزیر نہیں یعنی جبکہ اس کا مقصود گالی دینا یا توہین کرنا نہ ہو (ردالمحتار)

مسئلہ رافضی ۔ بدمذہب ۔ منافق ۔ زندیق ۔ یہودی ۔ نصرانی ۔ نصرانی بچہ ۔ کافر بچہ کہنے پر بھی تعزیر ہے (درمختار بحر) یعنی جبکہ سُنّی کو رافضی یا بدمذہب یا یہودی کہا اور رافضی کو کہا تو کچھ نہیں کہ اُس کو تو رافضی کہیں گے یوہیں سُنّی کو وہابی یا خارجی کہنا بھی موجب تعزیر ہے **مسئلہ** حرامی کا لفظ بھی بہت سخت گالی ہے اور حرامزادہ کے معنی میں ہے اس کا بھی حکم تعزیر ہونا چاہیئے کسی کو بے ایمان کہا تو تعزیر ہوگی اگرچہ عرف عام میں یہ لفظ کافر کے معنی میں نہیں بلکہ خائن کے معنی میں ہے اور لفظ خائن میں تعزیر ہے **مسئلہ** سوئر ۔ کتا ۔ گدھا ۔ بکرا ۔ بیل ۔ بندر ۔ اُلّو ۔ کہنے پر بھی تعزیر ہے جبکہ ایسے علما و سادات یا اچھے لوگوں کی شان میں استعمال کئے (ہدایہ وغیرہ) یہ چند الفاظ جن کے کہنے پر تعزیر ہوتی ہے بیان کر دئے باقی ہندوستان میں خصوصاً عوام میں آج کل بکثرت نہایت کریہہ و فحش الفاظ گالی میں بولے جاتے ہیں یا بعض بیباک مذاق اور دل لگی میں کہا کرتے ہیں۔ ایسے الفاظ بالقصد نہیں لکھے اور اُن کا حکم ظاہر ہے کہ عزت دار کو کہے جس کی اُن الفاظ سے ہتک حرمت ہوتی ہے تو تعزیر ہے یا اُن الفاظ سے ہر شخص کی بے آبروئی ہے جب بھی تعزیر ہے **مسئلہ** جس کو گالی دی یا اور کوئی ایسا لفظ کہا جس میں

تعزیر ہے اور اُس نے معاف کر دیا تو تعزیر ساقط ہو جائیگی اور اس کی شان میں چند الفاظ کہے تو ہر ایک پر تعزیر ہے یہ نہ ہوگا کہ ایک کی تعزیر سب کے قائم مقام ہو یوہیں اگر چند شخصوں کی نسبت کہا مثلاً تم سب فاسق ہو تو ہر ایک شخص کی طرف سے الگ الگ تعزیر ہوگی (ردالمحتار) **مسئلہ** جس کو گالی دی اگر وہ ثبوت نہ پیش کر سکا تو گالی دینے والے سے حلف لیں گے اگر قسم کھانے سے انکار کرے تو تعزیر ہوگی (ردمختار) **مسئلہ** جہاں تعزیر میں کسی بندہ کا حق متعلق نہ ہو مثلاً ایک شخص فاسقوں کے مجمع میں بیٹھتا ہے یا اُس نے کسی عورت کو بوسہ دیا اور کسی دیکھنے والے نے قاضی کے پاس اس کی اطلاع کی تو یہ شخص اگرچہ بظاہر مدعی کی صورت میں ہے مگر گواہ بن سکتا ہے لہٰذا اگر اس کے ساتھ ایک اور شخص شہادت دے تو تعزیر کا حکم ہوگا (درمختار) **مسئلہ** شوہر اپنی عورت کو ان امور پر مار سکتا ہے: عورت[۱] اگر باوجود قدرت بناؤ سنگار نہ کرے یعنی جو زینت شرعاً جائز ہے اُس کے نہ کرنے پر مار سکتا ہے اور اگر شوہر مردانہ لباس پہننے یا گودنا گودنے کو کہتا ہے اور نہیں کرتی تو مارنے کا حق نہیں یوہیں اگر عورت بیمار ہے یا احرام باندھے ہوئے ہے یا جس قسم کی زینت کو کہتا ہے وہ اُس کے پاس نہیں ہے تو نہیں مار سکتا۔ غسل[۲] جنابت نہیں کرتی۔ بغیر اجازت گھر سے چلی گئی جس موقع پہلے سے اجازت لینے کی ضرورت تھی اپنے[۳] پاس بلایا اور نہیں آئی جبکہ حیض و نفاس سے پاک تھی اور فرض روزہ بھی رکھے ہوئے نہ تھی۔ چھوٹے[۴] ناسمجھ بچہ کے مارنے پر شوہر[۵] کو گالی دی گدھا وغیرہ کہا یا اُس[۶] کے کپڑے پھاڑ دئے۔ غیر محرم[۷] کے سامنے چہرہ[۸] کھول دیا۔ اجنبی[۹] مرد سے کلام کیا۔ شوہر[۱۰] سے بات کی یا جھگڑا کیا اس غرض سے کہ اجنبی شخص اسکی آواز سنے یا شوہر کی کوئی چیز بغیر اجازت کسی کو دیدی اور وہ ایسی چیز ہو کہ عادۃً بغیر اجازت عورتیں ایسی چیز نہ دیا کرتی ہوں اور اگر ایسی چیز دی جس کے دینے پر عادت جاری ہے تو نہیں مار سکتا (بحر) **مسئلہ** عورت اگر نماز نہیں پڑھتی ہے تو اکثر فقہا کے نزدیک شوہر کو مارنے کا اختیار ہے اور ماں باپ

اگر نماز نہ پڑھیں یا اور کوئی معصیت کریں تو اولاد کو چاہیئے کہ انھیں سمجھائے اگر مان لیں فبہا ورنہ سکوت کرے اور اُن کے لئے دعا و استغفار کرے اور کسی کی ماں اگر کہیں شادی وغیرہ وغیرہ میں جانا چاہتی ہے تو اولاد کو منع کرنے کا حق نہیں (در مختار رد المحتار) **مسئلہ** چھوٹے بچّہ کو بھی تعزیر کر سکتے ہیں اور اُس کو سزا اُس کا باپ یا دادا یا اُن کا وصی یا معلّم دے گا اور ماں کو بھی سزا دینے کا اختیار ہے قرآن پڑھنے اور ادب حاصل کرنے اور علم سیکھنے کے لئے بچّہ کو اُس کے باپ ماں مجبور کر سکتے ہیں۔ یتیم بچّہ جو اس کی پرورش میں ہے اسے بھی اُن باتوں پر مار سکتا ہے جن پر اپنے لڑکے کو مارتا (در مختار رد المحتار) **مسئلہ** عورت کو اتنا نہیں مار سکتا کہ ہڈی ٹوٹ جائے یا کھال پھٹ جائے یا نیلا داغ پڑ جائے اور اگر اتنا مارا اور عورت نے دعویٰ کر دیا اور گواہوں نے ثابت کر دیا تو شوہر پر اس مارنے کی تعزیر ہے (در مختار) **مسئلہ** عورت نے اس غرض سے کفر کیا کہ شوہر سے جُدائی ہو جائے تو اُسے سزا دی جائے اور اسلام لانے اور اُسی شوہر سے نکاح کرنے پر مجبور کی جائے دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی (در مختار) +

چوری کی حد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (پارہ ۶ رکوع ۹) چرانے والا مرد اور چرانے والی عورت ان دونوں کا ہاتھ کاٹ دو یہ سزا ہے اُن کے فعل کی اللہ کی طرف سے سرزنش ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے اور ظلم کے بعد توبہ کرے اور اپنی حالت درست کرے تو بیشک اللہ اس کی توبہ قبول کریگا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ **حدیث ۱** امام بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے فرمایا چور پر اللہ کی لعنت کہ بیضہ (خود) چوراتا ہے جس پر اُس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسّی چوراتا ہے اس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ **حدیث ۲**۔ ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا اُس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر حضورؐ نے فرمایا وہ کٹا ہوا ہاتھ اُس کی گردن میں لٹکا دیا جائے۔ **حدیث ۳**۔ ابن ماجہ صفوان بن اُمیہ سے اور دارمی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ صفوان بن امیہ مدینے میں آئے اور اپنی چادر کا تکیہ لگا کر مسجد میں سو گئے چور آیا اور اُن کی چادر لے بھاگا اُنھوں نے اُسے پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر لائے حضورؐ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا صفوان نے عرض کی میرا یہ مطلب نہ تھا۔ یہ چادر اُس پر صدقہ ہے ارشاد فرمایا میرے پاس حاضر کرنے سے پہلے تم نے ایسا کیوں نہ کیا۔ **حدیث ۴**۔ امام مالک نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر لایا اور کہا اس کا ہاتھ کاٹیے کہ اس نے میری میری بی بی کا آئینہ چورایا ہے امیر المومنینؓ نے فرمایا اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا کہ یہ تمھارا خادم ہے جس نے تمھارا مال لیا ہے۔ **حدیث ۵**۔ ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خائن اور لوٹنے والے اور اُچک لے جانے والے کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔ **حدیث ۶**۔ امام مالک و ترمذی و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ و دارمی رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھل اور گابھے کے چورانے میں ہاتھ کاٹنا نہیں یعنی جبکہ پیڑ میں لگے ہوں اور کوئی چورا لے۔ **حدیث ۷**۔ امام مالک نے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا درختوں پر جو پھل لگے ہوں ان میں قطع نہیں اور نہ اُن بکریوں کے چُرانے میں جو پہاڑ پر ہوں ہاں جب مکان

میں آجائیں اور پھل خرمن میں جمع کر لئے جائیں اور سپر کی قیمت کو پہنچیں تو قطع ہے

حدیث ۸ : عبداللہ بن عمرو دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے سپر کی قیمت میں ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ہے سپر کی قیمت میں روایات بہت مختلف ہیں بعض میں تین درہم بعض میں ۱/۴ دینار بعض میں دس درہم ہے ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احتیاطاً دس درہم والی روایت پر عمل فرمایا۔

احکام فقہیہ ۔ چوری یہ ہے کہ دوسرے کا مال چھپا کر ناحق لے لیا جائے اور اسکی سزا ہاتھ کاٹنا ہے مگر ہاتھ کاٹنے کے لئے چند شرطیں ہیں۔ چرانے والا مکلّف ہو یعنی بچہ یا مجنون نہ ہو اب خواہ وہ مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام مسلمان ہو یا کافر اور اگر چوری کرتے وقت مجنون نہ تھا پھر مجنون ہوگیا تو ہاتھ نہ کاٹا جائیگا۔ گونگا نہ ہو انکھیارا ہو اور اگر گونگا ہے تو ہاتھ کاٹنا نہیں کہ ہوسکتا ہے اپنا مال سمجھ کر لیا ہو یونہی اندھے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے کہ شاید اس نے اپنا مال جان کر لیا۔ دس درہم چرائے یا اس قیمت کا سونا یا اور کوئی چیز چرائے اس سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور دس درہم کی قیمت چرانے کے وقت بھی ہو اور ہاتھ کاٹنے کے وقت بھی اور اتنی قیمت اس جگہ ہو جہاں ہاتھ کاٹا جائے گا لہٰذا اگر چرانے کے وقت وہ چیز دس درہم قیمت کی تھی مگر ہاتھ کاٹنے کے وقت اس سے کم کی ہوگئی یا جہاں چرایا ہے وہاں تو اب بھی دس درہم قیمت کی ہے مگر جہاں ہاتھ کاٹا جائے گا وہاں کم کی ہے تو ہاتھ نہ کاٹا جائے ہاں اگر کسی عیب کی وجہ سے قیمت کم ہوگئی یا اس میں سے کچھ ضائع ہوگئی کہ دس درہم کی نہ رہی تو دونوں صورتوں میں ہاتھ کاٹے جائیں گے اور چرانے میں خود اس شے کا چرانا مقصود ہو لہٰذا اگر اچکن وغیرہ کوئی کپڑا چرایا اور کپڑے کی قیمت دس درہم سے کم ہے مگر اس میں دینار نکلا تو جس کو بالقصد چرایا وہ دس درہم کا نہیں لہٰذا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا ہاں اگر وہ کپڑا ان درہموں کے لئے ظرف ہو تو قطع ہے کہ مقصود کپڑا

چورانا نہیں بلکہ اُس شے کا چورانا ہے یا کپڑا چرایا اور جانتا تھا کہ اس میں روپے بھی ہیں تو دونوں کا قصداً چرانا قرار دیا جائیگا اگرچہ کہتا ہو کہ میرا مقصود صرف کپڑا چورانا تھا یونہی اگر روپے کی تھیلی چُرائی تو اگرچہ کہے مجھے معلوم نہ تھا کہ اس میں روپے ہیں اور نہ میں نے روپے کے قصد سے چرائی بلکہ میرا مقصود صرف تھیلی کا چرانا تھا تو ہاتھ کاٹا جائے گا اور اُس کے قول کا اعتبار نہ کیا جائے گا۔ اُس مال کو اس طرح لے گیا ہو کہ اُس کا نکالنا ظاہر ہو لہٰذا اگر مکان کے اندر جہاں سے لیا وہاں اشرفی نگل لی تو قطع نہیں بلکہ تاوان لازم ہے۔ خفیۃً لیا ہو یعنی اگر دن میں چوری کی تو مکان میں جانا اور وہاں سے مال لینا دونوں چھپ کر ہوں اور اگر گیا چھپ کر مگر مال کا لینا علانیہ ہو جیسا ڈاکو کرتے ہیں تو اس میں ہاتھ کاٹنا نہیں۔ مغرب و عشا کے درمیان کا وقت دن کے حکم میں ہے اور اگر رات میں چوری کی اور جانا خفیۃً ہو اگرچہ مال لینا علانیۃً یا لڑ جھگڑ کر ہو ہاتھ کاٹا جائے۔ جس کے یہاں سے چوری کی اُس کا قبضہ صحیح ہو خواہ وہ مال کا مالک ہو یا امین اور اگر چور کے یہاں سے چرالیا تو قطع نہیں یعنی جبکہ پہلے چور کا ہاتھ کٹ جاچکا ہو ورنہ اس کا کاٹا جائے۔ ایسی چیز نہ چرائی ہو جو جلد خراب ہو جاتی ہے جیسے گوشت اور ترکاریاں۔ وہ چوری دار الحرب میں نہ ہو۔ مال محفوظ اور حفاظت کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ وہ مال ایسی جگہ ہو جو حفاظت کے لئے بنائی گئی ہو جیسے مکان۔ دوکان۔ خیمہ۔ خزانہ۔ صندوق۔ دوسری یہ کہ وہ جگہ ایسی نہیں مگر وہاں کوئی نگہبان مقرر ہو جیسے مسجد۔ راستہ۔ میدان۔ بقدر دس درم کے ایک بار مکان سے باہر لے گیا ہو اور اگر چند بار لے گیا کہ سب کا مجموعہ دس درم یا زیادہ ہے مگر ہر بار دس سے کم کم لے گیا تو قطع نہیں کہ یہ ایک سرقہ نہیں بلکہ متعدد ہیں اب اگر دس درم ایک بار لے گیا اور وہ سب ایک ہی شخص کے ہوں یا کئی شخصوں کے مثلاً ایک مکان میں چند شخص رہتے ہیں اور کچھ کچھ ہر ایک کا چرایا جن کا مجموعہ دس درم یا زیادہ ہے اگرچہ ہر ایک کا اس سے کم ہے دونوں صورتوں

میں قطع ہے شبہ یا تاویل کی گنجائش نہ ہو لہذا اگر باپ کا مال چرایا یا قرآن مجید کی چوری
کی تو قطع نہیں کہ پہلے میں شبہ ہے اور دوسرے میں تاویل ہے کہ پڑھنے کے لیے لیا ہے
(درمختار بحر عالمگیری وغیرہا) **مسئلہ** چند شخصوں نے مل کر چوری کی اگر ہر ایک کو بقدر دس درم
کے حصہ ملا تو سب کے ہاتھ کاٹے جائیں خواہ سب نے مال لیا ہو یا بعضوں نے لیا اور بعض
نگہبانی کرتے رہے (عالمگیری بحر) **مسئلہ** چوری کے ثبوت کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ
چور خود اقرار کرے اور اس میں چند بار کی حاجت نہیں صرف ایک بار کافی ہے دوسرا یہ کہ
دو مرد گواہی دیں اور اگر ایک مرد اور دو عورتوں نے گواہی دی تو قطع نہیں مگر مال کا
تاوان دلایا جائے اور گواہوں نے یہ گواہی دی کہ ہمارے سامنے اقرار کیا ہے تو یہ
گواہی قابل اعتبار نہیں گواہ کا آزاد ہونا شرط نہیں (درمختار) **مسئلہ** قاضی گواہوں
سے چند باتوں کا سوال کرے کس طرح چوری کی اور کہاں کی اور کتنے کی کی اور کس کی چیز
چرائی۔ جب گواہ ان امور کا جواب دیں اور ہاتھ کاٹنے کے تمام شرائط پائے جائیں
تو قطع کا حکم ہے (درمختار) **مسئلہ** پہلے اقرار کیا پھر اقرار سے پھر گیا یا چند شخصوں
نے چوری کا اقرار کیا تھا ان میں سے ایک اپنے اقرار سے پھر گیا یا گواہوں نے اسکی شہادت
دی کہ ہمارے سامنے اقرار کیا ہے اور چور انکار کرتا ہے کہتا ہے میں نے اقرار نہیں کیا ہے
یا کچھ جواب نہیں دیتا تو ان سب صورتوں میں قطع نہیں مگر اقرار سے رجوع کی تو تاوان
لازم ہے (درمختار) **مسئلہ** اقرار کر کے بھاگ گیا تو قطع نہیں کہ بھاگنا بمنزلہ رجوع
کے ہے ہاں تاوان لازم ہے۔ اور گواہوں سے ثابت ہو تو قطع ہے اگرچہ بھاگ جائے
اگرچہ حکم سنانے سے پہلے بھاگا ہو البتہ اگر بہت دنوں میں گرفتار ہوا تو تمادی عارض
ہو گئی مگر تاوان لازم ہے (درمختار) **مسئلہ** مدعی گواہ نہ پیش کر سکا چور پر حلف رکھا
اُس نے حلف لینے سے انکار کیا تو تاوان دلایا جائے مگر قطع نہیں (درمختار) **مسئلہ**
چور کو مار پیٹ کر اقرار کرانا جائز ہے کہ یہ صورت نہ ہو تو گواہوں سے چوری کا ثبوت بہت

مشکل ہے (درمختار) **مسئلہ** ہاتھ کاٹے کے بعد مدعی نے حکم دیدیا اب وہ مدعی کہتا ہے کہ یہ مال کسی کا ہے یا میں نے اس کے پاس امانۃً رکھا تھا یا کہتا ہے کہ گواہوں نے جھوٹی گواہی دی یا اس نے غلط اقرار کیا تو اب ہاتھ نہیں کاٹا جاسکتا (درمختار) **مسئلہ** گواہوں کے بیان میں اختلاف ہوا ایک کہتا ہے کہ فلاں قسم کا کپڑا تھا دوسرا کہتا ہے فلاں قسم کا تھا تو قطع نہیں (بحر) اقرار و شہادت کے جزئیات کثیر ہیں چونکہ یہاں حدود جاری نہیں ہیں لہٰذا بیان کرنے کی ضرورت نہیں **مسئلہ** ہاتھ کاٹنے کے وقت مدعی اور گواہوں کا حاضر ہونا ضرور نہیں بلکہ اگر غائب ہوں یا مر گئے ہوں جب بھی ہاتھ کاٹ دیا جائے گا (درمختار) +

کن چیزوں میں ہاتھ کاٹا جائیگا اور کس میں نہیں

مسئلہ ساکھو۔ آبنوس۔ اگر کی لکڑی۔ صندل۔ نیزہ۔ مشک۔ زعفران۔ عنبر اور ہر قسم کے تیل۔ زمرد۔ یاقوت۔ زبرجد۔ فیروزہ۔ موتی اور ہر قسم کے جواہر۔ لکڑی کی ہر قسم کی قیمتی چیزیں جیسے کرسی۔ میز۔ تخت۔ دروازہ جو ابھی نصب نہ کیا گیا ہو۔ لکڑی کے برتن۔ یوہیں تانبے۔ پیتل۔ لوہے۔ چمڑے وغیرہ کے برتن۔ چھری۔ چاقو۔ قینچی اور ہر قسم کے غلّے گیہوں۔ جو۔ چاول اور ستو۔ آٹا۔ شکر۔ گھی۔ سرکہ۔ شہد۔ کھجور۔ چھوہارے منقّے۔ روئی۔ اون۔ کتان۔ پہننے کے کپڑے۔ بچھونا اور ہر قسم کے عمدہ اور نفیس مال میں ہاتھ کاٹا جائیگا **مسئلہ** حقیر چیزیں جو عادۃً محفوظ نہ رکھی جاتی ہوں اور باعتبار اصل کے مباح ہوں اور ہنوز ان میں کوئی ایسی صنعت بھی نہ ہوئی ہو جس کی وجہ سے قیمتی ہو جائیں ان میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا جیسے معمولی لکڑی۔ گھاس۔ نرکل۔ مچھلی۔ پرند۔ گیرو۔ چونا۔ کوئلے۔ نمک۔ مٹی کے برتن۔ پکّی اینٹیں یوہیں شیشہ اگر قیمتی ہو کہ جلد ٹوٹ جاتا ہے اور ٹوٹنے پر قیمتی نہیں رہتا۔ یوہیں وہ چیزیں جو جلد خراب ہو جاتی ہیں جیسے

دودھ۔ گوشت۔ تربوز۔ خربزہ۔ ککڑی۔ کھیرا۔ ساگ۔ ترکاریاں۔ اور تیار کھانے جیسے
روٹی بلکہ قحط کے زمانہ میں غلہ گیہوں۔ چاول۔ جو وغیرہ بھی اور تر میوے جیسے انگور۔ سیب۔
ناشپاتی۔ بہی۔ انار۔ اور خشک میوے میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ جیسے اخروٹ۔ بادام
وغیرہ جبکہ محفوظ ہوں۔ اگر درخت پر سے پھل توڑے یا کھیت کاٹ لے گیا تو قطع نہیں
اگرچہ درخت مکان کے اندر ہو یا کھیت کی حفاظت ہوتی ہو اور پھل توڑ کر یا کھیت
کاٹ کر حفاظت میں رکھا اب چرا لیا تو قطع ہے **مسئلہ** شراب چرائی تو قطع نہیں۔
ہاں اگر شراب قیمتی برتن میں تھی کہ اُس برتن کی قیمت دس درم ہے اور صرف شراب نہیں
بلکہ برتن چُرانا بھی مقصود تھا مثلاً بظاہر دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ برتن بیش
قیمت ہے تو قطع ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** لہو ولعب کی چیزیں جیسے ڈھول طبلہ
سارنگی وغیرہ ہر قسم کے باجے اگرچہ طبل جنگ ہو چرایا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا یونہی سونے
چاندی کی صلیب یا بُت۔ اور شطرنج نرد چرانے میں قطع نہیں اور روپے اشرفی پر تصویر
ہو جیسے آجکل ہندوستان کے روپے اشرفیاں تو قطع ہے (درمختار۔ ردالمحتار) **مسئلہ**
گھاس اور نرکل کی بیش قیمت چٹائیاں کہ صنعت کی وجہ سے بیش قیمت ہوگئیں جیسے
آج کل بمبئی کلکتہ سے آیا کرتی ہیں ان میں قطع ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** مکان کا
بیرونی دروازہ اور مسجد کا دروازہ بلکہ مسجد کے دیگر اسباب جھاڑ۔ فانوس۔ ہانڈیاں۔
قمقمے۔ گھڑی۔ جانماز وغیرہ اور نمازیوں کے جُوتے چرانے میں قطع نہیں مگر جو اس
قسم کی چوری کرتا ہو اُسے پوری سزا دی جائے اور قید کریں۔ یہاں تک کہ سچی
توبہ کرلے بلکہ ہر ایسے چور کو جس میں کسی شبہ کی بنا پر قطع نہ ہو تعزیر کی جائے
(ردالمحتار) **مسئلہ** ہاتھی دانت یا اس کی بنی ہوئی چیز چرانے میں
قطع نہیں اگرچہ صنعت کی وجہ سے بیش قیمت قرار پاتی ہو اور اونٹ کی
ہڈی کی بیش قیمت چیز بنی ہو تو قطع ہے (عالمگیری) **مسئلہ** شیر چیتا وغیرہ

درندہ کو ذبح کرکے ان کی کھال کو بچھونا یا جانماز بنالیا ہے تو قطع ہے ورنہ نہیں اور
باز۔ شکرا۔ کتا۔ چیتا وغیرہ جانوروں کو چرایا تو قطع نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** مصحف شریف
چرایا تو قطع نہیں اگرچہ سونے چاندی کا اُس پر کام ہو۔ یوہیں کتب تفسیر و حدیث و
فقہ و نحو و لغت و اشعار میں بھی قطع نہیں (عالمگیری، ردالمحتار) **مسئلہ** حساب کی بہیاں
اگر بیکار ہو چکی ہیں اور وہ کاغذات دس درم کی قیمت کے ہیں تو قطع ہے ورنہ نہیں (درمختار)
مسئلہ آزاد بچہ کو چرایا اگرچہ زیور پہنے ہوئے ہے ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا یوہیں اگر
بڑے غلام کو جو اپنے کو بتا سکتا ہے چرایا تو قطع نہیں اگرچہ سوتے یا بیہوشی یا جنون
کی حالت میں اسے چرایا ہو اور اگر ناسمجھ غلام کو چرایا تو قطع ہے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**
ایک شخص کے دوسرے پر دس درم آتے تھے قرضخواہ نے قرضدار کے یہاں سے روپے
یا اشرفیاں چرالیں تو قطع نہیں اور اگر اسباب چرایا اور کہتا ہے کہ میں نے اپنے روپے
کے معاوضہ میں لیا یا بطور رہن اپنے پاس رکھنے کے لئے لایا تو قطع نہیں۔
(عالمگیری) **مسئلہ** امانت میں خیانت کی یا مال لوٹ لیا یا اُچک لیا تو قطع نہیں یوہیں
قبر سے کفن چرانے میں قطع نہیں اگرچہ قبر مقفل مکان میں ہو بلکہ جس مکان میں قبر ہے اس
میں سے اگر علاوہ کفن کے کوئی اور کپڑا وغیرہ چرایا جب بھی قطع نہیں بلکہ جس
گھر میں میت ہو وہاں سے کوئی چیز چرائی تو قطع نہیں ہاں اگر اس فعل کا عادی
ہو تو بطور سیاست ہاتھ کاٹ دیں گے (درمختار) **مسئلہ** ذی رحم محرم کے
یہاں سے چرایا تو قطع نہیں اگرچہ وہ مال کسی اور کا ہو اور ذی رحم محرم کا مال دوسرے
کے یہاں تھا وہاں سے چرایا تو قطع ہے۔ شوہر نے عورت کے یہاں سے یا عورت
نے شوہر کے یہاں سے یا غلام نے اپنے مولیٰ یا مولیٰ کی زوجہ کے یہاں سے یا عورت
کے غلام نے اُس کے شوہر کے یہاں چوری کی تو قطع نہیں یوہیں تاجروں کی دوکانوں سے
چرانے میں بھی قطع نہیں ہے جبکہ ایسے وقت چوری کی کہ اُس وقت لوگوں

کو وہاں جانے کی اجازت ہے (درمختار) **مسئلہ** مکان جب محفوظ ہے تو اب اس کی ضرورت نہیں کہ وہاں کوئی محافظ مقرر ہو اور مکان محفوظ نہ ہو تو محافظ کے بغیر حفاظت نہیں مثلاً مسجد سے کسی کی کوئی چیز چرائی تو قطع نہیں مگر جبکہ اُس کا مالک وہاں موجود ہو اگرچہ سو رہا ہو یعنی مالک ایسی جگہ ہو کہ مال کو وہاں سے دیکھ سکے یونہی میدان یا راستہ میں اگر مال ہے اور محافظ وہاں پاس ہی ہے تو قطع ہے ورنہ نہیں (درمختار عالمگیری) **مسئلہ** جو جگہ ایک شے کی حفاظت کے لئے ہے وہ دوسری چیز کی حفاظت کے لئے بھی قرار پائے گی مثلاً اصطبل سے اگر روپے چوری گئے تو قطع ہے اگرچہ اصطبل روپے کی حفاظت کی جگہ نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** اگر چند بار کسی نے چوری کی تو بادشاہ اسلام اُسے سیاستہً قتل کر سکتا ہے (درمختار)

ہاتھ کاٹنے کا بیان

مسئلہ چور کا داہنا ہاتھ گٹے سے کاٹ کر کھولتے تیل میں داغ دیں گے اور اگر موسم سخت گرمی یا سخت سردی کا ہو تو ابھی نہ کاٹیں بلکہ اُسے قید میں رکھیں گرمی یا سردی کی شدت جانے پر کاٹیں تیل کی قیمت اور کاٹنے والے اور داغنے والے کی اُجرت اور تیل کھولانے کے مصارف سب چور کے ذمہ ہیں اور اس کے بعد اگر پھر چوری کرے تو اب بایاں پاؤں گٹے سے کاٹ دیں گے اس کے بعد پھر اگر چوری کرے تو اب نہیں کاٹیں گے بلکہ بطور تعزیر ماریں گے اور قید میں رکھیں گے یہاں تک کہ توبہ کرلے یعنی اُس کے بشرہ سے یہ ظاہر ہونے لگے کہ سچے دل سے توبہ کی اور نیکی کے آثار نمایاں ہوں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** اگر داہنا ہاتھ اُس کا شل ہو گیا ہو یا اس میں کا انگوٹھا یا اُنگلیاں کٹی ہوں جب بھی کاٹ دیں گے اور اگر بایاں ہاتھ شل ہو یا اُس کا انگوٹھا یا دو اُنگلیاں کٹی ہوں تو اب داہنا نہیں کاٹیں گے یونہی

اگر داہنا پاؤں بیکار ہو یا کٹا ہو تو بایاں پاؤں نہیں کاٹیں گے بلکہ قید کریں گے (عالمگیری، درمختار) **مسئلہ** ہاتھ کاٹنے کی شرط یہ ہے کہ جس کا مال چوری ہو گیا ہے وہ اپنے مال کا مطالبہ کرے خواہ گواہوں سے چوری کا ثبوت ہو یا چور نے خود اقرار کیا ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ جب گواہ گواہی دیں اُس وقت وہ حاضر ہو اور جس وقت ہاتھ کاٹا جائے اُس وقت بھی موجود ہو لہٰذا اگر چور چوری کا اقرار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے فلاں شخص جو غائب ہے اُسکی چوری کی ہے یا کہتا ہے کہ یہ روپے میں نے چرائے ہیں مگر معلوم نہیں کس کے ہیں یا میں یہ نہیں بتاؤں گا کہ کس کے ہیں تو قطع نہیں اور پہلی صورت میں جبکہ غائب حاضر ہو کر مطالبہ کرے تو اس وقت قطع کریں گے (درمختار) **مسئلہ** جس شخص پر مال کا قبضہ ہے وہ مطالبہ کر سکتا ہے جیسے امین و غاصب و مرتہن و متولی اور باپ اور وصی اور سود خوار جس نے سُودی مال پر قبضہ کر لیا ہے اور سود دینے والا جس نے سُود کے روپے ادا کر دئے اور یہ روپے چوری گئے تو اس کے مطالبہ پر قطع نہیں (درمختار) **مسئلہ** وہ چیز جس کے چرانے پر ہاتھ کاٹا گیا ہے اگر چور کے پاس موجود ہے تو مالک کو واپس دلائیں گے اور جاتی رہی تو تاوان نہیں اگرچہ اس نے خود ضائع کر دی ہو اور اگر بیچ ڈالی یا ہبہ کر دی اور خریدار یا موہوب لہ نے ضائع کر دی تو یہ تاوان اور خریدار چور سے ثمن واپس لے اور اگر ہاتھ کاٹا نہ گیا ہو تو چور سے ضمان لے گا (درمختار) **مسئلہ** کپڑا چرایا اور پھاڑ کر دو ٹکڑے کر دئے اگر ان ٹکڑوں کی قیمت دس درم ہے تو قطع ہے اور اگر ٹکڑے کرنے کی وجہ سے قیمت گھٹ کر آدھی ہو گئی تو پوری قیمت کا ضمان لازم ہے اور قطع نہیں۔

راہزنی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ

فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(پ ۶ رکوع ۹) جو لوگ اللہ و رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد کرنے کی کوشش کرتے ہیں اُنکی سزا یہی ہے کہ قتل کر ڈالے جائیں یا انھیں سولی دی جائے یا اُن کے ہاتھ پاؤں مقابل کے کاٹ دئے جائیں یا جلاوطن کر دئے جائیں۔ یہ اُن کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں اُن کے لئے بڑا عذاب ہے مگر وہ کہ تمھارے قابو پانے سے قبل توبہ کر لیں تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے ابو داود ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد مسلمان اس امر کی شہادت دے کہ اللہ ایک ہے اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اس کا خون حلال نہیں مگر تین وجہ سے محصن ہو کر زنا کرے تو رجم کیا جائیگا اور جو شخص اللہ و رسول (یعنی مسلمانوں) سے لڑنے کو نکلا تو وہ قتل کیا جائیگا یا اسے سولی دی جائے گی یا جلاوطن کر دیا جائیگا اور جو شخص کسی کو قتل کریگا اُس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں قبیلہ عُکل و عرینہ کے کچھ لوگوں نے ایسا ہی کیا تھا حضور نے اُن کے پاؤں کٹوا کر سنگستان میں ڈلوا دیا وہیں تڑپ تڑپ کر مر گئے

مسئلہ راہزن جس کے لئے شریعت کی جانب سے سزا مقرر ہے اُس میں چند شرطیں ہیں (۱) اُن میں اتنی طاقت ہو کہ راہگیر اُن کا مقابلہ نہ کر سکیں اب چاہے ہتھیار کے ساتھ ڈاکہ ڈالا یا لاٹھی لے کر یا پتھر وغیرہ سے (۲) بیرون شہر راہزنی کی ہو یا شہر میں رات کے وقت ہتھیار سے ڈاکہ ڈالا (۳) دارالاسلام میں ہو (۴) چوری کے سب شرائط پائے جائیں (۵) توبہ کرنے اور مال واپس کرنے سے پہلے بادشاہ اسلام نے اُن کو گرفتار کر لیا ہو (عالمگیری) **مسئلہ** ڈاکہ پڑا مگر جان و

مال تلف نہ ہوا اور ڈاکو گرفتار ہوگیا تو تعزیراً اُسے زدوکوب کرنے کے بعد قید کریں یہانتک کہ توبہ کرے اور اُسکی حالت قابل اطمینان ہوجائے اب چھوڑیں اور فقط زبانی توبہ کافی نہیں جبتک حالت درست نہ ہو نہ چھوڑیں اگر حالت درست نہ ہو قید میں رکھیں یہاں تک کہ مرجائے اور اگر مال لے لیا ہو تو اُس کا داہنا ہاتھ اور بایاں پیر کاٹیں۔ یونہیں اگر چند شخص ہوں اور مال اتنا ہے کہ ہر ایک کے حصہ میں دس درم یا اس قیمت کی چیز آئے تو سب کے ایک ایک ہاتھ اور ایک ایک پاؤں کاٹ دیے جائیں اور اگر ڈاکوؤں نے مسلمان یا ذمی کو قتل کیا اور مال نہ لیا ہو تو قتل کئے جائیں اور اگر مال بھی لیا اور قتل بھی کیا ہو تو بادشاہ اسلام کو اختیار ہے کہ ہاتھ پاؤں کاٹ کر قتل کرڈالے یا سولی دیدے یا ہاتھ پاؤں کاٹ کر قتل کرے پھر اُس کی لاش کو سولی پر چڑھادے یا صرف قتل کرے یا قتل کرکے سولی پر چڑھادے یا فقط سولی دیدے یہ چھ طریقے ہیں جو چاہے کرے اور اگر صرف سولی دینا چاہے تو اُسے زندہ سولی پر چڑھا کر پیٹ میں نیزہ بھونک دیں پھر جب مرجائے تو مرنے کے بعد تین دن تک اُس کا لاشہ سولی پر رہنے دیں پھر چھوڑ دیں کہ اس کے ورثہ دفن کردیں اور یہ ہم پہلے بیان کرچکے ہیں کہ ڈاکو کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ڈاکوؤں کے پاس اگر وہ مال موجود ہے تو بہر حال واپس دیا جائے اور نہیں ہے اور ہاتھ پاؤں کاٹ دئے یا قتل کردئے گئے تو اب تاوان نہیں۔ یونہیں جو اُنھوں نے راہگیروں کو زخمی کیا یا مار ڈالا ہے اس کا بھی کچھ معاوضہ نہیں دلایا جائیگا (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ڈاکوؤں میں سے صرف ایک نے قتل کیا یا مال لیا یا ڈرایا یا سب کچھ کیا تو اس صورت میں جو سزا ہوگی وہ صرف اُسی ایک کی نہ ہوگی بلکہ سب کو پوری سزا دی جائیگی (عالمگیری)

مسئلہ ڈاکوؤں نے قتل نہ کیا مگر مال لیا اور زخمی کیا تو ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں اور زخم کا معاوضہ کچھ نہیں اور اگر فقط زخمی کیا مگر مال نہ لیا نہ قتل کیا یا قتل کیا اور مال لیا مگر گرفتاری سے پہلے توبہ کرلی اور مال واپس دیدیا یا اُن میں

کوئی غیر مکلف یا گونگا ہو یا کسی راہگیر کا قریبی رشتہ دار ہو تو ان صورتوں میں حد نہیں اور ولی مقتول اور قتل نہ کیا ہو تو خود وہ شخص جسے زخمی کیا یا جس کا مال لیا قصاص یا دیت یا تاوان لے سکتا ہے یا معاف کردے (درمختار) +

کتاب السیر

اللہ عزوجل فرماتا ہے اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْاؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُۙ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُؕ وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِیَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ یُذْكَرُ فِیْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِیْرًاؕ وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ (پ ۱۷ رکوع ۱۳) ان لوگوں کو جہاد کی اجازت دی گئی جن سے لوگ لڑتے ہیں اس وجہ سے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور بیشک اللہ اُن کی مدد کرنے پر قادر ہے وہ جن کو ناحق اُن کے گھروں سے نکالا گیا محض اس وجہ سے کہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے دفع نہ کیا کرتا تو خانقاہیں اور مدرسے اور عبادت خانے اور مسجدیں ڈھادی جاتیں جن میں اللہ کے نام کی کثرت سے یاد ہوتی ہے اور ضرور اللہ اُس کی مدد کریگا جو اس کے دین کی مدد کرتا ہے۔ بیشک اللہ قوی غالب ہے اور فرماتا ہے وَ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْاؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَ اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَ الْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِۚ وَ لَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى یُقٰتِلُوْكُمْ فِیْهِۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ ۝ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ وَ قٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ یَكُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰهِؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ۝ (پ ۲ رکوع ۸) اور اللہ کی راہ میں اُن سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو بیشک اللہ زیادتی کرنیوالوں کو دوست نہیں رکھتا

اور ایسوں کو جہاں پاؤ مارو اور جہاں سے اُنھوں نے تمھیں نکالا تم بھی نکال دو اور فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے اور اُن سے مسجد حرام کے پاس نہ لڑو جبتک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں۔ اگر وہ تم سے لڑیں تو اُنھیں قتل کرو کافروں کی یہی سزا ہے اور اگر وہ باز آجائیں تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اُن سے لڑو یہاںتک کہ فتنہ نہ رہے اور دین اللہ کے لیے ہو جائے اور اگر وہ باز آجائیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔ **حدیث ۱:** صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ کی راہ میں صبح کو جانا یا شام کو جانا دُنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ **حدیث ۲:** صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے بہتر اُس کی زندگی ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے ہوئے ہے جب کوئی خوفناک آواز سُنتا ہے یا خوف میں اُسے کوئی بلاتا ہے تو اُڑ کر پہنچ جاتا ہے (یعنی نہایت جلد) قتل و موت کو اس کی جگہوں میں تلاش کرتا ہے (یعنی مرنے کی جگہ سے ڈرتا نہیں ہے) یا اُسکی زندگی بہتر ہے جو چند بکریاں لیکر پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی وادی میں رہتا ہے وہاں نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور مرتے دم تک اپنے ربّ کی عبادت کرتا ہے۔ **حدیث ۳:** ابوداؤد و نسائی و دارمی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین سے جہاد کرو اپنے مال اور جان اور زبان سے یعنی دینِ حق کی اشاعت میں ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار ہو جاؤ۔ **حدیث ۴:** ترمذی و ابوداؤد فضالہ بن عبید سے دارمی عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو مرتا ہے اس کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے یعنی عمل ختم ہو جاتے ہیں مگر جو سرحد پر گھوڑا باندھے ہوئے ہے اگر مر جائے تو اُس کا عمل قیامت تک بڑھایا جاتا ہے اور فتنۂ قبر سے محفوظ رہتا ہے **حدیث ۵:** صحیح بخاری و مسلم میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ کی راہ میں ایک دن سرحد پر گھوڑا باندھنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ **حدیث ۶ و ۷** صحیح مسلم شریف میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک دن اور رات اللہ کی راہ میں سرحد پر گھوڑا باندھنا ایک مہینہ کے روزے اور قیام سے بہتر ہے اور مر جائے تو جو عمل کرتا تھا جاری رہے گا اور اس کا رزق برابر جاری رہیگا اور فتنۂ قبر سے محفوظ رہیگا ترمذی نسائی کی روایت عثمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور نے فرمایا ایک دن سرحد پر گھوڑا باندھنا دوسری جگہ کے ہزار دنوں سے بہتر ہے۔

مسئلہ مسلمانوں پر ضرور ہے کہ کافروں کو دین اسلام کی طرف بلائیں اگر دین حق کو قبول کرلیں زہے نصیب حدیث میں فرمایا اگر تیری وجہ سے اللہ تعالیٰ ایک شخص کو ہدایت فرمادے تو یہ اُس سے بہتر ہے جس پر آفتاب نے طلوع کیا یعنی جہاں سے جہاں تک آفتاب طلوع کرتا ہے یہ سب تمھیں مل جائے اس سے بہتر یہ ہے کہ تمہاری وجہ سے کسی کو ہدایت ہو جائے اور اگر کافروں نے دین حق کو قبول نہ کیا تو بادشاہ اسلام اُن پر جزیہ مقرر کردے کہ وہ ادا کرتے رہیں اور ایسے کافر کو ذمی کہتے ہیں اور جو اس سے بھی انکار کریں تو جہاد کا حکم ہے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** مجاہد صرف وہی نہیں جو قتال کرے بلکہ وہ بھی ہے جو اس راہ میں اپنا مال صرف کرے یا نیک مشورے سے شرکت دے یا خود شریک ہو کر مسلمانوں کی تعداد بڑھائے یا زخمیوں کا علاج کرے یا کھانے پینے کا انتظام کرے اور اسی کے توابع سے رباط ہے یعنی بلاد اسلامیہ کی حفاظت کی غرض سے سرحد پر گھوڑا باندھنا یعنی وہاں مقیم رہنا اس کا بہت بڑا ثواب ہے کہ اس کی نماز پانسو نماز کے برابر ہے اور اس کا ایک درم خرچ کرنا سات سو درم سے بڑھ کر ہے اور مر جائے گا تو روزمرہ رباط کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں درج ہوگا۔ اور رزق بدستور ملتا رہے گا اور فتنۂ قبر سے محفوظ رہے گا اور قیامت کے

دن شہید اُٹھایا جائیگا اور فزع اکبر سے مامون رہیگا (درمختار) **مسئلہ** جہاد ابتداً فرض کفایہ ہے کہ ایک جماعت نے کرلیا تو سب بری الذمہ ہیں اور سب نے چھوڑدیا تو سب گنہگار ہیں اور اگر کفار کسی شہر پر ہجوم کریں تو وہاں والے مقابلہ کریں اور اُن میں اتنی طاقت نہ ہو تو وہاں سے قریب والے مسلمان اعانت کریں اور اُن کی طاقت سے بھی باہر ہو تو جو اُن سے قریب ہیں وہ بھی شریک ہوجائیں وعلیٰ ہذا القیاس (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** بچوں اور عورتوں پر اور غلام پر فرض نہیں یوہیں بالغ کے ماں باپ اجازت نہ دیں تو نہ جائے یوہیں اندھے اور اپاہج اور لنگڑے اور جس کے ہاتھ کٹے ہوں اُن پر فرض نہیں اور مدیون کے پاس مال ہو تو دین ادا کرے اور جائے ورنہ بغیر قرضخواہ بلکہ بغیر کفیل کی اجازت کے نہیں جاسکتا اور اگر دین میعادی ہو اور جانتا ہے کہ میعاد پوری ہونے سے پہلے واپس آجائیگا تو جانا جائز ہے اور شہر میں جو سب سے بڑا عالم ہو وہ بھی نہ جائے یوہیں اگر اُس کے پاس لوگوں کی امانتیں ہیں اور وہ لوگ موجود نہیں ہیں تو کسی دوسرے شخص سے کہدے کہ جن جن کی امانت ہے دیدینا تو اب جاسکتا ہے (بحر درمختار)

مسئلہ اگر کفار ہجوم کر آئیں تو اس وقت فرض عین ہے یہاں تک کہ عورت اور غلام پر بھی فرض ہے اور اس کی کچھ ضرورت نہیں کہ عورت اپنے شوہر سے اور غلام اپنے مولیٰ سے اجازت لے بلکہ اجازت نہ دینے کی صورت میں بھی جائیں اور شوہر و مولیٰ پر منع کرنے کا گناہ ہوا یوہیں ماں باپ سے بھی اجازت لینے کی اور مدیون کو دائن سے اجازت کی حاجت نہیں بلکہ مریض بھی جائے ہاں پورا مریض کہ چلنے پر قادر نہ ہو اُسے معافی ہے (بحر) **مسئلہ** جہاد واجب ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ اسلحہ اور لڑنے پر قدرت ہو اور کھانے پینے کے سامان اور سواری کا مالک ہو نیز اُس کا غالب گمان ہو کہ مسلمانوں کی شوکت بڑھے گی اور اگر اس کی اُمید نہ ہو تو جائز نہیں کہ اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ہے (عالمگیری درمختار) **مسئلہ** بیت المال میں مال موجود ہو تو لوگوں پر سامان جہاد

گھوڑے اور اسلحہ کیلئے مال مقرر کرنا مکروہ تحریمی ہے اور بیت المال میں مال نہ ہو تو حرج نہیں اور اگر کوئی شخص بطیب خاطر کچھ دینا چاہتا ہے تو اصلا مکروہ نہیں بلکہ بہتر ہے خواہ بیت المال میں ہو یا نہ ہو اور جس کے پاس مال ہو مگر خود نہ جا سکتا ہو تو مال دے کر کسی اور کو بھیجے مگر غازی سے یہ نہ کہے کہ مال لے اور میری طرف سے جہاد کر کہ یہ تو نوکری اور مزدوری ہوگئی اور یوں کہا تو غازی کو لینا بھی جائز نہیں (درمختار ردالمحتار عالمگیری)

مسئلہ جن لوگوں کو دعوتِ اسلام نہیں پہنچی ہے اُنھیں پہلے دعوت اسلام دی جائے بغیر دعوت اُن سے لڑنا جائز نہیں اور اس زمانہ میں ہر جگہ دعوت پہنچ چکی ہے ایسی حالت میں دعوت ضروری نہیں مگر پھر بھی اگر ضرر کا اندیشہ نہ ہو تو دعوت حق کر دینا مستحب ہے (درمختار)

مسئلہ کفار سے جب مقابلہ کی نوبت آئے تو اُن کے گھروں کو آگ لگا دینا اور اموال اور درختوں اور کھیتوں کو جلا دینا اور تباہ کر دینا سب کچھ جائز ہے یعنی جب معلوم ہو کہ ایسا نہ کریں گے تو فتح کرنے میں بہت مشقت اُٹھانی پڑے گی اور اگر فتح کا غالب گمان ہو تو اموال وغیرہ تلف نہ کریں کہ عنقریب مسلمانوں کو ملیں گے (درمختار)

مسئلہ بندوق توپ اور بم کے گولے مارنا سب کچھ جائز ہے

مسئلہ اگر کافروں نے چند مسلمانوں کو اپنے آگے کر لیا کہ گولی وغیرہ ان پر پڑے ہم ان کے پیچھے محفوظ رہیں گے جب بھی ہمیں باز رہنا جائز نہیں گولی چلائیں اور قصد کافروں کے مارنے کا کریں اگر کوئی مسلمان مسلمانوں کی گولی سے مرجائے جب بھی کفارہ وغیرہ لازم نہیں جبکہ گولی چلانے والے نے کافر پر گولی چلانے کا ارادہ کیا ہو (درمختار)

مسئلہ کسی شہر کو بادشاہ اسلام نے فتح کیا اور اُس شہر میں کوئی مسلمان یا ذمی ہے تو اہل شہر کو قتل کرنا جائز نہیں ہاں اگر اہل شہر میں سے کوئی نکل گیا تو اب باقیوں کو قتل کرنا جائز ہے کہ ہوسکتا ہے کہ وہ جانے والا مسلمان یا ذمی ہو (درمختار)

مسئلہ

جو چیزیں واجب التعظیم ہیں اُن کو جہاد میں لیکر جانا جائز نہیں جیسے قرآن مجید کتب فقہ و حدیث شریف کہ بے حرمتی کا اندیشہ ہے یوہیں عورتوں کو بھی نہ لے جانا چاہیئے اگرچہ علاج و خدمت کی غرض سے ہو ہاں اگر لشکر بڑا ہو کہ خوف نہ ہو تو عورتوں کو لے جانے میں حرج نہیں اور اس صورت میں بوڑھیوں اور باندیوں کو لے جانا اولیٰ ہے اور اگر مسلمان کافروں کے ملک میں امان لے کر گیا ہے تو قرآن مجید لے جانے میں حرج نہیں (در مختار بحر)

مسئلہ عہد توڑنا مثلاً یہ معاہدہ کیا کہ اتنے دنوں تک جنگ نہ ہوگی پھر اسی زمانہ عہد میں جنگ کی یہ ناجائز ہے اور اگر معاہدہ نہ ہو اور بغیر اطلاع کئے جنگ شروع کر دی تو حرج نہیں (مجمع الانہر)

مسئلہ مُثلہ یعنی ناک کان یا ہاتھ پاؤں کاٹنا یا مُنہ کالا کر دینا منع ہے یعنی فتح ہونے کے بعد مُثلہ کی اجازت نہیں اور اثنائے جنگ میں اگر ایسا ہو مثلاً تلوار ماری اور ناک کٹ گئی یا کان کٹ گئے یا آنکھ پھوڑ دی یا ہاتھ پاؤں کاٹ دئے تو حرج نہیں (فتح)

مسئلہ عورت اور بچہ اور پاگل اور بہت بوڑھے اور اندھے اور لنجھے اور اپاہج اور راہب اور پوجاری جو لوگوں سے ملتے جلتے نہ ہوں یا جس کا داہنا ہاتھ کٹا ہو یا خشک ہو گیا ہو ان سب کو قتل کرنا منع ہے یعنی جبکہ لڑائی میں کسی قسم کی مدد نہ دیتے ہوں اور اگر ان میں سے کوئی خود لڑتا ہو یا اپنے مال یا مشورہ سے مدد پہنچاتا ہو یا بادشاہ ہو تو اُسے قتل کر دینگے اور اگر مجنوں کو کبھی جنون رہتا ہے اور کبھی ہوش تو اسے بھی قتل کر دیں اور بچہ اور مجنوں کو اثنائے جنگ میں قتل کرینگے جبکہ لڑتے ہوں اور باقیوں کو قید کرنے کے بعد بھی قتل کر دینگے اور جنھیں قتل کرنا منع ہے اُنھیں یہاں نہ چھوڑینگے بلکہ قید کرکے دارالاسلام میں لائیں گے (در مختار مجمع الانہر)

مسئلہ کافروں کے سر کاٹ کر لائیں یا اُن کی قبریں کھود ڈالیں اس میں حرج نہیں (در مختار)

مسئلہ اپنے باپ دادا کو اپنے ہاتھ سے قتل کرنا ناجائز ہے مگر اُسے چھوڑے بھی نہیں بلکہ اُس سے لڑنے میں مشغول رہے کہ کوئی اور شخص آکر اُسے

مارڈالے ہاں اگر باپ یا دادا خود اس کے قتل کا درپے ہو اور اسے بغیر قتل کیے چارہ نہ ہو تو مارڈالے اور دیگر رشتہ داروں کے قتل میں کوئی حرج نہیں (درمختار ردالمختار)

مسئلہ اگر صلح مسلمانوں کے حق میں بہتر ہو تو صلح کرنا جائز ہے اگرچہ کچھ مال لیکر یا دیکر صلح کی جائے اور صلح کے بعد اگر مصلحت صلح توڑنے میں ہو تو توڑ دیں مگر یہ ضرور ہے کہ پہلے انھیں اسکی اطلاع کردیں اور اطلاع کے بعد فوراً جنگ نہ کریں بلکہ اتنی مہلت دیں کہ کافر بادشاہ اپنے تمام ممالک میں اس خبر کو پہنچا سکے یہ اس صورت میں ہے کہ صلح میں کوئی میعاد نہ ہو اور اگر میعاد ہو تو پوری ہونے پر اطلاع کی کچھ حاجت نہیں (درمختار ردالمختار)

مسئلہ صلح کے بعد اگر کسی کافر نے لڑنا شروع کیا اور یہ اُنکے بادشاہ کی اجازت سے ہے تو اب صلح نہ رہی اور اگر بادشاہ کی اجازت سے نہ ہو بلکہ شخص خاص یا کوئی جماعت بغیر اجازت بادشاہ برسرپیکار ہے تو صرف اُنھیں قتل کیا جائے اُنکے حق میں صلح نہ رہی باقیوں کے حق میں باقی ہے (مجمع الانہر)

مسئلہ کافروں کے ہاتھ ہتھیار اور گھوڑے اور غلام اور لوہا وغیرہ جس سے ہتھیار بنتے ہیں بیچنا حرام ہے اگرچہ صلح کے زمانہ میں ہو تو یوہیں تاجروں پر حرام ہے کہ یہ چیزیں اُن کے ملک میں تجارت کیلئے لے جائیں بلکہ اگر مسلمانوں کو حاجت ہو تو غلہ اور کپڑا بھی اُن کے ہاتھ نہ بیچا جائے (درمختار)

مسئلہ مسلمان آزاد مرد یا عورت نے کافروں میں کسی ایک کو یا جماعت یا ایک شہر کے بسنے والوں کو پناہ دیدی تو امان صحیح ہے اب قتل جائز نہیں اگرچہ امان دینے والا فاسق یا اندھا یا بہت بوڑھا ہو اور بچہ یا غلام کی امان صحیح ہونے کیلئے شرط یہ ہے کہ اُنھیں قتال کی اجازت مل چکی ہو ورنہ صحیح نہیں۔ امان صحیح ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ کفار نے لفظ امان سُنا ہو اگرچہ کسی زبان میں ہو اگرچہ اس لفظ کے معنی وہ نہ سمجھتے ہوں اور اگر اتنی دُور پر ہوں کہ سُن نہ سکیں تو امان صحیح نہیں (درمختار عالمگیری)

مسئلہ امان میں ضرر کا اندیشہ ہو تو بادشاہ اسلام اس کو توڑ دے مگر توڑنے کی اطلاع کردے اور امان دینے والا اگر جانتا تھا کہ اس حالت میں

امان دینا منع ہے اور پھر دیدی تو اُسے سزا دی جائے (مجمع الانہر) **مسئلہ** ذمی اور تاجر اور قیدی اور مجنوں اور جو شخص دار الحرب میں مسلمان ہوا اور ابھی ہجرت نہ کی ہو اور وہ بچہ اور غلام جنھیں قتال کی اجازت نہ ہو یہ لوگ امان نہیں دے سکتے (در مختار)۔

غنیمت کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے: یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ ج فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ ص وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ہ نفل کے بارے میں تم سے سوال کرتے ہیں تم فرما دو اللہ و رسول کے لیے ہیں اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح کرو اور اللہ و رسول کی اطاعت کرو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ اور فرماتا ہے: وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ۔ اور جان لو کہ جو کچھ تم نے غنیمت حاصل کی ہے اُس میں سے پانچواں حصہ اللہ و رسول کے لئے ہے اور قرابت والے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لئے۔ **حدیث ۱** صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سے پہلے کسی کے لئے غنیمت حلال نہیں ہوئی اللہ تعالیٰ نے ہمارا ضعف و عجز دیکھ کر اسے ہمارے لئے حلال کر دیا۔ **حدیث ۲** سنن ترمذی میں ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھے تمام انبیاء سے افضل کیا یا میری اُمت کو تمام اُمتوں سے افضل کیا اور ہمارے لئے غنیمت حلال کی۔ **حدیث ۳** صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک نبی (یوشع بن نون علیہ السلام) غزوہ کے لئے تشریف لے گئے اور اپنی قوم سے فرمایا کہ ایسا شخص میرے ساتھ نہ چلے جس نے نکاح کیا ہے اور ابھی زفاف نہیں کیا ہے اور کرنا چاہتا ہے اور نہ وہ شخص جس نے

مکان بنایا ہے اور اُس کی چھتیں ابھی تیار نہیں ہوئی ہیں اور نہ وہ شخص جس نے گابھن جانور خریدے ہیں اور بچہ جننے کا منتظر ہے (یعنی جن کے دل کسی کام میں مشغول ہوں وہ نہ چلیں صرف وہ لوگ چلیں جن کو ادھر کا خیال نہ ہو) جب اپنے لشکر کو لے کر قریہ (بیت المقدس) کے قریب پہنچے وقت عصر آگیا (وہ جمعہ کا دن تھا اور اب ہفتہ کی رات آنیوالی ہے جسمیں قتال بنی اسرائیل پر حرام تھا) اُنھوں نے آفتاب کو مخاطب کرکے فرمایا تو مامور ہے اور میں مامور ہوں اے اللہ آفتاب کو روک دے۔ آفتاب رُک گیا اور اللہ نے فتح دی اب غنیمتیں جمع کی گئیں اُسے کھانے کے لئے آگ آئی مگر اُس نے نہیں کھایا (یعنی پہلے زمانہ میں حکم یہ تھا کہ غنیمت جمع کی جائے پھر آسمان سے آگ اُترتی اور سب کو جلا دیتی اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ سمجھا جاتا کہ کسی نے کوئی خیانت کی ہے اور یہاں بھی یہی ہوا) نبی نے فرمایا کہ تم نے خیانت کی ہے لہٰذا ہر قبیلہ میں سے ایک شخص بیعت کرے بیعت ہوئی ایک شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گیا فرمایا تمہارے قبیلہ میں کسی نے خیانت کی ہے اس کے بعد وہ لوگ سونے کا ایک سر لائے جو گائے کے سر برابر تھا اُسکو اُس غنیمت میں شامل کر دیا پھر جب رکھا تو آگ آئی اور کھا گئی حضور نے ارشاد فرمایا کہ ہم سے قبل کسی کیلئے غنیمت حلال نہیں تھی اللہ نے ضعف و عجز کی وجہ سے اسے حلال کر دیا۔ **حدیث ۴** - ابوداؤد نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں ہم حبشہ سے واپس ہوئے اُس وقت پہنچے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ابھی خیبر کو فتح کیا تھا حضور نے ہمارے لئے حصہ مقرر فرمایا اور ہمیں بھی عطا فرمایا جو لوگ خیبر میں موجود نہ تھے اُن میں ہمارے سوا کسی کو حصہ نہ دیا صرف ہماری کشتی والے جتنے تھے حضرت جعفر اور اُن کے رفقا اُنھیں کو حصہ دیا

حدیث ۵ - صحیح مسلم میں یزید بن ہرمز سے مروی کہ نجدہ حروری نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس لکھ کر دریافت کیا کہ غلام و عورت غنیمت میں حاضر ہوں تو آیا اُن کو حصہ ملے گا یزید سے فرمایا کہ لکھ دو کہ ان کیلئے سہم (حصہ) نہیں ہے۔

مگر کچھ دیدیا جائے۔ **حدیث ۶**: صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر لشکر میں سے کچھ لوگوں کو ادھر کو بھیجتے تو انھیں علاوہ حصہ کے کچھ نفل (انعام) عطا فرماتے۔ **حدیث ۷**: نیز صحیحین میں انھیں سے مروی کہتے ہیں حضور نے ہمیں حصہ کے علاوہ خمس میں سے نفل دیا تھا مجھے ایک بڑا اونٹ ملا تھا۔ **حدیث ۸**: ابن ماجہ و ترمذی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلوار ذوالفقار بدر کے دن نفل میں تھی۔ **حدیث ۹**: امام بخاری خولہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کچھ لوگ اللہ کے مال میں ناحق گھس پڑتے ہیں ان کے لئے قیامت کے دن آگ ہے۔ **حدیث ۱۰**: ابوداؤد بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک شتر کے پاس تشریف لائے اس کے کوہان سے ایک بال لے کر فرمایا اے لوگو اس غنیمت میں سے میرے لئے کچھ نہیں ہے (بال کی طرف اشارہ کرکے) اور یہ بھی نہیں سوا خمس کے (کہ یہ میں لوں گا) وہ بھی تمہارے ہی اوپر رد ہو جائے گا۔ لہٰذا سوئی اور تاگا جو کچھ تم نے لیا ہے حاضر کرو۔ ایک شخص اپنے ہاتھ میں بالوں کا گچھا لے کر کھڑا ہوا اور عرض کی میں نے پالان درست کرنے کیلئے یہ بال لئے تھے حضور نے فرمایا اس میں میرا اور بنی عبدالمطلب کا جو کچھ حصہ ہے وہ تمھیں دیا اس شخص نے کہا جب اس کا معاملہ اتنا بڑا ہے تو مجھے ضرورت نہیں یہ کہہ کر واپس کردیا۔ **حدیث ۱۱**: ترمذی نے ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے قبل تقسیم غنیمت کو خریدنے سے منع فرمایا۔ **مسائل فقہیہ**: غنیمت اسکو کہتے ہیں جو لڑائی میں کافروں سے بطور قہر و غلبہ کے لیا جائے اور لڑائی کے بعد جو ان سے لیا جائے جیسے خراج اور جزیہ اس کو فے کہتے ہیں غنیمت میں خمس (پانچواں حصہ) نکال کر باقی چار حصے مجاہدین پر تقسیم کردیے جائیں اور فے کل بیت المال میں

رکھا جائے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** دارالحرب میں کسی شہر کے لوگ خود بخود مسلمان ہو گئے وہاں مسلمانوں کا تسلّط نہ ہوا تھا تو صرف اُن پر عشر مقرر ہوگا یعنی جو زراعت پیدا ہو اُس کا دسواں حصّہ بیت المال کو ادا کر دیں اور اگر خود بخود ذمہ میں داخل ہو جائے تو اُن کی زمینوں پر خراج مقرر ہوگا اور اُن پر جزیہ۔ اور اگر غالب آنے کے بعد مسلمان ہوئے تو بادشاہ کو اختیار ہے اُن پر احسان کرے اور زمینوں کی پیداوار کا عشر لے یا خراج مقرر کرے یا اُن کو اور اُن کے اموال کو خمس لینے کے بعد مجاہدین پر تقسیم کر دے فتح کرنے کے بعد اگر وہ مسلمان نہ ہوئے تو اختیار ہے اگر چاہے اُنھیں لونڈی غلام بنائے اور خمس کے بعد اُنھیں اور اُن کے اموال مجاہدین پر تقسیم کر دے اور زمینوں پر عشر مقرر کر دے اور اگر چاہے تو مردوں کو قتل کر ڈالے اور عورتوں بچّوں اور اموال کو بعد خمس تقسیم کر دے اور اگر چاہے تو سب کو چھوڑ دے اور اُن پر جزیہ اور زمینوں پر خراج مقرر کر دے اور چاہے تو اُنھیں وہاں سے نکال دے اور دوسروں کو وہاں بسائے اور چاہے تو اُن کو چھوڑ دے اور زمین اُنھیں واپس اور عورتوں بچّوں اور دیگر اموال کو تقسیم کر دے مگر اس صورت میں بقدر زراعت اُنھیں کچھ مال بھی دیدے ورنہ مکروہ ہے اور چاہے تو صرف اموال تقسیم کر دے اور اُنھیں اور عورتوں اور بچّوں اور زمینوں کو چھوڑ دے مگر تھوڑا مال بقدر زراعت دیدے ورنہ مکروہ ہے اور اگر تمام اموال اور زمینیں تقسیم کر دیں اور اُن کو چھوڑ دیا تو یہ ناجائز ہے (عالمگیری) **مسئلہ** اگر کسی شہر کو بطور صلح فتح کیا ہو تو جن شرائط پر صلح ہوئی اُن پر باقی رکھیں اُس کے خلاف کرنے کی نہ اُنھیں اجازت ہے نہ بعد والوں کو اور وہاں کی زمین اُنھیں لوگوں کی ملک رہے گی (درمختار) **مسئلہ** دارالحرب کے جانور قبضہ میں کئے اور اُن کو دارالاسلام تک نہیں لا سکتا تو ذبح کر کے جلا ڈالے یونہی اور سامان جن کو نہیں لا سکتا ہے جلا دے اور برتنوں کو توڑ ڈالے روغن وغیرہ

بہا دے اور ہتھیار وغیرہ لوہے کی چیزیں جو جلنے کے قابل نہیں انھیں پوشیدہ جگہ دفن کر دے (درمختار) **مسئلہ** دارالحرب میں بغیر ضرورت غنیمت تقسیم نہ کریں اور اگر بار برداری کے جانور نہ ہوں تو تھوڑی تھوڑی مجاہدین کے حوالہ کر دی جائے کہ دارالاسلام میں آکر واپس دیں اور یہاں تقسیم کی جائے (درمختار) **مسئلہ** مال غنیمت کو دارالحرب میں مجاہدین اپنی ضرورت میں قبل تقسیم صرف کر سکتے ہیں مثلاً جانوروں کا چارہ اپنے کھانے کی چیزیں کھانا پکانے کیلئے ایندھن گھی تیل شکر میوے خشک وتر اور تیل لگانے کی ضرورت ہو تو کھانے کا تیل لگا سکتا ہے اور خوشبودار تیل مثلاً روغن گل وغیرہ اس وقت استعمال کر سکتا ہے جب کسی مرض میں اس کے استعمال کی حاجت ہو اور گوشت کھانے کے جانور ذبح کر سکتے ہیں مگر چمڑا مال غنیمت میں واپس کریں اور مجاہدین اپنی باندی غلام اور عورتوں بچوں کو بھی مال غنیمت سے کھلا سکتے ہیں اور جو شخص تجارت کے لئے گیا ہے لڑنے کے لئے نہیں گیا وہ اور مجاہدین کے نوکر مال غنیمت کو صرف نہیں کر سکتے ہاں پکا ہوا کھانا یہ بھی کھا سکتے ہیں اور پہلے سے اشیاء اپنے پاس رکھ لینا کہ ضرورت کے وقت صرف کرینگے ناجائز ہے۔ یونہی جو چیز کام کے لئے لی تھی اور بچ گئی اسے بیچنا بھی ناجائز ہے اور بیچ ڈالی تو دام واپس کرے (عالمگیری درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** مال غنیمت کو بیچنا جائز نہیں اور بیچا تو چیز واپس لی جائے اور وہ چیز نہ ہو تو قیمت مال غنیمت میں داخل کرے (درمختار) **مسئلہ** دارالحرب سے نکلنے کے بعد اب تصرف جائز نہیں ہاں اگر سب مجاہدین کی رضا سے ہو تو حرج نہیں اور جو چیزیں دارالحرب میں لی تھیں اُن میں سے کچھ بچا ہے اور اب دارالاسلام میں آگیا تو بقیہ واپس کر دے اور واپسی سے پہلے غنیمت تقسیم ہو چکی تو فقراء پر تصدق کر دے اور خود فقیر ہو تو اپنے کام میں لائے اور اگر دارالاسلام میں پہنچنے کے بعد بقیہ کو صرف کر ڈالا ہے تو قیمت واپس کرے اور غنیمت تقسیم ہو چکی ہے تو قیمت

تصدق کردے اور خود فقیر ہو تو کچھ حاجت نہیں (عالمگیری، درمختار) **مسئلہ** مال غنیمت میں قبل تقسیم خیانت کرنا منع ہے (درمختار) **مسئلہ** جو شخص دارالحرب میں مسلمان ہوگیا وہ خود اور اُس کے چھوٹے بچے اور جو کچھ اُس کے پاس مال و متاع ہے سب محفوظ ہیں یہ جبکہ اسلام لانا گرفتار کرنے سے پہلے ہو اور اس کے بعد کہ سپاہیوں نے اُسے گرفتار کیا اگر مسلمان ہوا تو وہ غلام ہے اور اگر مسلمان ہونے سے پہلے اُس کے بچے اور اموال پر قبضہ ہوگیا اور وہ گرفتاری سے پہلے مسلمان ہوگیا تو صرف وہ آزاد ہے اور اگر حربی امن لے کر دارالاسلام میں آیا تھا اور یہاں مسلمان ہوگیا پھر مسلمان اُس کے شہر پر غالب آئے تو بال بچے اور اموال سب فَے ہیں (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** جو شخص دارالحرب میں مسلمان ہوا اور اس نے پیشتر سے کچھ مال کسی مسلمان یا ذمی کے پاس امانت رکھ دیا تھا تو یہ مال بھی اُس کو ملے گا اور حربی کے پاس تھا تو فَے ہے اور اگر دارالحرب میں مسلمان ہوکر دارالاسلام میں چلا آیا پھر مسلمانوں کا اُس شہر پر تسلّط ہوا تو اس کے چھوٹے بچے محفوظ رہیں گے اور جو اموال اُس نے مسلمان یا ذمی کے پاس امانت رکھے ہیں وہ بھی اُسی کے ہیں باقی سب فَے ہے (درمختار، فتح القدیر) **مسئلہ** جو شخص دارالحرب میں مسلمان ہوا تو اُس کی بالغ اولاد اور زوجہ اور زوجہ کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ اور جائداد غیر منقولہ اور اُس کے باندی غلام لڑنے والے اور اس باندی کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ یہ سب غنیمت ہیں (درمختار)

مسئلہ جو حربی دارالاسلام میں بغیر امان لئے آگیا اور اُسے کسی نے پکڑ لیا تو وہ اور اس کے ساتھ جو کچھ مال ہے سب فَے ہے (درمختار)۔

غنیمت کی تقسیم

مسئلہ غنیمت کے پانچ حصّے کئے جائیں ایک حصہ نکال کر باقی چار حصّے

مجاہدین پر تقسیم کر دئے جائیں اور سوار بہ نسبت پیدل کے دونا پائیگا یعنی ایک حصّہ اُس کا
اور ایک گھوڑے کا اور گھوڑا عربی ہو یا اور قسم کا سب کا ایک حکم ہے سردار لشکر اور سپاہی
دونوں برابر ہیں یعنی جتنا سپاہی کو ملے گا اُتنا ہی سردار کو بھی ملیگا۔ اونٹ اور گدھے اور
خچر کسی کے پاس ہوں تو اُن کی وجہ سے کچھ زیادہ نہ ملے گا یعنی اُسے بھی پیدل والے
کے برابر ملے گا اور اگر کسی کے پاس چند گھوڑے ہوں جب بھی اُتنا ہی ملیگا جتنا ایک
ایک گھوڑے کے لئے ملتا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** سوار دوچند غنیمت کا اُسوقت مستحق
ہوگا جب دارالاسلام سے جُدا ہونے کے وقت اُس کے پاس گھوڑا ہو لہٰذا جو شخص
دارالحرب میں بغیر گھوڑے کے آیا اور وہاں گھوڑا خرید لیا تو پیدل کا حصّہ پائیگا اور اگر گھوڑا
تھا مگر وہاں پہنچ کر مر گیا تو سوار کا حصّہ پائیگا اور سوار کے دوچند حصّہ پانے کے لئے یہ
بھی شرط ہے کہ اُس کا گھوڑا مریض نہ ہو اور بڑا ہو یعنی لڑائی کے قابل ہو اور اگر گھوڑا بیمار
تھا اور غنیمت سے قبل اچھا ہوگیا تو سوار کا حصّہ پائے گا ورنہ نہیں اور اگر بچھیرا تھا اور
غنیمت کے قبل جوان ہوگیا تو نہیں اور اگر گھوڑا لیکر چلا مگر سرحد پر پہنچنے سے پہلے کسی
نے غصب کر لیا یا کوئی دوسرا شخص اُس پر سواری لینے لگا یا گھوڑا بھاگ گیا اور یہ شخص
دارالحرب میں پیدل داخل ہوا تو اگر ان صورتوں میں لڑائی سے پہلے اُسے وہ گھوڑا
مل گیا تو سوار کا حصّہ پائیگا ورنہ پیدل کا اور اگر لڑائی سے پہلے یا جنگ کے وقت گھوڑا
بیچ ڈالا تو پیدل کا حصّہ پائے گا (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** سوار کے لئے یہ ضرور
نہیں کہ گھوڑا اسکی مِلک ہو بلکہ کرایہ یا عاریت سے لیا ہو بلکہ اگر غصب کر کے لے گیا
جب بھی سوار کا حصّہ پائے گا اور غصب کا گناہ اُس پر ہے اور اگر دو شخصوں کی شرکت
میں گھوڑا ہے تو ان میں کوئی سوار کا حصّہ نہیں پائیگا مگر جبکہ داخل ہونے سے پہلے ایک
نے دوسرے سے اُس کا حصّہ کرایہ پر لے لیا (ردالمحتار) **مسئلہ** غلام اور بچہ اور عورت
اور مجنون کے لئے حصّہ نہیں ہاں خمس نکالنے سے پہلے پوری غنیمت میں سے انھیں

کچھ دیدیا جائے جو حصہ کے برابر نہ ہو مگر اس وقت کہ انھوں نے قتال کیا ہو یا عورت نے مجاہدین کا کام کیا ہو۔ مثلاً کھانا پکانا یا بیماروں اور زخمیوں کی تیمارداری کرنا اُن کو پانی پلانا وغیرہ (در مختار عالمگیری) **مسئلہ** غنیمت کا پانچواں حصہ جو نکالا گیا ہے اس کے تین حصے کئے جائیں ایک حصہ یتیموں کے لئے اور ایک مسکینوں اور ایک مسافروں کے لئے اور اگر یہ تینوں حصے ایک ہی قسم مثلاً یتامیٰ یا مساکین پر صرف کر دے جب بھی جائز ہے اور مجاہدین کو حاجت ہو تو ان پر صرف کرنا بھی جائز ہے (در مختار)

مسئلہ بنی ہاشم و بنی مطلب کے یتامیٰ اور مساکین اور مسافر اگر فقیر ہوں تو یہ لوگ بہ نسبت دوسروں کے خمس کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ فقراء تو زکواۃ بھی لے سکتے ہیں اور یہ نہیں لے سکتے اور یہ لوگ غنی ہوں تو خمس میں ان کا کچھ حق نہیں (در مختار)

مسئلہ جو شخص یا جو فوج لڑنے کے ارادہ سے دارالحرب میں پہنچا اور جس وقت پہنچا لڑائی ختم ہو چکی ہے تو یہ بھی غنیمت میں حصہ دار ہے یونہیں جو شخص گیا مگر بیماری وغیرہ سے لڑائی میں شریک نہ ہو سکا تو غنیمت پائیگا اور اگر کوئی تجارت کے لئے گیا ہے تو جب تک لڑنے میں شریک نہ ہو غنیمت کا مستحق نہیں (در مختار رد المختار) **مسئلہ** جو شخص دارالحرب میں مر گیا اور غنیمت نہ ابھی تقسیم ہوئی ہے نہ دارالاسلام میں لائی گئی ہے نہ بادشاہ نے غنیمت کو بیچا ہے تو اُس کا حصہ نہیں یعنی اُس کا حصہ اُس کے وارثوں کو نہیں دیا جائے گا اور اگر تقسیم ہو چکی ہے یا دارالاسلام میں لائی جا چکی ہے یا بادشاہ نے بیچ ڈالی ہے تو اُس کا حصہ وارثوں کو ملے گا (در مختار) **مسئلہ** تقسیم کے بعد ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ میں بھی جنگ میں شریک تھا اور گواہوں سے اس امر کو ثابت بھی کر دیا تو تقسیم باطل نہ کی جائے بلکہ اس شخص کو اس کے حصہ کی قدر بیت المال سے دیا جائے (عالمگیری) **مسئلہ** غنیمت میں کتابیں ملیں اور معلوم نہیں کہ اُن میں کیا لکھا ہے تو نہ تقسیم کریں نہ کافروں کے ہاتھ بیچیں بلکہ موضع

احتیاط میں دفن کردیں کہ کافروں کو نہ مل سکیں اور اگر بادشاہِ اسلام مسلمان کے ہاتھ بیچنا چاہے تو ایسے مسلمان کے ہاتھ نہ بیچے جو کافروں کے ہاتھ بیچ ڈالے اور اہلِ اعتماد شخص ہے کہ کافروں کے ہاتھ نہ بیچے گا تو اس کے ہاتھ بیچ سکتے ہیں اگر سونے یا چاندی کے ہار ملے جن میں صلیب یا تصویریں بنی ہیں تو تقسیم سے پہلے انھیں توڑ ڈالے اور ایسے مسلمان کے ہاتھ نہ بیچے جو کافروں کے ہاتھ بیچ ڈالے گا اور اگر ٹھپے والی اشرفیوں میں تصویریں ہیں تو بغیر توڑے تقسیم و بیع کرسکتے ہیں (عالمگیری) **مسئلہ** لشکر روانہ کرتے اور بار برداری کے لیے جانور نہیں ہیں تو یہ بھی تقسیم کیے جائیں اور تقسیم سے قبل ان سے کام کا لینا جائز ہے (عالمگیری) **مسئلہ** جو جماعت بادشاہ سے اجازت لیکر دارالحرب میں گئی یا باقوت جماعت بغیر اجازت گئی اور شبخون مار کر وہاں سے مال لائی تو یہ غنیمت ہے خمس لیکر باقی تقسیم ہوگا اور اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں یعنی اجازت نہ لی نہ باقوت جماعت ہے تو جو کچھ حاصل کیا سب اُنھیں کا ہے خمس نہ لیا جائے (درمختار) **مسئلہ** اگر کچھ لوگ اجازت سے گئے تھے اور کچھ بغیر اجازت اور یہ لوگ قوت بھی نہ رکھتے تو اجازت والے جو کچھ مال پائیں گے اُن میں سے خمس لیکر باقی ان پر تقسیم ہوجائیگا اور دوسرے فریق نے جو کچھ حاصل کیا ہے اُس میں نہ خمس ہے نہ تقسیم بلکہ جس نے جتنا پایا وہ اُسی کا ہے اُس کا ساتھ والا بھی اُس میں شریک نہیں اور اگر اجازت والے اور بے اجازت دونوں مل گئے اور ان کے اجتماع سے قوت پیدا ہوگئی تو اب خمس لیکر غنیمت کی مثل تقسیم ہوگی یعنی ایک نے جو کچھ پایا ہے وہ سب پر تقسیم ہوجائیگا (عالمگیری) **مسئلہ** غنیمت کی تقسیم ہوئی اور تھوڑی سی چیز باقی رہ گئی جو قابلِ تقسیم نہیں کہ لشکر بڑا ہے اور چیز تھوڑی تو بادشاہ کو اختیار ہے کہ فقرا پر تصدق کردے یا بیت المال میں جمع کردے کہ ضرورت کے وقت کام آئے (عالمگیری) **مسئلہ** اجازت لے کر ایک جماعت دارالحرب کو گئی اور اُس سے بادشاہ نے کہہ دیا کہ تم جو کچھ پاؤ گے وہ سب تمھارا ہے اس میں خمس نہیں ہے

لونگا تو اگر وہ جماعت باقوت ہے تو اُس کا یہ کہنا جائز نہیں یعنی خمس لیا جائیگا اور باقوت نہ ہو تو کہنا جائز ہے اور خمس نہیں (درمختار) **مسئلہ** بادشاہ یا سپہ سالار اگر لڑائی کے پہلے یا جنگ کے وقت کچھ سپاہیوں سے یہ کہدے کہ تم جو کچھ پاؤگے وہ تمھارا ہے یا یوں کہ تم میں جو جس کافر کو قتل کرے اُس کا سامان اُس کیلئے ہے تو یہ جائز بلکہ بہتر ہے کہ اسکی وجہ سے اُن سپاہیوں کو ترغیب ہوگی اور اسکو نفل کہتے ہیں اور اس میں نہ خمس ہے نہ تقسیم بلکہ وہ سب اُسی پالینے والے کا ہے اگر یہ لفظ کہے تھے کہ جو جس کافر کو قتل کریگا اُس مقتول کا سامان وہ لے اور خود بادشاہ یا سپہ سالار نے کسی کافر کو قتل کیا تو یہ سامان لے سکتا ہے اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ یہ سو روپے لو اور فلاں کافر کو مار ڈالو یا یوں کہ اگر تم نے فلاں کافر کو مار ڈالا تو تمھیں ہزار روپے دونگا لڑائی ختم ہونے اور غنیمت جمع کرنے کے بعد نفل دینا جائز نہیں ہاں اگر مناسب سمجھے تو خمس میں دے سکتا ہے (عالمگیری درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** جن لوگوں کو نفل (انعام) دینا کہا ہے انھوں نے نہیں سُنا اوروں نے سُن لیا جب بھی اُس انعام کے مستحق ہیں (درمختار) **مسئلہ** دارالحرب میں لشکر ہے اس میں سے کچھ لوگ کہیں بھیجے گئے اور ان سے یہ کہدیا کہ جو کچھ تم پاؤگے وہ سب تمھارا ہے تو جائز ہے اور اگر دارالاسلام سے یہ کہہ کر بھیجا تو ناجائز (عالمگیری) **مسئلہ** ایسے کو قتل کیا جس کا قتل جائز نہ تھا مثلاً بچہ یا مجنوں یا عورت کو تو مستحق انعام نہیں (درمختار) **مسئلہ** نفل کا یہ مطلب ہے کہ دوسرے لوگ اُس میں شریک نہ ہونگے نہ یہ کہ یہ شخص ابھی سے مالک ہوگیا بلکہ مالک اُس وقت ہوگا جب دارالاسلام میں لائے لہٰذا اگر لونڈی ملی تو جب تک دارالاسلام میں لانے کے بعد استبرا نہ کرے وطی نہیں کر سکتا نہ اُسے فروخت کر سکتا ہے (عامۂ کتب) ۔

استیلائے کفار کا بیان

مسئلہ دارالحرب میں ایک کافر نے دوسرے کافر کو قید کر لیا یعنی جنگ میں پکڑ لیا وہ اُس کا مالک ہو گیا لہٰذا اگر ہم اُن سے خرید لیں یا اُن قید کرنے والوں پر مسلمانوں نے چڑھائی کی اور اُس کافر کو اُن سے لے لیا تو مسلمان مالک ہو گئے یہی حکم اموال کا بھی ہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** اگر حربی کافر ذمی کو دارالاسلام سے پکڑ لے گئے تو اس کے مالک نہ ہوں گے (درمختار) **مسئلہ** حربی کافر اگر مسلمان کے اموال پر قبضہ کر کے دارالحرب میں لے گئے تو مالک ہو جائیں گے مگر جب تک دارالحرب کو نہ پہنچ جائیں مسلمانوں پر فرض ہے کہ ان کا پیچھا کریں اور ان سے چھین لیں پھر جبکہ دارالحرب میں لیجانے کے بعد اگر وہ حربی جن کے پاس وہ اموال ہیں مسلمان ہو گئے تو اب بالکل اُن کی ملک ثابت ہو گئی کہ اب اُن سے نہیں لینگے اور اگر مسلمان اُن حربیوں پر دارالحرب میں پہنچنے سے قبل غالب آگئے تو جسکی چیز ہے اُسے دیدیں گے اور کچھ معاوضہ نہ لیں گے اور دارالحرب میں پہنچنے کے بعد غلبہ ہوا اور غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے مالک نے آکر کہا کہ یہ چیز میری ہے تو اُسے بلا معاوضہ دیدینگے اور غنیمت تقسیم ہونے کے بعد کہا تو اب قیمت دینی ہوگی اور جس دن غنیمت میں وہ چیز ملی اُس دن جو قیمت تھی وہ لی جائے گی (درمختار) **مسئلہ** کافر امان لیکر دارالاسلام میں آیا اور کسی مسلمان کی چیز چرا کر دارالحرب میں لے گیا اور وہاں سے کوئی مسلمان وہ چیز خرید کر لایا تو وہ چیز مالک کو مفت دلادی جائے گی (ردالمحتار) **مسئلہ** اگر مسلمان غلام بھاگ کر دارالحرب کو چلا گیا اور حربیوں نے اُسے پکڑ لیا تو مالک نہ ہونگے لہٰذا اگر مسلمانوں کا غلبہ ہوا اور وہ غلام غنیمت میں ملا تو مالک کو بلا معاوضہ دیا جائے اگرچہ غنیمت تقسیم ہو چکی ہو ہاں تقسیم کے بعد اگر دلایا گیا تو جس کے حصہ میں غلام پڑا تھا اُسے بیت المال سے قیمت دیں (فتح) **مسئلہ** مسلمان غلام بھاگ کر گیا اور اُس کے ساتھ گھوڑا اور مال و اسباب بھی تھا اور سب پر کافروں نے قبضہ کر لیا پھر ان سے

سب چیزیں اور غلام کو کوئی شخص خرید لایا تو غلام یا معاوضہ مالک کو دلایا جائے ورنہ باقی چیزیں بقیمت اور اگر غلام مرتد ہو کر دار الحرب کو بھاگ گیا تو حربی پکڑنے کے بعد مالک ہو گئے (درمختار) **مسئلہ** جو کافر امان لے کر دار الاسلام میں آیا اس کے ہاتھ مسلمان غلام نہ بیچا جائے اور بیچدیا تو واپس لینا واجب ہے اور اگر واپس بھی نہ لیا یہاں تک کہ غلام کو لیکر دار الحرب کو چلا گیا تو اب وہ آزاد ہے یعنی وہ غلام اگر وہاں سے بھاگ کر آیا یا مسلمانوں کا غلبہ ہوا اور اس غلام کو وہاں سے حاصل کیا تو نہ کسی کو دیا جائے نہ غنیمت کی طرح تقسیم ہو بلکہ وہ آزاد ہے یونہی اگر حربی غلام مسلمان ہو گیا اور وہاں سے بھاگ کر دار الاسلام میں آ گیا یا ہمارا لشکر دار الحرب میں تھا اس لشکر میں آ گیا یا اس کو کسی مسلمان یا ذمی یا حربی نے دار الحرب میں خرید لیا یا اس کے مالک نے بیچنا چاہا یا مسلمانوں کا اُن پر غلبہ ہوا بہرحال آزاد ہو گیا (درمختار)۔

مستامن کا بیان

مستامن وہ شخص ہے جو دوسرے ملک میں امان لیکر گیا دوسرے ملک سے مراد وہ ملک ہے جس میں غیر قوم کی سلطنت ہو یعنی حربی دار الاسلام میں یا مسلمان دار الکفر میں امان لے کر گیا تو مستامن ہے **مسئلہ** دار الحرب میں مسلمان امان لیکر گیا تو وہاں والوں کی جان و مال سے تعرض کرنا اس پر حرام ہے کہ جب امان لی تو اس کا پورا کرنا واجب ہے یونہیں اُن کافروں کی عورتیں بھی اس پر حرام ہیں اور اگر مسلمان قید ہو کر گیا ہے تو کافروں کی جان و مال اس پر حرام نہیں اگرچہ کافروں نے خود ہی اُسے چھوڑ دیا ہو یعنی یہ اگر وہاں سے کوئی چیز لے آیا یا کسی کو مار ڈالا تو گنہگار نہیں کہ اس نے اُن کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں کیا ہے جس کا خلاف کرنا جائز نہ ہو (جوہرہ درمختار) **مسئلہ** مسلمان امان لیکر گیا اور وہاں سے کوئی چیز لیکر دار الاسلام میں چلا آیا

تو اس شے کا اب مالک ہو گیا مگر یہ ملک حرام و خبیث ہے کہ اسکو لینا جائز نہ تھا
لہٰذا حکم ہے کہ فقرا پر تصدق کردے اور اگر تصدق نہ کیا اور اس شے کو بیچ ڈالا تو بیع
صحیح ہے اور اگر اس سے وہاں نکاح کیا تھا اور عورت کو جبراً لایا تو دارالاسلام میں پہنچ کر
نکاح جاتا رہا اور عورت کنیز ہو گئی (جوہرہ، ردالمحتار) **مسئلہ** مسلمان امان لیکر دارالحرب
گیا اور وہاں کے بادشاہ نے بدعہدی کی مثلاً اس کا مال لے لیا یا قید کر لیا یا دوسرے
نے اس قسم کا کوئی معاملہ کیا اور بادشاہ کو اس کا علم ہوا اور تدارک نہ کیا تو اب ان کے
جان و مال سے تعرض کرے تو گنہگار نہیں کہ بدعہدی ان کی جانب سے ہے اسکی جانب سے
نہیں اور اس صورت میں جو مال وغیرہ وہاں سے لائیگا حلال ہے (شرح ملتقی) **مسئلہ**
مسلمان نے دارالحرب میں کافر حربی کی رضامندی سے کوئی مال حاصل کیا تو اسمیں کوئی
حرج نہیں مثلاً ایک روپیہ دو روپے کے بدلے میں بیچا یوہیں اگر اسکو قرض دیا اور
یہ ٹھہرا لیا کہ مہینہ بھر میں سو کے سوا سو لونگا یہ جائز ہے کہ کافر حربی کا مال جس طرح
ملے لے سکتا ہے مگر معاہدہ کے خلاف کرنا حرام ہے (ردالمحتار) **مسئلہ** مسلمان
دارالحرب میں امان لیکر گیا ہے اس نے کسی حربی کو قرض دیا یا کوئی چیز اس کے ہاتھ ادھار
بیچی یا حربی نے اس مسلمان کو قرض دیا یا اس کے ہاتھ کوئی چیز ادھار بیچی یا ایک نے
دوسرے کی کوئی چیز غصب کی پھر یہ دونوں دارالاسلام میں آئے تو قاضی شرع ان
میں باہم کوئی فیصلہ نہ کریگا ہاں اب یہاں آنے کے بعد اگر اس قسم کی بات ہو گی تو فیصلہ
کیا جائیگا یوہیں اگر دو حربی امان لیکر آئے اور دارالحرب میں ان کے درمیان اس
قسم کا معاملہ ہوا تھا تو ان میں بھی فیصلہ نہ کیا جائے گا (ردمحتار) **مسئلہ** مسلمان
تاجر کو یہ اجازت نہیں کہ لونڈی غلام بیچنے کے لئے دارالحرب جائے
ہاں اگر خدمت کے لئے لے جانا چاہتا ہو تو اجازت ہے (عالمگیری) **مسئلہ**
حربی امان لے کر دارالاسلام میں آیا تو پورے سال بھر یہاں نہ رہنے دیں گے

اور اُس سے کہہ دیا جائیگا کہ اگر تو یہاں سال بھر رہیگا تو جزیہ مقرر ہوگا اب اگر سال بھر رہ گیا تو جزیہ لیا جائیگا اور وہ ذمی ہو جائیگا اور اب دارالحرب جانے نہ دینگے اگر تجارت یا کسی اور کام کے لئے جانا چاہتا ہو اور چلا گیا تو بدستور حربی ہو گیا اس کا خون مباح ہے (جوہرہ) **مسئلہ** سال سے کم جتنی چاہے بادشاہ اسلام اس کے لئے مدت مقرر کر دے اور یہ کہہ دے کہ اگر تو اس مدت سے زیادہ ٹھہرا تو تجھ سے جزیہ لیا جائیگا اور اُس وقت وہ ذمی ہو جائیگا (عالمگیری) **مسئلہ** حربی امان لیکر آیا اور یہاں خراجی یا عشری زمین خریدی اور خراج اُس پر مقرر ہو گیا تو اب ذمی ہو گیا اور جس وقت خراج مقرر ہوا اُسی وقت سال آئندہ کا جزیہ بھی وصول کیا جائیگا (عالمگیری) **مسئلہ** کتابیہ عورت امان لیکر دارالاسلام میں آئی اور اس سے کسی مسلمان یا ذمی نے نکاح کر لیا تو اب ذمیہ ہو گئی اب دارالحرب کو نہیں جاسکتی یونہی اگر میاں بی بی دونوں آئے اور شوہر یہاں مسلمان ہو گیا تو عورت اب نہیں جاسکتی اور اگر مرد حربی نے کسی ذمی عورت سے نکاح کیا تو اسکی وجہ سے ذمی نہ ہوا ہو سکتا ہے کہ طلاق دیکر چلا جائے (درمختار) **مسئلہ** حربی نے اپنے غلام کو تجارت کے لئے دارالاسلام میں بھیجا غلام یہاں آکر مسلمان ہو گیا تو غلام بیچ ڈالا جائیگا اور اس کا ثمن حربی کے لئے محفوظ رکھا جائے گا یہ نہیں ہو سکتا کہ غلام واپس دیا جائے۔ (عالمگیری) **مسئلہ** مستامن جب دارالحرب کو چلا گیا تو اب پھر حربی ہو گیا اور اگر اس نے کسی مسلمان یا ذمی کے پاس کچھ مال رکھا تھا یا ان پر اُس کا دین تھا اور اُس کافر کو کسی نے قید کر لیا یا اُس ملک کو مسلمانوں نے فتح کر لیا اور اُس کو مار ڈالا تو دین ساقط ہو گیا اور وہ امانت فئے ہے اور اگر بغیر غلبہ وہ مارا گیا یا مر گیا تو دین اور امانت اس کے وارثوں کے لئے ہے (ملتقے) **مسئلہ** حربی یا مرتد یا وہ شخص جس پر قصاص لازم آیا بھاگ کر حرم شریف میں چلا جائے تو وہاں قتل نہ کریں گے بلکہ اُسے وہاں کھانا پانی کچھ نہ دیں کہ نکلنے پر مجبور ہو اور

وہاں سے نکلنے کے بعد قتل کر ڈالیں اور اگر حرم میں کسی نے خون کیا تو اُسے وہیں قتل کر سکتے ہیں اسکی ضرورت نہیں کہ نکلے تو قتل کریں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** جو جگہ دارالحرب ہے اب وہ دارالاسلام اُس وقت ہوگی کہ مسلمانوں کے قبضہ میں آجائے اور وہاں احکامِ اسلام جاری ہو جائیں اور دارالاسلام اس وقت دارالحرب ہوگا جبکہ یہ تین باتیں پائی جائیں (۱) کفر کے احکام جاری ہو جائیں اور اسلامی احکام بالکل روک دئیے جائیں اور اگر اسلام کے احکام بھی جاری ہیں اور کفر کے بھی تو دارالحرب نہ ہوا (۲) دارالحرب سے متصل ہو کہ اس کے اور دارالحرب کے درمیان میں کوئی اسلامی شہر نہ ہو (۳) اس میں کوئی مسلمان یا ذمی امانِ اول پر باقی نہ ہو (درمختار ردالمحتار) اس سے معلوم ہوا کہ ہندوستان بحمدہ تعالیٰ اب تک دارالاسلام ہے بعضوں نے خواہ مخواہ اسے دارالحرب خیال کر رکھا ہے یہاں کے مسلمانوں پر لازم ہے کہ باہم رضامندی سے کوئی قاضی مقرر کریں کہ کم از کم اسلامی معاملات جن کے لئے مسلمان حاکم ہونا شرط ہے اُس سے فیصلہ کرائیں اور یہ مسلمانوں کی بدنصیبی ہے کہ باوجود اس کے کہ انگریز اُنھیں اس سے نہیں روکتے پھر بھی اُنھیں احکامِ شرعیہ کے اجرا کی بالکل پرواہ نہیں۔

عشر وخراج کا بیان

زمینِ عرب اور بصرہ اور وہ زمین جہاں کے لوگ خود بخود مسلمان ہو گئے اور جو شہر قہراً فتح کیا گیا اور وہاں کی زمین مجاہدین پر تقسیم کر دی گئی یہ سب عشری ہیں اور بھی عشری ہونے کی بعض صورتیں ہیں جن کو ہم کتاب الزکاۃ میں بیان کر آئے اور جو شہر بطور صلح فتح ہوا یا جو لڑ کر فتح کیا گیا مگر مجاہدین پر تقسیم نہ ہوا

بلکہ وہاں کے لوگ برقرار رکھے گئے یا دوسری جگہ کے کافر وہاں بسا دئے گئے یہ سب خراجی ہیں۔ بنجر زمین کو مسلمان نے کھیت کیا اگر اُسکے آس پاس کی زمین عشری ہے تو یہ بھی عشری اور خراجی ہے تو خراجی **مسئلہ** زمین وقف کردی تو اگر پہلے عشری تھی تو اب بھی عشری ہے اور خراجی تھی تو اب بھی خراجی اور اگر بیت المال سے خرید کر وقف کی تو اب خراج نہیں اور عشری تھی تو عشر ہے (ردالمحتار) عشر و خراج کے مسائل بقدر ضرورت کتاب الزکاۃ میں بیان کر دئے گئے ہیں وہاں سے معلوم کریں اُن سے زائد جزئیات کی حاجت نہیں معلوم ہوتی لہٰذا اُنھیں پر اکتفا کریں۔ **تنبیہ**۔ اس زمانہ کے مسلمانوں نے عشر و خراج کو عموماً چھوڑ رکھا ہے بلکہ یہاں تک میرا خیال ہے بہتیرے وہ مسلمان ہیں جن کے کان بھی ان لفظوں سے آشنا نہیں جانتے ہی نہیں کہ کھیت کی پیداوار میں بھی شرع نے کچھ دوسروں کا حق رکھا ہے حالانکہ قرآن مجید میں مولیٰ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ۔ خرچ کرو اپنی پاک کمائیوں سے اور اُس سے کہ ہم نے تمھارے لئے زمین سے نکالا اگر مسلمان ان باتوں سے واقف ہو جائیں تو اب بھی بہتیرے خدا کے بندے وہ ہیں جو اتباع شریعت کی کوشش کرتے ہیں جس طرح زکاۃ دیتے ہیں اُنھیں بھی ادا کریں گے واللہ ھو الموفق۔

جزیہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى

وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

اللہ نے کافروں سے جو کچھ اپنے رسول کو دلایا اُس پر تم نے گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ ولیکن اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے مسلط فرما دیتا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو بستیوں والوں سے دلایا وہ اللہ و رسول کے لئے ہے اور قرابت والے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لئے (یہ اس لئے بیان کیا گیا کہ) تم میں کے مالدار لوگ لینے دینے نہ لگیں اور جو کچھ رسول تم کو دیں اُسے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے باز رہو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سخت عذاب والا ہے۔ **حدیث ۱:** ابوداؤد معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن (کا حاکم بنا کر) بھیجا تو یہ فرمایا کہ ہر بالغ سے ایک دینار وصول کریں یا اس قیمت کا معافری یہ ایک کپڑا ہے جو یمن میں ہوتا ہے

حدیث ۲: امام احمد و ترمذی و ابوداؤد نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمین میں دو قبلے درست نہیں اور مسلمان پر جزیہ نہیں۔ **حدیث ۳:** ترمذی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم کافروں کے ملک میں جاتے ہیں وہ نہ ہماری مہمانی کرتے ہیں نہ ہمارے حقوق ادا کرتے ہیں اور ہم خود جبراً لینا اچھا نہیں سمجھتے (اور اس کی وجہ سے ہم کو بہت ضرر ہوتا ہے) ارشاد فرمایا کہ تمھارے حقوق خوشی سے نہ دیں تو جبراً وصول کرو۔ **حدیث ۴:** امام مالک اسلم سے راوی کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ جزیہ مقرر کیا سونے والوں پر چار دینار اور چاندی والوں پر چالیس درہم اور اس کے علاوہ مسلمانوں کی خوراک اور تین دن کی مہمانی اُن کے ذمہ تھی

مسائلِ فقہیہ: سلطنت اسلامیہ کی جانب سے ذمی کفار پر جو مقرر کیا جاتا ہے اُسے جزیہ کہتے ہیں۔ جزیہ کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ اُن سے کسی مقدار معین پر صلح ہوئی کہ سالانہ وہ ہمیں اتنا دیں گے اس میں کمی بیشی کچھ نہیں ہو سکتی نہ شرع نے اس کی کوئی خاص مقدار مقرر کی بلکہ جتنے پر صلح ہو جائے وہ ہے۔ دوسری یہ کہ ملک کو فتح کیا اور کافروں کے املاک بدستور چھوڑ دئیے گئے ان پر سلطنت کی جانب سے حسب حال کچھ مقرر کیا جائیگا اس میں اُن کی خوشی یا ناخوشی کا اعتبار نہیں اسکی مقدار یہ ہے کہ مالداروں پر اڑتالیس[۴۸] درہم سالانہ ہر مہینے میں چار درہم متوسط شخص پر چوبیس درہم سالانہ ہر مہینے میں دو درہم۔ فقیر کمانے والے پر بارہ درہم سالانہ ہر ماہ میں ایک درہم اب اختیار ہے کہ شروع سال میں سال بھر کا لے لیں یا ماہ بماہ وصول کریں۔ دوسری صورت میں آسانی ہے مالدار اور فقیر اور متوسط کس کو کہتے ہیں یہ وہاں کے عرف اور بادشاہ کی رائے پر ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جو شخص نادار ہوں یا دو سو درہم سے کم کا مالک ہو فقیر ہے اور دو سو سے دس ہزار سے کم تک کا مالک ہو تو متوسط ہے اور دس ہزار یا زیادہ کا مالک ہو تو مالدار ہے (در مختار رد المحتار عالمگیری) **مسئلہ** فقیر کمانے والے سے مراد وہ ہے کہ کمانے پر قادر ہو یعنی اعضا سالم ہوں نصف سال یا اکثر میں بیمار نہ رہتا ہو۔ ایسا بھی نہ ہو کہ اُسے کوئی کام کرنا آتا نہ ہو نہ اتنا بیوقوف ہو کہ کچھ کام نہ کر سکے (رد المحتار) **مسئلہ** سال کے اکثر حصہ میں مالدار ہے تو مالداروں کا جزیہ لیا جائیگا اور فقیر ہے تو فقیروں کا اور چھ مہینے میں مالدار رہا اور چھ مہینے میں فقیر تو متوسط ابتدائے سال میں جب مقرر کیا جائے گا اُس وقت کی حالت دیکھ کر مقرر کریں گے اور اگر اُس وقت کوئی عذر ہو تو اس کا لحاظ کیا جائے گا پھر اگر وہ عذر اثنائے سال میں جاتا رہا اور سال کا اکثر حصہ باقی ہے تو مقرر کر دیں گے (عالمگیری در مختار)۔

مسئلہ مرتد سے جزیہ نہ لیا جائے اسلام لائے فبہا ورنہ قتل کر دیا جائے (درمختار) **مسئلہ** بچہ اور عورت اور غلام و مکاتب و مدبر۔ پاگل۔ بوہرے۔ لنجھے۔ اپاہج۔ فالج کی بیماری والے۔ بوڑھے عاجز۔ اندھے فقیر۔ ناکارہ۔ پوجاری جو لوگوں سے ملتے جلتے نہیں اور کام پر قادر نہ ہوں ان سب سے جزیہ نہیں لیا جائیگا۔ اگرچہ اپاہج وغیرہ مالدار ہوں (درمختار، عالمگیری) **مسئلہ** جو کچھ کماتا ہے سب صرف ہو جاتا ہے بچتا نہیں تو اس سے جزیہ نہ لیں گے (عالمگیری) **مسئلہ** شروع سال میں جزیہ مقرر کرنے سے پہلے بالغ ہو گیا تو اس پر بھی جزیہ مقرر کیا جائیگا اور اگر اُس وقت نابالغ تھا مقرر ہو جانے کے بعد بالغ ہوا تو نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** اثنائے سال میں یا سال تمام کے بعد مسلمان ہو گیا تو جزیہ نہیں لیا جائیگا اگرچہ کئی برس کا اُس کے ذمہ باقی ہو اگر دو برس کا پیشگی لے لیا ہو تو سال آئندہ کا جو لیا ہے واپس کریں اور اگر جزیہ نہ لیا اور دوسرا سال شروع ہو گیا تو سال گذشتہ کا ساقط ہو گیا یوہیں مر جانے، اندھے ہونے، اپاہج ہو جانے، فقیر ہو جانے، لنجھے ہو جانے سے کہ کام پر قادر نہ ہوں جزیہ ساقط ہو جاتا ہے (درمختار) **مسئلہ** نوکر یا غلام یا کسی اور کے ہاتھ جزیہ بھیج نہیں سکتا بلکہ خود لے کر حاضر ہو اور کھڑا ہو کر ادب کے ساتھ پیش کرے یعنی دونوں ہاتھ میں رکھ کر جیسے نذریں دیا کرتے ہیں اور لینے والا اس کے ہاتھ سے وہ رقم اُٹھا لے یہ نہیں ہوگا کہ یہ خود اُس کے ہاتھ میں دیدے جیسے فقیر کو دیا کرتے ہیں (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** جزیہ و خراج مصالح عامہ مسلمین میں صرف کئے جائیں مثلاً سرحد پر جو فوج رہتی ہے اُس پر خرچ ہوں اور پل اور مسجد و حوض و سرا بنانے میں خرچ ہوں اور مساجد کے امام و مؤذن پر خرچ کریں اور علماء و طلبہ اور قاضیوں اور اُن کے ماتحت کام کرنے والوں کو دیں اور مجاہدین اور ان سب کے بال بچّوں کو کھانے کے لئے دیں (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ: دار الاسلام ہونے کے بعد ذمی اب نئے گرجے اور بت خانے اور آتشکدے نہیں بنا سکتے اور پہلے کے جو ہیں وہ باقی رکھے جائیں گے اگر لڑکر شہر کو فتح کیا ہے تو رہنے کے مکان ہونگے اور صلح کے ساتھ فتح ہوا تو بدستور عبادت خانے رہیں گے اگر ان کے عبادت خانے منہدم ہوگئے اور پھر بنانا چاہیں تو جیسے تھے ویسے ہی اُسی جگہ بنا سکتے ہیں نہ بڑھا سکتے ہیں نہ دوسری جگہ اُن کے بدلے میں بنا سکتے نہ پہلے سے زیادہ مستحکم بنا سکتے مثلاً پہلے کچا تھا تو اب بھی کچا ہی بنا سکیں گے اینٹ کا تھا تو پتھر کا نہیں بنا سکتے اور بادشاہ اسلام یا مسلمانوں نے منہدم کردیا ہے تو اسے دوبارہ نہیں بنا سکتے اور خود منہدم کیا ہو تو بنا سکتے ہیں اور پیشتر سے اب کچھ زیادہ کردیا ہو تو ڈھا دیں گے (در مختار رد المحتار)

مسئلہ: ذمی کافر مسلمانوں سے وضع قطع لباس وغیرہ ہر بات میں ممتاز رکھا جائے گا۔ جس قسم کا لباس مسلمانوں کا ہوگا وہ ذمی نہ پہنے۔ اس کی زین بھی اور طرح کی ہوگی۔ ہتھیار بنانے کی اُسے اجازت نہیں بلکہ اُسے ہتھیار رکھنے بھی نہ دیں گے۔ زنار وغیرہ جو اُس کی خاص علامت کی چیزیں ہیں اُنھیں ظاہر رکھے کہ مسلمان کو دھوکا نہ ہو۔ عمامہ نہ باندھے۔ ریشم کی زنار نہ باندھے۔ لباس فاخرہ جو علماء وغیرہ اہل شرف کے ساتھ مخصوص ہے نہ پہنے مسلمان کھڑا ہو تو وہ اُس وقت نہ بیٹھے۔ اُن کی عورتیں بھی مسلمان عورتوں کی طرح کپڑے وغیرہ نہ پہنیں۔ ذمیوں کے مکانوں پر بھی کوئی علامت ایسی ہو جس سے پہچانے جائیں کہ کہیں سائل دروازوں پر کھڑا ہو کر مغفرت کی دعا نہ دے غرض اُس کی ہر بات مسلمانوں سے جدا ہو (در مختار عالمگیری وغیرہما) اب چونکہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت نہیں لہٰذا مسلمانوں کو یہ اختیار نہ رہا کہ کفار کو کسی وضع وغیرہ کا پابند کریں البتہ مسلمانوں کے اختیار میں یہ ضرور ہے کہ اُن کی وضع اختیار نہ

کہیں مگر بہت افسوس ہوتا ہے جبکہ کسی مسلمان کو کافروں کی صورت میں دیکھا جاتا ہے۔ لباس و وضع قطع میں کفار سے امتیاز نہیں رکھتے بلکہ بعض مرتبہ ایسا اتفاق ہوا ہے کہ نام دریافت کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ مسلمان ہے۔ مسلمانوں کا ایک خاص امتیاز ڈاڑھی رکھنا تھا اس کو آج کل لوگوں نے بالکل فضول سمجھ رکھا ہے نصاریٰ کی تقلید میں ڈاڑھی کا صفایا اور سر پر بالوں کا گپھا مونچھیں بڑی بڑی پائچے میں ذراسی جو دیکھنے سے مصنوعی معلوم ہوتی ہیں۔ اگر رکھیں تو نصاریٰ کی سی کم کریں تو نصاریٰ کی طرح اسلامی بات سب ناپسند کپڑے جوتے ہوں تو نصرانیوں کے۔ سے کھانا کھائیں تو اُن کی طرح اور اب کچھ دنوں سے جو نصاریٰ کی طرف سے منحرف ہوئے تو گھر لوٹ کر نہ آئے بلکہ مشرکوں ہندوؤں کی تقلید اختیار کی ٹوپی ہندو کے نام کی ہندو جو کہیں اُس پر جان و دل سے حاضر، اگرچہ اسلام کے احکام پس پشت ہوں اگر وہ کہے اور جب وہ کہے روزہ رکھنے کو تیار مگر رمضان میں پان کھا کر نکلنا نہ شرم نہ عار وہ کہے تو دن بھر بازار بند خرید و فروخت حرام اور خدا فرماتا ہے کہ جمعہ کی اذان ہو تو خرید و فروخت چھوڑو اس کی طرف اصلا التفات نہیں۔ غرض مسلمانوں کی جو ابتر حالت ہے اُس کا کہاں تک رونا رویا جائے یہ حالت نہ ہوتی تو یہ دن کیوں دیکھنے پڑتے اور جب ان کی قوت منفعلہ اتنی قوی ہے اور قوت فاعلہ زائل ہو چکی تو اب کیا اُمید ہو سکتی ہے کہ یہ مسلمان کبھی ترقی کا زینہ طے کریں گے غلام بن کر اب بھی ہیں اور جب بھی رہیں گے والعیاذ باللہ تعالیٰ **مسئلہ** نصرانی نے مسلمان سے گرجے کا راستہ پوچھا یا ہندو نے مندر کا تو نہ بتائے کہ گناہ پر اعانت کرنا ہے اگر کسی مسلمان کا باپ یا ماں کافر ہے اور کہے کہ تو مجھے بتخانہ پہنچا دے تو نہ لیجائے اور اگر وہاں سے آنا چاہتے ہیں تو لا سکتا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** کافر کو سلام نہ کرے مگر بضرورت اور وہ آتا ہو تو اُس کے لئے راستہ وسیع نہ کرے بلکہ اُسکے لئے تنگ راستہ چھوڑے

مسئلہ کافر سنکھ یا ناقوس بجانا چاہیں تو مسلمان نہ بجانے دیں اگرچہ اپنے گھروں میں بجائیں یوہیں اگر اپنے معبودوں کے جلوس وغیرہ نکالیں تو روک دیں اور کفر و شرک کی بات علانیہ بکنے سے بھی روکے جائیں یہاں تک کہ یہود و نصاریٰ اگر یہ گڑھی ہوئی توریت و انجیل بلند آواز سے پڑھیں اور اس میں کوئی کفر کی بات ہو تو روک دئیے جائیں اور بازاروں میں پڑھنا چاہیں تو مطلقاً روکے جائیں اگرچہ کفر نہ بکیں (عالمگیری) جب توریت و انجیل کے لئے یہ احکام ہیں تو رامائن وید وغیرہا خرافات ہنود کہ مجموعہ شرک ہیں ان کے لئے اشد حکم ہوگا مگر یہ احکام تو اسلامی تھے جو سلطنت کے ساتھ متعلق تھے اور جب سلطنت نہ رہی تو ظاہر ہے کہ روکنے کی بھی طاقت نہ رہی مگر اب مسلمان اتنا تو کر سکتے ہیں کہ ایسی جگہوں سے دور بھاگیں نہ یہ کہ عیسائیوں اور آریوں کے لیکچروں اور جلسوں میں شریک ہوں اور وہاں اپنی آنکھوں سے احکام اسلام کی بے حرمتی دیکھیں اور کانوں سے خدا و رسول کی شان میں گستاخیاں سنیں اور جانا نہ چھوڑیں مگر نہ علم رکھتے ہیں کہ جواب دیں نہ حیا رکھتے ہیں کہ باز آئیں **مسئلہ** شہر میں شراب لانے سے منع کیا جائے گا اگر کوئی مسلمان شراب لایا اور گرفتار ہوا اور عذر یہ کرتا ہے کہ میری نہیں کسی اور کی ہے اور نام بھی نہیں بتاتا کہ کس کی ہے یا کہتا ہے سرکہ بنانے کے لئے لایا ہوں تو اگر وہ شخص دیندار ہے چھوڑ دیں گے ورنہ شراب بہادیں گے اور اسے سزا دینگے اور قید کرینگے تا وقتیکہ توبہ نہ کرے اور اگر کافر لایا ہو اور گرفتار ہوا اور یہ نہ جانتا ہو کہ لانا نہیں چاہیے تو اسے شہر سے نکال دیں اور کہہ دیا جائے کہ اگر پھر لایا تو سزا دی جائے گی (عالمگیری) +

مرتد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے اور کفر کی حالت میں مرے اُس کے تمام اعمال دُنیا اور آخرت میں رائیگاں ہیں اور وہ لوگ جہنمی ہیں اُس میں ہمیشہ رہینگے اور فرماتا ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ لا اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ز يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ط ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (پ ۶ رکوع ۱۲) اے ایمان والو تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے تو عنقریب اللہ ایک ایسی قوم لائیگا جو اللہ کو محبوب ہوگی اور وہ اللہ کو محبوب رکھے گی مسلمانوں کے سامنے ذلیل اور کافروں پر سخت ہوگی وہ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرینگے کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔ اور فرماتا ہے قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ (پ ۱۰ رکوع ۱۴) تم فرما دو کیا اللہ اور اُس کی آیتوں اور اُس کے رسول کے ساتھ تم مسخرہ پن کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ **حدیث ۱**: امام بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اُس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی اپنے نزدیک ایک معمولی بات کہتا ہے) اللہ تعالیٰ اُس کی وجہ سے اُس کے بہت درجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ کی ناراضی کی بات کرتا ہے اور اُس کا خیال بھی نہیں کرتا اسکی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ مشرق و مغرب کے درمیان میں جو فاصلہ ہے اس سے بھی فاصلہ پر جہنم میں گرتا ہے۔ **حدیث ۲ و ۳**: صحیح

بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت دیتا ہے اُس کا خون حلال نہیں مگر تین وجہ سے وہ کسی کو قتل کرے اور ثیب زانی اور دین سے نکل جانے والا جو جماعت مسلمین کو چھوڑ دیتا ہے اور ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے اسی کی مثل حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی **حدیث ۴**۔ صحیح بخاری شریف میں عکرمہ سے مروی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں چند زندیق پیش کیئے گئے انھوں نے اُن کو جلا دیا جب یہ خبر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پہنچی تو یہ فرمایا کہ میں ہوتا تو نہیں جلاتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا فرمایا کہ اللہ کے عذاب کے ساتھ تم عذاب مت دو اور میں انھیں قتل کرتا اس لئے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص اپنے دین کو بدل دے اُسے قتل کر ڈالو **مسئلہ** کفر و شرک سے بدتر کوئی گناہ نہیں اور وہ بھی ارتداد کہ یہ کفر اصلی سے بھی باعتبار احکام سخت تر ہے جیسا کہ اس کے احکام سے معلوم ہوگا مسلمان کو چاہیے کہ اس سے پناہ مانگتا رہے کہ شیطان ہر وقت ایمان کی گھات میں ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح تیرتا ہے۔ آدمی کو کبھی اپنے اوپر یا اپنی طاعت و اعمال پر بھروسہ نہ چاہیے ہر وقت خدا پر اعتماد کرے اور اُسی سے بقائے ایمان کی دعا چاہے کہ اُسی کے ہاتھ میں قلب ہے اور قلب کو قلب اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ لوٹ پوٹ ہوتا رہتا ہے ایمان پر ثابت رہنا اُسی کی توفیق سے ہے جس کے دست قدرت میں قلب ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شرک سے بچو کہ وہ چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے اور اس سے بچنے کی حدیث میں ایک دعا ارشاد فرمائی اسے ہر روز تین مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ شرک سے محفوظ رہوگے وہ دعا یہ ہے :-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ مرتد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی امر کا انکار کرے جو ضروریاتِ دین سے ہو یعنی زبان سے کلمہ کفر بکے جسمیں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو یونہیں بعض افعال بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بت کو سجدہ کرنا مصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینکدینا۔ **مسئلہ** جو بطور تمسخر اور ٹھٹے کے کفر کریگا وہ بھی مرتد ہے اگرچہ کہتا ہے کہ ایسا اعتقاد نہیں رکھتا (درمختار)۔ **مسئلہ** کسی کلام میں چند معنے بنتے ہیں بعض کفر کیطرف جاتے ہیں بعض اسلام کیطرف تو اس شخص کی تکفیر نہیں کی جائیگی ہاں اگر معلوم ہو کہ قائل نے معنی کفر کا ارادہ کیا مثلاً وہ خود کہتا ہے کہ میری مراد یہی ہے تو کلام کا محتمل ہونا نفع نہ دیگا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ کلمہ کے کفر ہونے سے قائل کا کافر ہونا ضرور نہیں (ردالمحتار وغیرہ) آجکل بعض لوگوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ کسی شخص میں ایک بات بھی اسلام کی ہو تو اُسے کافر نہ کہیں گے یہ بالکل غلط ہے کیا یہود و نصاریٰ میں اسلام کی کوئی بات نہیں پائی جاتی حالانکہ قرآن عظیم میں اُنھیں کافر فرمایا گیا بلکہ بات یہ ہے کہ علما نے فرمایا تھا کہ اگر کسی مسلمان نے ایسی بات کہی جس کے بعض معنی اسلام کے مطابق ہیں تو کافر نہ کہیں گے اس کو ان لوگوں نے یہ بنالیا ایک یہ وبا بھی پھیلی ہوئی ہے کہتے ہیں کہ ہم تو کافر کو بھی کافر نہ کہیں گے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اس کا خاتمہ کفر پر ہوگا یہ بھی غلط ہے قرآن عظیم نے کافر کو کافر کہا اور کافر کہنے کا حکم دیا۔ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور اگر ایسا ہے تو مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہو تمھیں کیا معلوم کہ اسلام پر مرے گا خاتمہ کا حال تو خدا جانے مگر شریعت نے کافر و مسلم میں امتیاز رکھا ہے۔ اگر کافر کو کافر نہ جانا جائے تو کیا اُس کے ساتھ وہی معاملات کروگے جو مسلم کے ساتھ ہوتے ہیں حالانکہ بہت سے امور ایسے ہیں جن میں کفار کے احکام مسلمانوں سے بالکل جدا ہیں مثلاً اُن کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا اُن کے لئے استغفار نہ کرنا

اُن کو مسلمانوں کی طرح دفن نہ کرنا اُن کو اپنی لڑکیاں نہ دینا اُن پر جہاد کرنا اُن سے جزیہ لینا اس سے انکار کریں تو قتل کرنا وغیرہ وغیرہ بعض جاہل یہ کہتے ہیں کہ "ہم کسی کو کافر نہیں کہتے عالم لوگ جانیں وہ کافر کہیں" مگر کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ عوام کے تو وہی عقائد ہوں گے جو قرآن و حدیث وغیرہما سے علما نے انہیں بتائے یا عوام کے لئے کوئی شریعت جداگانہ ہے جب ایسا نہیں تو پھر عالم دین کے بتانے پر کیوں نہیں چلتے نیز یہ کہ ضروریات کا انکار کوئی ایسا امر نہیں جو علما ہی جانیں عوام جو علما کی صحبت سے مشرف ہوتے رہتے ہیں وہ بھی اُن سے بے خبر نہیں ہوتے پھر ایسے معاملہ میں پہلو تہی اور اعراض کے کیا معنی **مسئلہ** کہنا کچھ چاہتا تھا اور زبان سے کفر کی بات نکل گئی تو کافر نہ ہوا یعنی جبکہ اس امر سے اظہار نفرت کرے کہ سننے والوں کو بھی معلوم ہو جائے کہ غلطی سے یہ لفظ نکلا ہے اور اگر بات کی پچ کی تو اب کافر ہو گیا کہ کفر کی تائید کرتا ہے **مسئلہ** کفر کی بات کا دل میں خیال پیدا ہوا اور زبان سے بولنا بُرا جانتا ہے تو یہ کفر نہیں بلکہ خاص ایمان کی علامت ہے کہ دل میں ایمان نہ ہوتا تو اُسے بُرا کیوں جانتا **مسئلہ** مرتد ہونے کی چند شرطیں ہیں عقل[۱] ناسمجھ بچہ اور پاگل سے ایسی بات نکلی تو حکم کفر نہیں ہوش[۲] اگر نشہ میں بکا تو کافر نہ ہوا۔ اختیار[۳] مجبوری اور اکراہ کی صورت میں حکم کفر نہیں۔ مجبوری کے یہ معنی ہیں کہ جان جانے یا عضو کٹنے یا ضرب شدید کا صحیح اندیشہ ہو اس صورت میں صرف زبان سے اُس کلمہ کے کہنے کی اجازت ہے بشرطیکہ دل میں وہی اطمینان ایمانی ہو اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ **مسئلہ** جو شخص معاذاللہ مرتد ہو گیا تو مستحب ہے کہ حاکم اسلام اس پر اسلام پیش کرے اور اگر وہ کچھ شبہ بیان کرے تو اس کا جواب دے اور اگر مہلت مانگے تو تین دن قید میں رکھے اور ہر روز اسلام کی تلقین کرے یونہی اگر اُس نے مہلت نہ مانگی مگر اُمید ہے کہ اسلام قبول کر لے گا جب بھی تین دن قید میں رکھا جائے پھر اگر مسلمان

ہو جائے فبہا ورنہ قتل کر دیا جائے بغیر اسلام پیش کئے اُسے قتل کر ڈالنا مکروہ ہے (درمختار) مرتد کو قید کرنا اور اسلام نہ قبول کرنے پر قتل کر ڈالنا بادشاہ اسلام کا کام ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ ایسا شخص اگر زندہ رہا اور اس سے تعرض نہ کیا گیا تو ملک میں طرح طرح کے فساد ہونگے اور فتنہ کا سلسلہ روز بروز ترقی پذیر ہوگا جس کی وجہ سے امن عامہ میں خلل پڑیگا لہٰذا ایسے شخص کو ختم کر دینا ہی مقتضائے حکمت تھا۔ اب چونکہ حکومت اسلام ہندوستان میں باقی نہیں کوئی روک تھام کرنیوالا باقی نہ رہا ہر شخص جو چاہتا ہے بکتا ہے اور آئے دن مسلمانوں میں فساد پیدا ہوتا ہے نئے نئے مذہب پیدا ہوتے رہتے ہیں ایک خاندان بلکہ بعض جگہ ایک گھر میں کئی مذہب ہیں اور بات بات پر جھگڑے لڑائی ہیں ان تمام خرابیوں کا باعث یہی نیا مذہب ہے۔ ایسی صورت میں سب سے بہتر ترکیب وہ ہے جو ایسے وقت کے لئے قرآن و حدیث میں ارشاد ہوئی۔ اگر مسلمان اس پر عمل کریں تمام فتنوں سے نجات پائیں دُنیا و آخرت کی بھلائی ہاتھ آئے وہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے بالکل میل جول چھوڑ دیں سلام و کلام ترک کر دیں ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا ان کے ساتھ کھانا پینا ان کے یہاں شادی بیاہ کرنا غرض ہر قسم کے تعلقات ان سے قطع کر دیں گویا سمجھیں کہ وہ اب رہا ہی نہیں واللہ الموافق **مسئلہ** کسی دینِ باطل کو اختیار کیا مثلاً یہودی یا نصرانی ہو گیا ایسا شخص مسلمان اُس وقت ہوگا کہ اُس دینِ باطل سے بیزاری و نفرت ظاہر کرے اور دینِ اسلام قبول کرے اور اگر ضروریاتِ دین میں سے کسی بات کا اقرار کیا ہو تو جب تک اُس کا اقرار نہ کرے جس سے انکار کیا ہے محض کلمۂ شہادت پڑھنے پر اُس کے اسلام کا حکم نہ دیا جائے گا کہ کلمۂ شہادت کا اس نے بظاہر انکار نہ کیا تھا مثلاً نماز یا روزہ کی فرضیت سے انکار کرے یا شراب اور سوئر کی حرمت نہ مانے تو اس کے اسلام کے لئے یہ شرط ہے کہ جبتک خاص اس امر کا

اقرار نہ کرے اس کا اسلام قبول نہیں یا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں گستاخی کرنے سے کافر ہوا تو جب تک اس سے توبہ نہ کرے مسلمان نہیں ہو سکتا (در مختار رد المحتار) **مسئلہ** عورت یا نابالغ سمجھ والا بچہ مرتد ہو جائے تو قتل نہ کریں گے بلکہ قید کریں گے یہاں تک کہ توبہ کرے اور مسلمان ہو جائے (عالمگیری) **مسئلہ** مرتد اگر ارتداد سے توبہ کرے تو اس کی توبہ مقبول ہے مگر بعض مرتدین مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کہ اس کی توبہ مقبول نہیں۔ توبہ قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد بادشاہ اسلام اسے قتل نہ کریگا **مسئلہ** مرتد اگر اپنے ارتداد سے انکار کرے تو یہ انکار بمنزلہ توبہ کے ہے اگرچہ گواہان عادل سے اس کا ارتداد ثابت ہو یعنی اس صورت میں یہ قرار دیا جائیگا کہ ارتداد تو کیا مگر اب توبہ کرلی لہٰذا قتل نہ کیا جائے گا اور ارتداد کے باقی احکام جاری ہونگے مثلاً اس کی عورت نکاح سے نکل جائیگی جو کچھ اعمال کئے تھے سب اکارت ہو جائیں گے حج کی استطاعت رکھتا ہے تو اب پھر حج فرض ہے پہلا حج جو کر چکا تھا بیکار ہو گیا (در مختار بحر الرائق) اگر اس قول سے انکار نہیں کرتا مگر لا یعنی تقریروں سے اس امر کو صحیح بتاتا ہے جیسا زمانہ حال کے مرتدین کا شیوہ ہے تو یہ نہ انکار ہے نہ توبہ مثلاً قادیانی کہ نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور خاتم النبیین کے غلط معنی بیان کر کے اپنی نبوت کو برقرار رکھنا چاہتا ہے یا حضرت سیدنا مسیح عیسیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والثناء کی شان پاک میں سخت سخت حملے کرتا ہے پھر حیلے گڑھتا ہے یا بعض عمائد وہابیہ کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفیع میں کلمات دشنام استعمال کرتے اور تاویل غیر مقبول کر کے اپنے اوپر سے کفر اٹھانا چاہتے ہیں ایسی باتوں سے کفر نہیں ہٹ سکتا۔ کفر اٹھانے کا جو نہایت آسان طریقہ ہے کاش اسے برتتے تو ان زحمتوں میں نہ پڑتے اور عذاب آخرت سے بھی انشاءاللہ

رہائی کی صورت نکلتی وہ عرف تو یہ ہے کہ کفر و شرک سب کو مٹا دیتی ہے مگر اس میں وہ اپنی ذلت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ خدا کو محبوب اُس کے محبوبوں کو پسند تمام عقلا کے نزدیک اس میں عزت۔ **مسئلہ** زمانۂ اسلام میں کچھ عبادات قضا ہو گئیں اور ادا کرنے سے پہلے مرتد ہو گیا پھر مسلمان ہوا تو اُن عبادات کی قضا کرے اور جو ادا ہو چکا تھا اگرچہ ارتداد سے باطل ہو گئی مگر اُس کی قضا نہیں البتہ اگر صاحب استطاعت ہو تو حج دوبارہ فرض ہو گا (درمختار) **مسئلہ** اگر کفر قطعی ہو تو عورت نکاح سے نکل جائیگی پھر اسلام لانے کے بعد اگر عورت راضی ہو تو دوبارہ اس سے نکاح ہو سکتا ہے ورنہ جہاں پسند کرے نکاح کر سکتی ہے اس کا کوئی حق نہیں کہ عورت کو دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دے اور اگر اسلام لانے کے بعد عورت کو بدستور رکھ لیا دوبارہ نکاح نہ کیا تو قربت زنا ہوگی اور بچے ولد الزنا اور اگر کفر قطعی نہ ہو یعنی بعض علماء کافر بتاتے ہوں اور بعض نہیں یعنی فقہا کے نزدیک کافر ہو اور متکلمین کے نزدیک نہیں تو اس صورت میں بھی تجدید اسلام و تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا (درمختار) **مسئلہ** عورت کو خبر ملی کہ اُس کا شوہر مرتد ہو گیا تو عدت گزار کر نکاح کر سکتی ہے۔ خبر دینے والے دو مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں بلکہ ایک عادل کی خبر کافی ہے (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** عورت مرتد ہو گئی پھر اسلام لائی تو شوہر اوّل سے نکاح کرنے پر مجبور کی جائے گی یہ نہیں ہو سکتا کہ دوسرے سے نکاح کرے اسی پر فتویٰ ہے (درمختار) **مسئلہ** مرتد کا نکاح بالاتفاق باطل ہے وہ کسی عورت سے نکاح نہیں کر سکتا نہ مسلمہ سے نہ کافرہ سے نہ مرتدہ سے نہ حرہ سے نہ کنیز سے (عالمگیری) **مسئلہ** مرتد کا ذبیحہ مُردار ہے اگرچہ بسم اللہ کر کے ذبح کرے۔ یونہیں کُتے یا باز یا تیر سے جو شکار کیا ہے وہ بھی مُردار ہے اگرچہ چھوڑتے کے وقت بسم اللہ کہہ لی ہو (عالمگیری) **مسئلہ** مرتد کسی معاملہ میں گواہی نہیں

دے سکتا اور کسی کا وارث نہیں ہو سکتا اور زمانۂ ارتداد میں جو کچھ کمایا ہے اُس میں مرتد کا کوئی وارث نہیں (درمختار ردالمحتار) **مسئلہ** ارتداد سے ملک جاتی رہتی ہے یعنی جو کچھ اس کے املاک و اموال تھے سب اسکی ملک سے خارج ہو گئے مگر جبکہ پھر اسلام لائے اور کفر سے توبہ کرے تو بدستور مالک ہو جائیگا اور کفر پر ہی مر گیا یا دار الحرب کو چلا گیا تو زمانۂ اسلام کے جو کچھ اموال ہیں اُن سے اولاً اُن دیون کو ادا کرینگے جو زمانۂ اسلام میں اس کے ذمہ تھے اس سے جو بچے وہ مسلمان ورثہ کو ملے گا اور زمانۂ ارتداد میں جو کچھ کمایا ہے اس سے زمانۂ ارتداد کے دیون ادا کریں گے اس کے بعد جو بچے وہ فئے ہے (ہدایہ وغیرہا) **مسئلہ** عورت کو طلاق دی تھی وہ ابھی عدت ہی میں تھی کہ شوہر مرتد ہو کر دار الحرب کو چلا گیا یا حالت ارتداد میں قتل کیا گیا تو وہ عورت وارث ہو گی (تبیین) **مسئلہ** مرتد دار الحرب کو چلا گیا یا قاضی نے لحاق یعنی دار الحرب میں چلے جانے کا حکم دیدیا تو اس کے مدبر اور ام ولد آزاد ہو گئے اور جتنے دیون میعادی تھے اُن کی میعاد پوری ہو گئی یعنی اگرچہ ابھی میعاد پوری ہونے میں کچھ زمانہ باقی ہو مگر اسی وقت وہ دین واجب الادا ہو گئے اور زمانۂ اسلام میں جو کچھ وصیت کی تھی وہ سب باطل ہے (فتح القدیر) **مسئلہ** مرتد ہبہ قبول کر سکتا ہے۔ کنیز کو ام ولد کر سکتا ہے یعنی اُس کی لونڈی کو حمل تھا اور زمانۂ ارتداد میں بچہ پیدا ہوا تو اس بچہ کے نسب کا دعویٰ کر سکتا ہے کہہ سکتا ہے کہ یہ میرا بچہ ہے لہٰذا یہ بچہ اُس کا وارث ہو گا اور اس کی ماں ام ولد ہو جائے گی (عالمگیری) **مسئلہ** مرتد دار الحرب کو چلا گیا پھر مسلمان ہو کر واپس آیا تو اگر قاضی نے ابھی تک دار الحرب جانے کا حکم نہیں دیا تھا تو تمام اموال اسکو ملیں گے اور اگر قاضی حکم دے چکا تھا تو جو کچھ ورثہ کے پاس موجود ہے وہ ملیگا اور ورثہ جو کچھ خرچ کر چکے یا بیع وغیرہ کر کے انتقال ملک کر چکے اس میں کچھ نہیں (عالمگیری) **تنبیہ**۔ زمانہ حال میں جو لوگ باوجود

ادعائے اسلام کلمات کفر بکتے ہیں یا کفری عقائد رکھتے ہیں اُن کے اقوال و افعال کا بیان حصہ اول میں گزرا یہاں چند دیگر کلمات کفر جو لوگوں سے صادر ہوتے ہیں بیان کئے جاتے ہیں تاکہ ان کا بھی علم حاصل ہو اور ایسی باتوں سے توبہ کی جائے اور اسلامی حدود کی محافظت کی جائے **مسئلہ** جس شخص کو اپنے ایمان میں شک ہو یعنی کہتا ہے کہ مجھے اپنے مومن ہونے کا یقین نہیں یا کہتا ہے معلوم نہیں میں مومن ہوں یا کافر وہ کافر ہے ہاں اگر اُس کا مطلب یہ ہو کہ معلوم نہیں میرا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا نہیں تو کافر نہیں جو شخص ایمان و کفر کو ایک سمجھے یعنی کہتا ہے کہ سب ٹھیک ہے خدا کو سب پسند ہے وہ کافر ہے یوہیں جو شخص ایمان پر راضی نہیں یا کفر پر راضی ہے وہ بھی کافر ہے (عالمگیری) **مسئلہ** ایک شخص گناہ کرتا ہے لوگوں نے اُسے منع کیا تو کہنے لگا اسلام کا کام اسی طرح کرنا چاہیئے یعنی جو گناہ و معصیت کو اسلام کہتا ہے وہ کافر ہے یوہیں کسی نے دوسرے سے کہا میں مسلمان ہوں اُس نے جواب میں کہا تجھ پر بھی لعنت اور تیرے اسلام پر بھی لعنت ایسا کہنے والا کافر ہے (عالمگیری) **مسئلہ** اگر یہ کہا کہ خدا مجھے اس کام کیلئے حکم دیتا جب بھی نہ کرتا تو کافر ہے یوہیں ایک نے دوسرے سے کہا میں اور تم خدا کے حکم کے موافق کام کریں دوسرے نے کہا میں خدا کا حکم نہیں جانتا یا کہا یہاں کسی کا حکم نہیں چلتا (عالمگیری) **مسئلہ** کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا یا بہت بوڑھا ہے مرتا نہیں اس کیلئے یہ کہنا کہ اسے اللہ میاں بھول گئے ہیں یا کسی زبان دراز آدمی سے یہ کہنا کہ خدا تمھاری زبان کا مقابلہ کرہی نہیں سکتا میں کس طرح کروں یہ کفر ہے (خلاصۃ الفتاوی) یوہیں ایک نے دوسرے سے کہا اپنی عورت کو قابو میں نہیں رکھتا اس نے کہا عورتوں پر خدا کو تو قدرت ہے نہیں مجھ کو کہاں سے ہوگی **مسئلہ** خدا کیلئے مکان ثابت کرنا کفر ہے کہ وہ مکان سے پاک ہے یہ کہنا کہ اوپر خدا ہے نیچے تم یہ کلمہ کفر ہے (خانیہ) **مسئلہ** کسی سے کہا گناہ نہ کرو ورنہ خدا تجھے جہنم میں ڈالیگا اُس نے کہا میں جہنم سے نہیں ڈرتا یا کہا خدا کے عذاب کی کچھ پروا نہیں یا ایک نے دوسرے سے کہا تو خدا سے نہیں ڈرتا اُس نے غصہ میں کہا نہیں یا کہا خدا کیا کر سکتا ہے اسکے سوا کیا کر سکتا ہے کہ دوزخ میں ڈالدے یا کہا خدا سے ڈر اُس نے کہا خدا کہاں ہے۔ یہ سب کفر

کے کلمات ہیں (عالمگیری) **مسئلہ** کسی سے کہا انشاء اللہ تم اس کام کو کروگے اُس نے کہا میں بغیر انشاء اللہ کروں گا یا ایک نے دوسرے پر ظلم کیا مظلوم نے کہا خدا نے یہی مقدر کیا تھا ظالم نے کہا میں بغیر اللہ کے مقدر کئے کرتا ہوں یہ کفر ہے (عالمگیری) **مسئلہ** کسی مسکین نے اپنی محتاجی کو دیکھ کر یہ کہا اے خدا فلاں بھی تیرا بندہ ہے اُس کو تو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج و تکلیف دیتا ہے آخر یہ کیا انصاف ہے ایسا کہنا کفر ہے (عالمگیری) حدیث میں ایسے ہی کے لئے فرمایا کاد الفقر ان یکون کفرا محتاجی کفر کے قریب ہے کہ جب محتاجی کے سبب ایسے نا ملائم کلمات صادر ہوں جو کفر ہیں تو گویا خود محتاجی قریب بکفر ہے **مسئلہ** اللہ عزوجل کے نام کی تصغیر کرنا کفر ہے جیسے کسی کا نام عبد اللہ یا عبد الخالق یا عبد الرحمن ہو اُسے پکارنے میں آخر میں الف وغیرہ ایسے حروف ملادیں جس سے تصغیر سمجھی جاتی ہے (بحر الرائق) **مسئلہ** ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اُس کا لڑکا باپ کو تلاش کررہا تھا اور روتا تھا کسی نے کہا چپ رہ تیرا باپ اللہ اللہ کرتا ہے یہ کہنا کفر نہیں کیونکہ اسکے معنی یہ ہیں کہ اللہ کی یاد کرتا ہے (عالمگیری) اور بعض جاہل یہ کہتے ہیں کہ لا الٰہ پڑھتا ہے یہ بہت قبیح ہے کہ یہ نفی محض ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ کوئی خدا نہیں اور یہ معنی کفر ہیں **مسئلہ** انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنا اُن کی جناب میں گستاخی کرنا اُنکو فواحش و بیحیائی کیطرف منسوب کرنا کفر ہے مثلاً معاذ اللہ یوسف علیہ السلام کو زنا کیطرف نسبت کرنا **مسئلہ** جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انبیا میں آخر نبی نہ جانے یا حضورؐ کی کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے آپ کے موئے مبارک کو تحقیر سے یاد کرے آپکے لباس مبارک کو گندا اور میلا بتائے حضورؐ کے ناخن بڑے بڑے کہے یہ سب کفر ہے بلکہ اگر کسی کے اس کہنے پر کہ حضورؐ کو کدو پسند تھا کوئی یہ کہے مجھے پسند نہیں تو بعض علماء کے نزدیک کافر ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر اس حیثیت سے اُسے ناپسند ہے کہ حضورؐ کو پسند تھا تو کافر ہے یوہیں کسی نے یہ کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانا تناول فرمانے کے بعد تین بار انگشت ہائے مبارک چاٹ لیا کرتے تھے اس پر کسی نے کہا یہ ادب کے خلاف ہے یا کسی سنت کی تحقیر کرے مثلاً داڑھی بڑھانا مونچھیں کم کرنا عمامہ باندھنا

یا شملہ لٹکانا ان کی اہانت کفر ہے جبکہ سنت کی توہین مقصود ہو **مسئلہ** اب جو اپنے کو کہے میں پیغمبر ہوں اور اس کا مطلب یہ بتائے کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں وہ کافر ہے یعنی یہ تاویل مسموع نہیں کہ عرف میں یہ لفظ رسول و نبی کے معنی میں ہے (عالمگیری) **مسئلہ** حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان پاک میں سب و شتم کرنا تبرا کہنا یا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت یا امامت و خلافت سے انکار کرنا کفر ہے (عالمگیری وغیرہ) حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان پاک میں قذف جیسی ناپاک تہمت لگانا یقیناً قطعاً کفر ہے۔ **مسئلہ** دشمن و مبغوض کو دیکھ کر یہ کہنا ملک الموت آ گئے یا کہا اسے ویسا ہی دشمن جانتا ہوں جیسا ملک الموت کو اس میں اگر ملک الموت کو برا کہنا ہے تو کفر ہے اور موت کی ناپسندیدگی کی بنا پر ہے تو کفر نہیں یوہیں جبرئیل یا میکائیل یا کسی فرشتہ کو جو عیب لگائے یا توہین کرے کافر ہے **مسئلہ** قرآن کی کسی آیت کو عیب لگانا یا اس کی توہین کرنا یا اس کے ساتھ مسخرہ پن کرنا کفر ہے مثلاً داڑھی مونڈانے سے منع کرنے پر اکثر داڑھی منڈے کہہ دیتے ہیں کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ جس کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ کلا صاف کرو یہ قرآن مجید کی تحریف و تبدیل بھی ہے اور اس کے ساتھ مذاق اور دل لگی بھی اور یہ دونوں باتیں کفر۔ اسی طرح اکثر باتوں میں قرآن مجید کی آیتیں بے موقع پڑھ دیا کرتے ہیں اور مقصود ہنسی کرنا ہوتا ہے جیسے کسی کو نماز جماعت کیلئے بلایا وہ کہنے لگا میں جماعت سے نہیں بلکہ تنہا پڑھوں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی **مسئلہ** مزامیر کے ساتھ قرآن پڑھنا کفر ہے گراموفون میں قرآن سننا منع ہے اگرچہ یہ باجہ نہیں بلکہ ریکارڈ میں جس قسم کی آواز بھری ہوتی ہے ویسی ہی اس سے نکلتی ہے اگرچہ باجے کی آواز بھری جائے تو باجے کی آواز سننے میں آئیگی اور نہیں تو نہیں مگر گراموفون عموماً لہو و لعب کی مجالس میں بجایا جاتا ہے اور ایسی جگہ قرآن مجید پڑھنا سخت ممنوع ہے **مسئلہ** کسی سے نماز پڑھنے کو کہا اس نے جواب دیا نماز پڑھتا تو ہوں مگر اس کا کچھ نتیجہ نہیں یا کہا تم نے نماز پڑھی کیا فائدہ ہوا یا کہا نماز پڑھ کے کیا کروں کس کے لئے پڑھوں ماں باپ تو

مر گئے یا کہا بہت پڑھ لی اب دل گھبرا گیا یا کہا پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے غرض اسی قسم کی بات کرنا جس سے فرضیت کا انکار سمجھا جاتا ہو یا نماز کی تحقیر ہوتی ہو یہ سب کفر ہے **مسئلہ** کوئی شخص صرف رمضان میں نماز پڑھتا ہے بعد میں نہیں پڑھتا اور کہتا یہ ہے کہ یہی بہت ہے یا جتنی پڑھی یہی زیادہ ہے کیونکہ رمضان میں ایک نماز ستر نماز کے برابر ہے ایسا کہنا کفر ہے اسلئے کہ اس سے نماز کی فرضیت کا انکار معلوم ہوتا ہے **مسئلہ** اذان کی آواز سن کر یہ کہنا کیا شور مچا رکھا ہے اگر یہ قول بوجہ انکار ہو کفر ہے (عالمگیری)

مسئلہ روزہ رمضان نہیں رکھتا اور کہتا یہ ہے کہ روزہ وہ رکھے جسے کھانا نہ ملے یا کہتا ہے جب خدا نے کھانے کو دیا ہے تو بھوکے کیوں مریں یا اسی قسم کی اور باتیں جن سے روزہ کی ہتک و تحقیر ہو کہنا کفر ہے **مسئلہ** علم دین اور علماء کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالم علم دین ہے کفر ہے یونہیں عالم دین کی نقل کرنا مثلاً کسی کو منبر وغیرہ کسی اونچی جگہ پر بٹھائیں اور اس سے مسائل بطور استہزا دریافت کریں پھر اسے تکیہ وغیرہ سے ماریں اور مذاق بنائیں یہ کفر ہے (عالمگیری) یونہیں شرع کی توہین کرنا مثلاً کہے میں شرع ورع نہیں جانتا یا عالم دین محتاط کا فتویٰ پیش کیا گیا اس نے کہا میں فتویٰ نہیں مانتا یا فتویٰ کو زمین پر پٹک دیا **مسئلہ** کسی شخص کو شریعت کا حکم بتایا کہ اس معاملہ میں یہ حکم ہے اس نے کہا ہم شریعت پر عمل نہیں کرینگے ہم تو رسم کی پابندی کرینگے ایسا کہنا بعض مشائخ کے نزدیک کفر ہے (عالمگیری) **مسئلہ** شراب پیتے وقت یا زنا کرتے وقت یا جوا کھیلتے وقت یا چوری کرتے وقت بسم اللہ کہنا کفر ہے۔ دو شخص جھگڑ رہے تھے ایک نے کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ دوسرے نے کہا لاحول کا کیا کام ہے یا لاحول کو میں کیا کروں یا لاحول روٹی کی جگہ کام نہ دیگا یونہی سبحان اللہ اور لا الٰہ الا اللہ کے متعلق اسی قسم کے الفاظ کہنا کفر ہے (عالمگیری) **مسئلہ** بیماری میں گھبرا کر کہنے لگا تجھے اختیار ہے چاہے کافر مار یا مسلمان مار یہ کفر ہے۔ یونہیں مصائب میں مبتلا ہو کر کہنے لگا تو نے میرا مال لیا اور اولاد لے لی اور یہ لیا وہ لیا اب کیا کریگا اور کیا باقی ہے جو تو نے نہ کیا اس طرح بکنا کفر ہے **مسئلہ** مسلمان کو کلمات کفر کی تعلیم و تلقین کرنا کفر ہے اگرچہ

کھیل اور مذاق میں ایسے کرے یونہیں کسی کی عورت کو کفر کی تعلیم کی اور یہ کہا تو کافر ہو جاتا کر شوہر سے پیچھا چھوٹے تو عورت کفر کرے یا نہ کرے یہ کہنے والا کافر ہو گیا (خانیہ) مسئلہ ہولی اور دیوالی پوجنا کفر ہے کہ یہ عبادات غیر اللہ ہے۔ کفّار کے میلوں تہواروں میں شریک ہو کر اُن کے میلے اور جلوس مذہبی شان و شوکت بڑھانا کفر ہے۔ جیسے رام لیلا اور جنم اشٹمی اور رام نومی وغیرہ کے میلوں میں شریک ہونا۔ یونہی اُن کے تہواروں کے دن محض اس وجہ سے چیزیں خریدنا کہ کفّار کا تہوار ہے یہ بھی کفر ہے جیسے دیوالی میں کھلونے اور مٹھائیاں خریدی جاتی ہیں کہ آج خریدنا دیوالی منانے کے سوا کچھ نہیں یونہی کوئی چیز خرید کر اس روز مشرکین کے پاس ہدیہ کرنا جبکہ مقصود اُس دن کی تعظیم ہو تو کفر ہے (بحر الرائق) مسلمانوں پر اپنے دین و مذہب کا تحفظ لازم ہے دینی حمیت اور دینی غیرت سے کام لینا چاہیئے۔ کافروں کے کفری کاموں سے الگ رہیں مگر افسوس کہ مشرکین تو مسلمانوں سے اجتناب کریں اور مسلمان ہیں کہ اُن سے اختلاط رکھتے ہیں۔ اس میں سراسر مسلمانوں کا نقصان ہے۔ اسلام خدا کی بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور جس بات میں ایمان کا نقصان ہے اس سے دور بھاگو ورنہ شیطان گمراہ کر دے گا اور یہ دولت تمھارے ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ پھر کفِ افسوس ملنے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئیگا اے اللہ تو ہمیں صراط مستقیم پر قائم رکھ اور اپنی ناراضی کے کاموں سے بچا اور جس بات میں تو راضی ہے اس کی توفیق دے تو ہر دشواری کو دور کرنے والا ہے اور ہر سختی کو آسان کرنے والا۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔

فقیر ابو العلا محمد امجد علی اعظمی عفی عنہ

۱۲ ماہ مبارک رمضان الخیر

۱۳۴۸ھ

فہرست مضامین بہارِ شریعت حصّہ نہم

1937

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

مولانائے مرحوم کی ذاتِ گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ علم و عمل میں آپ کو جو بلند درجہ حاصل ہے، اُسے کون نہیں جانتا۔ "بیانُ القرآن" میں آپ نے کلامِ پاک کے معانی و مطالب بیان کرنے میں ایسا اسلوب اختیار کیا ہے، جس سے بیک وقت ایک معمولی خواندہ سے لے کر علومِ عربیہ کا منتہی تک اپنی اپنی استعداد کے مطابق استفادہ کر سکتا ہے۔

تفسیر "بیان القرآن" کے مطالعہ کے معنی یہ ہیں کہ آپ ایک نظر میں تمام متقدمین و متاخرین علماء و مفسرین کی تفاسیر کا حاصل پڑھ رہے ہیں اور یہ ایسی خصوصیت ہے، جو اس کے علاوہ کسی دوسری تفسیر میں آپ کو نہیں مل سکے گی۔

اس میں اوّلاً قرآن مجید کی آیات ہیں اور بین السطور اُن کا ترجمہ ہے۔ پھر بالترتیب اُن کی تفسیر ہے۔ اس کے نیچے علمی نکات و صفات بیان کیے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں جہاں جہاں اختلافِ قراءت ہے، وہ بھی "وجوہ المثانی" کے تحت بیان کر دیا گیا ہے۔

مدت کے بعد شائقین کے استفادہ کے لیے مکمل بارہ ۱۲ جلدیں تفسیر "بیان القرآن" شائع ہو گئی ہے۔ اور یہ انتظام بھی کیا گیا ہے کہ جو حضرات یکشت نہ خرید سکیں، وہ ایک ایک جلد کر کے خرید لیں۔

مکمل بارہ ۱۲ جلدیں، سائز ۲۰×۲۶/۴
ضخامت ۱۷۳۶ صفحات علاوہ رنگین ٹائیٹل
قیمت بلا جلد چالیس روپے
دو جلدوں میں مجلد پینتالیس روپے

جلد	صفحات	قیمت
جلد اوّل	۱۹۸	پانچ روپے
″ دوم	۱۸۶	پانچ روپے
″ سوم	۱۵۲	چار روپے
″ چہارم	۱۰۰	چار روپے
″ پنجم	[illegible]	تین روپے چار آنے
″ ششم	[illegible]	چار روپے
″ ہفتم	۱۱۲	[illegible] بارہ آنے
″ ہشتم	۱۵۰	چار روپے
″ نہم	۱۴۶	چار روپے
″ دہم	۱۲۲	تین روپے
″ یازدہم	۱۴۶	چار روپے
″ دوازدہم	۱۳۶	تین روپے [illegible]

شیخ غلام علی اینڈ سنز تاجران و ناشران قرآن مجید کشمیری بازار لاہور
شاخیں: اردو بازار کراچی، بندر روڈ کراچی